

Title - KULLIYAT MALI

Caeter - Adali Ausanggehay; Musathin - Ali
Ahsan Ahsan Masidhay.

Pullaghu - Anjerman Wader Press (Ausanggehay,

Beate - 1927.

Penges - 8 + 104 + 22 + 403 + 52 + 174 + 8.

Subjects - Wader Shengai - Daisaween - C -
Kulliyat.

۱۹۲۷

کلیاتِ ولی

جلد ۱
مجلدات ۱ تا ۱۰ (۱۹۲۵)

سرتبہ

جناب علی احسن، احسن ماہروی صاحب

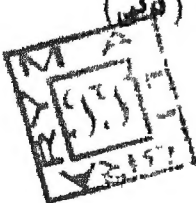


مع فیہد جات

سرتبہ انجمن ترقی اُردو

سنہ ۱۹۲۷ ع

انجمن اُردو پریس، اُردو باغ اورنگ آباد (دکن)



میں طبع ہوئی

قیمت مجلد ۵ روپے
غیر مجلد ۴ روپے

۱۰۰۰

LEAD SECTION

۸۹۱۵ ۴۳۱

۵۳۹ ۵

۱۱۶۲۶

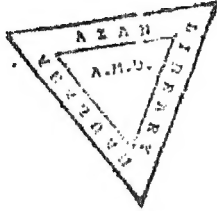


RECEIVED-2002

MA LIBRARY, A.M.I.



112626



التماس



جناب احسن صاحب مارہروی نے ایک مدت کی گواہی اور مختلف نسخوں کی تلاش اور مقابلے کے بعد کلیات ولی کا نسخہ مرتب کیا اور اس پر بہت بسوط مقدمہ لکھا۔ انجمن ترقی اردو نے اس کی طبع و اشاعت کا بیڑا اٹھایا لیکن اس نسخے کی تکمیل کے خیال سے مجھے اس میں کچھ ترمیم اور بہت کچھ اضافہ کرنا پڑا۔

مقدمہ ضرورت سے زیادہ طویل تھا اور اس میں بعض فہر ضروری بحثیں آگئی تھیں جو خارج کوئی پڑیں اور صرف وہی حصہ باقی رکھا جو (ولی) کے کلام کے لئے ضروری تھا۔

جب کتاب چھپلی شروع ہوئی اور بعض مقامات پر مجھے شبہ ہوا اور میں نے اُن مقامات کو اپنے قلمی نسخوں سے مقابلہ کر کے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اختلاف نسخہ اس سے کہیں زیادہ ہے جو جناب احسن نے اپنے نسخوں میں دکھایا ہے۔ دوسری بات یہ معلوم ہوئی کہ ولی کا کچھ کلام ایسا بھی ہے جو احسن صاحب کو دستیاب نہیں ہوا اور ان نسخوں میں موجود ہے۔ اس لئے کتاب کے ساتھ دو ضمیمے شامل کرنے کی ضرورت پڑی۔

پہلا ضمیمہ اُس کلام کا ہے جو میرے اور انجمن کے نسخوں میں ہے اور احسن صاحب کے مرتبہ نسخے میں نہیں۔ یہ تمام کلام ضمیمے کی صورت میں کتاب کے ساتھ شائع کر دیا گیا ہے اور جو کچھ اختلاف نظر آیا یا کوئی مفید بات معلوم ہوئی یا کسی نسخے کے حاشیے پر کوئی کام کی چیز نظر آئی وہ بھی حاشیے میں لکھ دی

(ب)

دوسرا سہیہ اختلاف نسخہ کا ہے۔ یہ اختلاف اس کثرت سے نکلے کہ ابتدا میں اس کا سان گمان بھی نہ تھا۔ ہوتے ہوتے یہ سہیہ اچھی خاصی کتاب ہو گئی ہے جو پورے ۱۵۶ صفحے پر ہے۔ آئندہ صفحوں میں ان تمام قلمی نسخوں کی فہرست درج کر دی گئی ہے جن سے اختلافات کی فہرست بنانے میں مدد ملی ہے اور ہر نسخے کے متعلق اس کی خصوصیات اور سلسلہ کتابت وغیرہ بھی لکھ دیا گیا ہے۔ جن صاحبوں کو کبھی قلمی نسخوں سے سابقہ پڑا ہے وہ خوب جانتے ہیں کہ قلمی نسخوں کی صحت اور مقابلے میں کیسی کچھ کھکھڑی آہٹانی پڑتی ہے۔ عام طور پر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ قدیم قلمی نسخے بہت صحیح ہوتے ہوں! لیکن یہ محض حسن ظن ہے۔ کم سواد کاندوں ہی نے نہیں بلکہ ذہین کاتبوں نے بھی کتابوں کا وہ ستیاناس کیا ہے کہ صحت کی بحث اُن کی بدولت دینی دنیا تک رہے گی۔ وہی نے قلمی نسخوں کا بھی یہی رنگ ہے۔ ہم نے اس امر کی احتیاط لی ہے کہ جہاں کہیں ایسا اختلاف نظر آیا ہے جو حقیقت میں اختلاف نہیں بلکہ کتابت کی غلطی ہے یعنی اُس سے شعر کا مفہوم ملتا یا خطا ہو جاتا ہے یا شعر موزوں نہیں رہتا اُس کو مستحضر قلوب کا سہو قرار دے کر چھوڑ دیا ہے اور زیادہ تر وہ نسخے لکھے ہیں جو ایک سے زیادہ نسخوں میں پائے جاتے ہوں۔ ایسے نسخے بھی اُسے گئے ہیں جو صرف ایک ہی نسخے میں ہوں مگر اُن سے یہاں تو شعر کا مفہوم بلند ہو جاتا ہے یا قدیم زمانے کی ترکیب معلوم ہوتی ہے اور قیاس بھی یہی چاہتا ہے کہ حقیقت میں یہی لحظہ ہو! مگر بعد میں سہو کتابت سے کچھ کا کچھ ہو گیا۔

اس کے علاوہ املا کا جو اختلاف ہے وہ بھی کہوں کہیں دکھا دیا گیا ہے جس سے صرف یہ جتنا متصوّر ہے کہ قدیم املا اس لحاظ کا کیا تھا۔ اگر جناب مرتب صاحب قدیم املا کی پابندی فرماتے تو بہت اچھا ہوتا۔ مثلاً (اور) کو جہاں ”او“ اور ”ا“ نہیں ہوتا ہے

(ج)

ایسا ہی ہوگا مگر ایسا نہیں ہے۔ (خورشید) کو بلا "راو" لکھا ہے۔ حالانکہ اب تک اس کا املا "راو" سے جاری ہے گو بلحاظ لغت بلا "راو" ہی صحیح ہے۔ ستوں 'ستی' سیتی' کو ہر جگہ ایک ہی صورت سے (ستی) لکھا ہے۔ (ہات) کو (ہاتھ) - (کوں) کو (کو) - (ووا) کو ہر جگہ (ووا) - (یو) کو (یہ) - (توں) کو اکثر جگہ (نو) لکھا ہے۔

پہلے ماضی مطلق میں ہر جگہ الف سے پہلے ایک مخلوط 'یاء' کا اضافہ رائج تھا۔ چھ سے (بولا) کو (بولیا)۔ ایک آدہ جگہ کے سوا ہر جگہ (یاء مخلوط) کو مرتب صاحب نے اُڑا دیا ہے۔ (کوئی) جہاں بغیر "راو" کے ادا ہوتا ہے اُسے بصورت (گئی) لکھا ہے۔ حالانکہ قدیم املا بلا "راو" ہی ہے۔ (کدھی) کو (کدھوں)۔ (کہی) کو (کہیوں) اور مصادر میں ایک "نون غنہ" کا اضافہ چھ سے آنا جانا کو آنا جانا قدیم نسخوں میں لکھا ہے مگر مرتب صاحب نے ایک آدہ جگہ ردیف کے سوا اور کہیں پابندی نہیں کی۔ اگر پابندی کی جاتی تو یہ معلوم ہوتا رہتا کہ قدیم زمانے میں کونسا لفظ کس صورت سے لکھا جاتا تھا اور بتدریج اُس کے املا میں کیا تصرف یا اصلاح ہوئی ہے۔ ورنہ کم سے کم فہرنگ ہی میں بتا دینا جانا یا فٹ نوٹ میں یا مقدمے میں اشارہ کر دینا جاتا۔

مرتب صاحب نے مقدمے میں اُن نسخوں کی فہرست بھی دی ہے جن سے کلیات مرتب کیا ہے مگر یہ نہیں معلوم ہوتا کہ فونسی غزل کس کس نسخے میں ہے اور لفظ مندرجہ متن کس کس نسخوں میں ہے اور اُن کو اختیار کرنے کی وجہ ترجیح کیا ہے۔

اکثر الفاظ متن میں ایسے ہیں جو انجمن کے کسی نسخے میں نہیں یا ایک دو نسخوں میں ہیں۔ ہماری رائے میں متن میں وہ لفظ رکھنا چاہئے جو زیادہ نسخوں میں پایا جائے۔ بعض جگہ الفاظ تو ایک ہی ہیں مگر ترکیب

معن میں لہتا چاہئے۔ ہم نے اس کو اختلاف نسخ کی صورت میں دکھا دیا ہے کیونکہ قدیم زمانے کے اصناف سے یہی ترکیب زیادہ مناسب معلوم ہوتی ہے گو تصحیح دونوں ہیں —

غزلوں جو درج کلیات میں اُن پر کوئی نکتہ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ کون غزل کس کس دیوان میں ہے اور یہ راے قائم کرنے میں سہولت ہو کہ آیا یہ غزل التماسی ہے یا (ولی) ہی کی ہے مثلاً جو غزلیں سب دیوانوں میں موجود ہیں وہ بالاتفاق (ولی) ہی کی ہیں۔ اُن پر حاشیہ کی ضرورت نہیں اور جو غزل جس دیوان میں نہیں اس کے متعلق حاشیہ میں وہاں اشارہ کر دیا جاتا —

اس کے علاوہ یہ بھی معلوم ہوا کہ بعض اصناف سخن قدیم زمانے میں ایسی رائج تھیں جو اب رائج نہیں اور اگر انہیں یہ دراج دیا جائے تو لطاف سے خالی نہ ہوگا جیسے ثلثی، چار در چار، بازگشت، غالباً یہ اصناف اُن نسخوں میں نہیں ہونگے جو احسن صاحب کے پیش نظر تھے —

قابل مرتب نے قدیم الفاظ کی ایک فہرست بھی مرتب کر کے شریک کی ہے۔ اس میں بعض ایسے الفاظ بھی تھے جن کے معنے اُن کو معلوم نہیں ہوئے تھے، اس کی بھی تکمیل کم دو گئی ہے —

اگرچہ اس تصدیق و ترتیب، ترمیم و اضافہ میں بہت کچھ کھتراگ کرنا پڑا اور طوالت بھی بہت زیادہ ہو گئی ہے تاہم مجھے امید ہے کہ یہ محنت رائگانہ نہ جائے گی اور جو صاحب (ولی) کے کلام کو تحقیق کی نظر سے مطالعہ فرمانا چاہیں گے اُن کے لئے یہ کوشش بہت کار آمد ثابت ہوگی اور یہی اس کا مقصد بھی ہے —

آخر میں، میں مولوی محمد حسین صاحب (ممدوی) صدیقی کا

ہوں کہ انہوں نے اختلاف نسخہ کی تلاش اور مقابلے میں بڑی محنت اور جانکاہی سے کام کیا اور حق یہ ہے کہ ان کی مدد کے بغیر میں اس کام کو اس آسانی اور خوبی سے انجام نہیں دے سکتا تھا۔

عبدالحق

سکریٹری انجمن ترقی اردو (اورنگ آباد دکن)

۱۰ رمضان سنہ ۱۳۴۵ ھ (مطابق

۱۵ مارچ ۱۹۲۷ء) —

فہرست نسخہ دیوان (ولی) جن سے طباعت کے وقت انجمن ترقی اردو پریس اورنگ آباد میں مقابلہ کیا گیا۔

۱ - دیوان ولی نمبر ۱ - جو ۲۷ - ربیع الثانی سنہ ۱۲۴۱ ھ کا

لکھا ہوا اور موجودہ نسخوں میں

سب سے زیادہ قدیم اور صاف

وصفیع ہے۔

۲ - نمبر ۲ - ۵ - ذیقعدہ سنہ ۱۷۰۰ جلوس محمدشاہ

کا لکھا ہوا ہے بالکل سالم و خوش

خط، نوشتہ محمد جعفر۔

۳ - نمبر ۳ - ۲۱ - جمادی الاولیٰ سنہ ۱۲۲۹ ھ

روز پنجشنبہ ختم کتابت کی تاریخ ہے

نام کاتب کرم علی۔

۴ - نمبر ۴ - اول و آخر قدرے نا تمام مگر خوش خط اور

صاف و سالم - سنہ کتابت وغیرہ ندارد ہے

۵ - نمبر ۵ - آخر سے نا تمام اور کرم خوردہ - مگر بد خط

تاریخ کتابت وغیرہ ندارد۔

۶ - نمبر ۶ - مطبوعہ فرانس - مطبع شاہی سنہ

۱۸۳۳ء - سنہ ۱۲۴۹ ھ - مرتبہ گریسن

دی تاسی۔

نمبر ۷ - دیوان ولی قلمی جدید و دستخط حکیم شمس الدین صاحب

قادر نے کسی قدیم نسخے سے نقل کرایا تھا
اور استنادے کی غرض سے معجزہ غزالیہ
فرمایا بالکل محفوظ ' خوش خط '
سالم اور صاف ہے —

نمبر ۸ - ” مرتبہ و نوشتہ جذاب احسن صاحب
مارہروی جس سے یہ نسخہ طبع کیا
گیا ہے —

ن ۱ میں صرف غزالیہ ہیں - دیگر اصناف بالکل نہیں ہیں —
ن ۲ میں تین (مستزاد) ' ایک (چار در چار) تین (مستمسک)
دو (باز گشت) ایک (ترجیع بند) ' دو (تصدیق) اور ایک
(مذاجات) ہے —

ن ۳ میں قصائد نہیں ہیں ' صرف ایک ترجیع بند ' دو مستزاد
دو خمسے ۴ رباعیاں اور چند فردیات ہیں —

باز گشت ایک خاص صنف ہے اور اس کی صورت یہ ہے
کہ مصرع اول کا پہلا رکن ' مصرعہ ثانی کا قافیہ اور پہلے
مصرعہ کا قافیہ دوسرے کا رکن اول ہوتا ہے - یہ انتظام پوری غزل
میں ہوتا ہے - ایسی دو غزلیں ہیں جو احسن صاحب نے غزلیں میں
دکھی ہیں یہ ایک صنعت قرار دی گئی ہے اور اس کو فن صنائع
و بدائع میں (ردالصدر علی العجز) کہتے ہیں - یہ بہت بڑا
نام اور بالکل عربی ہے - اس کا نام بازگشت فن کی اصطلاح کا ہو
یا ایسے کلام کا - دونوں حالتوں میں بہت خوب ہے بلکہ شعارے
یہاں اس اصطلاح کا یہی نام ہونا چاہیے - اور فنی اصطلاح میں
لے لینا چاہیے - مثال یہ ہے

دلربا آیا نظر میں آج مہجی خوش ادا

خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا

یہ صنف ن ۲ تا ۵ میں موجود ہے —

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کہتا ہے کوئی خدا، کوئی رام تجھے
معبود سمجھتی ہیں گل اقوام تجھے
کثرت سے دیے ہیں تیری یکتائی نے
القاب، خطاب، گُنیت، * نام تجھے
(احسن مارہروی)

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ بقدر حسنہ و جہانہ
دسمبر سنہ ۱۹۱۷ ع میں سولہا برس کے بعد چند
روز کے لیے راقم حروف کو دوبارہ حیدر آباد دکن
جانے کا اتفاق ہوا، اثنائے قیام میں ایک دن کتب خانہ
آصفیہ کی سپر بھی میسر ہوئی، چند اور کتابوں کے ساتھ
ولی دکنی کا مطبوعہ دیوان بھی دیکھا، اب تک میں
اپنی ناواقفیت سے اس مطبوع کلام کو غیر مطبوع سمجھ
ہوے تھا، مگر یہ دیکھ کر غیرت نہا حیرت ہوئی کہ اُس
کے انطباع کا شرف سب سے پہلے اہل ہند کی جگہ پیرس
والوں کو نصیب ہوا۔ یہ دیوان سنہ ۱۸۳۳ ع میں بہقام

* صحیح لفظ کلمت بضم کاف و سکون نون و فتح یا بوزن
فعلت ہے۔ مگر اردو بول چال میں بتشدید نون ہے اس
اتباع سے اردو سمجھ کر نظم کیا گیا ہے اگر کسی کو یہ
استعمال پسند نہ ہو تو یوں پڑھا جائے :- (القاب، خطاب، نام،
اعلام تجھے -

پیرس (فرانس) طبع ہوا ہے اور اُس کے مرتب و مہتمم جے۔ ہیل - گریسن دی ٹائسی ہیں، جنہوں نے اپنی قابلیت و مذاق کے مطابق چند صفحوں کا دیدار بھی فرنیچ میں لکھا ہے، جو اس دیوان سے پہلے درج ہے۔ اس دیوان کی سیر سے میری حسیات مدارکہ میں ایک ناقابل بیان جوش پیدا ہوا، رہ رہ کر اپنے ملکی بھائیوں کی بے پروائی اور مستشرقین یورپ کی کار فرمائی پر تعجب ہوتا رہا، اس جوش کو لیے ہوئے کتب خانے سے نکلا اور سرچشمہ علوم و فنون، افتخار سر سید و محمود، جناب سیدراس مسعود صاحب بی۔ اے۔ آکسن، ناظم تعلیمات سہاک سحر، سڈکن حفظہ اللہ تعالیٰ عن الشرور والفتن سے ملا۔ مہدوح الصدر اردو ادب سے خاص ذوق رکھتے ہیں اور اساتذہ قدیم کی تصنیفات و تالیفات کے نشر و انطباع سے عام دل چسپی رکھتے ہیں دیوان کا تذکرہ سن کر بالطبع اس کے چھپنے کا اشتیاق ظاہر فرمایا، اس تائید و تحریک نے مجھے بہت زائدہ متاثر کیا اور بالتصمیم ارادہ کر لیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنے ممکن بھر ولی کے مطبوعہ و غیر مطبوعہ دوا وین جمع کر دے ایک صحیح اور مکمل نسخہ تاریخی نقد و نظر کے ساتھ شائع کیا جائے گا۔

حیدرآباد کے چند روز قیام میں دوچار جگہ دیوان مذکور کا تجسس کیا، کتب فروشوں سے پوچھا، بعض اعزہ کے کتاب خانے دیکھے، مگر کسی جگہ ولی کا دیوان دستیاب نہیں ہوا، اسی سفر میں بھٹی جانے کا اتفاق ہوا، یہاں بھی معمولی تلاش جاری رہی، آخر ایک کذاب فروش کے

* اس قدر میں نے بعد اسی مولف نے اردو شعرا کا ایک مبسوط تذکرہ فرنیچ میں لکھا ہے، جو تذکرہ دی ٹائسی کے نام سے منسوب ہے۔

پاس بھبھٹی کا چھپا ہوا دیوان ملا اور اتفاق سے وہی ایک نسخہ دکان میں رہ گیا تھا۔ اس کامیابی پر امید ہوئی کہ سعی احسن مشکور ہوگی۔ اگرچہ اس دیوان مطبوعہ بھبھٹی کی بے ربطی - غلطوبسی اور اختصار و اصلاح کو دیکھ کر مسرت کے عوض گُلغت ہوئی، پھر بھی مالا ید رک گُلہ لا یتُرک گُلہ کو مدنظر رکھتے ہوئے دیوان مذکور تبرک سمجھکر حرز جاں بنایا گیا، اور پُصد شوق و اضطراب وطن واپس ہوا، گھر پہنچکر اپنے کتب خانے کا قلمی دیوان نکالا اور بھبھٹی کے دیوان سے ملایا تو زمین و آسمان کا فرق نظر آیا۔ کچھ دنوں بعد ضلع آراہ صوبہ بہار کا سفر کرنا پڑا، وہاں اخی معظم جناب سید آل حسین صاحب بلگرامی رئیس کرائے کے کتاب خانے میں نول کشور لکھنؤ کا مطبوعہ دیوان ملا اور برادر بھجان برادر سید ظہیر حیدر صاحب بی۔ اے بلگرامی تپتئی کلکٹر آراہ کی کوشش سے پیورس کا چھپا ہوا دیوان بھی بالعاریۃ مل گیا اور ایک قلمی نسخہ عم مسجد مواری سید مسجد صاحب بلگرامی کا نقل کیا ہوا ہاتھ آیا، ان متواتر کامیابیوں نے بہت زیادہ ہمت افزائی کی۔ سفر کے بعد پہلا کام یہ کیا کہ ان سب دیوانوں سے ایک صاف اور صحیح نقل شروع کی۔ چند ماہ کی مسلسل جنبش قلم سے صاف شدہ دیوان اس قابل ہو گیا کہ مطبع میں بھیجا جاسکے۔ مگر اتنی کامش و محنت کے بعد قلمی دیوان کا شایع کر دینا تجارتی منفعت کے سوا کسی علمی مفاد کا ذریعہ نہیں بن سکتا تھا۔ ضرورت تھی کہ ایسے دیوان کے ایسے صاحب دیوان کے حالات لکھ کر تمام مراحل تبصرہ و نقد طے کیے جاتے۔ لیکن موجودہ عروج یافتہ زمانے میں جب کہ آسمان نقد و نظر پر بڑے بڑے شمس العلما چمک رہے ہیں، ایک ذرۂ ناچیز کے ایسے یہ کام آسان نہ تھا۔ راہ کی دشوار گزاری نے عرصے تک کھر بستہ نہیں ہونے دیا، مگر بالآخر یہ دیکھ کر کہ خواص اہل قلم اس

طرف متوجہ نہیں ہوتے یا اس کام کو معمولی و شیر سفید سمجھ کر نظر انداز کیے ہوئے ہیں، سمجھ ابجد خواں کو بسم اللہ کہہ کر قلم اٹھانا پڑا۔ ممکن ہے کہ ایک ناقص کی یہ خدمت اب نہیں تو پھر کبھی کسی کامل کے اضافہ و اصلاح سے مکمل ہو جائے۔ تکمیل کے انتظار میں تعویق کے جھولے میں جھولتے رہنا اپنے آپ کو حوادث و انقلابات کا شکار بنا دینا ہے۔ وقت کا غنیمت سمجھ کر جو بندہ جائے اُسے مروتی جاننا چاہیے کیونکہ:-

اہل زمانہ آگے بڑھی تھے اور زمانہ تیا
 پر اب جو کچھ ہے یہ تو کسی سے سنا نہ تیا
 باور نہیں ابھی تجھے غافل! تو عنقریب
 معلوم ہوے گا کہ یہ عالم فسانہ تیا
 (خواجہ میر درد)

دیوان اور سوانح ولی کے حالات

ولی جس کو انبایے سخن اردو شاعری کا ابوالاباء سمجھے ہوئے ہیں، تمام تذکرۃ نویسوں کی بے پروائیوں سے اختلافات کی نیرنگیوں میں ایسا گھرا ہوا ہے کہ صحیح حالات سے انکشاف کیسا، خود اُس کے نام پر اتنے پردے پڑے ہوئے ہیں کہ اُن سب کو ہٹا کر سہی کا پہنچانا ایک معما ہو گیا ہے۔ نام و حالات کے سوا اصلی وطن کا بھی پتہ نہیں چلتا۔ شمس اللہ شمس الدین، شمس ولی، ولی محمد اور ولی اللہ اتنے نام بتانے کے بعد کسی نے صوبہ گجرات کے شہر سرورت یا پورہ کا ساکن لکھا ہے کوئی احمد آبادی کہتا ہے اکثر اورنگ آباد دکن سے منسوب کر دیا ہے، کسی جگہ صوبہ بہار و شاہجہان آباد کے قیام کا نشان ملتا ہے۔ سب سے آخر میں اس زمانے کے ایک شیر پنجاب صوبہ گجرات کی شرکت اسی سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے

شہر گجرات* (پنجاب) کو ولی کا جنم بھوم بتاتے ہیں،
ان حسابوں بقول شخصے از روے سخن ولی بھی ع:
ہفتاد و ہفتاد قالب دیدہ است

کا مصداق بن سکتا ہے۔ ان واقعات و اختلافات کی
بے ترتیبیوں کے بعد دیوان پر نظر تالی جائے تو وہاں کا
عالم ہی دوسرا ہے، ہر صفحہ نہیں بلکہ ہر غزل میں اکثر
مصرع و اشعار ایک دیوان سے دوسرے دیوان میں مختلف
پائے جاتے ہیں، کسی میں غزلیں کی غزلیں نثار ہیں،
بعض دیوانوں میں مرتب کرنے والوں نے اصلاحیں دے کر
دور عالمگیر کے شاعر کو حکومت برطانیہ کے عہد کا شاعر
بنا دیا ہے، کسی سہاسی اور جلد باز مؤلف نے انتخاب اشعار
میں یہ کٹر بیوقوفی کی ہے کہ دوسروں کے اشعار ولی سے
منسوب کر دیے ہیں، ان ہفت رنگی اختلافات کے ساتھ یہ
مشکل اس زمانے کے مؤلف کو اور شش و پنج میں تال دیتی
ہے کہ دو سو برس پہلے کی زبان اور اکثر پرانے اور دکنی
معاورات کے سمجھنے والے نا پیدا ہیں، اور پھر کسی مرتب
دیوان نے اس طرف توجہ نہیں کی کہ اجنبی و نامانوس
اور متروک الفاظ کے معنی آج کل کی اردو میں لکھے
دے ہوں۔

غرض کہ ایسے سر در گم واقعات اور صاحب واقعات کا دیوان
تبصرہ و نقد کے ساتھ شایع کرنا اُس شخص کا کام ہونا چاہیے
تھا جس کے دماغ میں مشرقی و مغربی علوم و فنون کا پورا
سرمایہ جمع ہو اور اُس کے ارد گرد ہر زبان اور ہر زمانے کا
کتابی مواد موجود ہو اور پھر وہ معاش کی طرف سے بھی
ہر طرح مطمئن ہو۔ اگرچہ ایسا یکسو دماغ فی زمانہ کم از کم

* سنہ ۱۹۱۹ء کے رسالہ مخزن لہور کے مختلف نمبروں

میں یہ بحث دیکھنی چاہیے۔

مسلمانوں میں تو مفقود سا ہے، پھر بھی مجھے سے زیادہ ایک دو نہیں سیکڑوں ہر قسم کی جامعیت رکھنے والے موجود ہیں۔
 قلم اُٹھا چکا ہوں، لکھنا شروع کر دیا ہے، لکیتا ہوں مگر ہر لفظ پر شبہیںز خامہ ٹھوکرین کھاتا ہے، منزل دشوار گزار و ناہموار ہے اور عذاب راہوار ایک اجنبی سوار کی گرفت میں ہے خدائے کار ساز مددگار ہو تو بیڑا پار ہے ورنہ:-

دو قدم چل چل کے گرتے ہیں طریق عشق میں
 تھوکرین، ہیں منزلیں اس راہِ ناہموار کی (داغ)
 بظاہر کسی اُستاد قدیم کا دیوان چھاپ دینا آسان ہے اور اُس پر تبصرہ و نقد بھی سہل، کیونکہ ان کاسوں کے لیے اکثر نقالی کے سوا قوت آخذہ سے بہت کم مدد لینا پڑتی ہے۔
 قلمی یا مطبوعہ دیوان کی نقل معمولی کاپی نویسی بنی کر سکتا ہے اور اسی طرح چھپے عموماً تذکروں سے حالات بھی اقتباس کیے جاسکتے ہیں۔ تجارتی نفع کے لیے تو یہ طریقہ ضرور سہل الحصول ہے مگر فی الحقیقت وہ سکہ جو نقادان سخن کی پرکھ میں کامل العیار سمجھا جاسکے اس سلح ساز سے تکسالی نہیں بن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اس دیوان کی ترتیب میں لگا تار دو تہائی سال صرت کرنے پڑے اور باوجود خاص کاوش و محنت کے اپنی خامی کی وجہ سے اب بھی ایک آئینہ کی کسر معلوم ہوتی ہے۔

[وای کے دیوان کی دو سو برس بعد صحت و اوقات کی ترتیب، اپنے سے پہلے تذکروں کا مطالعہ اور پھر اُن سب ضروری النقاط و انتخاب ایک اہم کام تھا۔ اکثر مصنفین و مؤلفین کو یہ موقع مل جاتا ہے کہ متعلقہ کتابوں سے تدریس و تہذیب اور انتخاب کے لیے اپنے احباب و متوسلین کو متوجہ کر لیتے ہیں، اس طرح اصل مصنف و مؤلف کی محنت بت جاتی ہے۔ مگر مجھے ان دو برسوں میں ایک دن بھی یہ نصیب نہیں ہوا۔

[ہجر کی وہ رات کیسی رات تھی
ایک میں تھا یا خدا کی ذات تھی
(داغ بہ تغیر ردیف)

اسلات کی تصانیف کا فراہم کرنا، موجودہ معاصرین و
اہل مذاق سے مراسلت اور مباحثہ جاری رکھنا، کتب بینی
میں وقت گزارنا، اُن سب سے اپنے مطالب چننا، پھر سب کی
سلسلہ وار ترتیب و تہذیب گویا ع:

خود کوزۂ و خود کوزہ گر و خون گل کوزہ
بن کر دو سالہ نہیں بلکہ دو صد سالہ بادۂ کہن ایک ولی اللہ
کی آرزو میں ضیافت طبع کے لیے پیش کیا جاتا ہے۔
مزا ہے بات کاجن کو، سنیں مزے کی وہ بات

مٹے سخن سے زیادہ کوئی شراب نہیں (احسن)
ناشکری ہوگئی، اگر مقابلۂ دیوان ولی کی زحمت کشی میں،
حضرت اخی المعظم سید آل حسین صاحب بلگرامی اور برادر
بھسٹن سید محمد محسن خاں صاحب بلگرامی رئیسان کوآئہ
ضاح آرہے کا سپاس گزار نہ ہوں جنہوں نے شام کے سات بجے سے
بارہ بجے رات تک، اکثر اپنے اوقات عزیز کو مصروف مقابلہ
رکھ کر، چند دیوانوں سے ایک صحیفہ نسخے کے مرتب کرنے
میں حقیر کو کافی مدد دی۔ اگر ایسے با استقلال اور منجہد
مقابلہ کرنے والے نہ ملتے تو دیوان ولی کی تصحیح آسانی سے
نہ ہوتی۔ کیوں کہ ہر غزل میں دو چار شعر ایسے ہوتے تھے
جن کی صحت، قابلانہ غور و تامل کے بغیر نہیں ہوسکتی تھی۔
فجز اہھا اللہ عنی خیر الجزاء

ولی کے حالات، دیوان کی تصحیح، مختلف واقعات کا
انتخاب، غرض کہ تھام مالد و ما علیہ کے لیے، جس قدر 'دیوانیں'
تذکرے اور دیگر کتابوں سے کم و بیش مدد لی گئی ہے اُن
سب کی فہرست طویل ہے، بطور نمونہ تھوڑے سے نام یہاں لکھ
جاتے ہیں، جن سے مؤلف کی تلاش و محنت کا اندازہ ہوسکے گا۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱	دیوان ولی	ولی	راقم حروف کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو سنہ ۱۲۴۰ جلوس مختص شاعری مطابق ۱۱۵۴ء کا لکھا ہوا ہے اور کم و بیش یہی زمانہ ولی کے انتقال کا ہے۔
۲	"	"	مولانا حبیب الرحمن خان صاحب شروانی رئیس بھیکم پور کے کتب خانے کا قلمی نسخہ جو بھمد مختص شاہ لکھا گیا۔
۳	"	"	سنہ ۱۱۸۵ء کا لکھا ہوا قلمی نسخہ۔ کتب خانہ مولوی سید سیدتان اللہ خان صاحب رئیس گورکھ پور میں موجود ہے۔
۴	"	"	مولوی غلام سجاد صاحب مشتاق بدایون کا قلمی نسخہ جس کا اول آخر نام ہے۔
۵	"	"	نواب نصیر حسین خان صاحب خیال عظیم آبادی کے پاس ہے جو ولی کی زندگی میں لکھا گیا۔ سنہ تصدیق ۱۲۰۰ء اور خان اورنگ آباد دکن میں لکھا گیا۔
۶	"	"	مطبوعہ پورس ۱۸۳۳ء میں شائع ہوا۔ شیل گریسن دی ناسی جس کا جتان شکسپیئر کے نام معنون کیا۔
۷	"	"	سنہ ۱۲۹۰ء تصدیق میں بمبہ بمبئی مطبع جھدری میں شائع۔

شہار	کتاب	مؤلف	مختصر حالات
			اور محمد منظور نے اُس پر مختصر دیباچہ لکھا -
۸ -	دیوان ولی	ولی	سنہ ۱۲۹۵ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ نے مختصر دیباچے کے ساتھ چھاپا -
۹	"	"	مرتبہ و نوشتہ حال دستخطی مولوی سید محمد صاحب بلگرامی رئیس کرواتھ ضلع آراہ -
۱۰	انتخاب دیوان ولی	"	از رسالہ اُردوے معلیٰ بابت جنوری و فروری سنہ ۱۹۱۰ء مرتبہ حسرت موہانی -
۱	تذکرۃ ریختہ گویاں	فتح علی حسینی	غیر مطبوعہ ہے - اصل تذکرے سے سنہ تالیف کا پتہ نہیں چلتا - طبقات الشعراء میں سنہ ۱۱۵۳ھ سال تالیف لکھا ہے - قدیم تذکرہ ہے -
۱۲	ذکات الشعراء	سیر تقی سیر	شعراء ریختہ کا تذکرہ ہے جو حال میں مولوی عبدالحق صاحب بی اے سکریٹری انجمن ترقی اُردو نے چھپوایا ہے -
۱۳	گلشن ہند	مرزا لطف علی (لطف)	مولفہ سنہ ۱۸۰۱ء مطبوعہ سنہ ۱۹۰۶ء تذکرۃ گلزار ابراہیم کا ترجمہ ہے اور کچھ حالات اضافہ بتی کہے ہیں ' غالباً اُردو زبان میں یہی پہلا تذکرۃ شعراء ہے -

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۱۴	دریائے لطافت	میرانشاہ الدہ خان انشا	مولفہ ۱۲۲۲ء قواعد و تاریخ اردو کی مستند تالیف ہے۔ ابتدا مرشد آباد میں چھپی تھی۔ اب سنہ ۱۹۱۶ء میں انجمن ترقی اردو کی طرف سے حصہ قواعد چھپ گیا ہے۔
۱۵	نفائس اللغات	مواوی ارجدالدین بلگرامی	سنہ ۱۲۵۳ء میں بعد التجدد علی شاہ اردو تالیف ہوئی۔ اردو لغات عربی، فارسی اور اردو ترکی مقارنات کے ساتھ درج ہیں۔
۱۶	طبقات الشعرا	مسٹر ایف فیلن و سواوی کریم الدین	اردو شعرا کا مہم سوانح و مستند تذکرہ ہے اور زندہ تہذیب نامی کے تذکرے سے مدد لی ہے۔ سنہ ۱۸۴۸ء میں بستان دہلی طبع ہوا۔
۱۷	گلشن بیخار	نواب مصطفیٰ خان شیقہ	مولفہ سنہ ۱۲۵۰ء و مطبوعہ سنہ ۱۳۱۵ء نول کشور لکھنؤ۔ مستند مگر مختصر تذکرہ ہے۔
۱۸	گلستان بیخار	حکیم قطب الدین باطن	مولفہ سنہ ۱۲۶۱ء بیخوار گلشن بیخار مطبوعہ نول کشور لکھنؤ ۱۲۶۲ء۔
۱۹	سخن شعرا	عبدالغفور خان نساج	مولفہ سنہ ۱۲۶۱ء مطبوعہ نول کشور۔
۲۰	مجموع الاشعار	مولوی بدیع الزماں	مطبوعہ و مرتبہ مطبعہ نظامی کائن پور۔ اکثر اسانڈہ قدیم دی غزلوں کا مجموعہ ہے۔

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر حالت
۲۱	آب حیات	مولوی محمد حسین آزاد	مشہور تذکرہ ہے مطبوعہ سنہ ۱۸۸۳ عیسوی
۲۲	جلوہ خضر ۲ حصہ	صفیر بلگرامی	مبسوط تاریخ و تذکرہ شعراے اردو۔ مطبوعہ سنہ ۱۳۰۷ھ -
۲۳	آثار الشعراء ہندوستان	نذیبی پشاد بشارت	مطبوعہ نول کشور سنہ ۱۸۸۵ ع ہندو شعرا کا تذکرہ ہے -
۲۴	زبان اردو کی تاریخ	چرنجی لال دہلوی	مطبوعہ مطبع رضوی دہلی سنہ ۱۸۸۴ عیسوی -
۲۵	مقدمہ دیوان حالی	مولوی حالی	مطبوعہ نامی پریس کان پور سنہ ۱۸۹۳ عیسوی -
۲۶	نشرت سخن	مولوی احسان اللہ عباسی	مطبوعہ ۱۹۱۶ عیسوی -
۲۷	تذکرہ خم خانہ جاوید	لالہ سری رام دہلوی	شعراے اردو کا مبسوط تذکرہ ہے جس کی ۳ جلدیں ابھی شائع ہوئی ہیں -
۲۸	قواعد اردو	مولوی عبدالحق بی اے	مطبوعہ سنہ ۱۹۱۴ عیسوی -
۲۹	محبوب الزمن تذکرہ شعراے دکن	مولوی عبدالحق خان	دکن کے شعراے قدیم و حال کا تذکرہ ۲ جلد -
۳۰	سخن المعاورات	چرنجی لال دہلوی	لغت اردو

شمار	کتاب	مؤلف	مختصر
۳۱	فرہنگ آصفیہ	سید احمد دہلوی	لغت اردو ۴ جلد
۳۲	امیر اللغات	امیر مہنائی	ردیف الف کے دو حصے اردو لغت میں شایع ہوئے ہیں -
۳۳	سرماۃ زبان اردو	جلال لکھنوی	مختصر لغت اردو
۳۴	تاریخ فرشتہ	علامہ قاسم فرشتہ	دکنی سلاطین کا منسل احوال اس سے لیا گیا - طبع ہو گئی ہے -
۳۵	آلای عمان معروف بہ جواہر خسروی	امیر خسرو دہلوی	مطبوعہ سنہ ۳۳۶ ہجری
۳۶	نشر عشق	حسین قلی خاں عاشقی	فارسی شعرا کا مہسوتا غیر مطبوعہ تذکرہ ہے - مولفہ سنہ ۲۲۲ ہجری
۳۷	سفینۃ بیخبر	میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی	تذکرۃ شعراء فارسی مولفہ سنہ ۱۱۳۵ ہجری
۳۸	مآثر الکرام و سرو آزاد	میر آزاد بلگرامی	تذکرۃ علماء و فتوا مولفہ سنہ ۱۱۶۶ ہجری
۳۹	ید بیضا	"	تذکرۃ الشعراء فارسی مولفہ سنہ ۱۱۳۸ ہجری
۴۰	بہار ہند	سوزا میچو بیگ عاشق لکھنوی	اردو لغت - مطبوعہ شولہ جعندی لکھنؤ سنہ ۱۲۶۸ ہجری

بعض کتابوں کے نام پڑھکر کہا جاسکتا ہے کہ تذکرہ ولی سے ان کو کیا تعلق ہے، مگر یہ معلوم کر کے کہ ایک سوانح نگار کو اپنا فرض ادا کرنے کے لیے صاحب تذکرہ کے خصائل و اطوار، ایام و زندگانی کے لیل و نہار اور اُس کے معاصر و معاهد کا حصر و شمار کیسا ضروری ہے، یہ اعتراض قائم نہیں رہ سکتا —

جتنی کتابوں کے نام لکھے گئے ہیں، اُن میں ایک کے سوا کسی تذکرے میں ولی کا سنہ ولادت و وفات نہیں ملا۔ اس ایک دریافت کے لیے تمام تذکروں کو بالاستیعاب دیکھنا پڑا اور اس کوہ کنندہ کے بعد کاہ برآوردن کی تصدیق کرنی پڑی۔ اکثر کتابوں میں ضمناً ایسے واقعات مل جاتے ہیں جن کا پتہ اُن تالیفات میں نہیں چلتا جو خاص اسی موضوع کے لیے لکھی جا رہی ہیں —

ایسے مراحل زندگی کا منزل بہنزل شمار آسان نہیں جہاں قدم قدم پر سر کے بل چلنے والے قلم کو ٹھوکریں کھانی پڑیں، واقعات کا اختلاف و انتشار ایک ایسا طوفان بے تہیزی ہے جس کی ترتیب و تہذیب بآسانی کیا بمشکل بھی ہو جائے تو ایک خادم ادب کو رات دن محنت کرنے میں عذر نہیں —

گزشتہ واقعات و حالات، رحی و الہام کے ذریعے سے تو معلوم ہوتے نہیں، لامحالہ تاریخ کی ورق گردانی کرنی پڑے گی، مگر افسوس ہے کہ بالعموم قدما اور بالخصوص تذکرہ نویسان شعرا اپنی تصانیف کو کہیں تو غیر ضروری طوالت سے ایسا افسانہ بنا دیتے ہیں کہ پڑھنے والا سمجھنے کی جگہ گھبرا جاتا ہے اور کہیں بیجا اختصار سے ضروری مضامین کو ایسا گنجلک کر دیا جاتا ہے کہ وہ لکھنا نہ لکھنے کے برابر ماننا پڑتا ہے۔ اگلے زمانے میں کسی مشہور فرد کی حالات نویسی میں اتنا فرض ادا کرنا واجب سمجھا جاتا تھا کہ صاحب ذکر کا عرفی نام اور معمولی پتا لکھکر ورق کے ورق نہونہ کلام سے سیباہ کر دیے جاتے۔ آئندہ نسلوں کو اُن تذکروں سے یہ بھی

نہیں معلوم ہوتا کہ وہ بزرگ کس زمانے میں تھے اور کہاں کہاں ایام زندگانی صرف کیے اور کیا کیا خاص واقعات عام فوائد کے لیے چھوڑ گئے۔ آج دو سو چار سو برس پہلے کے کسی بزرگ کی تاریخ لکھنے والا اُس کے معاصر یا معاصر کے معاصر کی تحریر پڑھتا ہے تو اُس کو بجز نام و انتخاب کلام کے اپنے مذاق و ضرورت کی کوئی مفید بات نہیں ملتی۔ البتہ طبقات اولین کے بعد آج سے دس بیس برس قبل جو مؤلف و مصنف گزر گئے ہیں اُن میں سے دو چار اہل قلم نے چند تاریخی خاکے ضرور ایسے کھینچ دیے ہیں جن سے نقش ثانی بنائے جاسکتے ہیں، مگر واقعات کو کیا کیا جائے اگر وہ موجود نہیں تو فرضی تخیلات کس کو پسند آسکیں گے۔ باوجود اُن تمام مشکلات کے راقم نے اُن تمام تذکروں کو جو دستیاب ہوئے بغور مطالعہ کیا اور خود ولی کے کلام کو پڑھا اور جہاں تک ممکن ہوا تنقیح و تنقید کے بعد ان کے حالات کو اس جگہ اکثہ لیا ہے۔

نام کی تحقیقات | شمس الدین، شمس الحق، شمس مولا، ولی الدین، حاجی ولی، ولی محمد، اور

ولی اللہ۔ یہ سب نام ایک مسلمان کے ہو سکتے ہیں۔ شعرا کا عام دستور دیکھا جاتا ہے کہ اکثر اپنے نام اور اُس کی مناسبت سے تخلص کا استخراج کرتے ہیں۔ اس لیے یہ زیادہ قرین قیاس ہے کہ اُن کے نام میں لفظ ولی شامل ہو اور اس طرح ولی الدین، ولی محمد یا ولی اللہ، شمس الدین وغیرہ سے زیادہ روشن ہے۔

ولادت و وفات | قرین قیاس تحقیقات یہ ہے کہ ولی کی ولادت بمقام اورنگ آباد سنہ ۱۰۷۰ ہجری میں واقع ہوئی اور ”۵۵ مجلس“ کی تاریخ تالیف

سے اُن کا وجود سنہ ۱۱۴۱ ہجری تک ثابت ہوتا ہے۔ اس تالیف کے بعد ۱۲-۱۵ سال تک زندہ رہ کر سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں بمقام احمد آباد (گجرات) فوت ہوئے اور دریا خان کے

کے سامنے دفن کیے گئے * دیوان بہبئی کے دیباچہ نویس
ستاد کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ: "ولی کی قبر حسب وصیت
خام بنی ہوئی ہے اور بالیں کی طرت چینی کے تکرے نصب
ہیں اور نیز ایک قطعہ سنگ مرمر پر لکھا ہوا دیکھا گیا ہے،"

اصل وطن | بارہویں صدی ہجری کے تھام تذکروں میں جن
کو ان حالات سے زیادہ قربت زمانی حاصل ہے
| ولی کو دکنی اور اورنگ آبادی لکھا گیا ہے، ایسی صورت میں
متاخرین کا بغیر کسی کافی ثبوت کے احمد آبادی یا گجراتی
لکھ دینا ناقابل تسلیم ہے، اس وقت یا خود ولی کے عہد میں
صوبہ گجرات کا صوبہ دکن پر اطلاق نہیں سنا گیا، احمد آباد
گجرات کا صوبہ دکن سے ہم سوا نہ ہونا مسلم، مگر دونوں کا
متحد ہونا غلط ہے۔ چونکہ ولی کے تھام اہم واقعات سردرگم
ہیں اس لیے قیاساً کہا جا سکتا ہے کہ صوبہ گجرات میں طائب
علہی کے سوا کسی سلسلہ معاش و ملازمت نے زیادہ یا تھام عہر
قیام رکھنے پر مجبور کیا ہو، اور اس طرح وہ احمد آبادی
مشہور ہو گئے ہوں۔

ادیوان ولی معقول حجم رکھتا ہے اور قریب قریب
اُس کی ہر غزل و قصیدہ ورباعی میں حیدر آبادی
و اورنگ آبادی الفاظ و محاورات پائے جاتے ہیں، جن کی
تفصیل ایک خاص عنوان کے تحت میں کی جائے گی۔
بعض الفاظ گجرات و دکن میں ضرور مشترک ہو سکتے ہیں۔
مگر اس شان اشتراک کو کثرت اختصاص پر ترجیح دینا
تحقیق کا خون کرنا ہے۔

اسی طرح ایسے بعض اشعار جن میں کسی تخیل و
خصوصیت سے سحر بنگالہ یا شہر سورت اور دہلی
تاریک

تحقیقات

* تذکرہ شعراء دکن وغیرہ

د حسرت و

کش ہونا

جہنا کا ذکر آگیا ہو، اُن کو پڑھ کر ہے۔ ہیل۔ گویم۔ اُن
 تائسی کی طرح یہ سمجھ لینا کہ اس کا قائل ہے۔
 دہلی یا بنگال کا رہنے والا ہے ایک لاطائل خیال ہے۔
 سروپا بات ہے۔ جن تذکرہ نویسوں نے ولی کو گجراتی
 یا احمد آبادی سمجھ لیا ہے، وہ نہ صرف اُن کے قیام
 احمد آباد سے دھوکا کھا گئے ہیں، بلکہ اُن کی وفات
 احمد آباد نے اس وہم کو جامۂ یقین پہنا دیا ہے۔ بغیر
 کسی تاویل و تامل کے ولی کا دکنی ہونا اُن کے معتد
 اشعار سے ثابت ہوتا ہے، مثلاً:—

یو مکھ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
 (ولی) پروانگی کرتا تری ملک (دکن) بھیتر

ولی ایران و توران میں ہے مشہور
 اگرچہ شاعر ملک (دکن) ہے
 ایسے اشعار پڑھنے کے بعد اُن کے وطن کی مزید
 تحقیقات عبث ہے۔

سفر و قیام | اس مرحلے کو بھی ہمارے تذکرہ نویسوں
 نے اُنہیں لفظی استعارات و تشبیہات کی رہنمائی
 سے طے کیا ہے، حالانکہ شاعر کے کلام میں کسی ملک یا
 شہر کے نام آجانے سے یہ ماننا لازمی نہیں کہ وہ اُس
 سر زمین پر گیا ہو ضرور ہے، اگر ایسا ہو سکتا ہے
 تو ولی کا ایران و توران اور عراق و شیراز میں بھی
 آنا جانا ماننا پڑے گا کہ ان شہروں اور ملکوں کا ذکر بھی
 دیوچار جگہ ولی نے کیا ہے۔ ہاں جن مقامات کا تذکرہ
 خاص تشریح و تفصیل سے کیا گیا ہو اُن کے اسباب
 سے اُن کے رابطہ کلام سے اُن مقاموں کا سفر و قیام ماننے کے
 تالیف کے بعد کہ ولی نے صوبۂ گجرات، شہر سورج
 میں بمقام استعلق اشعار سوزوں کیے ہیں اُن سے بلاشبہ

ورثہ بالا شہروں میں اُن کی آمد و رفت اور قیام کا
 اُن ملتا ہے۔ دہلی کا سفر چند روزہ اور گزراں معلوم
 ہوتا ہے، سورت اور احمد آباد میں البتہ اُن کی عمر کا
 معتد بہ حصہ ختم ہوا ہے۔ جو مثنوی سورت کی تعریف
 میں لکھی ہے اور اس میں وہاں کی خاص خاص معاشرت
 و مدنیت بالتفصیل بیان کی ہے وہ اُن کے بطویل قیام
 کی مؤید ہے۔ اسی طرح خاص احمد آباد کی وسیع ماند و
 بود کو اُن کی طالب علمی، نیز بیعت شاہ نور الدین
 علیہ الرحمہ، پھر شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کی مداحی اور
 سب سے آخر مگر سب سے زیادہ اُن کی رحلت ثابت کرتی
 ہے۔ بلاشبہ کسی سیاح شاعر کی سیر و سیاحت ایسی
 چپ چاپ اور ساکت و صامت نہ ہوگی جیسی ہمارے
 تذکرہ نویسوں کی غفلتوں سے بے چارے ولی کی دیکھی
 جاتی ہے۔ کیا ایسا شاعر جس کو نسل شاعری کا باوا آدم
 اور ریختہ گوئی کا موجد مانا جاتا ہو کہیں جا کر خاموش
 رہ سکتا ہے؟ اور اگر وہ اجنبیت و مغائرت کے رسمی ادب
 و لحاظ سے کچھ دیر کے لیے پنبہ دھن بھی بن گیا ہو تو کیا
 اُس زمانے کے سخن شناس سہماں نواز اور اہل کمال
 زبان آور ایسی چپ کی داد دے بغیر رہ سکتے تھے؟
 ضرور اور یقیناً جہاں جہاں ولی کے قدم گئے وہاں نہ
 صرت اُن کی موجودگی میں بلکہ چلے آنے پر بھی مدتوں رات
 دن شعر و سخن کے چرچے، مشاعروں کے جھگڑتے، سخن
 آفرینیوں کے لطیفے، ملاقاتوں کے اذکار ہوتے رہے ہوں گے، مگر
 افسوس ہے کہ آج اُن واقعات میں سے کسی ایک کا بھی سراغ
 نہیں ملتا۔ اور خیالی فانوس روشن کرنے سے بھی اس تاریک
 لوح پر کوئی دل پزیر نقش نہیں جھٹا۔ معجوراً تحقیقات
 نام و نشان اور تعینات زمان و مکان کی طرح بصد حسرت و
 یاس ان ضروری اور مفید معلومات سے بھی دست کش ہونا

پڑتا ہے اور کوسڑی کے کھتے انگوروں والی مثل کی طرح بدلتا جاتا ہے کہ وہ کوئی ہوں اور کبھی یا کہیں ہوئے یا رہے نہ رہے سب باتوں سے چشم پوشی کر کے صرف اُن کا کلام دیکھنا چاہیے کہ وہ کیا حیثیت و خصوصیت رکھتا ہے۔

مذہب و ملت | نام و نشان کی طرح بلکہ اُس سے زیادہ یہ تفتیش و تحقیقات بھی کچھ مفید مطلب نہیں مگر سلسلہ ترتیب کی خانہ پوری و قانع نگار کو مجبور کرتی ہے اس لیے اس معاملے میں بھی ولی کے کلام سے استفادہ و استعانت ضروری ہے۔

تذکرہ ڈاکٹر فیلیں مرتبہ مولوی کریم الدین اور دیباچہ نویس دیوان مطبوعہ پیرس کے سوا اور کسی نے ولی کے مذہب کو مذہب نہیں بتایا۔ ان دونوں کتابوں میں اُن کا مذہب بین بین دکھایا گیا ہے، یعنی وہ نہ سنی تھے نہ شیعہ یا یہ کہ دونوں مذاہب کے معتقد تھے۔ گویا بقول قدر بلگرامی۔

خدا معلوم کیسا گو مگو ہے قدر کا مذہب

کہ شیعہ ہے نہ سنی ہے مسلمان ہے نہ کافر ہے

دیباچہ نویس دیوان مطبوعہ پیرس کی تحقیقات زیادہ قابل گرفت نہیں کہ وہ خود مسلمان نہ آئے، اُس نے جو کچھ لکھا وہ اپنے مسلمان احباب سے سن سنا کر لکھا، جن کے قیاسات یقیناً کی چہرہ کشائی نہ کر سکے، مگر مولوی کریم الدین پر تعجب ہے کہ وہ آج سے سو برس پہلے ہونے کے باوجود بھی اپنے قومی و مذہبی شعائر و خصائص کا احساس نہ کر سکے۔

شیعہ و سنی میں اصولی یا فروعی جو کچھ اختلاف ہے اُس کی ابتدا یہ ہے کہ اہل سنت رسول اکرم کے بعد خلفائے اربعہ کو بالترتیب افضل و اعلیٰ مانتے ہیں اور شیعہ صرف حضرت مولا علی اور اُن کے بعد اُن کی اولاد کے گیارہ اماموں کو منصوص و ماسور و مقدم جانتے ہیں۔ ان معتقدات کے لحاظ سے جہاں کسی کے کلام میں صرف ائمہ اہل بیت کی مذہب دیکھی

جاتی ہے وہاں اکثر ناواقف اُس کے مصنف کو شیعہ کہنے لگتے ہیں جو حقیقت کے خلاف ہے —

خلافت راشدہ (اربعہ) کے بعد امارت و سلطنت ظاہری نے متعدد اور متفرق باطنی فرقے پیدا کر دیے تھے جن میں پاک فہام متصوفین نے بالعموم تمام حقائق و معارف کا سلسلہ فیوض امیر المؤمنین حضرت مولا علی کی معرفت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ و سلم تک پہنچایا، صوفیہ کرام کے حقیقی اور دل نشیں معتقدات کا اثر یوماً فیوماً بڑھتا گیا۔ چوتھی پانچویں صدی ہجری میں سنی مسلمانوں کا کوئی گھر ایسا نہ ملے گا جہاں شجرۂ بیعت کی کوپلیں نہ پھوٹی ہوں، صاف باطن صوفیوں کی والے شاہ ولایت کا یہ عام اثر تھا کہ اُس زمانے کے شیعہ بھی صفوت متصوفین میں شامل نظر آتے تھے، سالکین راہ طریقت کے بعض اقوال و خیالات جو کسی خاص جذبہ و اثر کے ماتحت ہوتے تھے اور جن کے لفظی معنوں سے عوام الناس دھوکے میں پڑ جاتے تھے، ایسے خیالات علماے شریعت اور فقہائے ملت کو ناگوار ہوتے تھے مگر اس اعتقاد میں کہ حضرت مولیٰ المؤمنین کی ولا جزو مذهب اسلام ہے فی الحقیقتہ ظاہر و باطن کے کسی فرقہ اہل سنت کو اختلاف نہ تھا۔ اس عام اعتقاد کا اثر آج سے نصف صدی پیشتر تک ہر شریف و وضع اور خواندہ و ناخواندہ سنی مسلمان کے دل پر اس طرح جھا ہوا تھا کہ (لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ) کی طرح کسی پیر و مرشد سے دست بیع ہونا بھی داخل ایہان تھا اور اب بھی اگر فلسفہ و سائنس کے مشکبیں کو چھوڑ دیا جائے تو ہر سنی آپ کو اپنا پیشوا و امام اور مستحق درود و سلام جانتا ہے، صوفیوں اور عابدوں کے وظائف و عبادات میں فرائض و واجبات کی طرح اکثر دعائیں اور اشعار ایسے موجود ہیں جن کو پڑھکر ذات والے مولیٰ سے استہداک و استعانت چاہی جاتی ہے۔ ایسی حالت میں کہ

(ولی) اُس زمانے کے تربیت یافتہ تھے جب کہ میدان تصوف کا ذرہ ذرہ کوس انا الحق بجا رہا تھا منقبت آئمہ اطہار پر ہکر اُن کو شیعہ سمجھ لینا نا واقفیت معص ہے۔

تاریک واقعات پر تحقیقات کی روشنی ڈالنے والے اصل مصنف کے کلام ہی سے حالات مستنبط کرتے ہیں مگر بعض طریقہ استدلال ایسے اختیار کیے جاتے ہیں جو اُن مناظر کو اور تاریک بنا دیتے ہیں، کسی مسلمان شاعر کو خلفائے ثلاثہ کی عدم مدح خوانی سے شیعہ مان لینا اور اسی طرح حضرت علی کی منقبت گوئی سے سنی نہ جاننا صحیح استدلال نہیں۔

اُن کہ گند حب آل بغض صحابہ خیال
عقل ندارد درست فہم ندارد بجا

(حضرت صاحب ماریعوی)

جناب (ولی) اپنے انداز کلام اپنی روش عام اور تعلیم و قیام سے بغیر کسی شبہ و شک کے ایذا اہل سنت ہونا بتا رہے ہیں، جہاں اُنہوں نے مناقب مولا کا ثبوت حاصل کیا ہے وہاں خلفائے راشدین کی مداحی کا سہرا بھی اپنے سر باندھا ہے۔ اگر یہ طلسم و ہم بتایا جائے کہ حکومت وقت کے دباؤ سے اکثر شیعہ اس قسم کی سوسری مدح سرائی کر گئے تھیں تو یہ خیال بھی پادر گھوا ہے، کیوں کہ اُن کا قیام ایک ایسے مشہور صوفی کی خانقاہ میں رہا ہے اور اُس جگہ تعلیم حاصل کی ہے جس کو شیعیت سے کوئی تعلق نہیں اور وہاں کا حلقہ اثر کسی کو مدائیمہر نقیبے کے پردے میں نہیں چھپا سکتا، پھر (شاہ نور الدین) * صدیقی و سہروردی سے دست بیع شرفا اور

* تذکرۂ آب حیات اور مستحب الزمیں تذکرۂ شعراے دکن میں ولی کے مرشد کا نام شاہ نور الدین لکھا ہے اور رسالۂ نور المعرفت مولانا ولی کے نام سے بھی اُن کے فدا فی المرشد ہونے کا پتا چلتا ہے کہ کتاب کے نام میں بھی پیر و مرشد کا نور شامل کیا۔ علامۂ پاک زاد (باقی بر صحنہ آئندہ)

اُن کے مرشد سلسلہ حضرت شاہ وحید الدین کی مدح میں ایک طویل ترحیح بند اور قصیدہ کہنا اور پھر فن سلوک میں ایک کتاب (نور المعرفت) کا تالیف کرنا یہ سب قرائن

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۰)

حضرت میر آزاد بلگرامی قدس اللہ سرہ السامی کی تصانیف میں مآثر الکرام کے صفحہ (۲۱۹) پر یہ نام پایا گیا۔ ان کا اور ولی کا زمانہ حیات و منات ایک ہے اس لیے ظن غالب ہے کہ یہی بزرگ ولی کے پیشواے طریقت تھے۔ آگاہی کے لیے مآثر الکرام کا ترجمہ لکھا جاتا ہے:۔

مولانا نور الدین نور اللہ ضریحہ بن شیخ محمد صالح احمد آبادی علامہ زمان اور یگانہ اقران ہیں اس زمانے میں ان کا مثل کم گزرا ہے۔ ملا احمد سلیمانی احمد آبادی اور ملا فرید الدین احمد آبادی کی شاگردی کی اور سر آمد ارباب دانش ہوئے۔ سنہ ۱۱۲۳ ہجری میں زیارات حرمین شریفین سے مشرف ہوئے اور دوسرے سال مراجعت کی اور محبوب عالم ملقب بہ شاہ عالم ثانی قدس سرہ احمد آبادی سے بیعت کر کے مختلف خانوادوں کی خلافت حاصل کی اور مدرسہ خانقاہ رفیع البیان تعمیر کیا۔ ابتدائے تحصیل سے انتہائے عمر تک درس و تدریس اور تصلیف میں مشغول رہے اور ایک عالم کو متبصر بنایا۔ دیوہ سو سے زیادہ چھوٹی بڑی تصنیفیں چھوڑیں۔ مثلاً تفسیر کلام اللہ مختصر و تفسیر نورانی فی السبع المثانی بارہ ہزار بیعت۔ و تفسیر ربانی پر سورۃ البقرہ ۳۰ ہزار بیعت۔ حاشیہ پر اوائل تفسیر بیضاوی۔ نور القاری شرح صحیح البخاری۔ حاشیہ قویہ پر حاشیہ قدیمہ۔ حاشیہ شرح مواقف۔ حل معائد حاشیہ شرح مقاصد۔ حاشیہ شرح مطالع۔ حاشیہ تلویح۔ حاشیہ عضدی۔ معول حاشیہ مطول۔ حاشیہ شرح وقایہ۔ حاشیہ شرح ملا۔ حاشیہ منہل۔ حاشیہ شمسینی منطق۔ شرح تہذیب السنن۔ کہ ان کی دقیق تصنیفوں میں سنی طریق الاسم شرح فصوص الحکم۔ شرح مثنوی مولوی درو۔ ولادت سنہ ۱۰۶۲ ہجری میں بمقام احمد آباد ہوئے۔

ماہ شعبان سنہ ۱۱۵۵ ہجری میں وفات واقع ہوئی۔

تاریخ انتقال ہے۔ اکانوے برس کی عمر (عاشق کی) سے پرہیز کر قریب دفن ہوئے (ترجمہ مآثر الکرام مطبوع ہو مختلف آب و ہوا

اس تخیل کے کفیل ہیں کہ یہ سب واردات قلمی ہیں ہرگز کسی حکومت کے اثر کا نتیجہ نہیں، خصوصاً ایسی حالت میں کہ (ولی) کے بلبل ولایت نے گلستانِ مدحت میں کبھی مرغانِ زریں (اُمراءِ دنیا) کے لیے نغمہ سرائی نہیں کی۔

۱۵ علمی قابلیت | اس میں کچھ شک و شبہ نہیں کہ (ولی) کے اکثر مفید واقعات اور نسبی سوانح کی طرح ایوانِ تاریخ میں اُن کے درس و تدریس کا باب بھی مقفل نظر آتا ہے، مگر یہ کہنا کہ وہ عربی و عروض سے نا بلد تھے خلاتِ واقعہ ہے۔ اُن کی کوئی غزل، کوئی شعر، کوئی رباعی، کوئی مثنوی اور کوئی مستزاد، متعارف و مقررہ دوائر و بھور سے باہر نہیں۔ قیز اُردو کی ابتدائی حیثیت کے موافق جابجا عربی الفاظ و تراکیب بھی ان کے کلام سے مفقود نہیں۔ ہاں اُس وقت کے طریقہٴ تکلم اور مستعملہ الفاظِ روزمرہ سے اس زمانے میں اکثر دھوکا ہو جاتا ہے کہ یہ مضرع ناموزوں اور وزن سے خارج ہے۔ مثلاً [چلا] کو اُس زمانے میں خفیف ضغطہٴ تحتانی کے ساتھ (چلیا) بولتے تھے اور اسی طرح کتابت بھی جاری تھی۔ آج ہم اس پر ذک بھوں چڑھاتے ہیں، حالاں کہ بعینہ اسی طرح زمانہٴ موجودہ کے روزمرہ میں [کیا] اور [پیار] وغیرہ کی مثالیں موجود ہیں۔ جن کی کتابت میں ایک حرکت [چلا] اور [چلیا] کی طرح بڑھا دیا جاتا ہے مگر تلفظ میں کا اور پار کے ہم وزن ہے۔ اسی طرح بعض عربی و فارسی کے الفاظ متحرک کو ساکن اور ساکن کو * ندرک لکھ دینے سے اُن کی جہالت و ناواقفیت نہیں دلی کے مرشدتی، سیر و تلاش سے معلوم ہوگا کہ وہ لوگ بھی مولفہٴ ولی کے نام سے۔ فضیلت مسلم تھی۔ (ولی) سے سو برس کتاب کے نام میں بھی بدبخت و سکنات کے عادی رہے ہیں۔

ان (آرزو) کی شعاعِ قابلیت فارسی

اور اُردو دونوں محفلوں کو روشن کیسے ہوئے ہے۔ وہ فرماتے ہیں:—

وعدے تھے سب خلافت جو اُس لب سے ہم سنے
کیا لعل قیمتی دگھو جھوٹا نکل گیا

رکھے سیپارہٴ دل کھول آگئے عندلیبوں کے
چمن کے بیچ گویا پھول ہیں تیرے شہیدوں کے
(دیکھو) کو (دکھو) پڑھو اور پھر عندلیب و شہید
کی جمع پر غور کرو۔ کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ خان
آرزو جنھوں نے علی حزیں پر اعتراض کیے ہیں وہ ایطالے
جلی سے نا واقف ہوں گے۔ (شاہ حاتم) جن کی اُستادی
مسلم ہے اور جنھوں نے بزعم خود اصلاح اُردو میں پیش
دستی کی ہے۔ لکھتے ہیں:—

لگن میں تجھ ستھگر کی عجب مجلس میں غم گزرا
(شع) رورو کے ساری رات سرٹاپا کھڑی جلیاں

سجن نے یاد کرنا مہ لکھا اور ہم رہے غافل
بجا ہے معذرت لکھنا ہمیں [کاغذ خطائی] پر
کیا ان میں اتنی قابلیت بھی نہ تھی کہ شع کے
سکون اوسط اور کاغذ خطائی کی اضافت توصیفی کو سمجھ سکتے؟
شیخ نجم الدین مبارک (آبرو) مشاہیر قدما میں ہیں
اُن کے اشعار سنئیے:—

زلف کی شان مکھہ اُپر دیکھو
کہ (گُپا) عرش پر لٹکتی ہے

یہ جانو ہر ایک سے لایع نہیں ہے خوب
ہے بھیک مانگ کھانا بھلا اس [کسب] سنی
پیری کمال کے (مافند) مانع نہیں اکو کو
ہے ضعف بیچ دونا یہ بانکپن ہمارا
اشک گرم وآہ (سرد) عاشق کی سے پرہیز کر
خوب ہے پرہیز جب ہو مختلف آب و ہوا

ان حضرات کا زمانہ پھر بھی (وای) کے لگ بھگ
 کہا جا سکتا ہے (مؤمن) و (آتش) کو دیکھو اور یہ مصرع
 پڑھو: —

محب حسین کا اور دل رکھے (شہر*) کا سا

ع: — درد درماں سے (الهضات) ہوا

بات یہ ہے کہ اردو کی بد نصیبی سے متقدمین و متوسطین
 کیا، بعض متاخرین شعرا بھی ”غلطالعام قبیح“ کو ”غلطالعام
 فصیح“ سمجھے رہے، جن کی زبانوں پر بے تکلف فصیل
 کی جگہ (سفیل) اور (مواجهہ) کے مقابل مواہجہ جاری تیا۔
 نیک نہاد بزرگان سلف نے اسی عوام روز سرہ کو کہیں
 کہیں باندھ دیا ہے جس سے ان کی قابلیت و واقفیت
 پر کوئی حرج نہیں آسکتا۔

خلاصہ کلام یہ کہ ممکن ہے (وای) نے عربی درس
 نظامیہ پورافہ کیا ہو اور بہت ممکن ہے کہ فارسی میں
 بھی گلستان و بوستان کے آگے طغرا و بدرچاچ کے خارستان
 میں نہ اُلجھے ہوں، مگر یہ کون نہیں جانتا کہ اگلے
 زمانے کی عام علمی صحبتیں اور پڑھے لکھے خاندانوں کی
 معمولی نشست و برخاست اور صرف سہاعت و سہادۃ
 خیالات، حرج شناسوں تک کو اعلیٰ درجے کا سخن رس
 و معنی شناس بنادیتے تھے، کسی معمولی قابلیت والے کا
 کام نہیں کہ وہ تصوف میں کوئی مستقل تصنیف اپنی یادگار
 چھوڑے، کسی کم سواد کی یہ طاقت نہیں کہ وہ کسی
 فن یاروش خاص کا موجد بنے، اور پھر اپنے کلام کو
 ایسے عالی مضامین و معانی سے موزوں و دل آویز بناوے
 جو کسی چلتے پھرتے سے ممکن نہیں۔ یہ اسباب و قرائن

یقین دلاتے ہیں کہ بقول مؤلف تذکرہ ”محبوب زس“ انہوں نے
مدرسہ احمد آباد کجرات میں ضرور تحصیل علوم کی اور
بقدر ضرورت تمام سروجہ فنون میں کافی دستگاہ بہم
پہنچائی۔ اس یقین کی تائید میں بطور نمونہ (ولی) کے
چند اشعار نقل کیے جاتے ہیں جن میں ترقع خیالات،
نازکی مضامین، لطافت تخیل کو دیکھ کر انہیں مکتب
سخن کا ابجد خوان نہیں کہا جاسکتا۔

(اشک خوں آلود) ہے (سامان طغرائے نیاز)

(مہر فرمان وفاداری) ہے (داغ عاشقی)

(غرور زر) سے بجا ہے (سکوت بے معنی)

کہ بے صدا ہے صدا (کوہسار خاموشی)

(مسند گل) (منزل شبنم) ہوئی

دیکھ! رتبہ (دیدہ بیدار) کا

نہ پوچھو عشق میں بجوش خروش دل کی ماہیت

برنگ (ابر دریا بار) ہے (روسل عاشق) کا

ہر ذرہ اُس کی چشم میں (لبریز نور) ہے

دیکھا ہے جس نے حسن تجلی بہار کا

معشوق کو ضرر نہیں عاشق کی آہ سے

بجھتا نہیں ہے باد صبا سے (چراغ گل)

صنم کے لعل پر (وقت تکلم)

(رگ یا قوت) ہے (موج تبسم)

عاشقو! اُس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر

پیچ و تاب زلف ہے (دود چراغ بزم حسن)

کیونکہ سیری ہو حسن سے تیرے

(دھوپ کھانے سے پیت بھرتا نہیں)

گل مقصد کا (ہار قالے) ہیں

نقد ہستی جو (ہار قالے) ہیں

مضطرب عشق سے ہوں مجھ کو ملاست فہ کرو
 (تپش دل) نے دیا (رعشہ سیما) مجھے
 جس نے پکڑا (گوشہ آزادگی)
 اُس کو (موج بوریہ شہشیر) ہے
 نہیں (شفق) ہر شام تیرے (خواب) کو
 (پنجہ خرسید) (مخمل بات) ہے
 آج ہر گل (نور کا فانوس) ہے
 (کوا و صحرا) (صورت طائوس) ہے
 اک دل نہیں (آرزو) سے خالی
 برجا ہے (معالم) اگر (خلا) ہے
 اے (ولی) تیغ غم سے خون نہیں
 (خاکساری بدن پہ جوشن) ہے
 جوں (لالہ) بجز (آتش خاموش لب یار)
 مرہم نہیں عالم میں (ولی) داغ جگر کا
 وہ ہی پاوے مطلب (راضیہ مرضیہ)
 محض لہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
 تہام پات (یسبح بعہدہ) کے بحکم
 زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبحانی
 اے (ولی) ترک کر یہ حرف دراز
 کہ ہے ”خیر الکلام قل و دل“

یہ چند اشعار سرسری ورق گردانی کا انتخاب ہے، امان نظر
 سے دیکھنے والے ان سے بہت زیادہ افراد و ابیات کے جواہر
 پارے چن سکتے ہیں۔

یہ مسلم ہے کہ موزونی طبعیت ایک ودیعت فطری ہے اور
 اکثر معمولی پڑھے لکھے نہایت دلچسپ و خاطر نشیں شاعری
 کرتے اور کر سکتے ہیں، مگر کوئی نقد سخن کا پرکینے والا
 نہیں کہہ سکتا کہ ایسے شاعر اصطلاحات علوم و فنون اور
 مناسب و موزوں تشبیہات و تلمیحات، جدت آمیز خیالات

اور صغینج جذبات و معاکات کو اس طرح بے تکلف ادا کر سکتے ہیں کہ وہ محض اُن کی قوت متخیلہ اور اُنہیں کی پرواز فکر کا نتیجہ معلوم ہوں، ہمیشہ ایسے طبعی، موزوں طبع پیش پا اُفتادہ معاملات و واقعات سے آگے قدم نہیں بڑھاتے اور اگر کسی تقلیدی جوش میں زیادہ پرواز کرنی چاہتے ہیں تو اُن غریبوں کو موزوں و مناسب الفاظ نہیں ملتے اور اس لیے نہیں ملتے کہ اُن کی سرحد معلومات سے آگے ہوتے ہیں، مذکورۃ بالا اشعار کے تجزیہ و تشریح سے ہمارے دعوے کا ثبوت ملتا ہے، اشعار نمبر (۱) و (۲) کو دیکھیے اور تشبیہات کے نگینوں کو پرکھیے، کس موزونیت و خوبصورتی سے جہاں گئے ہیں، اشک خوں آلود کو طغرائے نیاز کہنا اور پھر اس سامان کے ساتھ دربار عشق سے فرمان وفاداری پر داغ کی مہر لگانا دستور الصبیان کے پڑھنے والے کی بساط سے باہر ہے۔ اسی طرح دوسرے شعر میں سکوت بے معنی کا دعویٰ اور پھر اس دعوے کی دلیل خاموشی کو ہسار سے دنیا، کسی معمولی فطرت کی بات نہیں ہو سکتی۔ اس شعر کے لطیف مفہوم پر غور کیجیے، یعنی کوہسار (جہاں معدنیات کا ہونا مسلم ہے) میں وجود زور کا پتا لگانا اور اس کے سکوت دائمی کو غرور سے تشبیہ دے کر بے معنی بتانا کس قدر فطری اور دل کش تخیل ہے۔ غرض کہ ان منتخبہ اشعار میں کوئی شعر ندرت تشبیہ اور لطافت معنوی سے خالی نہیں۔ (والی کے بعد جتنے مشاہیر اساتذہ گزرے ہیں اور جن کے خاص خاص رنگ اور انداز، اصول موضوعہ کی طرح اس زمانے میں مانے جا رہے ہیں، اُن سب کے گھلے گھلے جلوے ان اشعار میں نظر آرہے ہیں۔ مفصل تشریح فضول ہے، کیوں کہ یہاں ہر بات کا صرف نمونہ دکھانا ہے، نہ کسی کتاب کا سبق پڑھانا۔ ناظرین کی توجہ کو بآسانی متوجہ کرنے کے لیے خاص خاص الفاظ قوسین میں لکھ دیے گئے ہیں تاکہ اُن اشارات سے اسالیب بیان اور تراکیب خاص پر جلد انتقال

ذہنی ہوسکیے۔

یہاں تک جتنے بیانات قام بند ہوئے ہیں، وہ سب حضرت (ولی) کے ایسے واقعات تھے جن کا تعلق معض اُن کی شخصیت اور ذاتیات سے تھا، مگر جو باتیں کہ اب لکھی جائیں گی وہ اُن کے کہالات فن اور واردات سخن سے متعلق ہوں گی، یہی حصہ اس دعوے کو ثابت کرے گا کہ ذات (ولی) اپنی خصوصیات صفات کی بدولت نہ صرف گزشتہ صدیوں میں لشکر میدان اُردو کے اچھے سے اچھے اور ناسی سے ناسی سالار سخن کی سردار و سپہ سالار تھی، بلکہ وہ آج عصر حاضر کے لیے بھی اُستاد الکمل ہے اور جب تک اُردو کا وجود رہے گا یہ خدا داد فضل و تقدم کسی کو نصیب نہیں ہو سکتا۔

دنیاے نظم کا ولی کو بابا
آدم کیوں کہتے ہیں

بنی نوع افسان کا پہلا وجود حضرت آدم علی نبینا وعلیہ الصلاۃ والسلام کے نام سے منسوب و موسوم ہے۔ اُردو معارے میں ہر نوع کی ابتدائی فرد کو بطور استعارہ فی المثل (بابا آدم) کہتے ہیں۔

موجودہ شاعری کا رنگ تغزل قافیہ و ردیف کے التزام کے ساتھ (ولی) دکنی سے پہلے بکثرت ہندوستان میں سروج نہ تھا۔ جتنے (مشاہیر شعرا گزرے ہیں اور جنہوں نے اپنے دیوان غزلیات یا دیگر تصانیف نظم بالترتیب جمع کی ہیں اُن سب کا صدر النجہن (ولی) کے سوا کوئی نظر نہیں آتا۔ (امیر خسرو) یا اُن کے بعد جس کسی نے اپنے زمانے کی اُردو ہندی میں جو کچھ کہا ہے اُس پر ”لکھیں موسیٰ پڑھیں خدا“ والی مثل صادق آتی ہے اور پھر وہ نہ صرف ردیف وار ترتیب سے معرا ہے بلکہ دوچار غزلوں یا دس بیس شعروں سے زیادہ تعداد نہیں (نصاب خسرو) کے اشعار اگرچہ شہار میں ہزاروں کہے جاتے ہیں، لیکن اُن کے پرداز بیان اور نشست الفاظ میں ہاشا، فارسی کا ملمع، اسرار، اتلا، جھٹھا، ہوا، حد، کہ

(ولی) کے ریشختے سے عام مناسبت نہیں - (ولی) کی بعض غزلیں بھی اگرچہ خالص دکنی زبان و معاورات میں ہیں مگر اُن کا سرود و مقفی ہونا ایجاد یا التزام خاص کا ضامن ہے۔ اس لیے وہ لوگ جو (خان آرزو) اور (شاہ حاتم) وغیرہ سے شعراے اُردو کا طبقہ اولیں شمار کرتے ہیں (ولی) کے سوا اور کسی کو من حیث المہجوع (باوا آدم) نہیں کہہ سکتے۔

صہیح معنی میں نظم اُردو	جس طرح میرزا (صائب) نے
کا پہلا سدون کون ہے ؟	(قابیل و ہا بیل) کے واقعے کی بدولت حضرت ابوالبشر (آدم

صفی اللہ) کو پہلا شاعر مانتے ہوئے کہا ہے :—

آن کہ اول شعر گفت آدم صفی اللہ بود

طبع موزوں حجت فرزندنی آدم بود

اسی حیثیت سے کہا جاسکتا ہے کہ (ولی) سے پہلے نہ صرف ریشختہ گو شاعر بلکہ صاحب دیوان بھی وجود پذیر ہو چکے تھے ، مگر یہ بات تاریخی لحاظ سے بعض ایک قسم کی خانہ پری ہو سکتی ہے ، ورنہ فی الحقیقت جس مذاق ، جس رنگ ، اور جس نوعیت سے کم و بیش اصلاح متروکات و ایجادات کے ساتھ فی زمانہ اُردو شاعری رائج ہو رہی ہے ، اُس کا رہنما اور اُس کا پیش رو صحیح مفہوم میں اگر کوئی ہو سکتا ہے تو وہ صرف (ولی اللہ) کی ذات ہے —

* وکل [ولی] لہ قدم و ائی

علی قدم النبى بدر الکمال

* ہیچ مداف نے کہنے کو تو متوسطات تک عربی کا درس لیا تھا مگر واقعاً اب مبادیات بھی یاد نہیں ، پیر زادہ ہونے کی وجہ سے اب نہیں کبھی بزرگوں کی بتائی ہوئی دعائیں پڑھا کرتا تھا اسی سبب میں حضرت غوث الاعظم کے قصیدۃ لامیہ کا یہ شعر یاد رکھا اور [باقی برصنحہ اُتدہ]

قطب شاہی سلاطین کے جن دیوانوں کا ذکر کیا گیا ہے اگرچہ اُن کا قلمی وجود حیدر آباد دکن میں پایا جاتا ہے مگر وہ اور اُن جیسے تہام متقدمین کے کلام اپنے انداز بیان دکنی زبان اور طریقہ نظم و وزن کے سبب سے اس قدر نامانوس اور غیر مطبوع ہیں کہ اگر اُن تہام دواوین کا تصفح کیا جائے تو ہشکل اور وہ بھی شاید ایک جز ایسا منتخب ہو سکے جس کے لفظی مفہوم کو نہ صرف اہل دہلی و لکھنؤ بہ تکلف سمجھ سکیں گے، بلکہ دکنی مخلوق بھی بھیجے کیے بغیر مطلب نہ بتا سکے گی۔ بخلاصت اس کے (ولی) کا تہام سرمایۂ نظم بے بسم اللہ سے تارے تہمت تک (اردو) کے لیے مایۂ ناز و اقتدار ہے۔ (ولی) نے اپنے کلام میں بیسیوں جگہ اس کا احساس کیا ہے کہ میں ریختہ گوئی کا (موجد) ہوں، اس دعوے کے ثبوت میں اُن کے کلام کو بالاسنیعاب دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ وقتاً فوقتاً وہ اپنی قابل ترک روش کو چھوڑتے گئے ہیں۔ اور اس سے موجد ہونے کے سوا اُن کا (مصلح) ہونا بھی مسلم ہوتا ہے، ان سب باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو ماننا پڑے گا کہ جو کارنامہ ہمارے سامنے موجود ہے اس کے ہوتے ہوئے صرف مسابقت کی دھن میں اُن خیالی دفاتر کو پیش کرنا جو اس وقت نہ سینوں میں ہیں نہ عام دسترس کے سفینوں میں، ایسے وجود سوہوم و مجہول کو معلوم و معروت سمجھنا عقلاً کو بلبل ہزار دہشتان کا ہم نوا بنانا ہے۔ ایسی سی مرغِ وحشا کی استغواں بظاہر

بتیہ حاشیہ صفحہ ۲۹

یہ ساختہ ذہن میں آگیا، اگر یہ جوڑ ہو تو عربی دان محتسب فہم کی مسرت ہے خود ہی مستحجہ کر معاف فرمائیں۔
 خیال اس کے مطلب مستحجہ ہیں۔ گل ولی میرے ہم قدم ہیں اور میں ان کے قدم بہ قدم ہوں جو بدر کمال ہیں
 ملی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بے سود ہے، جس کی وقعت ”کوہِ کندن و کاہِ برآوردن“ سے زیادہ نہیں۔ جس کسی زبان کی ابتدائی شاعری کو دیکھا جائے تو اُس میں آغازِ کلام مفردات یا منتشر اشعار سے نظر آئے گا، اس کی وجہ قیاساً اس کے سوا کچھ نہیں معلوم ہوتی کہ اول اول الفاظ کی کمی، فاعلِ مربوطی، تراکیب کی قلت اور بندشوں کی اجنبیت نئے سخن گو کو اُن جذبات و محاکات پر حاوی نہیں ہونے دیتی جن پر مشافی کے بعد عبور ہوتا ہے۔ فارسی شاعری کی تاریخ پڑھنی چاہیے کہ (بہرام گور، عباس مروی، یعقوب صفار) غرض جس کسی نے ابتدا کی ہو ”غلطایں غلطایں بھی رود تائب گو“ کی طرح قدم اُٹھائے ہیں۔ (اُردو) بھی اس سلتِ شاعری کو واجبات سے کیوں نہ سمجھتی، (ملک الشعرا نصرتی) یا (ہاشمی) کے اندازِ کلام میں یہی پرتو نظر آتا ہے۔

اتنی بات ضرور ماذنی پڑیگی کہ (ولی) سے پہلے اُردو نے اچھی خاصی نشو و نما پائی تھی اور جس وقت کہ ولی کے ریختے کا زمانہ تھا اُس وقت تک الفاظ، ترکیب اور بندشوں کا کافی سرمایہ جمع ہو چکا تھا، اور جذبات و خیالات کے ساتھ طرزِ گفتار اور اسالیبِ بیان کے عنوانات بھی قائم کیے جا چکے تھے، (ولی) کو (خسرو) یا (سعدی) دکنی کی طرح فارسی آمیز اُردو کہنے کا شوق نہیں ہوا۔ اگر چہ گنتی کے دو یا تین مصرع اس ملمح سازی کے دیوان میں لکھے گئے ہیں جن کا وجود عدم کے برابر ہے ورنہ عہدِ اُن کی تکسال میں ایسے کھوے اور کامل العیار سکے تھالے گئے ہیں، جن کے سانچوں میں وقت و عہد کے تغیر و تبدل سنہ و سال کے سوا آج تک کوئی کھوت کسر نہیں۔ جس ترتیب کی لڑی میں وہ موتی پروئے گئے تھے، وہی تسلسل اس دور میں بھی جاری ہے۔ اسی تنظیم و تدوین کو دیکھتے ہوئے بلا تامل (ولی) کو اُردوِ ختم کا (پہلا مدون) ماننا پرتا ہے۔

والی کی سخن گسٹری یعنی
اقسام نظم

جو دیوان اس وقف ہمارے پیش
نظر ہے یہی (ولی) کی ساری کرامات
ہے۔ مگر اصناف سخن کے لحاظ

سے اس میں جو کچھ ہے وہ بجائے خود مکمل ہے۔ غزلیں
تہام حروف تہجی کے شمار سے موجود ہیں، اسی طرح
مستزاد، قصائد، قطعات، رباعیات، ترجیع بند، مثنوی، غرض
ھر رنگ کی سخن آفرینی معقول تعداد میں نظر افروز
ہے۔ چنانچہ اس مجموعے میں بہ ترقیب ابجد [۲۲۲]
غزلیں، [۷] مستزاد، [۱۲] مخمس، [۲] ترجیع بند، [۶] قصائد،
[۲] مثنویاں، [۲۶] رباعیاں، [۶] قطعات اور [۳۰] مفرعات
شامل ہیں۔

حتی الامکان اس کی تصحیح میں سخت محنت کی
گئی ہے۔ دس بارہ مختلف مطبوعہ وغیر مطبوعہ دیوانوں سے
مرتا بعد اولیٰ و کرتا بعد آخری مقابلہ کیا گیا ہے، جن
جن دیوانوں میں اختلاف الفاظ پایا گیا، اور قرائن
وربط کلام سے جس اختلاف کو سوزوں سمجھا گیا اُس کو
متن میں اور دوسرے نسخے کو حاشیے پر لکھ دیا ہے،
بعض دیوانوں میں ایک سے دوسرے کو مختلف پایا یعنی
کسی میں غزلیں اور مستزاد کم ہیں، کسی میں دوچار
زائد، اس صورت میں غور و تامل کے ساتھ (ولی) کی
طرز و روش کا اندازہ کرتے ہوئے قرین قیاس معلوم ہوا
کہ جن دیوانوں میں دوسرے دیوانوں سے غزلیں زیادہ
ہیں، اُن کو اس دیوان میں شامل کیا جائے، کیوں کہ
استادان زمانہ اور ناقلین کی سہل انگاری سے ممکن ہے
اقتلا کلام چھوٹ گیا ہو، اور یہ بھی ممکن ہے کہ دوسرے
معاصرین کا کلام (ولی) کے نام سے منسوب کر دیا ہو، لیکن
تا وقتے کہ اس کا کافی ثبوت ہاتھ نہ آئے، جامع دیوان
(ولی) کا فرض ہے کہ جہاں کسی معتبر کتاب میں

ان کے نام سے کوئی غزل یا شعر دیکھے کلیات میں تاذک دے۔
 دو ایک شعر مفردات میں ایسے ملیں گے، جو بعض
 تذکروں میں دوسروں سے منسوب ہیں، ایسی صورت میں
 جو تذکرے زیادہ اعتبار کے قابل ہیں ان پر اعتہاد کیا
 گیا، مثلاً راقم حروف کے پاس جو دیوان ہے وہ سلہچوبیس
 جلوس محمد شاہی کا لکھا ہوا ہے اور یہی زمانہ (ولی)
 کے انتقال کا مانا گیا ہے، اس حساب سے یقین ہوتا ہے
 کہ اس دیوان میں جو کلام ہوگا مستند ہوگا۔ ہاے ہوڑ کی ردیف
 میں ”جواب آہستہ آہستہ“ ”گلاب آہستہ آہستہ“ ان
 قوافی و ردیف کی دو غزلیں درج ہیں، مگر ایک غزل
 کا ورق کچھ پھٹ گیا ہے اور اُس کے اکثر الفاظ پڑھے
 نہیں جاتے، اُس کی تصدیق و تحقیق کے لیے اب تک
 جتنے دیوان دستیاب ہوئے ہیں ان میں اس چاک شدہ
 غزل کا وجود نہیں، لیکن ایک گورکھپوری دیوان میں
 دو ایک شعر اس دوسری غزل کے ملے، اس تائید اور فیو
 اسی اعتبار پر کہ راقم حروف کا دیوان (ولی) کے زمانے
 کا لکھا ہوا ہے اُس نامکمل غزل کو بھی شامل کر دیا ہے۔
 اس بیان کے بعد اب ترتیب وار تمام اصناف سخن کا
 نمونہ دکھاتے ہوئے مبصرانہ نظر تالی جاتی ہے۔

غزل | غزل کے لغوی یا اصطلاحی معنی اور اس کی تفصیل
 و تعریف تمام ادبی کتابوں میں موجود ہے، یہاں
 اس مبحث کی طوالت فضول ہے۔ اتنا سمجھتے ہیں کافی
 ہے کہ غزل میں صرف ان جذبات و ارادات کا اظہار کیا
 جاتا ہے جو بسلسلہ افس و محبت عاشق و معشوق یا
 حسن و عشق سے وابستہ ہیں، جذب و جوش دیکھنے
 میں دو سہ حرفی لفظ ہیں، مگر خدا جانے ان دو
 کوزوں میں کتنے سمندر بھرے ہوئے ہیں، جن کے جزر و مد کی
 کوئی حد نہیں (غزل) کا اصلی محرک (عشق) ہے اور عشق

کو اپنے منظور نظر (حسن) سے جو تعلق ہے وہ پوشیدہ نہیں
انہیں باہمی تعلقات سے اچھے برے، درد انگیز، مسرت خیز
امید افزا، مایوس کن، پر سوز، دل گداز، غرض کہ جتنے رطب
و یابس واقعات و احساسات وجود پزیر ہوتے ہیں انہیں
نام جذبات و واردات ہے اور وہی جذبات الفاظ کی سرزونی
انداز بیان کی خوش اسلوبی، ایسے ہوئے غزل کے پردے میں
رو نہا ہوتے ہیں۔

✓ (ولی) سے پہلے جن نے گئے متقدمین نے رینختہ کوئی کو
شرف بخشا وہ اپنے خیالات کو صاف زبان میں ادا نہ کر سکے اور
محبوراً (حامد باری) کی طرح اس طرح مہلح سازی کر گئے۔
عزم سفر چوں کردی ساجن نیند نہ آوے جی
قدر وصال نہ دانستم تم بن برہ ستارے جی
موسم وقت بہار رسیدہ دل خندیدہ جاے بہارے
تم بن یہ گلزار و گلستان سنجہ نہیں ساجی بہارے جی
صبر یکن اے چند بنالی اے دل خستہ (حامد باری) *
حسد بگو با حضرت باری تو سنجہ آن ملاوے جی

ظاہر ہے کہ ایسی شاعری جس کا اہجہ اور وزن سب
اجنبی ہو، کیا مطبوع ہو سکتی ہے اور اسی لیے ایسے کلام کو
(ولی) کے مقابل میں نہیں لایا جاسکتا۔ اگرچہ خود ولی
کے کلام میں بھی چند شہاری غزلیں ایسی ضرور ہیں جو
بالکل لاکنی زبان اور پرانی روش پر کہی گئی ہیں۔ مگر ان کا
وزن عروضی کے ساتھ مردت و مقفی ہونا باوجود اجنبیت
گفتار کے، نفس گفتار کو بے کینہہ نہیں بناتا۔ چوں کہ اردو
شاعری نے بالکل فارسی کی راہ پر چلنا شروع کیا ہے اس لیے

* سعدی وغیرہ کی طرح متقدمین شعرا میں تھے۔ نام۔ بد
وطن۔ عہد، سب نا معلوم، ڈاکٹر فیملی کے تذکرہ طبعیات شعرا نے لکھا
یہ بہ اشعار منتخب کیے گئے۔

جا بجا اُردو کی طرز سخن میں فارسی چلی آتی ہیں، جس سے اظہارِ قابلیت منظور کی ترتیب مقصود ہے کہ مثال دینے سے اجنبی سمجھہ میں آ جاتا ہے۔

ابتداءً غزل میں ردیف کا التزام نہیں رہتا اور مضامین بتی ایسے سادہ اور معمولی رکھے جن کو شرعاً بکیر بتی سمجھہ سکتا ہے۔ رفتہ رفتہ اُردو کی نشو و نما سے پہلے فارسی تغزل میں تصوف کی بدعات استعارہ و ایہام نے یہ رنگ چھایا کہ معیازی الفاظ میں حقیقی معنوں کا لطاف آنے لگا اور ساتھ ہی اس کے مضامین میں بتی وسعت ہونے لگی۔ معمولی وصل و ہجر اور شوقیہ تخیل کے علاوہ عالم اخلاقی اور مناظر کائنات کی مصوری بھی شروع ہو گئی۔ غرض کہ عشقید، فخریہ، فلسفیانہ، معاشرتی، تہذیبی، تہام مضامین کی کثرت ہونے لگی۔ اور ایسے مضامین بے تکلف غزلوں میں لکھے جانے لگے اس طرح صنف غزل جو صرف "سخن با یار گفتن" کا مفہوم ایسے شوقی تھی، مجہولہ سخن بن گئی۔

غزل کے مضامین قطعات و مثنوی کی طرح مسلسل نہیں ہوتے، پھر بتی ابتدائی زمانے میں کہیں کہیں فارسی کی طرح اُردو میں ایسی غزلیں ملتی ہیں جن میں مطلع سے مقطع تک ایک ہی مضمون لکھا گیا ہے۔

عدم سیر کی وجہ سے بعض کا تخیل ہوگا کہ (ولی) کی غزلیں بتی فارسی کے نشاۃ الاولیٰ کی طرح سیدھے سادے اور انے گئے خیالات و مضامین پر حاوی ہوں گی مگر ایسا نہیں۔ (ولی) نے اپنے کلام میں تمام وہ خیالات و مضامین مختلف طرز ادا کے ساتھ لکھے ہیں جن کا رواج متاخرین شعراء فارس میں ہو چکا تھا، یا جس تنوع کو آج چاہا جا رہا ہے، ان سب دعووں کا ثبوت عنقریب ملا جاتا ہے مگر دیکھنے والوں کا فرض ہوگا کہ (ولی) کو (امیر) و (داع) کا ہم عصر

ن کے مفروضات ہرگز قابل اعتراض

ن عہد کی زبان ' اردو کے ابتدائی الفاظ

س زمانے کے لیے ضرور اجنبی ہے ' اس

بہرگ کر نفس مطلب کو خارج از آہلک سمجھنا

و نقد کی شان نہیں ۔

[ولی] صرت راقم حروف ہی کا مہدوح نہیں ، بلکہ جس

طرح فارسی کے پہلے مدون [رودکی] کی غزل سرائی پر

[عنصری] کا مقولہ ہے : —

غزل [رودکی] وارنیکر ہوں

غزل ہائے من رود کی وارنیکست

اس طرح (ولی) کے لیے میر تقی میر سے مسلم اردو غزل

گو کا ارشاد ہے : —

خو گر نہیں کچھ یوں ہیں ہم ریختہ گوئی کے

معشوق جو تھا اپنا باشندہ دکن کا تھا

شہس العلیا : اوئی شبلی شعر العجم میں عنصری کا شعر

مذکور لکچر کہتے ہیں " اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ [عنصری]

[رودکی] کو غزل گوئی میں استاد مانتا تھا اس لیے یا تو

ماقلا چاہیے کہ رودکی کی عہد غزلیں جاتی رہیں یا یہ

کہ عنصری غزل گوئی میں رودکی سے بھی کم تھا " —

یہ الفاظ بتاتے ہیں کہ ان دونوں اساتذہ فارسی کا پورا

سرمایہ غزل و قائع نگار کے سامنے نہیں۔ اسی وجہ سے وہ خود

دونوں کے معیار غزل کو جانچ نہ سکتے ، مگر ہمارے سامنے

[ولی] اور [میر] دونوں کا سارا کلام موجود ہے اور ساتھ

ہی اس کے مذاق سلیم کی مسلحہ پسندیدگی سے میر تقی میر

غزل گوئی میں جو مرتبہ پایا ہوا ہے وہی وہ محتاج بیان نہیں

با این ہمہ اُن کا [ولی] کو سرانجام تقدم زمانی یا ادب معلوم

کانتیجہ نہیں ، بلکہ حقیقتاً اُس رہنماے اول کی پیش قدمیوں

کا سچا استعارہ ہے ، جب کہ یہ راہ نہ صرف ناہموار بلکہ

معدوم سی تھی۔ (ولی) کی غزلوں کے عام مضامین کو نمبر وار ایک فہرست میں لکھنے سے یہ بہتر ہوگا کہ عنوان خاص لکھکر اُس کے تحت میں اشعار بطور نمونہ لکھدیے جائیں اور اُن میں جہاں کہیں استعارہ و تشبیہ یا محاورہ و تخیل کی قدرت و لطافت ہو اُس کی مناسب تشریح کر دی جائے۔

(۱) حسن و عشق اور اُن کے جانی باطن

و اثرات *

- ۱۔ حسن تھا پردہ تجرید میں سب سے آزاد طاب عشق ہوا صورت انسان میں آ
- ۲۔ جلوہ گر جب سے وہ جہاں ہوا نور خورشید پائہاں ہوا
- ۳۔ عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُسکا بغیر از دیدہ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُسکا
- ۴۔ آج تیری نگہ نے مسجد میں ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
- ۵۔ تجھے حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب سوہوم اک نقطہ ہے سرج اس حساب کا
- ۶۔ ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں جنت سے بہار کیوں کہ جاوے
- ۷۔ خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں بے تکلف صفحہ کاغذ بد بیضا کروں
- ۸۔ حسن کے خضر نے کیا لبریز آب حیوان سے جام تجھے لب کا

* اس انتخاب اشعار میں بخیال عام فہمی سون، ملیں، کون، رشیدۃ الفاظ کو روزمرہ حال کے مطابق لکھا ہے۔

- ۹۔ ہوا ہے جب سے ترا تل سوار آتش حسن
سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن
۱۰۔ دیوان میں ازل کے ملاحب سے عشق و حسن
تب سے نیاز و ناز میں باہم حساب ہے
۱۱۔ زبان قال نہیں طفل اشک کو لیکن

زبان حال سے کرتا ہے عشق کی تقریر
۱۲۔ جنوں عشق ہوا اس قدر زمیں کو محیط
کہ پارسا کو ہوئی موج بوریا زنجیر

ان اشعار کو تشریح کی حاجت تو نہیں مگر زمانے کی
مختلف الہذاقی رہ رہ کر مجبور کرتی ہے کہ موقع موقع
سے دفع دخل کے طور پر دو سو برس بعد کی مخلوق کو
چونکاتے ہوئے آگے چلنا چاہیے، بعض مذاق ایسے ہیں جو خود
شعر نہیں کہتے مگر سخن فہم ہیں، کچھ ایسے لوگ ہیں جو شعر
کہتے ہیں لیکن پرانی ترکیبوں، کھنڈ مذاق کو بتولے ہوئے
ہیں اور لفظی ہیر پھیر میں معنوی رفعت تک نہیں
پہنچتے۔ چند ایسے ہیں جو سطحی نگاہ سے دیکھتے ہی فطری
و غیر فطری کی بحث چھیڑ دیتے ہیں، بکثرت وہ لوگ
موجود ہیں جو سرے سے مشرقی یا ایشیائی مذاق سخن
پر نظر التفات نہیں دالتے، پھر اس اختلاف کے ساتھ ہی
پسند و نا پسند کا جھگڑا چھڑتا ہے، کسی کو زبان مرغوب
ہے، کوئی مضمون چاہتا ہے، کہیں رعایت لفظی اور تلازمات
سے تفریح و دلکشی ہوتی ہے۔ غرض کہ ”ہر کس بغیاں
خویش لطیفے دارد“ کا مضمون ہے۔ ایسی صورت میں مشکل
ہے کہ ایک اگلے وقتوں کے (والی اللہ) کا کلام اتنی نیرنگیاں
دکھائے، جن پر ہر مذاق، ہر پسند اور ہر آنکھ صاف کر دے۔
مذکورہ بالا اشعار نہایت سادہ اور آسان الفاظ میں
ہوئے ہیں، لیکن ان کی معنوی خوبیوں کو دیکھا جائے
کوئی سخن شناس، داد دے بغے نہیں رہ سکتا۔

شعر نمبر (۱) حسن کے بد نام کرنے والوں میں عشق ہمیشہ انگشت نہا رہتا ہے، مگر اس شعر میں کس لطیف کناپے اور لاپچسپ پیرایے کے ساتھ واقعیت کو ایسے ہرے خوں حسن کے وجود کو رسوائی کا باعث قرار دیا ہے، یعنی نہ وہ انسانی شکل میں جلوہ گری کرتا نہ طالب عشق بنتا اور نہ بد نام ہوتا، اس مفہوم کو اگر مسئلۂ وحدت فی الکثر کے سلسلے میں پھیلا دیا جائے تو صوفیانہ رنگ جھلکنے لگے گا۔

شعر نمبر (۲) کو خلاف فطرت کہا جاسکتا ہے، حالانکہ سینک

کے اوت پہاڑ ہے، جب تک دیکھنے والا نہیں ہوتا اشیاء دیدنی ایک وجود معطل رہتی ہیں، کون کہہ سکتا ہے کہ بھونکتی سی بھونکتی صورت والا بھی زمین پر رہ کر نور خورشید کو پا مال نہیں کرتا، چہ جائے کہ وہ جہاں جو مظہر کائنات ہو، کیا اب بھی اس مضمون کو خلاف فطرت کہا جاسکتا ہے؟ مذاق سلیم ایسے اشعار کو سہل مہینح کہتا ہے —

شعر نمبر (۳) حسن حقیقی یا وجود حق کا عام و بے حجاب ہونا مسلمہ یقینیات سے ہے مگر چوں کہ دیکھنے والے نیرنگ مظاہر کے لاتعداد نظاروں سے چشم امتیاز کھوئے ہوئے ہیں اس لیے اُن کی حیرانی کو خصوصیت سے نقاب بنا کر یہ نتیجہ نکالا ہے کہ اُس کا جلوہ تو عام ہے مگر حجاب حیرانی میں چھپا ہوا ہے۔

شعر نمبر (۴) بالذات النظر میں یہ شعر بہت ہلکا دکھائی دیتا ہے، مگر جب حسن اور اُس کی اداؤں کے اثر پر نگاہ ڈالی جائے اور سوچا جائے تو اُس کے سامنے کوئی معاملت، کوئی عبادت نہیں تھر سکتی شیخ (سعدی) نے قحط کی انتہاے تکلیف کو ترک عشق سے ثابت کیا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ واقعی خواہش شکم وہ دوزخ ہے جس نے فردوس محبت کو بھلا دیا۔ —

چنان قحط سالی شد اندر دمشق

کہ یاران فراموش کردند عشق

جنون عشق گویا وہ پڑھا جن ھے کہ جب تک آنتیں
قل ہوا لہ نہ پڑھیں کسی عہل سے نہیں اُترتا۔ یہاں
بھی قریب قریب وہی معاملہ ھے، 'جان و مال' عزت
و ناموس، غرض کہ عزیز سے عزیز چیز (عبادت خلوص) کے آگے
ھیچ ھے، مگر نظارۂ جہاں وہ برق جاں سوز ھے جہاں
ارکان عبادت بھی سر بسجود ہیں، انسان تو انسان خود
(انسان گر) بھی اس کی اداؤں پر مائل ھے "اللہ جمیل
و یحب الجہال"۔ اور اگر صوفیائے کرام کے نقطۂ نگاہ سے
دیکھا جائے تو اس نگاہ کے جلوے وہ کرسچے دکھاتے ہیں
جن کو دیکھتے وقت حضرت موائی علی (۴) نے اپنے پائے مبارک
کے زخم سے تیر نکالنے کا حکم دیا تھا۔

شعر نمبر (۵) سورج کو (سرج) کہہ دینے پر ہڈسنا نہ چاہیے
بلکہ یہ دیکھنا چاہیے کہ آفتاب و حسن کی معمولی تشبیہ
میں کیا قدرت پیدا کی گئی ھے، سب جانتے ہیں کہ
آفتاب سے زیادہ کوئی روشن چیز نہیں اور کم نظری سے
یہ اعتراف کیا جاسکتا ھے کہ اس تشبیہ میں شاعرانہ
اغراق و غلو کے سوا کچھ نہیں، لیکن جب اس تشبیہ
کو اس حقیقی مفہوم میں تھالا جائے کہ (حسن منتخب)
(نور خدا) ھے اور اُس کے حسن لازوال کے سامنے سورج
نقطۂ مروجوم ھے تو بے ساختہ ہر زبان "صل علی" کہہ اُٹھے گی۔
بقیہ اشعار کی شرح ناظرین کے مذاق سلیم پر چھوڑی
جائی ھے اور آئندہ بھی خال خال اشارہ کیا جائیگا
کیوں کہ اصل مقصد ذہن کا متوجہ کرنا تھا، وہ اس
معمولی تشریح سے حاصل ہو گیا، اس انداز سے ہر سخن آشنا

* اللہ حسین ھے اور حسن والوں کو درست رکھتا ھے۔

لطافت مضمون اور پاکیزگی تخیل سے روشناس ہو سکتا ہے،
لیکن (ولی) کے کلام کا تبصرہ و نقد ہمیشہ یہ سمجھ کر
کیا جائے کہ جس وقت یہ اشعار کہے گئے ہیں، اُس
زمانے میں (میر)، (درد)، (غالب) موجود نہ تھے، بلکہ یہ
تراثہ گایا جاتا تھا: —

من ز فراق جوگی بھیا * کا تو مندرا لٹکن کیا +
گشت کنم ہر دیس بدیسا سایے پہنچا پاوے جی

فتائے عشق

(مضطرب) عشق سے ہوں مجھ کو ملامت نہ کرو
تپش دل نے دیا (رعشہ سیہاب) مجھے
عشق کے ہاتھ سے ہوئے (دل ریش)
جگ میں، کیا بادشاہ، کیا درویش
لائے و گل مجھ سے (لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد)
گلرخوں کے عشق نے جب سے کیا ہے (خون مجھے)
گریہ و گرد ملامت سے (ولی)
(خانہ عشق کو تعمیر کیا)
(ولی) جو عشق بازی کی حقیقت سے نہیں واقف
سخن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے
جو ہوا راز عشق سے آگاہ
وہ زمانے کا فخر رازی ہے
گر عشق میں آیا ہے تو، اے دل گریباں پارہ کر
لیتے ہیں اس بازار میں بے تابی، سیہاب کو
جسے عشق کا تیر کاری لگے
اُسے زندگی کیوں نہ بھاری لگے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جی دیا
 اُس کا کفن ہو رشتہ شمع نگاہ سے
 عشق کی راہ کے مسافر کو
 ہر قدم تجھے گلی میں منزل ہے
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
 دیکھ! حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
 شراب شوق سے سرشار ہیں ہم
 کبھی بے خود کبھی ہشیار ہیں ہم
 کیا مجھے عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
 کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
 آخری شعر میں عشق و آتش کی تشبیہ، معشوق و گل کی
 نسبت اور ردیف کی مضبوطی جو اساتذہ قدیم کا امتیازی
 رنگ تھا، داد کے قابل ہے۔

خصوصیات عاشق

آہ سے عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حالِ دل
 جیوں کہ سمجھے صوت سے صراحتِ تقریر طلا
 آخر کو رفته رفته دل خاکسار نے
 تیری گلی میں آگے کیا ہے مکانِ آج
 افسانہ تہو رفتہ شہر میں فرہاد و مجنوں کا تیکا نا تم
 کہ ہے عشاق کا مسکن کبھی و صحرا کبھی و پرہت
 کتابِ عشق پہ شنگرتِ اشکِ خونیں سے
 پلک کی لیکے قلم کہیں جتنا ہوں جدوں سرخ
 کیوں کر چپیا سکوں میں تجھے درد کی حقیقت
 ہے کامِ آہِ دل کا افشاںِ راز کرنا
 رکھوں جس خواب میں تجھے لب لباب
 مجھے شکر سے شیریں تر ہے وہ خواب

گر نہیں ہے خنجر بیداد خوباں کا شہید
 دامن صد چاک گل کس واسطے پر خون ہوا
 وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل
 محبت ہے وفا بن سست بنیاد
 بے منت شراب ہوں سرشار انہساط
 تجھ نہیں کا خیال مجھے جام جم ہوا
 عجب نہیں جو سجن کھر ببا ہو مجھے کہینچے
 کہ مجھ کو کاہ نہن عشق نے کیا ہے نحیف
 میں عشق سے کیا ہوں تجھ دل کو نرم آخر
 ہر اک کا کام نہیں* ہے آہن گداز کرنا

معشوق مع شان ادا و خصوصیات

تو سر سے قدم تلک جھلک میں
 گویا ہے قصیدہ انوری کا
 اُٹھا ریعہاں اگر چہ خواجہ بستان سرا، لیکن
 دیا ہے تجھ کو اے یاقوت لب! سر خط غلامی کا
 نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر
 چلا ہے آج فوج شام لے کر
 ترا خط خوت میں ہے ہات سے مقرر کے دائم
 کہ جیوں رکھتا ہے کودک دہشت اُستاد ہر ساعت
 سنا ہوں خضر کے دل سے یہ حریت ناز و تر
 بہار سبزہ خط ہے بہار ناز و ادا
 بے خبر ہیں تجھ گلی سے اس سبب اے گلبدن
 بلبلیں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن
 نشہ سبزہ خط خوباں
 والی عالم خیال ہوا

غضب ہے چہرہ رنگیں بہار ناز و ادا
 بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
 نہیں یہ خط بہ گرد لعل می نوش
 ہوا ہے چشمہ خورشید خس پوش
 سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
 جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست
 نشہ بخشی میں سے سے بہتر ہے
 تجھ لبوں کی مفرح یا قوت
 ترے جو قد سے رکھا نیشکر نے دل میں گرہ
 تو کھینچ پوست، کیا اُس کا بند بند جدا
 خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
 نگاہ مہر باں، ہے نام صیاں
 بسکہ بے درداں ہوئے ہیں مجتمع چاروں طرف
 بستہ زلف پری رویاں پہ مارا مارے
 اعجاز حسن دیکھ کے وہ روئے با عرق
 پیدا کیا ہے چشمہ آتش سے آب آج
 آنکھیں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
 بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
 جامہ زیبوں کو کیوں تجھوں کہ مجھے
 گھیر رکھتا ہے دور داسن کا
 صلت کے تصور نے صباحت کے صفے پر
 تصویر بنائی ہے تری نور کو حل کر
 لگتا ہے مجھ کو پنجنہ خورشید در عیشہ دار
 دیکھا ہوں جب سے دست نگارین نگار کا
 اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تھام
 ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجائے قدح

تیرے لب کے حقوق ہمیں مجھ پر
 کیوں بھلاؤں میں دل سے حق نہک
 تجھے زلف حلقہ دار سے مانند عاشقان
 گرداب و موج ملکے پڑے پیچ و تاب میں
 نہ وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
 بلالے عاشقان ناز و ادا ہے
 ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
 بیچ دیوے مجھ کو سودے میں اگر سودا کروں
 دیکھ اُس کی کلاہ بارانی
 چاند پر آج ابر آیا ہے
 لب تمہارے ہیں شفا بخش (ولی) ہے بیمار
 حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو
 ہر سحر تجھے نعمت دیدار کی
 آرسی کو اشنہاے صاف ہے
 عدم ہے تجھے دھن کا جگ میں ثانی، اے پری پیکر!
 اگر بالفرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
 پھر میری خبر لینے وہ صبا نہ آیا
 شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا
 * بیاں زلف بدیع سے ہے سعد الدین کا مطلب
 ابھی تک تم نہیں سمجھے مطول کے معانی کو
 لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو خال
 حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال +

* مطول ملا سعد الدین تفتازانی کی مشہور درسی کتاب ہے،
 جس میں معانی و بیان اور بدیع کا مذکور ہے —
 + حضرت بلال اُن حضرت صلی اللہ علیہ و آلہ و سلم کے غلام
 تھے، جو حبشی الاصل تھے۔ کیا نادر تشبیہ دی ہے —

نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
یہ ہر طرف سے اُتے ہیں شرار آتش حسن

سلا موج دریا کی دیکھنے مت جا
دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا

موسیٰ جو آئے دیکھے تجھے نور کا تہاشا
اُس کو پہاڑ ہووے پیر طور کا تہاشا
کیا تری زلف کیا ترے ابرو
ہر طرف سے مجھے کشاکش ہے

زندہ کرنا استخوان کا گرچہ تھا کار مسیح
زندہ کرنا شوق کو تجھے ناز کا اعجاز ہے
ترے مکھ پر اے نازنیں یہ نقاب
جیلکتا ہے جیوں مطلع آفتاب

ہزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی
مقیم ہے چہن حسن میں بہار ہنوز
بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
کہوں ہاتھ مہل لے لے نگہ کا عصا بلند

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی؟
کہ دل سے تاب جی سے صبر سر سے ہوش لے جاوے
آغوش میں آئے کی کہاں تاب ہے اُسکو
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرائی

یہ دار سے تیرے جو نور چمکا سو اُس سے تارے ہوتے منور
یہ چاند تجھے حسن کا جو نکلا فلک نے تجھے سے اچک لیا ہے
سلا انصاف بین نگاہیں دوسو برس پہلے کی شاعری کا
خیالی اندازہ کرتے ہوئے دیکھیں کہ ان اشعار میں خیال
کی تازگی مضامین کی رفعت روزمرہ و محاورات کی
سلاست اور ان سب باتوں کے ساتھ نتیجہ شاعری یعنی
(درد و اثر) کیا نمایاں حیثیت رکھتا ہے —

تضکیک واعظ و محتسب

ایشیائی شعرا کے کلام میں جہاں بیسیوں بندھے تھے مضمونوں کی جگالیاں ہوتی رہتی ہیں وہاں واعظ و محتسب اور دوسرے مذہبی نمایندوں پر گالیاں بھی ضرور پڑتی ہیں، جس طرح ہندوستان کے مہذب سے مہذب، اور شریف سے شریف پرانے گھرانوں میں منجملہ دیگر رسوم کے میراثندوں کی گالیوں اور توہنوں کے بغیر شادی بیاہ کی تقریبیں سونی اور بے رونق سمجھی جاتی تھیں اسی طرح شعرا کی غزلیں گویا ناتھام رہتی ہیں جب تک کسی مشیخت مآب کو دو چار صلواتیں نہ سنائی جائیں، اور یہ بدعت ہندوستان کی نہیں ہے بلکہ شعراے ایران کی اُپج ہے۔ (سعدی) و (حافظ) اور (عمر خیام) جیسے مصلح و صوفی و فلسفی اسی رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔ پھر غریب اُردو کی کیا مجال تھی کہ پابند تقلید ہو کر اس روش کو چھوڑ دیتی، ممکن ہے کہ ابتداء اُردو نے اس تفرج گاہ میں یہ کھکر قدم اُٹھایا ہو:—

من نیز بفاقہ فاقہ راندم

خود را بغبار شاں رساندم

مگر اس وقت فارسی و اُردو دونوں زبانوں کی ہجو گوئیاں اگر جمع کی جائیں تو غالباً اُردو ہی اس ہجو گوئی میں چار ہاتھ آگے نظر آئے گی۔—

یہ واقعات ہیں کہ ہر پاک سے پاک گروہ میں چند ایسی ناپاک ہستیاں شامل ہو جاتی ہیں جو ایک سچیلی کی طرح سارے تالاب کو گندہ کر دیتی ہیں، جب نفس عبادت کو بجائے وسیلہ معاد، ذریعہ معاش بذالیا جاتا ہے تو نفسانیت کی گنجی ہوا ژہوس کے دروازے کھول دیتی ہے، جہاں ایک نہیں سپکڑوں رنگ آمیزیوں کی ایسی صورتیں نظر آنے

لگتی ہیں، جو اُن نفس پرستوں کو یکرنگی حقیقت سے بہت دور ہٹا دیتی ہیں۔ اگرچہ وہ ریا کاری اور جامہ سالوسی سے بہت کچھہ روغن قاز ملتے رہتے ہیں، مگر نظر باز دھوکا نہیں کھاتے اور منہ پر کھہ دیتے ہیں:—

بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش

من اندازِ قدت را می شداسم

اسی ریا کاری و غداری کو دیکھکر اس گروہ کی سچی عظمت دل میں نہیں رہتی اور بے محابا زبان کھل جاتی۔ یہی اسباب و وجوہ ہیں جن سے ملامت واعظین کی بنیاد قائم ہوئی، مگر اختلاف مذاق اور انقلاب زمانہ، یا یوں کہا جائے کہ وقعت و کثرت وقوع نے ہمیشہ اس مذاق کو مختلف رنگوں میں ظاہر کیا ہے، اُردو کے ابتدائی عہد میں واعظ و معتسب کے مذہبی اقتدار کو اتنا پامال نہیں کیا گیا کہ وہ مزاح و مذاق کی حد سے گزر گیا ہو، البتہ (میر) اور (سودا) سے اب تک اس صنف میں جس قدر غلیظ سواد جمع ہو گیا ہے وہ تفریح و تفضیح سے گزر کر استہزا و تہسخر بلکہ فحاشی و عربانی کی حد سے بھی متجاوز ہو گیا ہے، اگرچہ تھام شعراء اُردو کے کلام میں کم و بیش ایسے اشعار بھی ملیں گے جو مناسب پیرایے میں موزوں کیے گئے ہوں، نیز متوسطین و متاخرین میں بعض سخن سنجوں نے (افشا) و (مصحفی) جیسی فحش گوئی نہیں کی ہے، ان کے سوا غالب حصہ ایسا ملے گا جس کا لب و لہجہ سوقیانہ اور مذاق بالکل عامیانہ ہے۔ (ولی) نے اپنے فضل تقدم کی رعایت سے جہاں اور مفید باتیں بتائی ہیں، وہاں یہ فخر بھی انہیں حاصل ہے، اُن کے دیوان میں نسبتہ ایسے اشعار کم ہیں۔ اور جہاں کہیں واعظ و معتسب کی خبر لی گئی ہے، نہایت متانت اور مہذب انداز سے لی گئی ہے۔ دیکھنے میں

ایک معمولی سی بات معلوم ہوتی ہے، مگر ایسی گہری چٹکی لی ہے، جو فیل تالے بغیر نہیں رہ سکتی اور جس سے اُن کی ملمع سازیوں کی ساری قلعی گِل کر اصلی فطرت کا رنگ جھلکنے لگتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ (ولی) نے اپنی خدا داد قوت آخذہ سے ہر موقع پر مناسب کام لیا ہے، اور جہاں جہاں اصلاح کی ضرورت سمجھی ہے درستی مذاق کی کوشش کی ہے۔ اس موقع پر یہ گہان کیا جاسکتا ہے کہ بعض طبیعتیں خلقتاً ایسی متین اور سادہ ہوتی ہیں جن کو شرارت و شوخی نہیں آتی، (ولی) جی بھی ایسے ہی ہوں گے اور اُنہوں نے اپنی اقتاد مزاج سے اوروں کی طرح واعظ و مستسب سے دھول دھپا نہ کھیلا ہوگا، مگر یہ گہان غلط ہے، اُن کے کلام میں ایک جگہ نہیں بکثرت ایسے الفاظ، ایسے جذبات نمایاں موجود ہیں جن سے اُن کی شوخی طبع کا یقین ہوتا ہے۔ جس کا ثبوت آئندہ سلیک، یہاں زیر بحث (تضعیک واعظ) کا نمونہ لکھا جاتا ہے:-

آسماں اوپر نہ بوجھو چادر ابر سفید
جانہاز زاہد عزالت نشین برباد ہے
سمجھکر بات کراے مرد ناصح
نصیحت عاشقوں پر ہے، تحکم!
زاہد اگرچہ فہم میں ہے بوعلیٰ وقت
میوے سخن کے رمز کو پایا نہیں ہنوز
کیا بے خبر ہوا ہے معلم صنم کو دیکھ
مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج
حقیقت سے تری مدت سے ہم واقف ہیں اے زاہد
عبث ہم پختہ مغزوں سے نہ کر اظہار خامی کا
ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج عزالت میں
یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کراست ہے

آلودہ کیوں نہ ہووے داماں پاک زاہد
جب دست نازنیں میں جام شراب ہووے
نہو ناصح کی سختی سے مکدر اے دل شیدا
صدائے نقدِ رحمت کا محک سنگِ ملامت ہے
ترے ابرو کی پہنچے گر خیر مسجد میں زاہد کو
تھا شاہِ دیکھنے آوے ترا معراب سے اُتھ کر
گزر اُس سرو قاست کا ہوا ہے جب سے مسجد میں
مؤذن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظِ قاست ہے
کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ نور برہمن
رشتہٴ اخلاص تیرا رشتہٴ زناں ہے
زاہد کو مثلِ دانہٴ تسبیح ایک آن
کوچے سستی ریا کے نکلنا محال ہے
شیخِ ست گھر سے نکل آج کہ خوباں کے حضور
گول دستار تو ہی باعثِ رسوائی ہے
کہو زاہد سے جاوے اُس گلی میں
اگر مشتاقِ فردوس بریں ہے
عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
اگر مقدمہٴ عشق کو کروں تحریر

ان اشعار کے مضامین محض تفریحی اور مذاقیہ نہیں
ہیں، بلکہ ہر شعر میں اخلاقی پہلو موجود ہے اور پھر تشبیہات
و استعارات کی ندرت نے لطف کو دونوں کر دیا ہے۔ پہلے شعر
میں ابرو سفید کو جا نہاؤ سے تشبیہ دی ہے، راقم حروف کے
خیال میں یہ اچھوتی تشبیہ ہے۔ اسی طرح دانہٴ تسبیح کا
کوچہٴ ریا بنانا نہایت پر لطف ہے۔ کاش یہی رنگ ان کے بعد
بھی قائم رہتا تو آج ایشیائی شاعر پر بد اخلاقی کے بد نما
داغ نظر نہ آتے۔

✓ صنائع و بدائع

سپیدھی سادی بات کو کسی پردے میں بیان کرنے کے لیے اس کی ضرورت محسوس ہر ٹی کہ مختلف پیرایوں میں مخصوص اشارات و کدایات سے کام لیا جائے ' زور قابلیت نے اس میدان میں بڑی بڑی جولانیاں دکھائی ہیں ' ذکاوت و ذہانت نے وہ وہوشگافیاں کی ہیں کہ بجائے خود یہ بیتی ایک جداگانہ فن بن گیا ہے ' اور بہت سی مطول و مختصر کتابیں اس شعبے میں تصنیف و تالیف ہو گئیں ' جن کی باضابطہ تدریس نصاب نظامیہ میں ہوتی ہے - نظم کے لیے اگرچہ اس کا التزام کوئی ضروری نہیں ' مگر جہاں تشبیہات و استعارات کا زیور عروس سخن کے لیے موزوں سمجھا جاتا ہے ' وہاں قدما میں بکثرت اس گھرنٹ کو بھی ذریعہ زیبائش سمجھا جاتا ہے ' بعض آسان صنعتیں ایہام و تعبیس و مستزاد کے ناموں سے اس قدر مروج ہوئیں کہ گویا روز مرہ کا حسن بن گئی ہیں ' اور اس میں شک بھی نہیں کہ اکثر موقعوں پر ان خصوصیات سے کلام میں ایک خاص دل آویزی و دل چسپی پیدا ہو جاتی ہے ' قافیہ و ردیف ' سجع و تلمیح بھی اسی ضمن میں شامل ہیں ' ان سب اقسام کی تفصیلی بحث کا یہاں کوئی موقع نہیں ' اس لیے صرف ان دو چار نمونہ صنائع پر اکتفا کی جاتی ہے ' جن کا وجود (ولی) کے کلام میں موجود ہے -

ردالصدر علی العجز | اصطلاح عروض میں بیت کے مصرع اول ✓
 کا پہلا ٹکڑا (رکن) (صدر) اور اسی مصرع کا آخر لفظ (عروض) اور اسی طرح دوسرے مصرع کا پہلا رکن [ابتدا] اور آخری رکن کا نام [ضرب] ہے ' اسی آخری ضرب کو [عجز] بھی کہتے ہیں ' اور ان چاروں ارکان کے درمیان میں جو ٹکڑے (ارکان) ہوتے ہیں وہ (حشو) سے

موسوم ہیں —

اس معلومات کے بعد جاننا چاہیے کہ جس بیت میں صدر اور عجز لفظاً متعدد ہوں اُسی صنعت کا نام ردا صدر علی العجز ہے، یعنی وہی لفظ عجز میں وارد ہوا جس سے صدر کی ابتدا ہوئی۔ (ولی) نے مندرجہ ذیل غزل میں اس التزام کے سوا پہلے مصرع کے رکن آخر (عروض) اور دوسرے مصرع کے رکن اول [ابتدا] کو بھی متعدد کیا ہے، جس سے لطف بندش اور انداز ادا زیادہ دلچسپ ہو گیا ہے: —

[داربا] آیا فطر میں آج میری [خوش ادا]

[خوش ادا] ویسا نہیں دیکھا ہوں دوجا [دلربا]

[بے وفا] گر تجکو بولوں ہے بجائے [نازنین]

[نازنین] عالم ملیں ہوتے ہیں اکثر [بے وفا]

[کم نہا] ہے نوجواں میرا برونک [ماہ نو]

[ماہ نو] ہوتا ہے اکثر اے عزیزو [کم نہا]

[مدعاے] عاشقاں ہر آن ہے [دیدار یار]

[یار کے دیدار] بن دوجا عیب ہے [مدعا]

[کیہیا] عاشق کے حق میں ہے نگاہ [گل رخاں]

[گل رخاں] سے جگ کے پایا ہوں ولی یہ [کیہیا]

ایک جگہ اس دو آتشے کو سہ آتشہ بلکہ بلاعظا ارکان چہار آتشہ کیا ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے کہ دونوں مصرعے بحر فہ موزوں ہوئے ہیں اور دونوں کے الفاظ و معانی یکساں ہیں، گویا ایک مصرع کو پورا شعر بنایا ہے: —

[مبکو ہے] [دار الاسن] [پیوکا] [نقش چرن]

[پیوکا] [نقش چرن] [مبکو ہے] [دار الاسن]

[پیوکا] [شیریں بچن] [مبکو ہے] [آب حیات]

[مبکو ہے] [آب حیات] [پیوکا] [شیریں بچن]

(اے مہ) (سیمن بدن) (مکھ کو) (اپس کے دکھا)

(مکھ کو) (اپس کے دکھا) (اے مہ) (سیمن بدن)

(مجھ سے گیا (ماؤ من) (دیکھ کے) (تیرے نین)
 (دیکھ کے) (تیرے نین) (مجھ سے گیا) (ماؤ من)
 (تجھ سے لگی) (ہے لگن / اے گل) (باغ حیا)
 (اے گل) (باغ حیا) (تجھ سے لگی) (ہے لگن)
 (زلف تری) (برہن) (مکھ ہے) (ترا آفتاب)
 (مکھ ہے) (ترا آفتاب) (زلف تری) (برہن)
 (دست گل) (ہے سخن) (سن یہ بچن) (اے ولی)
 (سن یہ) (بچن) (اے ولی) [دست گل] (ہے سخن)

تجنیس
 وہ لفظی و معنوی دونوں طرح آتی ہے، کتب متعلقہ میں اس صنعت کی بہت سی قسمیں مذکور ہیں، منجملہ اور اقسام کے (تجنیس مکرر) بھی ایک قسم ہے، جس میں بلحاظ حروف دو لفظوں کی تکرار ہوتی ہے، مگر معنًا مغائر ہوتے ہیں، دو ایک غزلیں اس صنعت میں بھی (ولی) نے کہی ہیں، جن سے دو چار مثالیں لکھی جاتی ہیں:—

اے ستمگر عاشقوں پر یوں نہ کر جو رو ستم
 خیر اور شر کی حقیقت میں ہے یک (مثقال) (قال)
 خط نہیں آغاز، تجھ رخسار کے یہ آس پاس
 حسن کے لینے کو آئے ہیں [باستقبال] [بال]
 ہر مرغ دل کو آپ بھی لا کر کریں گے بندیاں
 دیکھیں گے گر بھر کر نظر تجھ زلف کے (خدام) (دام)
 تجھ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
 دیکھے نہیں اس شان کے گئی صاحب [اسلام] [لام]

مستزاد
 لغوی معنی زیادہ کیا ہوا، اصطلاح شعرا میں اُس غزل کو کہتے ہیں جس کے ہر مصرع پر ایک سوزوں فقرہ بڑھایا جائے، (مجمع الصنائع) وغیرہ میں لکھا ہے کہ مستزاد وہ کلام ہے جس کے ہر مصرع یا بیت کے بعد ایک فقرہ (نثر) بڑھایا جاتا ہے۔ مگر اس وقت تک جتنی مثالیں

فارسی اور اردو میں دیکھی گئیں اُن میں کہیں فقرہ مستزاد ناموزوں نہیں پایا گیا، عموماً فقرہ مستزاد اصل شعر کے وزن پر دو اجزائے عروضی سے مرکب کیا جاتا ہے، البتہ [ولی] کے کلام میں ذیل کا مستزاد ایسا ملا ہے جس کا فقرہ مستزاد دوسرے وزن میں اور اصل شعر اور تقطیع میں ہے، اگر اس میں کاتب و غیرہ کی تعریف شامل نہیں ہے تو یہ پہلی مثال ہے: —

گئے رات معراج وہ عرش پر (بلخ العلیٰ بکمالہ)
 گھلے پردے سب بھید کے سر بسر (کشف الدجی بجہالہ)
 ہوئی حق کی اُن پر سرِ حسب کی نظر (حسنت جہیع خصالہ)
 ہوا حکم حق کا محباں اُپر (صلوٰ علیہ و آلہ)
 اصل بیت اور مستزاد کے اختلاف اوزان کی وجہ اس کے سوا خیال میں نہیں آتی کہ بعض اہل فن نے فقرہ مستزاد کی تعریف میں لکھا ہے کہ ”وہ بڑھایا ہوا فقرہ [سجع] ہو۔“ اور سجع کی قسموں میں ایک قسم (متوازی) ایسی بھی ہے جو سوزوں و مقفی ہوتی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مستزاد اس تعریف کے موافق کہا گیا ہے۔ اگرچہ اصل شعر کے وزن سے الگ ہے مگر نا سوزوں نہیں، بہر حال مستزاد کے لیے کوئی بحر مخصوص مقرر نہیں، جس بحر میں غزل کہہ سکتے ہیں اُس میں مستزاد بھی کہا جاسکتا ہے، ہاں اُس کے اجزا کو کبھی ایک بار، کبھی دو بار، کبھی (میرانشاء اللہ خاں) کی طرح اس سے زیادہ ہر مصرع یا پوری بیت کے بعد لاتے ہیں، مزید تعریف اور مثالوں کے لیے عروض و قوافی کی کتابیں پڑھنی چاہئیں، یہاں [ولی] کے چند شعر مثلاً درج ہوتے ہیں: —

معلوم نہیں کن نے سوسے دل کو لیا ہے ان عشوہ گراں میں
 کس شوخ ستہگر نے مجھے پیچ دیا ہے ان موکھراں میں
 اُس شوخ نظر باز کے انداز نگہ کا گور کام نہیں یہ
 دیوانہ سوسے دل کو کہو کن نے کیا ہے جادو نظر ان میں

تنہا نہیں سرشار (ولی) شوق سے تیرے
تجھہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے
بے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کو بدن میں
جوں غنچہ کیا بند محبت کے چمن میں
رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر
تجھہ عشق سے کیا حال ہے تک دیکھ چمن میں
فرہاد کی آتی ہے صدا روح صبا ہو
مذکور ہے از بس کہ (ولی) میرے سخن میں
اے ساقی بد مست ہے بیخبران میں
گل پیرہناں کا رنگیں دھواں کا
ہر لائے رنگیں خونیں کفناں کا
مجھہ شعر کو سنئے شیریں سخناں کا

غزل مسلسل

غزل کے متعلق عام خیال اور رواج یہی ہے کہ اُس کا ہر شعر ایک جدا گانہ مضمون رکھتا ہے، اگرچہ بلافاظ تختیل گل غزل میں اسی قسم کے مضامین ہوتے ہیں جن کو حسن و عشق، فراق و وصال، گل و بلبل سے تعلق ہو، مگر جو مطالب بیان کیا جاتا ہے وہ ایک ہی شعر میں ختم ہو جاتا ہے (اس زمانے کے تعلیم یافتہ اصلاح خیالات اور ترمیم بیانات کی راے کے ساتھ، یہ بھی کہا کرتے ہیں کہ اگر غزل میں مسلسل مضامین لکھے جائیں تو ایک دلچسپ اور نئی اور آسان بات پیدا ہو جائے گی) اُن کو معلوم رہنا چاہیے کہ اس راہ (شاعری) میں اگلے موجدوں نے ہر روش کی داغ بیل ڈال دی ہے، اب اُس پگ تندی کو وسیع و کشادہ کرنا اور موزوں طریقے سے صاف ستھرا رکھنا اخلاص کا کام ہے۔ فارسی میں (دقیقی) وغیرہ نے کچھ مسلسل غزلیں کہی ہیں، اور جناب (ولی) نے بھی کہیں کہیں یہ نمونے دکھائے ہیں۔ چنانچہ ایک غزل کا نمونہ یہ ہے: —

شوخی نکلا جب قدم کو تیز کر
ناز کے شہدیز کو مہمیز کر

یک بیک آیا ادا سے مجتہ طرہ
 ہر پلک کو دشنہ خوں ریز کر
 میں کیا یوں عرض از روئے نیاز
 سہر بانی اُس کی دستاویز کر
 کہہ اپس کی نرگس بیچار کو
 عاشقوں کے خون سے پرہیز کر
 اے (ولی) آتا ہے وہ مقصود دل
 خانہ دل خوں سے رنگ آمیز کر

غزل کے متفوق اشعار

فخر و تعلق بھی شاعروں کی میراث میں
 داخل ہے، اس معاملے میں عرب سب سے بڑھے
 چڑھے نظر آتے ہیں، اُن کو اپنے نسب، اپنی شجاعت اور زبان پر
 اتنا دعویٰ تھا کہ عجمی تو بقول اُن نے گونگے تھے، خود عرب
 کا ایک قبیلہ دوسرے قبیلے کو اپنے سامنے ہیچ سمجھتا تھا،
 ایران چوں کہ عرب کا مفتوح تھا اس لیے اُس کو اُن تعلیموں
 کا نمایاں موقع نہیں ملا، جو عرب کے لیے مخصوص تھیں،
 البتہ سخن فروشوں کے فرضی میدانوں میں بڑے دم دھاووں
 سے لغظایاں کی گئی ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ زبانی گفتگو
 میں مشرقی مذاق کے بڑے بڑے قابل نہایت انکسار سے اپنے
 عجز و ناقابلیت کا اعتراف کرتے ہیں، مگر شاعرانہ بلند
 پروازیوں کے ساتھ جہاں اپنا ذکر کرتے ہیں وہاں اکثر اتنے
 اونچے جاتے ہیں کہ اُن کی زبانی سنی ہوئی پستی پر
 بے ساختہ ہنسی آتی ہے۔ راقم حروف نے اپنے اسلاف کرام
 میں مفتی سید امیر حیدر بلگرامی فیرۃ حضرت (آزاد)
 بلگرامی کے واسطے سے ایک حکایت سنی ہے۔ کہ ”انیسویں صدی
 عیسوی کے آغاز میں جب کہ وہ دارالسلطنۃ کلکتہ کے مفتی تھے،
 کسی جلیل القدر انگریز نے ایک عالم و فاضل کی خواہش کی۔

مفتی صاحب نے کسی قابل اور مستند مولوی کو اُن کے پاس بھیجا، صاحب بہادر نے اپنے تعلیمی مذاق کے مطابق مولوی صاحب سے کارکردگی کی سند (سارٹیفکٹ) چاہی اور قابلیت کا حال پرچھا، مولانا نے اپنے جبلی تکلف سے فرمایا کہ ”یہ گندہ نا تراش وھیچ میروں بعض کولن ہے“ الف کے نام بے بھی نہیں جانتا“ صاحب بہادر یہ جواب سن کر مبہوت ہو گئے اور مفتی امیر حیدر صاحب کو لکھا کہ ہم نے ایک قابل آدمی آپ سے مانگا تھا، افسوس ہے کہ آپ نے اُس کی جگہ ایسا نا قابل شخص بھیجا جو خود اپنے منہ سے اپنے آپ کو جاہل بتاتا ہے۔“ انگریزی عمل داری کا ابتدائی زمانہ تھا۔ انہیں (انگریزوں کو) کیا معلوم کہ یہاں کا مذاق ڈفنگو اور عالم مجاس کیا چیز ہے۔ بہر حال اسی قسم کے اثرات اُردو شاعری میں موجود ہیں اور تقریباً کوئی بلند پرواز شاعر اس معراجِ تفاخر سے معذور نہیں، بایں ہمہ اس انداز ڈفنگو سے کم از کم اتنا سراغ ضرور چلتا ہے کہ گویندہ اپنے زمانے کے نہایتوں میں ہے، کیونکہ جب تک مقابل میں کوئی حریف نہیں ہوتا فطرتاً لاگ کی آگ نہیں سلگتی، ایسی باتیں اُسی رقت زبان پر آتی ہیں جب کہ کہنے والا اپنی امتیازی حیثیت قائم کر لیتا ہے، چنانچہ (ولی) کہتے ہیں:-

(ولی) تجھے شعر کو سن کر ہوئے ہیں مست اہل دل

اثر ہے شعر میں تیرے شراب پرنگالی کا

✓ اے (ولی) مجھے سخن کو وہ پہنچے

جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی (ولی)

مشائق تجھے سخن کا عرب تا عجم ہوا

(ولی) تو بحر معنی کا ہے غواص

ہر اک مصرع ترا سوتی کی لڑ ہے

(ولی) تجھہ طبع کے گلشن میں جو گئی سیر کرتے ہیں
وہ تحفہ لے کے جاتے ہیں گل اشعار ہر جانب
بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے (ولی)

اس شعر پر بجا ہے اگر مجھ کو ناز ہے
کہتے ہیں شاعرانِ زمن مجھ کو اے (ولی)
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک
ہر سخن تیرا لطافت سے (ولی)
مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

یوں تجھہ سخن میں نشہ معنی ہے اے (ولی)
جیوں رنگ و بو سے ہے لبریز ایام گل
گرچہ پابند لفظ ہوں، لیکن
دل مرا عاشق معانی ہے

ہم پاس آئے بات (نظیری) کی مت کہو
رکھتے نہیں نظیرِ اپس کی سخن میں ہم
(ولی) شعر میرا سراسر ہے درد
خط و خال کی بات ہے خال خال

شکوہِ ناقدی | باکھالی کی ایک دلیل یہ بھی ہے، اگر

اہلِ کمال سے زمانے نے نا موافقت کی ہے اور
سب نے ناقدِ ردائی کا رونا رویا ہے، ولی بھی انسان تھے اور
پھر باکھال، کیوں نہ محسوس ہوتے، کہتے ہیں: —

ولی، تیرے سخن یا قوت سے رنگیں ہوے لیکن
خریداراں، جہاں بھیتر کہاں ہیں آج جوہر کے؟
(ولی) رکھتا ہوں سینے میں ہزاروں گوہر معنی

دکھاؤں اپنے جوہر کو اگر گئی جوہری آوے
سخن شناس کے نزدیک نہیں ہے کم زبیر
کسی کے مطلب رنگیں کو جو کیا ہے شہید

موجد ہونے کا احساس | اگرچہ ذیل کے اشعار فخر و تعالٰیٰ
کی فہرست میں شامل ہیں، مگر

چوں کہ اُن سے (ولی) کے اِس احساس کا پتا چلتا ہے کہ وہ
بھی اپنے آپ کو مخترع اور موجد سمجھتے تھے، اِس لیے اِن
اشعار کو سلسلہ مذکور سے جدا لکھا گیا: —

اس شعر کی یہ طرح نکالا ہے جب (ولی)

یہ اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے لباسی

جب شعر (ولی) تیرا یہ تازہ ہوا تازہ

امید مہکویوں ہے (ولی) کیا عجب اگر

اس ریختے کو سنکے ہو معنی نگار بند

(ولی) ارباب معنی میں ہے اُس کو عرش کا رقبہ

پری زانان معنی کو جو گئی کرسی پہ بٹھلاوے

عجب نہیں جو حقیقت پر آفریں بولے

(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یہ تصنیف

اخلاق و موعظت | فرضی اور خیالی کنایات و استعارات کا
بادل مشرقی آسمان شاعری پر اِس طرح

چھایا ہوا ہے کہ بادی النظر میں چمکتے ہوئے ستارے دکھائی

نہیں دیتے، حالانکہ جس سچی اور فطری شاعری کو موجودہ

زمانے کا ایجاں بتایا جاتا ہے، یہ اُسی وقت سے موجود ہے، جب

سے گل و بلبل کا افسانہ چھڑا ہوا ہے، چونکہ خصوصیت کے

ساتھ جدا گانہ عنوانوں کے تحت میں نمایاں نہیں کیا گیا

اس لیے عام نگاہوں کو امتیاز نہ ہو سکا۔ دیکھیے (ولی)

نے اس رنگ کو یوں ظاہر کیا ہے: —

سختی کے بعد عیش کا اُمیدوار رہ

آخر ہے روزہ دار کو اِک روز عید یاں

مہکوپہنچی ہے آرسی سے یہ بات:-

صاف دل وقت کا سکندر ہے

پایا ہوں (ولی) سلطنت ملک قناعت

اب تخت و چتر میرے لیے ارض و سہا ہے

بھروسا نہیں دولت تیز کا
 عجب نہیں کہ تا ظہر آوے زوال
 (ولی) میری تواضع سے رقیب سنگ دل دائم
 پشیمان ہے، خجل ہے، منہفل ہے، سخت رسوا ہے
 لکھنؤ طمع سال کی سر بسر عیب ہے
 خیالات گنج جہاں سر سے آمال
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام نہیں
 دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سے سردار کی
 سب کام اپنے سوئپ کے حق کو نہ چنت رہ
 ہے یہ تہام مقصد گفت و شنید یاں
 ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھ آب خضر
 دامن تلے ہے رات کے روز سفید یاں

غزل کے مضامین متفرق

کیا اک بات میں راقف مجھے راز نہانی کا
 لکھوں غنچے اُپر حرف اُس دھن کی نکتہ دانی کا
 چھپا کر پردہ فانوس میں رخ، شمع گریباں ہے
 سنا ہے جب سے آواز تری روشن بیانی کا
 عزیزو! بعد مرنے کے نہ بوجھو تم کہ تنہا ہوں
 لکھا ہوں پردہ دل پر خیال اُس یار جانی کا
 کیا شراب جلوۂ ساقی سے مت کر منح اے زاہد
 یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
 بات رہ جائے گی قاصد وقت رہنے کا نہیں
 دل توڑتا ہے شتابی لا خبر دلدار کی
 بات کہنے کا کبھی جب وقت پاتا ہے غریب
 بھول جاتا ہے وہ سب کچھ دیکھہ صورت یار کی
 نہ جاوے ملک بے تابی سے یک لہجہ کبھی باہر
 مہن بے قراری میں گزا ہے نال عاشق کا

ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جی میں
 مشکل ہے جی سے تجھ کو اب امتیاز کرنا
 زندگی زریں لباسوں کی گئی بازی میں سب
 ہیں یہ جگ کے گنجے میں صورت میر طالا
 سر گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعت پر
 نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند
 لذت معنی نہیں کچھ لذت صورت سے کم
 حوت با معنی ہے جیسے بوسہ خوباں لذت
 لذت دل پر خط لکھا ہوں یار کو
 داغ دل مہر سر مکتوب ہے
 اپنے دل پرخوں کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
 کہہ چرخ! اگر درکار ہے اطلس تجھے سنبھال کو
 جس کو بے تاب دیکھتے ہیں، اُسے
 اپنے اوپر سپند کرتے ہیں
 نظر میں نہیں ہے مردوں کی، صلابت اہل زینت کی
 نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں
 تجربے سے ہوا مجھے ظاہر
 ناز مفہوم بے نیازی ہے
 کثرت اسباب دل لینے کو کچھ درکار نہیں
 یک نگاہ لطف سے کر اے صنم مفتوں مجھے
 مفلسی سب بہار کھوتی ہے
 مرد کا اعتبار کھوتی ہے
 دیکھا ہے اک نگہ میں حقیقت کے ملک کو
 جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا
 ہمیشہ لشکر آفات سے رہے محفوظ
 نصیب جس کو ہوا ہے حصار خانوشی
 عجب کچھ لطف رکھتا ہے، شب خلوت میں، گلوں سے
 سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ

وہ مضمون تازہ بند نہیں
 تا قیامت گھلا ہے باب سخن
 اے [ولی] تیغ غم سے خون نہیں
 خاکساری بدن پسہ جوشن ہے

قصیدہ | جس طرح قصیدے کے لغوی معنی پنختہ و سنز
 کے ہیں، اسی طرح کالبہ سخن میں اس کو
 رأس الاغضا بلکہ روح و رواں سمجھا جاتا ہے، اس صنعت
 میں شعرا نے بڑی بڑی طباعیاں لکھائی ہیں، شاعر
 کی جامعیت و قابلیت کا سارا نچوڑ اس صنف سخن
 پر ہوتا ہے —

قصیدے کی خصوصیات میں شوکت الفاظ کے ساتھ
 ساتھ تہہید و تشہیب اور مخلص جس کو گریز بھی
 کہتے ہیں، خاص باتیں ہیں۔ (تشہیب) کسی بہاریہ
 مضمون سے مراد ہے۔ اور تہہید لکھتے لکھتے خاص دل
 قریب انداز سے اصل مدعا کی طرف متوجہ ہو جانے کو
 (گریز) یا (مخلص) کہتے ہیں —

جس طرح غزل کے اشعار ابتدا میں ۵ - ۷ - سے زیادہ
 نہیں ہوتے تھے، اسی طرح قصائد بھی طرانی نہیں کہے جاتے تھے،
 مگر رفتہ رفتہ غزلوں کی طوالت اکیس اکیس شعروں تک پہنچ
 گئی، اور قصیدے کا نمبر سیکڑوں سے متجاوز ہو گیا —

قصیدہ گوئی کی مشاقیاں اور اُس میں خاص توغل، سلاطین
 و اُمرا کی دربار داریوں اور خوشامد سے وابستہ ہیں،
 ہمارے (ولی اللہ) کو اس کا موقع نہیں ملا کہ وہ
 کسی دنیا دار بادشاہ و منصب دار کی جھوٹی سچی مدح
 گستری کے لیے قلم اُٹھاتے، جہاں تک اُن کے حالات
 و کلام سے اندازہ کیا گیا، وہ نہایت قانع اور درویش صفت
 معلوم ہوتے ہیں۔ سارے کلام میں صرف ایک جگہ بادشاہ
 وقت کا نام آیا ہے اور وہ بھی تغزل کے رنگ میں —

دل (ولی) کا لے لیا دلی نے چھین
جا کھو کوئی (معتمد شاہ) سے
خرشامہ و تعریف کی بجائے، بکثرت اُن کے اشعار قذاعت
و توکل کا پہلو ایسے ہوئے دیکھے جاتے ہیں:—

(ولی) کو نہیں مال کی آرزو
خدا درست نہیں دیکھتے زر طرف

نہیں منصب و جاگیر نہیں روز و وظیفہ
ہر روز ترا نام وظیفہ ہے (ولی) کو
البتہ اُن کی عاشق مزاجی اور حسن پرستی نے، چند ایسے
لوگوں کو ضرور چن لیا تھا، جن کے حسن صورت یا حسن سیرت
پر وہ فریفتہ تھے۔ مگر اُن مطبوع نظروں کے لیے بھی کوئی
قصیدہ نہیں لکھا، دو چار غزلوں میں اُن کی تعریف آمیز
صراحت کی ہے، جس سے پتا چلتا ہے کہ باہم اُن سے دل کا لگاؤ
یقیناً تھا۔ سید معالی، گوبند لال، امرت لال، کھیم داس،
معتمد یار خان، معتمد مراد کے نام جا بجا غزلوں میں پائے
جاتے ہیں، بلکہ ایک ادب غزل میں تو بعض ناموں کو ردیف
قرار دیا ہے۔ مثلاً دو چار شعر لکھے جاتے ہیں:—

ترا قد دیکھ اے (سید معالی)
ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی

(۱) ہوا تیرے خیالوں سے سراپا
مرا دل مثل فانوس خیالی
ہوئے معزول خوبان جگ کے، جب سے
ہوا تو حسن کے کشور کا والی
غرض کہ ساری غزل انہیں سید صاحب کے حسن و جہال کا
آئینہ ہے —

(۲) ہن خوش قداں میں آج کہاں گوبند لال
اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال

خوبیاں جہاں کے غرق غرق ہوں تو کھا عجب
جس وقت جلوہ گر ہو جہاں گوبند لال
کر اس دعا کو ورد زبان اے (ولی) مدام
لطف خدا ہو شامل حال (گوبند لال)

ایک دوسری غزل کے مقطع میں کہا ہے :-

ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سے (ولی)

اک بار اس غزل کو سنئے گر گوبند لال

(۳) شمع بزم وفا ہے (امرت لال)

سرو باغ ادا ہے (امرت لال)

اے (ولی) کیا کروں بیاں اُس کا

لطف میں دلربا ہے (امرت لال)

(۴) ہے بسکہ آب و رنگ حیا (کھیم داس) میں

آٹا نہیں کسی کے خیال و قیاس میں

(۵) مقصود دل ہے اُسکا خیال اے (ولی) مجھے

جیوں مجھے زبان کا ورد (محمود مراد) ہے

(۶) کیوں نہ ہووے عشق سے آباد سب ہندوستان

حسن کی دھلی کا صربہ ہے (محمود یار خاں)

اب اس کو قصیدہ گزئی سچھو، یا دل کا لگاؤ، غرض کہ

ان چند عاشقانہ فیاضندیوں کے سوا کسی اور دنیا دار کے آگے

اُن کا سر نیاز جھکا ہوا نظر نہیں آتا، اُن کے دیوان میں

(۶) مدحیہ قصائد اور (۱) ترجیع بند ہے جو حمد و نعت اور

منقبت یا مدح مرشد طریقت پر مشتمل ہے —

(ولی) کی یہ خصوصیت بتی فطر انداز کر دینے کے قابل

نہیں کہ اُنہوں نے اپنے ما قبل (ما بعد) سخن سراہوں کی طرح

(ہجو گوئی) میں زبان کو خراب نہیں کیا۔ خیال ہوتا ہے کہ جو

آزاد مزاج کسی مرغ زرین کے دام خوشامد میں نہیں پھنستا

وہ ایسے لوگوں سے کبیدہ و متنفر ہو کر خوشامد کی جگہ بقور

فردوسی :-

جو شاہر بر نجد بگوید ہجرا

کا مصداق بن جاتا ہے، مگر اس پاک نفس نے حمد و نعت و منقبت کے سوا اگر کسی اور کی مدح سرائی کی ہے تو اپنے پیران سلسلہ کی، جن کی عظمت نہ صرف بیعت و مریدی کے سبب سے کی جاتی ہے، بلکہ اُن بزرگوں کی ذاتی قابلیت و ریاضت ہر طرح اس کی مستحق ہوتی ہے۔

(ولی) غزل کی طرح قصیدے میں کوئی خاص امتیازی حیثیت نہیں رکھتے، پھر بھی جتنے قصائد انہوں نے کہے ہیں، اُن سب سے ترفع خیالات، شوکت الفاظ، اور زور طبیعت کا پورا اندازہ ہوتا ہے۔ سب قصائد قریب قریب اُس زمانے کے کہے ہوئے معلوم ہوتے ہیں جب کہ انہوں نے دہلی کا سفر نہیں کیا تھا، کیوں کہ اُن اشعار میں دکنی الفاظ اور اجنبی ترکیب و معاورات بکثرت موجود ہیں، حالانکہ اُن کی اکثر غزلیں ایسی ہیں جو مافوس ترکیب اور دکنی روز مرہ کی بہتات سے پاک ہیں، اور وہ یقیناً سفر دہلی کے بعد مذاق و پسند کا لحاظ کرتے ہوئے کہی گئی ہیں۔ چند قصیدوں کا انتخاب لکھا جاتا ہے۔

مثنوی کی بھر میں ۱۲۳ شعروں کا ایک قصیدہ ہے جس میں حمد و نعت اور منقبت کے بعد تصوف کے مذاق پر معشوق حقیقی سے مخاطبت کی گئی ہے۔ چند سربیع القہم اشعار پیش کیے جاتے ہیں، جو معاورات کی اجنبیت سے مافوس نہیں:—

لے زبان پر تو اول اول
نام پاک خداے عزوجل

لائق حمد نہیں ہے اُس بن اور
اِس اُپر متفق ہیں اہل مل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

بعد حید خداے بے ہمتا
 یاد کو نعت سید مرسل
 جس کی ہمت کی ہے ترازو میں
 دوجہاں مثل دائۂ خردل*
 اُس کی مجلس میں آہوا ہے کھڑا
 صف آخر میں جوہر اول
 بعد اُس آفتاب انور کے
 چار ہیں اہل علم و اہل عمل
 ہیں یہ چاروں ستون شرع متین
 دیں کا ان سے ہے مستقیم محل
 مشرق و مغرب و جنوب و شمال
 سب کو ان چار ذات سے ہے بل
 ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
 چار اطراف صورت جدول
 بعد ان کے ہیں دو امام جہاں
 نور چشم پیغمبر مرسل
 ہر دو سلطان کشور کونین
 ہر دو مقبول شاہ روز ازل
 ایک کاتن ہوا ہے اطلس سبز
 ایک خوں سے زمیں کیا مچھل
 گل دنیا کو زیب قاج نہ کر
 ہے یہ سر پا تلک مچھل و دغل
 ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ
 طالب یار نو ہے یہ چنچل
 یہ ہے پالغز طامعان و حریص
 اکثر اس دیکھ کر گئے ہیں پھسل

تُرک کر سب کو بات میڑی سن
حُرت شیریں ہے بہ ز شیر و عسل
مرتبہ بوجہ عشقِ بازوں کا

یہ ہیں ملک و فا کے اہل دول

اے (ولی) تُرک کر یہ حُرت دراز

کہ ہے ”خیر الکلام قل و دل“

(۲) نعت شریف میں اُنٹیس شعر کا قصیدہ ہے:-

عشق میں لازم ہے اول ذات کو فانی کرے

ہو فنا فی اللہ دائم یاد یزدانی کرے

مرتبہ خلت پناہی کا وہ پاوے گا جو گئی

مثل اسماعیل اول جی کو قربانی کرے

وہ ہی پاوے مطلب ”راضیۃ مرضیۃ“

محض لکھ جگ میں جو اعمال پٹھانی کرے

زندگی پاوے ابد کی جگ منیں وہ خضر وقت

جو اپس کو فدویء محبوب سنبھانی کرے

یا محکمہ دو جہاں کی عید ہے تجھ ذات سے

خلق کو لازم ہے جی کو تجھ پہ قربانی کرے

جس مکان میں ہے تمہاری فکر روشن جلوہ گر

عقل اول آئے وہاں اقرار نادانی کرے

کیا ملک، کیا افس و جاں، یہ جگ میں ہے کسکو سکت

خط بنا تجھ مکھ کے جو تفسیر قرآنی کرے

دیکھ طوبیٰ قد ترا جنبش میں آئے شوق سے

جب گلستان ارم کی تو خرامانی کرے

(۳) حضرت مولا مرتضیٰ علی علیہ السلام کی منقبت میں

(۳۳) شعر کا قصیدہ ہے:-

ہر ایک رنگ* میں جو دیکھا ہوں چرخ کے نیرنگ
ہوا ہوں غنچہ صفت جگ کے باغ میں دل تنگ

جہاں کے گل بدناں جلوہ گر ہوئے ہیں جہاں
اُڑا ہے اُن کی تجلی سے عاشقان کا رنگ
یہ عاشقان کے جلانے کو مستعد ہیں مدام
گوا+ ہے اُس کے اُپر نور شمع، حال پتنگ
سوائے داغ کے پایا نہیں ہوں باغ میں گل
ورائے خون جگر نہیں دسا مجھے گل رنگ
ہوا رباب رگاں خشک و استخوان بے منز
یہ حال دیکھ کے مجلس میں دنک ہے مردنگ
یہ آسمان ستہگر کی سرکشی دیکھو
تہام خلق سے لڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ
جگت کے دیکھ کے حالات لا علاجی سے
ہوئے ہیں گوشہ نشین اہل دانش و فرہنگ
ہو دستگیر مجھے یا (عالی) ولی اللہ
کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں مجھ کو تنگ
خدا نے فضل سے اُس کو کیا حصار دیں
فلک ہے جس کے قلعے کی کھینچ ایک النگ
(۴) حضرت شاہ وحید الدین علوی گجراتی قدس سرہ
(الہتوفی سنہ ۱۹۹۸ھ) کی مدح میں سینتالیس شعر کا
قصیدہ ہے۔ اسی پر انتخاب قصائد ختم کیا جاتا ہے، ان مختلف
سردت و مثنوی زمینوں کے اشعار بتاتے ہیں کہ (ولی) کا
زور طبع اس میدان میں بھی خاص قوت رکھتا ہے۔ باقی
قصیدے بھی اسی رنگ میں ہیں: —

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبھانی
 کیا ہے ابر نے رحمت سے گوہر افشانی
 تھام پات ”یستبح بحمدہ“ کے بحکم
 زبان حال سے کرتے ہیں ذکر سبھانی
 قطار قطرۂ شبنم سے آج سبزۂ خضر
 لے سُبْحہ ہاتھ میں کرتا ہے ادعیہ خوانی
 ہر اک طرف جو ہوئی بسکہ ریش باران
 کیا ہے آج تفرّج نے جوشِ طوفانی
 اِس آبِ روح فزا کے کہاں لطف کو دیکھ
 چھپا ہے پردۂ ظلمت میں آبِ حیوانی
 ہوئی ہے غلچہ نہن جگ کو بسکہ جمعیت
 عجب ہے اب رہے سنبل منیں پریشانی
 ہر ایک قطرۂ شبنم ہے غیرت گوہر
 ہر ایک پات پہ برسا جو ابر نیسانی
 چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سے
 ہر ایک پتوں کی پکتی کو رنگ مرجانی
 تھام ملک ہوا حق کے فضل سے آباد
 رہا نہیں ہے جگت میں نشان ویرانی
 زھے بہارِ حلاوت، زھے بہارِ طرب،
 کہ بلبلاں نے لیا شیوۂ غزل خوانی
 چراغ گرد یہ روضے کے جو ہوئے روشن
 ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی
 ہوا ہے بسکہ طراوت سے یہ مکان سرسبز
 ہر اک سفل پہ دستا ہے رنگِ ربھانی
 چراغِ یاں کے ستارے نہن ہیں گرداں نت
 دیے ہیں چرخ کو تعلیمِ سبھہ گردانی
 ہوا ہے گنبدِ پُر نور آج طبلۂ مشک
 زبس کہ عود و عہر کی ہوئی فرادانی

وہ جسم، روح، اور اُس کا ہے جسم، موقد پاک
 کہ جس کے گرد ملائک کریں سبق خوانی
 تجھ آستانِ مبارک پہ مثل نقش قدم
 رکھے ہیں سپس چہ ایرانی و چہ تورانی
 ذلک پہ فخر زمیں گر کرے تو نہیں ہے عجب
 کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
 ہے آرسی کی نہط مدرسہ یہ روشن و صاف
 نگاہ کو ہے تماشے سے اُس کے حیرانی
 ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
 ہے اُن کو حضرت داؤد کی خوش العافی
 کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
 ولے (ولی) نے کیا مدح میں گلستانی
 نئے قلم ہے مرا فیشکر سے شیریں تر
 کیا ہوں بسکہ حلاوت سے شکر افشانی

ترجیع بند ترکیب بند کی طرح یہ بھی نظم کی ایک قسم ہے جس میں چند بند کہے جاتے ہیں، ہر بند کے آخر میں ترکیب بند کے خلاف بطور تضحیح ایک شعر کی گڑہ بار بار لگائی جاتی ہے، گڑہ کا شعر جو مطلع ہوتا ہے، اُن قوافی و ردیف سے جدا ہوتا ہے، جس کا التزام بند کے اشعار میں کیا جاتا ہے، اختیار ہے کہ گڑہ کا شعر کسی دوسرے شاعر کا کہا ہوا شامل کیا جائے یا اپنا مصنفہ، ہر بند غزل کی طرح مطلع سے شروع ہوتا ہے اور آخر شعر میں بطور اخبار ایسا اشارہ کیا جاتا ہے جس کا مضمون تضحیحی (گڑہ) شعر سے مل جائے، بندوں کی تعداد شاعر کی مرضی پر ہے، اسی طرح ہر بند کے شعروں کا شمار بھی کہنے والے کی رائے سے وابستہ ہے، (ولی) نے دو ترجیع بند کہے ہیں ایک عاشقانہ رنگ میں، دوسرا شاہ وجیہ الدین کی مدح میں۔ دونوں کے نمونے دکھائے جاتے ہیں۔ پہلے ترجیع بند میں سات بند ہیں

اور ہر بند سات شعروں پر ختم ہے - دوسرے میں پانچ بند
اور ہر بند دس شعروں پر مشتمل ہے :-

مرے دل میں وہ سرو گل فام ہے
کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے

رُخ روشن و زلف مشکیں یار
مجھے یاد ہو صبح، ہر شام ہے

سدا تجھ پری رو کی خدمت منیں
یہی درد منداں کا پیغام ہے

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

کہاں ہے عزیزو! وہ رشک پری؟
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گلزار باغ وفا؟
کہ ہے شان جس کی سدا دلبری

کہو جا کے میری طرف سے اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عبیری

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کھال
گدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں
ہوا نجم سے بدر کا اتصال

تھنا نہیں اور کچھہ دل منیں
سدا تجھ سے میرا یہی ہے سوال

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں

(۲)

اے تو مقبولِ سرورِ عالم
اے تو فہرستِ دفترِ عالم
جلوہ گر تو ہے آفتابِ یقین
تبجھسے روشن ہے پیکرِ عالم

ہے زمیں پر یہ آستانِ شریف
مرجعِ خلق و منظرِ عالم
اس زمانے میں حق نے تجھ کو کیا
سہتوِ خلق و بہترِ عالم
اے امامِ جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں (وجیہ الدین)

اے شہِ بحر و بر ہے تجھ سر پر
آسمانِ چتر و آفتابِ افسر
آسمان سے اُتر کے آتے ہیں
تیری مجلس میں نقل ہو اختر
ہے سزاوارِ انجمن میں تری
زُھرہ آوے اگر ہو خُنیا گر

دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر

اے امامِ جمیع اہل یقین
قبلۂ راستاں (وجیہ الدین)

قطعہ | اصل میں قصیدے یا غزل کا ایک ٹکرا ہوتا ہے،
اسی واسطے (قطعہ) نام رکھا گیا۔ کم از کم دو زیادہ
سے زیادہ بیس تیس اشعار تک تعداد ہوتی ہے۔ مطلع
کا اختیار ہے۔ کہا جائے یا نہ کہا جائے، اشعار ایک ہی
مضمون کے مسلسل ہوتے ہیں، قصیدے کی طرح تہہ پد
و تشبیب ضروری نہیں۔ رباعی کے سوا ہر وزن عروضی میں
قطعہ کہنے کا دستور ہے۔ اس کے اعراب میں اہل لغت

کا اختلات ہے ' اکثر متقدمین قات کو مکسور (زیر) اور بعض متأخرین مفتوح (زبر) کہتے ہیں - (ولی) نے فراق گجرات میں (۱۴) شعر کا قطعہ کہا ہے جس کے چند اشعار اور نہروں کے ساتھ یہاں درج ہوتے ہیں:—

(۱)

گجرات کے فراق سے ہے خار خار دل
بے تاب ہے سنے منیں آتش بہار دل
اس سیر کے نشے سے اول تر دماغ تھا
آخر کو اس فراق میں کھینچا خار دل
میرے سنے میں آ کے چمن دیکھہ عشق کا
ہے جوشِ خوں سے تن میں مرے لالہ زار دل
حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
دیکھا ہے مجھہ شکست سے صبح بہار دل
ہجرت سے دوستان کی ہوا جی مرا گداز
عشرت کے پیرہن کو کیا تار تار دل
ہر آشنا کی یاد کی گرمی سے تن منیں
ہر دم میں بے قرار ہے مثل شرار دل
مچھر* نہیں ہوا ہے بدن سوزِ ہجر سے
اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل
افسوس ہے تھام کہ آخر کو دوستان!
اس می کدے سے اٹھکے چلا سدا بسار دل
لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سے
پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمید وار دل

(۲)

نگاہ تیز، پلک تیز، غمزہ تسپر تیز
ہرے ہیں دل کے لیے یہ تھام نشتر تیز

رقیب پر جو چلے بس تو اُس کو چاک تو کر
پکارے حشر تلک غم سے وہ بریز بریز
(۳)

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا
نورِ حق تھا حجاب میں دیکھا
خود فنا ہو کے ذات میں ملنا
یہ تھا شا حجاب میں دیکھا
اپنے یا کسی دوسرے کے شعر پر، تین مصرع تضحین
کیے جاتے کو مخمس کہتے ہیں۔ اور ایسا قریب
قریب تمام شعرا نے کیا ہے۔ (ولی) کے دیوان میں (۱۲) مخمس
ہیں، مگر سب اپنی غزلوں پر، چند نمونے پیش کیے جاتے
ہیں۔ وہ مخمس جن کے شعر آخر میں کوئی تخلص نہیں، مگر
ہے کہ (ولی) کے نہ ہوں:—

(۱)

ناز سے آ تجھے ادا کی قسم
مہرباں ہو تجھے دیا کی قسم
میں وفادار ہوں وفا کی قسم
خیر خواہوں میں ہوں خدا کی قسم
مان اس صادق آشنا کی قسم
دل کو تجھے عشق سے ہے نہناکی
لیکن اُس سے نہیں ہوں میں شاکی
کم ہے عالم میں عصمت و پاکی
دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
خوف میں ہوں سدا رجا کی قسم

(۲)

صنم میرا سخن سے آشنا ہے
مجھے فکرِ سخن کرنا بجا ہے

سخنِ دانا آشنا فضلِ خدا ہے
 نہ تنہا تحسنِ خوباں دل رہا ہے
 ادا فہمی، سخنِ دانی، بلا ہے
 صفِ مژگانِ خوباں مل کے یکسر
 اُٹھے ہیں عاشقانِ پُر کھینچِ جہدِ ہر
 ادا کا ہر طرت اُمتا ہے لشکر
 نہیں وہاں آبِ غیر از آبِ خلدِ ہر
 شہادتِ گاہِ عاشقِ کر بلا ہے

وفا ہے بادشاہِ عاشقی میں
 تھک ہے سپاہِ عاشقی میں
 نہیں شوخی نگاہِ عاشقی میں
 وہی آتے ہیں راہِ عاشقی میں
 کہ جن کو استقامت کا عصا ہے

رباعی کی تاریخ ولادت (سنہ ۲۵۱) دوسرا اٹا دن
 ہجری میں، سلطان یعقوب بن لیث صفار کے
 لڑکے سے وابستہ ہے، یعنی وہ گولیاں کھیل رہا تھا اور اُس
 کی چند گولیاں تھلک تھلک کر ایک جگہ جمع ہو رہی
 تھیں، آخری گولی کچھہ رُک رُک کر تھلک رہی تھی، جس
 سے وہ لڑکا دل گرفتہ تھا، کہ یکایک وہ بھی کسی وجہ سے
 اپنی ہم جنسوں کی طرف تیزی سے چلنے لگی، اسی خوشی
 میں اُس کی زبان پر یہ مصرع جاری ہوا "غاطا غاطا
 ہمی رود تالب گو،، باپ نے اس موزونیت کا ذکر شعراے
 عصر سے کیا، شادواران سخن نے ہر بحر میں غوطے لگائے
 آخر (بحر ہزج) میں اس کا تھل بیزانکا، اور (رود کی) نے اس
 پر تین مصرع اور بڑھائے، رباعی کا نام (ترانہ) بھی ہے اور
 (چار بیتیں) د (دو بیتیں) بھی کہتے ہیں۔ عروضیوں نے چوبیس
 وزن اس کے لیے مخصوص کیے ہیں، اور یہ التزامِ مروج
 ہے کہ ان آرزوان میں رباعی کے سوا اور نظام نہ کھی جائے،

مگر چوں کہ ہر گلیے میں استثنا کی پچھ لگی ہوتی ہے
 اس لیے یہ التزام کہیں کہیں قوت بھی جاتا ہے۔ (فرخی) نے
 رباعی کے وزن میں قصیدہ کہا ہے اور دوسروں نے بھی
 تھوڑا بہت یہ التزام توڑا ہے۔ چاروں مصرعوں میں
 آخر مصرع رباعی کی جان ہوتا ہے اور اُسی کو زور دار
 بنانے کے لیے تین مصرع بہم پہنچائے جاتے ہیں۔ قدسا اکثر
 چاروں مصرع ہم قافیہ رکھتے تھے مگر پھر تیسرا مصرع قافیہ سے
 آزاد ہو گیا۔ اور اب عموماً یہی تعامل ہے کہ رباعی کا پہلا
 شعر مطلع اور دوسرا غیر مطلع ہوتا ہے۔ (والی) کی (۲۶)
 رباعیاں دستیاب ہوئی ہیں دوچار نہرنتاً لکھی جاتی ہیں:—

(۱)

✓ اے! جیو دو عالم کا ترے مکھ پہ قد
 محتاج تری ذات سے سب شاہ و گدا

مجھ عاجز بے کس پہ نظر رحم سے کر
 اے منظر ہر ناظر و منظورِ خدا

(۲)

میں خائے جگ کا جسے سر جوش کیا
 اُس ہاتھ سے عالم نے قدح نوش کیا
 اُس سپید عالم کو جو دیکھا یکبار
 یکبار کی عالم کو فراموش کیا

(۳)

یہ ہستی موہوم دے سے مجھ کو سراب
 پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثلِ حباب
 ایسے کے اُپر دل کو نہ ہر گز کر بند
 آپس کو نہ کر خراب اے خانہ خراب

(۴)

رکھ دھیان کو ہر آن تو سجدہ طرف
 رکھ سپس کو ہر حال میں مسجدہ طرف

معدوم کو موجوں سے کیا نسبت ہے
 اولیٰ ہے کہ مائل ہو تو موجوں طرے

(b)

رکھتا ہوں میں دل میں آج جاں کا ہنوز
وہ شوخ نہیں اس سے ہے آگاہ ہنوز

تجربہ غم سے ہے گرچہ چشم پر آب و لے
سینے میں بجتا ہے آتش آہ ہنوز

مثنوی | نظم کی تھام اصناف میں مثنوی ایک خاص حیثیت رکھتی ہے، 'اس کی وسعت' اس کی 'ہمہ گیری' اور 'اس کے فوائد' سب سے زیادہ اور سب پر حاوی ہیں۔ جذبات انسانی، مناظر قدرت، تاریخی واقعات، جس خوش اسلوبی اور روانی سے مثنوی میں سمجھائی گئی ہیں، ان کی اتنی گنجائش کسی صنف سخن میں نہیں۔ زندگی کے تمام سوانح، رزمیہ ہوں یا تاریخی، عشقیہ ہوں، یا اخلاقی، فلسفیانہ ہوں یا افسانہ، غرض کہ تعبیل کی کھپت مثنوی میں ہوتی ہے۔ اس آسانی اور وسعت کا اصلی سبب یہ ہے کہ مثنوی میں بلحاظ قافیہ و ردیف ہر شعر جدا گانہ ہوتا ہے۔ قصیدہ و غزل کی طرح ایک ہی قافیہ پر اس کی بلیاں نہیں ہوتی۔ اشعار کی تعداد بھی محدود نہیں، ایک سے ہزار بلکہ لاکھوں تک اختیار ہے۔ مثنوی کا (موجد) بھی (روح کی) ہی کو سمجھنا چاہیے۔ قدیم سے اس صنف سخن کے لیے چند بحرین مخصوص ہیں۔ موجودہ زمانے میں اگرچہ بعض اہل قلم نے دوسری بحروں میں بھی مثنویاں کہی ہیں، مگر اب سے پہلے فارسی اور اردو دونوں زبانوں میں جس کسی نے مثنوی کہی ہے، مقررہ سات بحروں سے الگ نہیں کہی۔ مثنوی کی بحر میں قصائد و غزلیات کا وجود تو عموماً آج تک ملتا ہے، مگر دوسری بحروں میں مثنوی نایاب سی ہے۔ شناخت کے لیے ان مخصوص سات بحروں کے اوزان لکھے جاتے ہیں :-

(۱) ہزج مسدس اخرب مقبرض معدوف:—

مفعول مفاعیلن فعولن

مثال (ع) اے درتگ و پوے تو ز آغاز

(۲) سربح مسدس مطوی موقوف:—

مفتعلن مفتعلن فاعلات

مثال (ع) ہست کلید دل گنج حکیم -

(۳) متقارب، مثنون، مقصور:—

فعولن فعولن فعولن فعول

مثال (ع) بنام جہاں دار جاں آفریں—

(۴) رمل، مسدس، مقصور:—

فاعلاتن فاعلاتن فاعلات

مثال (ع) بشنوا ز نے چوں حکایت می کند -

(۵) خفیف، مسدس، مقطوع:—

فاعلاتن مفاعیلن فعولن

مثال (ع) السلام اے ائہ اطہار -

(۶) ہزج، مسدس، معدوف:—

مفاعیلن مفاعیلن فعولن

مثال (ع) الہی غنچہ امید بکشا -

(۷) رمل، مسدس، مخبون:—

فاعلاتن فاعلاتن فعولن

مثال (ع) متعشم زادہ از نخوت و جاہ

بعض صحیح روایتوں اور مشاہدوں سے پتہ چلتا ہے کہ شہادت

کربلا کے بیان میں (۱۵ مجلس) (والی) کی مثنوی کا نام

ہے جس کی تاریخ اختتام اس دیوان کے آخر میں درج ہوئی

ہے۔ اس روایتی مثنوی کے سوا موجودہ گلیات میں صرف (۷۸)

شعر مثنوی کے وزن میں دستیاب ہوئے ہیں اور اسی مثنوی (۷۸)

اشعار کا تذکرہ مختلف تذکروں میں کیا گیا ہے ہم نے ان اشعار کو

ترتیب مضمون کے لحاظ سے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہے

پہلے حصے میں مناجات اور حمد و نعت کے اشعار ہیں، دوسرا حصہ شہر (سورت) کے بیان میں ہے۔ ممکن ہے کہ حصہ اول (دہ مجلس) کا تذکرہ ہو، اور یہ قیاس اس لیے ہوتا ہے کہ مثنوی کی تاریخ اختتام بھی اسی بحر میں کہی گئی ہے، نیز اسلوب بیان بتاتا ہے کہ کسی خاص کتاب کی تہنید ہے، اسباب تحقیق مسدود کیا، مفقود ہیں، اس لیے خیالی گھوڑے دوڑانے کے سوا اس میدان میں اور کیا ہو سکتا ہے۔

(سورت) کی تعریف میں جو مثنوی کہی گئی ہے، اگرچہ وہ بہت مختصر ہے، مگر بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ اس کا قائل پختہ گو اور شاعرانہ مصوری سے اچھی طرح ماہر ہے۔ اسی مثنوی کے چند شعر یہاں لکھ جاتے ہیں:-

عجب شہروں میں ہے پُر نور اک شہر
بلا شک ہے وہ جگ میں مقصد دھر

رہے* مشہور اُس کا نام (سورت)
کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

کنارے اُس کے اک دریائے (تپتی)
کہ دنیا دیکھنے کو اُس کے تپتی

عجب قلعہ ہے واں ایک باقرینہ
انگوٹھی میں دُنا کی جیوں نگینہ

نرک قلعے کے بارِا گہات ہے واں
کہ دائم گُلرخاں کی ہات ہے واں

رہے اُس حاشیے پر جاے آرام
طالسمی باغ واں ہوتا ہے ہر شام

کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
معبت کی کرے سے معبہ اُپر ریز

شرافت میں ہے یہ جیوں باب مکہ

تو ہے سب ملک پر اس کا جو سکہ

اگر دیکھ ہیں لوگ شام و تیریز

نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز

کہ اُس بھیت کئے ایسے ہیں تبتار

کہ قاروں کو نہیں اُن کے نزک بار

اُتی آتش پرستان کی ہے بستی

سکھ نہروں واں آتش پرستی

فرنگی اس میں اتنے ہیں گلہ پوش

عدن داں جن کی گنتی کے ہیں بے ہوش

وہاں ساکن اُتے ہیں اہل مذہب

کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم

ولے بینش میں رنگا رنگِ عالم

بھری ہے صورت و سپرت سے (سورت)

ہر اک صورت ہے واں انہول صورت

ختم ہے امرداں پر رُو صفائی

ولے ہے بیشتر حسنِ نسائی

سبھا اندر کی ہے ہر اک قدم میں

چھپا اندر سبھا کو لے عدم میں

کشن کی گوپیاں کی نہیں ہے یہ نسل

رہیں سب گوپیاں وہ نقل یہ اصل

ہزاراں اس سبب شیدا ہیں بلبل

کہ واں ہے غنچۂ لب دائھا گل

رہے واں عاشقاں کو عام آواز

کہ نہیں پردہ بغیر از پردۂ ناز

کسی کو نہیں نظر بازی بنا چیں
 گُہلے ہیں رات دن سب عُرْفَہ نہیں
 شہر بھیتر جو آوے نہاں کا دن
 ہندو کی قوم کے اشنان کا دن
 ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
 تجلی کے سہندر کی اُتھ موج
 نین کی بیٹھہ کشتی پر تو اے پاک
 یہ طے کر سہج میں موج خطر ناک
 مہرباں ہو کے اے ساقی کوثر
 کرم سے کشتی سے مجھ کو دے بھر
 اپس کے اطف سے کر دے عطا سے
 جو اس نشٹے میں دریا کو کروں طے
 عبث باتاں سے بس کر اے (ولی) تو
 نہ کر مقصد سے اپنے کاہلی تو
 ان اشعار سے تاریخی مذاق رکھنے والے سراغ لگا سکتے ہیں
 کہ (دور عالمگیر) میں شہر سورت کس تمدن کیسے چال چلی
 اور کیسی مخلوق سے آباد تھا۔ اور یہی مثنوی کے بیان کی
 اصلی تعریف ہے۔
 آخری تین شعروں سے یقین ہوتا ہے کہ یہ حصہ بھی کسی
 بڑی تالیف کا جزو ہے، کیا عجب ہے کہ (دہ مجلس) سورت کے
 قیام میں تصنیف کی ہو، اور جس طرح عام مصنفین کا دستور
 تھا کہ حہد و نعت و مناجات کے بعد، سبب تالیف اور مقام
 تالیف کا اظہار کرتے ہوئے خاص خاص تعریفیں بھی لکھ دیتے
 تھے، اسی طرح ممکن ہے کہ یہ اشعار بھی اُسی سلسلے
 کی کڑیاں ہوں۔
 یہاں تک جناب (ولی) کی تمام اقسام نظم کا بالترتیب

نہونہ دکھایا گیا اور ضمناً اُن متعلقات کی تشریح و تفصیل بھی موقع موقع سے ہوتی گئی، جن کے نہ ہونے سے سارے عنوانات و بیانات گنجاہک رہتے۔ اب صرف دو چار خاص باتیں رہ گئی ہیں، جن کے بعد (تہمت بالغیر) سمجھنا چاہیے۔ اُن بقیہ امور میں سب سے زیادہ یہ امر ثابت کرنا ہے کہ (ولی) فی الحقیقۃ (دکن) کے باشندے تھے، اور چوں کہ اُن کے کلام میں اس زمانے کی بول چال اور متروکات کا پتا نہ تھا اس لیے اشد ضرورت ہے کہ تہام ایسے الفاظ کی فرہنگ بنادی جائے جس سے اجنبی کو مطلب سمجھنے میں آسانی ہو، ساتھ ہی اس کے جہاں جہاں انداز بیان اور کہنگی زبان کے نمونے پائے جاتے ہیں، اُن سب کا فرق اور سبب بتا کر آئندہ کے لیے یہ دقت مٹادی جائے کہ (ولی) کے کلام کا مطلب سمجھنے والے مفقود ہیں۔ یہ ممکن ہے کہ بعد زمانی اور لفظی متروکات کی وجہ سے بعض الفاظ کا مفہوم کسی کی سمجھ میں نہ آسکے، مگر یہ خلاف قیاس ہے کہ اُس علمی زمانے کے قادر الکلام شاعر کو غلط گو مان لیا جائے اور کسی ناقل نا عاقل کو اُس کی کم سوادگی سے اصلی ملزم نہ ٹھہرایا جائے، راقم حروف کو اکثر قلمی نسخے اس دیوان کے ایسے ملے ہیں جو حساب نویس کا بستھوں اور متصدیوں کے نقل کردہ ہیں، جن میں بکثرت عربی، فارسی املا کی صریحی غلطیاں موجود ہیں، اس یقینی قیاس پر دوسری فروگزاشتوں کو بھی، چوں مدبھ حساب اندر، کیوں نہ سمجھا جائے۔

ولی یقینی دکنی تھے | یہ گفتگو اس سے پہلے عنوان وطن میں چھیڑی جاچکی ہے مگر وہاں (ولی) کے صرف دو ایک شعر اور بعض تذکروں کی تلخیص کے سوا مزید شہادت فراہم نہیں کی گئی۔ اس کہی کو پورا کرنے کے لیے اس جگہ (دیوان ولی) سے ایسے الفاظ منتخب کیے جاتے ہیں جو (دکن) کے سوا دوسرے کسی صوبے میں بولے

نہیں جاتے —

جو حضرات ملک دکن کی سیر کیے ہوئے ہیں اور جنہوں نے حیدر آباد اور اضلاع دکن میں رہکر خاص و عام کی گفتگوئیں سنی ہیں اور ساتھ ہی اُس کے وقتاً فوقتاً ہند کے دوسرے صوبوں میں گھومے ہیں وہ تصدیق کریں گے کہ یہ الفاظ و محاورات اور ایسی ترکیبیں تنہا صوبہ دکن کی بول چال ہیں —

بارہویں صدی ہجری کے وسط و آخر میں جو شعراء گزرے ہیں اور جن کا شہاب پورے (ولی) کے بعد شروع ہوا ہے اُن دکنی سخن گوئیوں نے بھی اپنے ملکی محاورات کا استعمال کیا ہے مگر (ولی) سے بہت کم اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اُن متعاقبین کے زمانے میں (دلی) کی زبان اور خاص خاص محاورات و متروکات کا اثر عام ہو چکا تھا، بخلاف عہد (ولی) کے کہ اُس وقت اُن کو صرف اپنی دیسی زبان سے علاقہ تھا، چنانچہ ایسی متعدد غزلیں (ولی) کے دیوان میں موجود ہیں، جن سے اُس دکنی زبان کی ترجمانی کا حال کھلتا ہے جو (ولی) سے پہلے (نصرتی) وغیرہ بول گئے ہیں۔ اُن غزلوں کی بندشیں اور اُن محاورات کی بہتات کسی غیر دکنی کے کلام میں نہیں ہو سکتی۔ (سورت) یا (احمد آباد) کا باشندہ تقریباً دوسرے صوبوں کے روڑ مرہ کی نقالی کر سکتا ہے، مگر کہیں کہیں نہ کہ بے بسم اللہ سے تائے تہمت تک ہر غزل، ہر قصیدے، ہر مثنوی میں اُن الفاظ کو بولنا چلا جائے، جو اُس کی مادری زبان میں داخل نہیں۔ اور اگر ایسا کوئی کر سکتا ہے تو آنے والی نسلیں ہرگز ایسے شاعر کو اُس ملک سے جدا نہ سمجھیں گی جہاں کے محاورات اُس نے لکھے ہیں۔ (ولی) کے دیوان میں تکسالی یعنی (شاہجہان آبادی) اُردو کے نہونے بھی باقراط موجود ہیں مگر چونکہ ہر غزل اور ہر صنف سخن میں جا بجا دکنی لب و لہجہ اور ترکیب موجود ہے، کوئی

مبصر اُس کو شاہجہان آبادی اُردو نہیں کہہ سکتا۔ ردیف
الف میں مسلسل (۴) غزلیں ایک ایسی ردیف اور ترکیب
میں لکھی گئی ہیں جن کے صحیح معنی و مفہوم (دہلی) و
(لکھنؤ) کے باشندے نہیں سمجھ سکتے۔ اُن غزلوں کو پڑھ کر
کوئی یقین نہیں کر سکتا کہ ”مفلسی سب بہار کھوتی ہے“
کہنے والا ایسا کہے گا۔ لکھتے ہیں :-

کتاب حسن کا یو مکھ صفا تیرا صفا دستا
توے ابرو کے دو مصرع سے اِس کا ابتدا دستا
تو اب ہے جو سینہ * شاد دستا
مطلب ہے کہ بامراد دستا
جو تل تجھ مکھ کے کعبے میں مجھ اسود حجر دستا
زخندان میں توے مجھ + چاہ زمزم کا اثر دستا
طاق ابرو مجھ حرم دستا
معوم اُس کا عرب عجم دستا

اس (دستا) کو دیوان ولی کا مقابلہ کرتے وقت بعض
احباب نے کاغذ کا (دستا) سمجھا اور بہت دیر تک اپنے خیال کی
تائید میں معنی پہنائے گئے، مگر جب کسی طرح جوڑ نہ
لگا تو اِس خیال سے ہٹنا پڑا، (دستا) بکسر داں نظر آیا کا
مترادف ہے، اِس کا مصدر پرانی بھاشا میں (دیسنا) (بیانے
معروف) ہے، (ولی) کے دیوان میں اِس کے مشتقات (دسا،
دسے) اکثر مستعمل ہوئے ہیں، بعض دیہاتی گنواروں سے کہیں
کہیں صوبہ متحدہ آگرہ و اودھ میں بھی اِس مصدر کو بتغیر
تلفظ سنا گیا ہے۔

ایک غزل کا شعر ہے:-

تجھ قد و قامت اگے سرو ہوا سرنگوں
تجھ سے رواں سرو اگے سرو کو شل (بولانا)

یہ (بول کے بولنا) خاص دکنی روزمرہ ہے، کہا لا یغنی علی السائر۔
دوشعر اور سنہ سے :-

ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھا اپنی
تو بیگی آکہ تجھ بن سبکو یہ گھر بار کرنا کیا
تھیں ملنے سے اپنے گر سہاگن ناکرو گئے مجھ
تو جوڑا گجگری کا ہور کریلا دھار کرنا کیا
اس غزل کی ردیف بھی دکنی لہجے کا پتا دے رہی
'ہے (بیگی) جلدی کے معنی میں خاص وہاں کی بولی ہے'
(گجگری، جوڑا) اور (کریلا دھار) جوڑے اور چوٹی کی
خاص بناوت اور وضع کو صوبہ دکن میں کہتے ہیں —
بالاستیعاب دیوان کے دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ بہت
سی بول چال اور بندشیں ایسی ہیں جن کا اثر ہندوستان
کے دوسرے صوبوں میں نہیں، یہ الفاظ جہاں جہاں دیوان
میں آئے ہیں، التزام کیا گیا ہے کہ اُن کے تحت میں
موجودہ محاورے کی مطابقت سے معنی لکھ دیے جائیں، نیز
جدا گانہ فرہنگ بھی مزید تشریح کے ساتھ بنادی گئی ہے۔
اور جہاں تک اصلی معنی و مفہوم تحقیقات سے دریافت
ہوسکے ہیں عام فہم اُردو میں جا بجا لکھ دیے گئے ہیں، جہاں
عدم واقفیت سے مجبوری نظر آئی ہے، اُس کو آئندہ تحقیقات
پر چھوڑ دیا ہے۔ (نکو) نہیں کی جگہ (باتاں، لوگاں، پلکاں)
اور اس قسم کی ہر جمع خاص دکنی روزمرہ ہے۔
(تجھ سار، تجھ سری) یعنی (تجھسا) یا (تیراسا) (کنے) پاس
کی جگہ اور (ہور) (با خفا و اظہار وا) بجائے اور پنجاب
وغیرہ میں سنا جاتا ہے، مگر دکن کا عام محاورہ ہے غرض
کہ ایسے سیکڑوں ثبوت ہیں، جو (ولی) کے (دکنی) ہونے
پر شاہد عادل ہیں۔

واہم ایک دوسرے کا ہم نام ہونا کوئی فنی
اور عجیب بات نہیں، مگر اشتراک نام
اُن کا خلط ملط۔

غیر منضبط ہونا اخلاص کو بہت متروک بنا تا ہے۔ (ولی)
کے متعلق جہاں بات بات میں بیسیوں اختلافات ہیں، وہاں
ایک گز بڑی بھی ہے کہ شرکت اسہی کی وجہ سے اُن کا کلام
دوسروں کے ساتھ اور دوسروں کا اُن کے ساتھ بعض
بدمذاقیوں سے منسوب کر دیا گیا ہے۔ اس کا سبب کچھ تو یہ
ہے کہ دو مختلف کلاموں پر پورا عبور نہ ہونے سے امتیاز مذاق
نہیں کیا جاسکتا اور خفیف سی یکسانی دھوکا دے کر یقین
دلادیتی ہے کہ یہ شعر فلاں شاعر کا ہے۔ مثلاً یہ جان لیا ہے کہ
(ولی) دوسو برس پہلے کا شاعر ہے اور اُس کے کلام میں
نامانوس اور اجنبی، پرانے الفاظ زیادہ مستعمل ہوتے ہیں
اب جہاں کوئی غیر معروف لفظ کسی کلام میں نظر پڑا
اور قائل کا نام نہ معلوم ہوا تو قیاس کر لیا گیا کہ
یہ (ولی) کا شعر ہے۔ دوسرا بڑا سبب متقدمین کے صحیح
حالات کا موجود نہ ہونا ہے، اس اختلاط و اختلاف کی یہ نوبت
پہنچی ہے کہ ایک باخبر صاحب قلم کا یہ خیال سنا گیا کہ
(ولی دکنی) سے پہلے ایک (ولی) اور بھی گزرے ہیں اور
وہ بھی ریختہ گوئی میں مشاق تھے، اُن متقدم (ولی) کا
وطن (بیجاپور) بتایا جاتا ہے۔

یہ اور اس قسم کے دوسرے اخبار تاریخی شہادت
کے سوا کوئی ذریعہ یقین نہیں رکھتے، اگر ایسا ہے کہ ہمارے
(ولی اللہ) سے پہلے بھی کوئی ریختہ گو (ولی) گزرے ہیں
تو کسی کو انکار نہیں ہو سکتا، اس تجزیہ و تصدیق سے پہلے
تہام تذکروں کی تحقیقات پر نظر ڈالنی چاہیے، اُس کے بعد
جو بات قرین قیاس ہوگی، ماننی پڑے گی۔ جس قدر
تذکرے راقم حروف کو دستیاب ہوئے ہیں، اُن کا اقتباس

حسب ذیل ہے :-

(۱) (ولی) تخلص میرزا معبد ولی نام ، متوطن شاہ جہاں آباد کے ، بھتیجے ہیں شاہ اسرار اللہ صاحب ارشاد کے۔ علی ابراہیم خاں مرحوم نے ”گلزار ابراہیم“ میں لکھا ہے احوال اس خجستہ کردار کا کہ جوان آزاد حال اور دوست ہے اس خاکسار کا - سنہ (۱۱۹۴) گیارہ سو چورانوے ہجری میں بلدہ (مرشد آباد) کے اندر جاے قرار رکھتے تھے ، اور بیشتر شغل اشعار ، زبان ریختہ میں اُنہوں نے بہت کچھ کہا اور دیوان بھی اُن کا منتظم ہوا ہے - یہ منتخب افکار اُس ستودہ اطوار کا ہے :- (گلشن ہند)

نشہ می سے مرا پڑسردہ دل گلشن ہوا
یہ چراغ مردہ فیض آب سے روشن ہوا
آہ کا اُس کو کچھہ اثر نہ ہوا
میرے اِس فخل میں تھر نہ ہوا
کیا تہنا اُس شکر لب سے تو رکھتا ہے (ولی!)
ہو گیا فرہاد کا شیریں سے آخر کام تلخ
چاہے کیوں کر نہ یہ جی تن سے نکل جانے کو
پھر نہ آیا جو گیا اُس کی خبر لانے کو
ہجر کی ، مار ہی تالے ہے شب تار مجھے
کب دکھاوے گا خدا صبح رخ یار مجھے
جس جگہ عشق ، رخس تاختہ ہے
وہاں رستم حواس باختہ ہے
فیہ نگہ نے تری قتل کیا اک جہاں
یار مرے مت کہیں بھر کے نظر دیکھنا
زندگی کی اُسے کچھ لذت (ولی) جانی نہیں
جس کے دل میں درد عشق دلبر جانی نہیں

اُن بزرگ کا حال ڈاکٹر (فیلن) نے ”طبقات شعراے ہند“ کے طبقہ چہارم میں لکھا ہے ، یہ تذکرہ ”دی تائسی“ سے ترجمہ

کیا گیا ہے۔ نیز نواب مصطفیٰ خاں (شیقتہ) نے (گلشن بیخار) میں، اور نساخ نے (سغن شعرا) میں، اور باطن نے (گلستان بیخزاں) میں گلشن ہند کا خلاصہ درج کیا ہے۔

(۲) (سغن شعرا) میں نساخ نے پانچ ولیوں کا ذکر کیا ہے، (۱) ولی دکنی، (۲) ولی دہلوی ثم مرشد آبادی، جن کا ذکر ابھی گزرا۔ ان کے بعد (شیخ ولی محمد، ولی) رفیق و مصاحب نواب بہادر جنگ والی بہادر گڑھ شاگرد (نصیر)۔ اور (مولوی اتوجان، ولی) باشندہ دہلی، شاگرد مرزا نوشہ (غالب)، اور (علی محمد خاں، ولی) باشندہ لکھنؤ، شاگرد نواب ظفر یاب خاں راسخ کا مذکور ہے، جن سے زمانہ (ولی) دکنی کا کوئی تعلق نہیں۔ (۳- ولی رام، ولی)۔ قوم کایستہ سکنہ شاہ جہان آباد جو شاہ زادہ (داراشکوہ) کے مشیر خاص تھے اور علم عربی و فارسی اور ہندی میں مداخلت تمام رکھتے تھے چنانچہ اُن کے شعر ہر زبان میں ملتے ہیں، اور صوفی صافی مذہب تھے، اُن کو اول شاعر اُردو زبان کا حضرت (جوہر) نے لکھا ہے اور عجب نہیں کہ ایسا ہی ہو، کیوں کہ اُن کے کلام سے ابتدائی حالت اس شاعری کی معلوم ہوتی ہے اور جو (ولی گجراتی) موجد شعر اُردو کا مشہور ہے، سو اُس کا موجد ہونا تحقیقات سے ثابت نہیں، مگر وہ اول صاحب دیوان شاعر اُس زبان کا ہو۔ (ولی رام) کے یہ تین شعر بطور نمونہ لکھے جاتے ہیں، جو تہائی سو برس اول کی اُردو کے ہیں :-

(آثار الشعراء ہند)

تو مہیا آمدی اینجا شدی خود خانہ خاوند

تو اپنے آپ کو بھولا کسی کو نا پہچانا ہے *

شراب سرخ می نوشی، اجل کردی فراموشی

مروں کو دور مت سبھو عجب یہ تک بہانا ہے

قبا و چیرہ رنگیں ہمہ از تن تو بکشایند

دھیں گے * کفن کی چادر جو تیرا خاص بنا ہے

مسطورہ بالا انتخاب نے کہیں (ولی ، بیجا پوری) کا پتا نہیں بتایا، ممکن ہے کہ شاہ جہاں کے زمانے میں شاہزادگان شاہجہانی کی آمد و رفت نے ان (ولی رام) کو بھی بیجاپور تک پہنچا دیا ہو، اور کسی تذکرے یا یادداشت میں اس کا ذکر یا نام آگیا ہو اس بناء پر ان ولی کو بیجاپوری کسی نے لکھ دیا ہو تو عجب نہیں۔ کیونکہ (ولی رام) کا سرکار دارا شکوہ سے وابستہ ہونا ثابت ہے۔

مرشد آبادی (ولی) میرزا رفیع (سودا) کے معاصر تھے اور جتنے اشعار تذکرہ گلشن ہند میں درج ہیں ان سے کسی طرح کسی اجنبی کو بچی اشتباہ نہیں ہو سکتا کہ یہ (ولی دکنی) کا کلام ہے۔ (ولی رام) کا حال تذکرہ آثار الشعراء ہند میں لکھا ہے۔ یہ تذکرہ دیوبی پرشان (بشاش) ساکن قدیم بھوپال ، حال وارن اجمیر (مارواڑ) کا مرتبہ ہے ، جو سنہ (۱۸۸۵) اتھارہ سو پچاسی عیسوی میں دہلی کے مطبع رضوی میں چھپا ہے۔

اس تخلص (ولی) کے کئی بزرگ فارسی گو بھی گزرے ہیں جن میں (ولی رام) بھی شامل ہیں۔ تذکرہ (یدبیاضا) میں میر (آزان) بلگرامی نے (ولی) دشت بیاضی (متوفی سنہ ۹۹۹ ھ) کے بعد ان ہندو (ولی) کا ذکر بھی کیا ہے، لکھتے ہیں: ”از قوم ہندو است“ از جملہ منشیان سرکار (دارا شکوہ) بود و باثر صحبت و تربیت ملا شاہ (بدخشی) باصطلاحات صوفیہ آشنا شدہ، چنانچہ جزو اشعارش از مثنوی وغیرہ در رنگ تصوف بنظر آمدہ، اگرچہ شاعریت او رتبہ ندارد، اما بعض سخنانش خالی از خیالے نیست“۔

اس تصدیق کے بعد حسب بیان (بشاش) وہ ریختہ گوئی بھی کرتے ہوں تو عجب نہیں اور زمانے کے احاطہ سے دس پانچ برس پہلے (ولی دکنی) سے گزرے ہوں تو ممکن الوقوع ہے، مگر نہونۃ کلام بتاتا ہے کہ اُس وقت تک (دلی) میں ملمح سازی کے سوا تکسالی اُردو کا سکھ نہیں چلا تھا۔ بھر حال راقم حروف کی تحقیق میں مذکورہ بالا اسہا کے علاوہ دوسرا ریختہ گوہ (ولی) ثابت نہیں ہوا اور اگر کوئی احمد آبادی یا بیجاپوری گزرا ہے تو بقول سرزا غالب:

”ہے (ولی) پوشیدہ اور کافر کھلا“

دکنی اور دھلوی | اگرچہ فی نفسہ مضامین کی خوبیاں ہی شعر و سخن کی قدر بڑھاتی ہیں، مگر عام غزلوں کا تقابل رجحان کے لیے ہر کلام کی نہون، نام سے وابستہ ہوتی ہے۔ ایک ناواقف کے سامنے اگر بغیر نام بتائے کسی کا کلام پڑھا جائے تو اُس کی وقعت اتنی نہیں ہوتی، جتنی نام جاننے کے بعد ہوا کرتی ہے۔ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ ایک نام برآوردہ کے قلم سے نکلی ہوئی معمولی تصنیف بھی غیر معمولی اشاعت پا جاتی ہے اور غیر معروف اہل قلم کی جاں کاہ محنت داد تک سے معروم رہتی ہے۔

اس گفتگو سے غرض یہ ہے کہ (ولی) کی کہنگی مذاق اور عدم مزاولت کلام سے سننے والے اُن کے اشعار کو بلحاظ اخلاق ادب بعض تبرک سمجھتے ہیں اور اُس زمانے کی چند سست بندشوں کو مد نظر رکھتے ہوئے ”اگلے وقتوں کے ہیں یہ لوگ انہیں کچھ نہ کہو“۔ کہہ کر دیوان کو بالاستیعاب نہیں دیکھتے، اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ دور عالمگیر کی اُردو ہمارے لیے اجنبی ہے، مگر یہ غلط ہے کہ وہ صحیح اور قابل قدر نہیں —

(ولی) کی عمر کا قریب قریب سارا حصہ دکن و گجرات

ہی میں گزرا ہے اس لیے بہت ممکن تھا کہ اُن کے تمام اشعار (نصرتی) وغیرہم کی طرح از سر تا پا دکنی معاوروں کا لباس پہنے ہوئے۔ لیکن اہل نظر دیکھیں گے کہ عالمگیری اُردو کا جو اثر شاہجہاں آباد میں تھا وہی اورنگ آباد و احمد آباد میں پایا جاتا ہے۔ بلکہ بعض وہ معاورات و الفاظ جن کا وجود اب تک دکن میں موجود ہے، اُس زمانے کی اُردو شاہجہانی میں بھی پائے جاتے ہیں۔

اس یک رنگی و مساوات کا ثبوت ذیل کے نمونوں سے ملے گا۔
چوں کہ ولی کا ایسا ہم عمر و ہم عہد دلی میں نہیں ملتا جس نے (ظہوری و فیضی) یا (میر و مرزا) اور (ناسخ و آتش) کی طرح ایک ساتھ ایک وقت میں مشق سخن شروع کی ہو، اِس لیے اُن اساتذہ سے تقابل کیا جاتا ہے جو (ولی) کے آخری اور دلی کے دور اولین میں نامور ہوئے ہیں۔ ایسے مشاہیر میں اِس جگہ (شاہ مبارک آبرو) اور شاہ (حاتم) کو پیش کیا جاتا ہے۔ ان بزرگوں نے اکثر غزلیں (ولی) کی ہم طرح کہی ہیں، دو چار نمونے درج کیے جاتے ہیں، جن سے اگر تخلص الگ کر دیا جائے تو عام مذاق کو ان دہلوی اور دکنی اشعار میں امتیاز نہیں ہو سکتا۔

آبرو

مست دل ہے مدام تجھ لب کا	جام صہبا ہے نام تجھ لب کا
دل کے غنچوں کو کھول جب دیکھا	شوق پایا تمام تجھ لب کا
سہر لبہا ہوا حلاوت سے	حرف گویاں کو نام تجھ لب کا
(آبرو) آب زندگی سے لذیذ	جان لیتا ہے جام تجھ لب کا

ولی

روح بخشی ہے کام تجھ لب کا	دام عیسیٰ ہے نام تجھ لب کا
حسن کے خضر نے کیا لہریز	آب حیواں سے جام تجھ لب کا

غرق شکر ہوئے ہیں کام و زبان جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا
 سبز و برگ لالہ رکھتے ہیں شوق دل میں دوام تجھ لب کا
 ہے (ولی) کی زبان کو لذت بخش
 ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

آبرو

جو کہ محرم ہے عشق بازی کا دل سے عاشق ہے جاں گدازی کا
 ہر گدا گوشہ قناعت میں شاہ ہے ملک بے نیازی کا

ولی

شغل بہتر ہے عشق بازی کا کیا حقیقی و کیا مجازی کا
 ہر زبان پر ہے مثل شانہ سدام ذکر اُس زلف کی دراڑی کا

آبرو

اب تلک کھینچ کھینچ جو روح جفا ہر طرح دوستی نباہی ہے
 طور کیا پوچھتے ہو کافر کا شوخ ہے، بانکا ہے، سپاہی ہے
 (آبرو) کیوں نہ ہو رہے خاموش درد کہنے کی یاں مٹا ہی ہے

ولی

تج کو خوباں میں بادشاہی ہے سر اُپر سایہ الہی ہے
 قتل عشاق پر بندھی ہے کھر غمزہ تیغ زن سپاہی ہے
 ذو خطاں کی طرف نہ جازا ہد! زلحد و تقویٰ کی واں مٹا ہی ہے
 عشق بازان میں ہے (ولی) ثابت طالب گل رخاں کھا ہی ہے

دو چار اشعار ایسے بھی لکھے جاتے ہیں، جن میں بعض
 معاورات دکن اور بکثرت (ولی) کا انداز بیان موجود ہے:-
 سخن سنجان میں ہیگا (آبرو) آج
 نہیں شیریں زبان (شاگر) سری کا

ان لبوں کو یقین مصری جان
 راست کہتا ہوں اس میں مت شک کر
 برہ کی راہ میں جو گئی گرا سو پھر نہ اُٹھا
 قدم پھرائیں یاں آئے دستگیروں کا
 لائی ہے جب سے بات چمن کی زباں اُپر
 رنگیں ہوا ہے تب سے بیاں عندلیب کا
 سفارش سے مراسر کش نیت بیزار ہوتا ہے
 زیادہ فدا پکڑنا باعث آزار ہوتا ہے
 بڑھے ہے دن بدن تجھ مکھ کی تاب آہستہ آہستہ
 کہ جیوں کر گرم ہووے آفتاب آہستہ آہستہ
 جلتے تھے تجھ کو دیکھ کے غیر انجمن میں ہم
 پہنچے تھے رات شمع کے ہو کر بون میں ہم
 آتی ہے اُس کی بو سی مجھے یاسمن میں آج
 دیکھی جو ہے اُداسی سجن کے بدن میں ہم
 کیوں کر نہ ہووے کلک ہمارا گھر فشاں
 کرتے ہیں (آبرو) جو تخلص سخن میں ہم
 پریشاں ترے تیری زلف سے احوال عاشق کا
 سپہ دونا ہے آنکھوں سے یہ ماہ و سال عاشق کا
 ترے رخسار سیمین پر جو مارا زلف نے کندل
 لپیا ہے چھین یارو اڑدھا نے مال عاشق کا

ولی

کیا مجھ عشق نے ظالم کو آب آہستہ آہستہ
 کہ آتش گل کو کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
 ادا و ناز سے آنا ہے وادروشن جبین گور سے
 کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ

جیوں گل شگفتہ روہیں سخن کے چمن میں ہم
 جوں شمع سر بلند ہیں ہر انجمن میں ہم
 ہم پاس بات آکے (نظیری) کی منت کہو
 رکھتے نہیں نظیر اپس کی سخن میں ہم
 دو جگ ہوئے ہیں دل سے فراموش اے (ولی)
 رکھتے ہیں جب سے یاد سری جن کی من میں ہم
 قری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جال عاشق کا
 پریشاں جس کے دیکھے سے ہوا احوال عاشق کا
 (ولی) یہ مصرع رنگیں ہوا ہے ورد جان و دل
 فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

حاتم

یار کا مجھ کو اس سبب تر ہے
 شوخ ظالم ہے اور ستمگر ہے
 دیکھہ سرو چمن ترے قد کو
 خجل ہے، پا بگل ہے، بے پر ہے
 حق میں عاشق کے تجھے لباب کا بچن
 قند ہے، نیشکر ہے، شکر ہے
 کیوں کہ سب سے تجھے چھپا نہ رکھوں
 جان ہے، دل ہے، دل کا انتر* ہے
 مارنے کو رقیب کے (حاتم)
 شیر ہے، ببر ہے، دھنتر ہے

ولی

مکھہ ترا آفتاب معشر ہے
 سوز اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے

بات میٹھی ترے لبوں کی صنم
 حسد انگیز شہد و شکر ہے
 اے (ولی) کیا ہے حاجت قاصد
 نامہ میرا پر کبوتر ہے
 رگ جاں سے ہوا ہے خوں جاری
 یاد تیری پلک کی نشتر ہے
 قد سے تیرے کبھی نہ پایا پھل
 حق میں میرے درخت بے بر ہے

حاتم

کاملوں میں یہ سخن مدت سے مجھ کو یاد ہے
 جگ میں بے محبوب جینا زندگی برباد ہے
 بندگی سے سرو قد کی یک قدم باہر نہیں
 سرو گلشن بیچ کھتے ہیں مگر آزاد ہے؟
 بے مدد زلفوں کے اُس کے حسن نے قیدی کیا
 صید دل بے دام کرنا صنعت اُستاد ہے
 خلق کھتی ہے بڑا تھا عاشقی میں کوہ کن
 تجھ لب شیریں کی حسرت میں ہر اک فرہاد ہے
 دل نہاں پھرتا ہے (حاتم) کا نجف اشرف کے گرد
 گو وطن ظاہر میں اُس کا شاہجہان آباد ہے

ولی

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
 غمزدہ خوں خوار ظالم بر سر بیداد ہے
 کیوں نہ ہو فوارہ خوں جوش زن رگ رگ سستی
 ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فساد ہے

حرف شیریں اُس سستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
 اہل معنی کی زباں کیا تیشہ فرہاد ہے
 اک گھڑی تجھے ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
 مونس و دمساز میری آہ ہے، فریاد ہے

سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے (ولی)
 باوجود خود نہائی کس قدر آزاد ہے
 ان چند غزلوں کے دیکھنے سے اندازہ ہو گیا ہوگا کہ
 شاہجہان آبادی مستان سخن کے دور اولیں میں بھی اُسی
 کشید اول کا ساغر چل رہا ہے جس کو (ولی) سے پیو مغاں
 کے متبرک ہاتھوں نے بھرا تھا۔

متروکات و محاورات کے لحاظ سے یہ رنگ کم و بیش
 پون صدی تک چھایا رہا اُس کے بعد اگرچہ بعض بعض پرانے
 الفاظ مجددین طبقہ دوم نے استعمال میں رکھے، مگر طرز ادا
 اور شان تخیل ایسی دلچسپ و بلند پیدا کی جن کی نظیر
 اِس وقت تک نظر نہیں آتی۔ خصوصاً میر تقی (میر) اس
 شعر بازی میں سب سے میری تسلیم کیے جاتے ہیں اور
 حقیقت میں میر صاحب کے متعلق (ناسخ) و (غالب) کا
 حسن اعتقاد سب کے لیے استناد ہے (ع) ”آپ بے بہرہ ہے جو
 معتقد میر نہیں“ میر تقی (میر) اور ولی الدہ (ولی)
 کا مقابلہ جوان اور بوڑھے کی کشتی سے کم نہیں پھر بھی
 دونوں کی ہم طرح ایک ایک غزل کے چند شعر لکھ کر دکھایا
 جاتا ہے کہ میر صاحب کے الفاظ کا کس بل بیان کا ستول پن
 خیالات کی زقندیں، نوجوان پہلوانوں کی طرح ہیں، مگر
 اُستادوں کے اکستھوین پیچ کی طرح (ولی) نے بھی ان
 فضل تقدم کا رکھے رکھاؤ مد نظر رکھا ہے۔

میر

منہ دھونے اُس کے آنا تو ہے اکثر آفتاب
 کھاویگا آفتابہ کوئی خود سر آفتاب
 سر صدقے تیرے ہونے کی خاطر بہت ہی گرم
 مارا کرے ہے شام و سحر چکر آفتاب
 اُس رخ کی روشنی میں نہ معلوم کچھ ہوا
 مہ گم کدھر ہوا ہے : گیا کیدھر آفتاب
 نازک مزاج ہے تو : کہیں 'تھر سے مت نکل
 دیتا ہے دو پہر کے تئیں سر پر آفتاب
 روشن ہے یہ کہ خوف ہے اُس غصہ در کا (میر)
 نکلے ہے صبح کا نپٹا جو تھر تھر آفتاب

ولی

کیا ہوسکے جہاں میں ترا ہمسر آفتاب
 تجھے حسن کی اکُن کا ہے یک اخگر آفتاب
 دیکھا جو تجکو آپ سے روشن جہاں میں
 شرموں لیا نقاب زریں سر پر آفتاب
 گرمی سے بیقرار ہو نکلا ہے سینہ کھول
 تجھے عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
 تجھے مکھ کے آفتاب اُپر گر کرے نگاہ
 پنہاں ہو ہر نظر سستی جوں شپور آفتاب
 جگ میں (ولی) سو کس کو برابر گھے ترے
 درے سے ہے نزدیک ترے کہتر آفتاب

* فارسی میں آفتابہ یا آفتاب خوردن متاثر ہونے اور رنج و
 تعب کھینچنے کے موقع پر مستعمل ہے ' اُسی کا ترجمہ ہے - باقی
 تلازمۂ آفتاب و چلمچی، معمولی بات ہے۔

معاورات قدیم اور غلط الفاظ کا استعمال (ولی) کے انتقال کو آج (۱۸۳) برس گزر چکے، اس رقت جو لوگ اُن کی بول چال اور لفظی استعمالات پر معترض ہوتے ہیں، بڑی غلطی کرتے ہیں، ایک (اُردو) ہی نہیں، ہر زبان کی ابتدائی حالت یہی ہوتی ہے، کسی زبان کو لے لیجیے اور سو برس بعد کی زبان سے اُس کا مقابلہ کیجیے، الفاظ، ترکیب اور حرکات میں زمین و آسمان کا فرق نظر آئے گا۔ فارسی میں (رد کی) سے (فردوسی) بلکہ (نظامی) تک جن الفاظ کا استعمال بے تکلف روا تھا، اُن کا پتا سعدی، راجو، ~~محمد علی~~ کے کلام میں نہیں۔

(رد کی) نے (انار) کو (نار) باندھا ہے اور (دانے) کی تصغیر (دانکے) لکھی ہے، جو اُن کے بعد متروک الاستعمال ہے:-
زلف ترا جیم کہ کرد آن کہ او خال ترا نقطہ آن جیم کرد
از دهن رنگ تو گویا کسی (دانکے نار) بد و میم کرد
(فردوسی) کا شعر ہے:-
جوانیش را خوں بد یار بود (ابا) بد ہمیشہ بہ پیکار بود
(دقیقی) کہتے ہیں:

درفشان بسیار افراشته سر نیزہا زابر بگراشته
(نظامی) سہر قندی کا مقولہ ہے:
بسا کاخ کہ محمود ہی بنا کرد کہ از رفعت ہی بامہ ندا کرد
پھر (دقیقی) کہتے ہیں:

چنان شد ز بس کشتہ آن رزم گاہ کہ بروے نہ (توانست) رفتن نگاہ
لب و یاقوت رنگ و نالہ چنگ
مئے خوں رنگ و بیش (زردہشتی)

(عنصری) کا قول ہے:

کسی کہ زندہ بہاند است ازاں ہزیہستان
اگرچہ تنش درست است ہست چوں بہار

ابا (با) بزیادتے الف اور درفشان باعلان فون کہا گیا ہے اور
 فتوانست کی جگہ (فہ تانست) زردشت کو (زردہشت) اور
 کاخ کو (کاخا) اور تنش (بفتح فون) کو (تنش) بسکون
 فون لکھا ہے۔ اسی طرح جا بجا ملتان (شہر) کو (مولتان) پر کو
 پڑ زاغ باندھا ہے۔ یہ اُس زبان کا حال ہے جس کی تربیت و
 نگہداشت ابتدائے عہر سے شباب بلکہ کہولت تک خلفائے
 عباسیہ اور شاہان مغلیہ کی آغوش سلطنت اور سایۂ دولت
 میں ہوئی ہے۔ اُس کے مقابل وہ منتشر اور بازاری زبان جو
 شکم پری کی ضرورتوں اور معجزیوں سے اجنبیوں کی
 منہ بولی بیٹی بنی ہو، فارسی داں شعراے ہند کی نقل
 مجلس رہی ہو اور جس کو کبھی اپنے اصلی وارث سلاطین کی
 حضوری نصیب نہ ہوئی ہو کیا پنپ سکتی ہے اور کس طرح
 اپنی فصاحت و سلاست کا ثبوت دے سکتی ہے۔ یہ بھی سلطنت
 برطانیہ کی برکت ہے کہ آج ہم اس ررانی سے اُردو بول رہے
 ہیں ورنہ خدا جانے کب کی پہاڑی بولیوں کی طرح نیست
 و نابود ہو گئی ہوتی۔ اب سے پچاس برس پہلے تک جب کہ
 (عود ہندی) اور (اُردو معلاے غالب) جیسی دل آویز و
 سلیس اُردو پیدا ہو گئی تھی، عموماً ہندوستان کے پڑھے لکھے
 روز مرہ کی باہمی خط و کتابت فارسی میں کیا کرتے تھے
 بلکہ آج بھی ہمارے اطباء یونانی جو اپنے بیماروں سے
 اُردو میں بات چیت کرتے ہیں اور نسخے کی ترکیب استحال
 بھی اُردو ہی میں بیان فرماتے ہیں، جب نسخہ لکھ کر دیتے
 ہیں تو اُس میں وہی آمیختہ و بیضہ و ریختہ کا آسختہ
 دھرایا جاتا ہے۔ چشم بدور ابھی ایسے لوگ موجود ہیں اور
 خدا تا دیر اُن کو سلامت رکھے جو اُردو کی ترکیبوں اور
 قواعد سے باوجود عربی و فارسی دانی کے معض نا آشنا
 ہیں اور اُن کو (آبرو) و (حاتم) اور (میر و میرزا) کی پرانی

اُردو کے استعمال پر ذرا بھی اچنبھا نہیں ہوتا، اگر تو کا جائے تو کہہ دیتے ہیں کہ یہ تو اُردو ہے جس کا مطلب بالفاظ دیگر یہ ہوا کہ اُردو میں غلط سلط سب استعمال جائز ہے۔ اس زمانے تک اُن بوسیدہ خیالات کا تاڑہ رہنا بغیر کسی سبب کے نہیں ہو سکتا، وہ سبب یہی ہے کہ اُردو کی ابتدا عموماً معمولی بازاری لوگوں سے ہوئی اور ایک مدت مدید تک اُنہیں کے دماغوں، اُنہیں کی زبانوں میں گھومتی پھرتی رہی، جب پڑھے لکھوں نے تھوڑا بہت منہ لگایا تو وہی الفاظ جن حرکات و تراکیب سے بازاریوں کی زبانوں پر جاری تھے، صعیح سمجھے گئے اور ایک عرصے تک اُن کی صحت و عدم صحت کی طرط علمی نگاہیں نہیں اُٹھائی گئیں (مرزا داغ)۔ جیسے فصیح الہاک کی زبان سے بے تکلفانہ بول چال میں خود ہم نے اپنے کانوں سے: آتیاں، جائیاں اور تفت (بفتح خا) وغیرہ جیسے الفاظ سنے ہیں، یہ سب انہیں سرورثی خیالات کا متعدی اثر ہے جو صدیوں تک دماغوں میں گھومتا رہا ہے۔ (ولی) کے کلام میں غیر فصیح الفاظ تین قسم کے ملتے ہیں۔ ایک ایسے جو ضرورتاً صعیح ہیں مگر تلفظاً گھٹا بڑھا کر بولے گئے ہیں۔ دوسرے وہ جو خالص دکنی یا تہیت ہندی بھاشا یا بالکل ابتدائی اُردو میں شمار ہوتے ہیں۔ تیسرے وہ عربی و فارسی الفاظ جو کہیں بسکون، کہیں بتحریک مستعمل ہوئے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک آدھ جگہ ایسے الفاظ بھی بندہ کئے ہیں جو معنی غلط ہیں۔ یہاں ان سب قسموں کے نمبر وار چند نمونے لکھے جائیں گے، باقی تہام الفاظ کی فرہنگ جداگانہ بنادی گئی ہے، نیز ایسے اچنبھی اور غیر معروف الفاظ جہاں کہیں دیوان میں واقع ہوئے ہیں اُن کے تحت میں موجود اُردو میں مترادفات لکھ دیئے گئے ہیں۔ اس مقدمے کے ساتھ پورا سرمایۂ دیوان موجود ہے اس لیے مثالوں کا لکھنا ضروری نہیں سمجھا گیا۔

(۲) اوپر ، یا پر کی جگہ (اُپر) سے کو (ستی) ، (سیتی) (سین) ، (سوں) کہا ہے - اسی وجہ سے ردیف نون میں وہ غزلیں لکھی گئیں جن کی ردیف (سین) ، (سوں) (سے) واقع ہوئی ہے۔ اگرچہ سے اور سین سوں کا وزن عروضی ایک ہے مگر قدیم روش تحریر دکھانے کے لئے نون کی ردیف میں یہ غزلیں درج ہوئی ہیں - یہی حال (کوں) (کو) کا ہے - (تجہ) ، (مجہ) تیرے میرے کے مترادف ہیں۔ جس طرح اس زمانے میں پیار ، (پیاس) ، (کیا) ، (بیاس) وغیرہ کو یاے تختانی سے لکھ کر (پار) ، (پاس) ، (کا) (باہ) کا ہم وزن پڑھتے ہیں اسی طرح اُس زمانے میں عموماً (لکھا) ، (لا) ، (بولا) ، وغیرہ کو (لکھیا) ، (لیا) ، سنیا ، لکھتے مگر وزن میں وہی دو حرف پڑھتے تھے - نیز اس کے برعکس (دنیا) ، (دریا) وغیرہ بعض فارسی الفاظ لکھتے تختانی کے ساتھ مگر پڑھتے بحدت تختانی مثلاً:—

شہر سے ہے وہ ہم بازو ہمیشہ
(دریا) سے ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

عجب قلعہ ہے واں اک باقرینہ
انگھوٹھی میں (دنیا) کی جیروں نگینہ
نہیں ، کوئی ، ہوئی ، کو جا بجا (فح) کے وزن پر کہا گیا
ہے ، سینے کو (سنا) سین (ظرت) کو (منیں) ، (سوں) ،
تسبیح کو (تسبی) ، نزدیک کو (نزیک) یا (نک) ، رنگ
کو (رنگ) ، جنگل کو (جگل) ، سورج کو (سرج)
میتھ کو (مٹھا) ، لے جانے کو (لجانے) ، بتی کو (بتی) غیر مشدد ،
اتنا کو (اتا) ، چاہے کو (چہے) ، جہاں ، (جس جگہ) کو جاں توتا
کو (تتا) ، لگی کو (لاگی) ، جلاے یا جلے کو (جالے) ، چاند کو (چند) ،
دیوانہ کو (دوانہ) ، کھاؤں کو (کھاؤں) ، دیکھنے کو (دکھے) ،
باندھے کو (بندھے) ، بندھا ، آندسو کو (آنجھو) ، انجھواں

بھگھا کو (بھاگھا) دلی لگی (داگھی)۔

(۲) بو جھو (سمجھو) کیتا (بیانے معروف) : (کرتا) پرت
پریت (محبت) نین (بتحریک اوسط) نین (بسکون اوسط)
نیناں، اور انکھاں، انکھیاں (آنکھ آنکھیں) پیا، پی، پیو،
پیتم، سری جن، سجن، ساجن، لالن، سندر، (خطابات معشوق)
جن نے، اُن نے (جس نے، اُس نے) انیندی نین (خھاری آنکھ)
توجا، دجا، دوسرا، جگ، جگت، (زمانہ) ہور بروزن ہر۔
نیز ہور بروزن غور (اور) دیکھر، آکر، جا کر، ہوکر وغیرہ
کی جگہ صرف (دیکھے، آ، جا، ہو، جی، جیو، من، دل، جی)
کنے، کن (پاس) تیں، توں (تو) تک (ذرا) نت (ہمیشہ)
اپس، اپس کا (اپنا) نش دن (رات دن) درس درس (دیدار)
بچن (بات) دارپن (آئیہ) کیوں کہ (اُس طرح) جوں کر،
بجیوں کر (جس طرح) بھیتر، بھتر، اندر، نمن نہط (طرح)
برہ، برہا (فراق) ین، بنا (بغیر) گھت (خاطر) پھر کے
(دوبارہ) تونچھ وونچھ (وہ، وہی، توہی، تیرا) وھانچھ
(وہاں ہی) رین رین (رات) تسپر (اُس پر) جات ہوں (جاتا ہوں)
کینی ہے (کی ہے) سپس (سر) پپر (درد) بسونا (بھولنا)
ستنا (تالیدینا، پھینک دینا) نیچھ (نہیں) اچھنا (رہنا) چپ
(فضول)، یہ سب پرانی بھاشا کے الفاظ ہیں۔ جن کا بھائی
ولکھنؤ اور اُن کے اطراف میں عرصے سے وجود نہیں۔

(۳) طبع (بفتح با) شہر، مہر باں (بفتح ہا) داوات۔ فکر، ذکر
(بفتح کا) کفر (بفتح فا) غرض (بسکون را) صحن (بفتح حا)
ثلث (بفتح لام) اصل نقل (بفتح اوسط) جام نین (باضافت
فارسی) اُتر، پڑہ پکڑ کا قافیہ - شمع سقوط عین، مدح
(بتحریک اوسط) یہ اور ایسے بکثرت الفاظ ہیں جو لغت کی
مقررہ حد سے تجاوز کیے ہوئے ہیں۔ ایسی ہندویشیں اور ترکیبیں
جو ابتدائی زبان میں رائج تھیں بہت ہیں۔ مثلاً: —
تجیہ شہزہ خن خوار سے اتر کون سکے گا

تجھہ ناز ستہگر سے جھگڑ نون سکے گا
 ترے غم میں مری نیٹاں سے گر جاری ہو جیہوں اُتھ
 کریں تعظیم اس سیلاب انجھو کی کوہ وھاموں اُتھ
 سجن تجھہ بن ھیں گلشن کو گلشن کر نہیں گنتے
 بجز تیرے مہ روشن کو روشن کر نہیں گنتے
 ایک جگہ لفظ [تظلم] جو روستم کے معنی میں لکھ گئے
 حالاں کہ بمعنی فریاد ہے :-

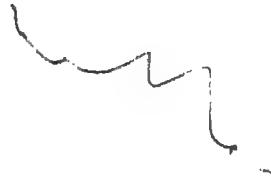
نہیں کوئی داد دیتا اُس کی جگ میں
 کیا تجھہ زلف نے جس پر تظالم
 کہیں کہیں یاے معررت و معجھول کو ہم قافیہ کر دیا ہے —
 جس کو لذت ہے سجن کے دید کی
 اُس کو خوش وقتی ہے صبح عید کی
 انھیں قافیوں میں کہتے ہیں :-

دل مرا موتی ہو تجھہ بالی میں جا
 کان میں کہتا ہے باٹاں بھید کی
 زائے روز اور ضاد ضطح اُر س اور ص کو باہم قافیہ
 کیا ہے :-

ھر زباں پر ہے مثل شانہ مدام
 ذکر اُس زلف کی درازی کا
 تو دکھا کر اُس کے مکھ کی کتاب
 عام کھویا ہے دل سے قاضی کا
 کشن کی گوپیوں کی نہیں ہے یہ نسل
 کہ ھیں سب گوپیاں رہ نقل یہ اصل

ان سب فروگزاشتوں کے ساتھ صحیح الفاظ کا استعمال
 بھی بکثرت موجود ہے - اگر اِس جگہ مذہبی ، سنی ، سنی -
 مجھہ ، تجھہ - سری جن ، سجن یا شمع جمع وغیرہ کا
 استعمال کیا ہے تو پچاس جگہ میں ، سے ، مجھے تجھے ، یار ،
 شمع ، جمع بھی لکھا ہے ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ غلط

الفاظ کا استعمال ابتداءً کیا اور پھر ترک کر دیا۔ یا یہ کہ دونوں ترکیبوں کو صحیح سمجھا جاتا تھا - غرض اس وقت کے ائمہ مترادفات کا وجود بھی اُس وقت موجود تھا —



فرہنگ دیوان ولی

جس طرح دیوان کے پڑھنے سے پہلے فرہنگ کا پڑھنا ضروری ہے، اسی طرح فرہنگ کے دیکھنے سے قبل چند باتوں کا ذہن نشین کر لینا لازمی ہے۔

(۱) دیوان کی کتابت عموماً اُسی روش اور املا پر رکھی گئی ہے جس طرح ولی کے زمانے میں تھی یا اُن پرانے لکھے ہوئے دیوانوں میں دیکھی گئی جن سب کی یہ ایک مکمل نقل ہے۔

(۲) وہ الفاظ جو اپنی کتابت کے لحاظ سے شعر کو ناموزوں بناتے تھے اُن کی روش تحریر عام آسانی کے خیال سے تلفظ پر رکھی ہے۔ مثلاً کوئی بر وزن تہائی فصیح اور صحیح لفظ ہے (ولی) نے اس کا استعمال بکثرت بر وزن 'کئی' (فح) کیا ہے، لہذا اس کو 'گئی' لکھ کر تحت میں 'کوئی' بھی لکھ دیا ہے۔ اسی طرح 'نہیں' بر وزن زمین (فعل) صحیح ہے مگر ولی نے اکثر صورت 'نا' کے ہم وزن نظم کیا ہے۔ اس (نہیں) کی کتابت میں ایک خصوصیت یہ بھی رکھی ہے کہ جہاں 'نا' کے ہم وزن ہے وہاں ہاے ہوز میں شوشہ نہیں لگایا البتہ دوسری قسم کی نہیں کر شوشہ دار لکھا ہے۔ پھر بھی احتیاطاً جو نہیں 'نا' کے وزن پر ہے اُس کے نیچے 'نا' لکھ دیا ہے۔

(۳) 'سوں'، 'کوں'، 'توں' جن کا وزن عروضی تلفظ سے نہیں بگڑتا، 'کو'، 'تو' کی جگہ لکھے گئے ہیں اور ان ردیفوں

(ب)

میں جو غزلیں ہیں وہ ردیفِ نون میں درج ہوئی ہیں تاکہ پرانی روشِ تحریر معلوم ہوئی رہے —

۴۔ عین اور ہاے ہوز (ہ) کے گرا دینے کا رواج قدما میں بکثرت تھا جس کا اثر (میر) و (مرزا) کے بعد تک رہا ہے اس کی وجہ بزرگوں کی نا واقفیت نہ سمجھنی چاہئے بلکہ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہمزہ (الف) کی طرح یہ دونوں حروف بھی حلقی ہیں اور ہندی بول چال میں ع کا تلفظ مہائل ہمزہ ہے اور ہاے ہوز بھی الف سے قریباً بہرِج ہے اس لیے جس طرح انف سے متصل حرف ما بعد کا سقوط آج تک جائز ہے اسی طرح اُس وقت 'ع' اور 'ہ' کا گرا دینا بھی معیوب نہ تھا۔ اس کی شناخت کتابت میں نہیں ہو سکتی۔ ناظرین اس موقع کو خود سمجھ سکتے ہیں —

(۵) بعض ایسے الفاظ جن میں 'و' یا 'ی' واقع ہے اُن کو بہجوری نظام بغیر واو یا یاءِ نظام کیا ہے جیسے اوپر کو 'اُپر' یا 'دوچے' کو 'دجا' اور 'بہتر' کو 'بہتر' ایسے موقعوں پر تلفظ کا لحاظ کرتے ہوئے واو اور یاءِ تعثانی کو نہیں لکھا ہے بلکہ پیش یا زبر اور زبر پر اکتفا کی ہے —

(۶) 'دریا' اور 'دنیا' کو دو چار جگہ 'درا' اور 'دنا' کے وزن پر نظم کیا ہے —



اسم : بفتح سین - اسم نام
اور دعا و وظیفہ -
اصل : بفتح یک اوسط باندھا
ہے صحیح صاد کے جزم
سے ہے۔

اکاس : سنسکرت کا لفظ ہے۔
صحیح آکاس بالاف مقصورہ
بمعنی آسمان -
اٹنگ : ہندی بھاشا - بمعنی
تھپا : یکرنگ -
اکن : ہندی بھاشا - آگ
گرمی۔

اگے : بالاف مقصورہ - آگے
پیش : پہلے -
الفت : پکڑنا : پرانا مکارہ۔
المت : کرنا۔

النگ : دو معنوں میں ولی
نے لکھا ہے۔ اول بجائے
سمت : جانب دوم چھلانگ
اور پھاند کے مفہوم میں۔
ایا : بغير مكه بجائے آیا۔
اندیشہ : برون تہیشہ کہا ہے
صحیح برون ہم پیشہ -
ایمانی : تلوار کی ایک قسم
ہے جو ایمان (شہر) کی
بندی ہو اور بمعنی اہل
ایمان۔

امرت بھون : میتھ بول

اور نواح دکن کی پرانی
بول چال ہے۔ اتاول کا
بگڑا ہوا لفظ ہے۔ اتاولی
جلمدی کے موقع پر عوام ہند
کی بول چال ہے۔

اٹا - اٹا - اٹتی - اٹتی - اٹا
اٹلی : اس قدر -
اٹھا بھٹھا : اٹھا ہی اسی قدر
خاص دکنی بول چال ہے۔
اٹو : راے ثقیلہ کے ساتھ -
بجائے اتر۔

آ جانا : اول الف مقصورہ -
بمعنی انجان -
آکل جانا : پرانی بول چال
ہے یعنی پہچان جانا۔

آجھوں لگ : ابھی تک -
آچھایا : اٹھایا -
اٹک : جگہ مقام -

آچرج : تعجب، اچھیا -
آچو - آچھے : رہو رہے -
آدایاں : ادا کی جمع - اس
قسم کی ہر جمع خاص
دکنی ادا ہے۔

آدھک : (ہندی بھاشا) - زیادہ
بہت۔

اڑکا : بمعنی اڑی -

ارجن : ایک قدیم پہلوان جو
بڑا تیر انداز تھا۔

شہر میں سختی۔
 اُمنگ : بروزن پتلیگ، صحیح
 ولی نے بعض موتوں پر
 نون مخلوط کے ساتھ اُمنگ
 کے ہم وزن نظام کیا ہے۔
 افتو : راز۔ دل کا بہہ۔
 اُنکھاں : اُنکھیاں، اُنکھیں۔
 ہالف مقصورہ و نون مخلوط
 بروزن جہاں و ارماں
 و سوزن اُنکھ کی جمع۔
 اُنھوں کو : اُن کو۔ پرانی
 بولی ہے۔
 اُن کو : یعنی اُن کو۔
 اُن نے : اُس نے۔ یہ بھی پرانی
 بول چال تھی۔
 اُنچل : ہالف مقصورہ بروزن

اجل۔ بجائے اُنچل۔
 اوپر : پردی جگہ، اب متروک
 ہے۔
 اُوجھڑ : اصل میں قہاں کی
 جھڑپ یا روک کودتے ہیں
 مگر ولی نے تلوار کی روک
 یا جھڑپ کی جگہ کہا ہے
 اول : بتکشف، بجائے اول
 اھے (یا) اھی : بجائے دھے یا ہے۔
 کے کہا ہے۔
 انیندی نین : خماری اُنکھ
 مد بھری اُنکھ۔

ب

بادلی : بدلی، ابر، بادل۔
 بازگاہت : شہر سورت کے کسی
 مقام کا نام ہے۔
 باسی : دراصل باشی بمعنی
 باشندہ ہے۔
 بات : بمعنی راہ
 باج : سوا، علاوہ۔
 باتاں : زبان دکن میں بات
 کی جمع۔

باختر۔ فارسی زبان کا لفظ ہے۔
 زیادہ تر مشرق (پورب) اور
 کبھی مغرب کے معنی میں
 بھی بولا جاتا ہے۔ مفصل
 شرح فارسی لغات میں
 دیکھنی چاہئے۔ اور ملک
 خراسان کے ایک شہر کا نام
 بھی ہے۔
 باسک۔ سانپوں کا بادشاہ۔

اور قول کو کہتے ہیں -
بکتیری : بکتیر - ٹوہ کے
چالوں سے بلی ہوئی زڑہ
کو کہتے ہیں، لباس جلگ
بکسنا : نکلنا، کھلنا -

بل بل : عورتوں کی زبان میں
قربان -

بل جانا : قربان جانا -

بوجھ : سمجھنا : عقل -

بن، یقا : بغیر، سوا -

بلی - بروزن ولی، پہلوان،

قوی، بل والا -

بوجھنا، بوجھو : سمجھنا،

سمجھو، جانا -

بولیا : بولا، کہا، یہاں بھی

باندھیا (باندھا) کی طرح

یہاں تختانی کتابت میں

زیادہ ہے - ماضی مطلق

کے تلفظ اور تحریر میں

یہاں استعمال عام تھا -

بولنا، بواو : کہنا، کہو -

بھپاس : ایک راگنی کا نام -

بھار : بڑ وزن بار، باہر -

بھتیر : بھتیر، اندر، بھتیر

بھی اب متروک الاستعمال ہے -

بھینگ : کالا سانپ -

بھار : جھار -

بان : (ہندی بھاشا) تدر و
خندنگ - اور ایک قسم
کی ہوائی، جو پرانے زمانے
کے آلات حرب میں شامل
تھی -

باندھیا : اس قسم کے اکثر
الفاظ کا املا یہاں تختانی
کے ساتھ لکھا ہے دراصل
(باندھا) ہے -

بت سار : ہندی بھاشا، دھڑن
لتیرا -

براگی : بتکفیف یا بعد باء

موحدہ، بسعلی بھراگی -

بالے بال : بال بال، ایک، ایک
بال -

برہ یا برہا : (ہندی بھاشا)

ہجر، فراق -

بٹا : بوتہ، بواو، متحول فارسی

والے سونا چاندی گلانے

والی گھریا کو کہتے ہیں -

ولی نے بکھڑا وار کہا

ہے -

بستار : ساز و سامان، طول

کلامی، دفتر -

بسار، بسوا، بسونا، بھول

بھولا، بھولنا -

بچن - ہندی بھاشا میں بات

متروک ہے۔	بھنور: بھونرا، بروزن چنور
بیجلی: بجلی، برق۔	بھرتی: بھرت یعنی وہ راکھ
بیگ، بیگی: بروزن، بیگ	جس کو چوکی اور سلیاسی
نیگی، جلد، فوراً، یہ بول	بدن پر ملتے ہیں۔
چال خاص دکن و نواح دکن	بھوجن: کھانا، اُکس۔
کی ہے اور اب تک اہل	بیاضی: عمدہ اور منتخب
دکن بولتے ہیں۔	اشعار۔
بے مروت کر: بے مروت جان کر	بھوئیں: بھوم، زمین۔
بے مروت سمجھ کر، یہاں	بید: بیائے مجھول، حکیم
(کر) معنً زاید ہے مگر	طیب۔
(ولی) نے اکثر الفاظ نے	بید: بیائے مجھول، ہندوؤں
ساتھ اس (کر) کی پیچہ	کی مذہبی کتاب، اصل میں
لگائی ہے۔ جس کا ذکر	وید ہے۔ ان دونوں بیدوں
اپنے اپنے موقع پر ہوگا۔	کو ولی نے بیائے معروف
بھرتنگ: سادہ لوح۔ سیدھا	عید کے ہم وزن نظم کیا
سادہ۔	ہے۔ مگر اب یہ بلدش

پ

پتیا نا: اعتبار کرنا پتیا را	پات: ہندی بہاشا۔ پتا، پتے۔
(بیائے مخلوط) بھی اسی	برگ۔
سے ہے۔	پاتاں: تحمت الثری - زمین
پتی: پتی۔ بغیر تشدید نظم	کے نیچے۔
ہوا ہے۔	پاتنام: اردو لفظ ہے بمعنی
پتہ ہاری: پوچنے والی۔	نامزد۔ تحمت میں
پچھو، پچھو ہاروں: پوچھو اور	پتنگ: یعنی پتنگ (پروان) ولی
پوچھا ہوں، کا بدل۔	نے نون مخلوط سے نظم کیا ہے۔

(ح)

پھکا: پھیکا -	پچھے: یعنی پیچھے - پس -
پھول بن: گلزار، باغ، پھولوں کا جنگل -	پریت: (محبت) کا مخفف -
پھر: پھرن - پرانی اور قدیم بولی ہے، بسکون ہا بھی کہا ہے -	پریت: پہاڑ -
پھونچ، پھونچتی: ہر وزن چونچ - ہاے مخلوط کے ساتھ پھونچتی کی جگہ سوزوں کیا ہے -	پران: عوام دیہاتی اب بھی جان کے معنی میں بولتے ہیں -
پھنڈنگ: ہر وزن پٹنگ - درخت کی وہ تہلی جو سب تہلیوں سے اونچی ہو -	پتا: کلیجا - بغیر تشدید کہا ہے -
پی، پیو: پیا: ہر وزن فع و فاع و فعل - معشوق -	پو بسی: پرایا بس، بے بسی -
پیو (یا) پیو: ہلدی بھاشا بمعنی درد -	پروانگی: دکنی روزمرہ میں بمعنی اشتہار و اجازت مستعمل ہے - میر انیس کے کلام میں بھی موجود
پیتم: (ہلدی بھاشا) - صہم پر یتم ہے، معشوق بہت پیارا، عزیز -	پرم: پریم کا مخفف - محبت - پیار -
پیوے: پیوے	پرکھنے: یعنی پرکھنے کو -
	پشانی: پوشانی -
	پکار: قل، آواز -
	پگ: پانوں -
	پو: واو معدولہ - بجائے یہ پر -
	پور، پور: پہلا لفظ بمعنی طفل اور پورا (دیہہ) اور دوسرا پورے کا مخفف -
	پنتھہ: طریق - مذہب -
	پھاندا: پھندا -
	پھر کر، پھر کے: از سر نو، دوبارہ -

تسبی : تسبیح	تال ، تھاپ : گاتے وقت ہاتھ
تصویر کرنا : تصویر بنانا	پر ہاتھ مارنا - یا مجھڑے
پرانہ اور متروک معاورہ ہے	کی جوڑی -
تکڑی : ترازو ، تک	تان میں آنا (یا) گانا : گانے لگانا -
تل : تلے ، نہاچے	گانا -
تل مل : بظاہر تلسلا نے سے	تاج سری : سری مثل اور
ماخوذ معلوم ہوتا ہے ، جس	مساثلت کے لیے اہل دکن
کے معلی بے قرار ہونے کے	بولتے ہوں - مثلاً تمہارے
ہیں -	سری کا -
تھنا : تم ، تم کو	تپتی (یا) تپتی : شہر سورت
تن کے : اُن کے ، جن کے	میں ایک دریا ہے -
توں : بجائے تب ، تو	تجھہ : تہرے - تجھے -
توں : تو (ضمیر مخاطب) املا	تجھہ سار : سری کی طرح سار
میں نون زیادہ ہے	بھی اہل دکن کے روز مرہ
تئیں : ہر وزن فع ، صحیح تئوں	میں مثل کے معلی میں
ہر وزن فعل - بمعنی کو	شامل ہے -
تیں : تو ، تو نے	تجے : سوم - تیسرے -
تیونچھہ : تو ، تہرے ، تو ہی	تُرنگ : ہندی میں گھوڑے کو
تجھہ سے ، یہ خاص اہل	کہتے ہیں -
دکن کی بول چال ہے -	تدھاں : قدیم بولی میں تب
	کی جگہ بولتے تھے -
	تروار : (ہندی بھاشا) - تلوار
	تُرے پہ : تجھ پر
	تس سوں : اس لئے ، اس
	وجہ سے
	تسپر : اُس پر ، جس پر

(۱)

ت

تتے، تتا : توتا، شکستہ
تک : ذرا، خفیف
تھاؤں : جگہ، مقام
تھت : بھڑ
تھات : ساز و سامان، ارادہ، قصد
تھور : جگہ، پناہ

ث

ثلث : بتدریک لام لکھا ہے
صمیم بسکون لام ہے جو
خط کی ایک قسم ہے

ج

جات : جانا کا مستف
جال : جلا کر
جالا : جلا یا، جال
جالے : جلے
جامہ دو داسی : اردو زبان کی
فارسی ہے
جان : باخفاے نون - جہاں کی
جگہ
چپ کرنا : عبادت کرنا
جتے : ہر وزن ستے (فعل) بغیر
تشدید جتلے کی جگہ
جگ : جگت : دنیا، جہان، عالم
جل : پانی
جابل : غصے کی حالت، جل
جلا کر
جل پور : پلنگھت، پانی کی
جگہ
جودھار : پہلوان، شجاع
جوکھنا : تولد، وزن کرنا
جھات : دکنی زبان میں درخت
کو کہتے ہیں
جھانجھہ : بیخودی، بے تابی
غلانا
جھٹا : جھوٹا، کاذب

(ک)

جھڑ : جھڑی، سلسلہ
جھلجھلات : فصہ، غیظ و غضب
کا اثر، چمک، دمک
جھلجھل کرنا : چمکنا
جھلکار، جھلکان : جھلک
چمک
جی باندھنا : دل لگانا
جیوں : بروزن جوں، مثل
جیسے، جب سے
جیوں کہ، جیوں کر :
جنس طرح، جیسے --
جیوں گا : جیہذا، کھانا

چ

چا کھا : چکھا۔
چہل : طفل، مزاج، شوخ۔
چپ : فضول، بیوقوف، دکنی
روزمرہ ہے۔
چٹونا، چٹورا : بنا نا، کھیلچٹا،
لکھنا۔
چٹھیا : یاے، تختانی زائد :
چڑھا، ڈال کا املا بھی
قدیم ہے۔
چون : سندسکوت میں پاؤں اور
قدم کو کہتے ہیں۔
چکرت : چکر، گردش۔
چنچل : شوخ، بے قرار، اصل
میں خلط کے ہم وزن ہے
مگر ولی نے نون مخلوط سے
بروزن بچل روزوں کیا ہے۔
چند : ہندی میں دھال کے
پھول کو چاند کہتے ہیں، غالباً
اُسی کا مخفف چند ہے۔
چندر - چند : چندر بروزن بدر
بنون مخلوط (چاند)
چھبیللا : چھب والا، خوش وضع۔
چھلک بھری : نازوں بھری۔
چھے : چاہے کا مخفف۔
چیتل : صکرائی جانور، جو ہرن
کی طرح ہوتا ہے، مگر ولی
نے چیتے سے مراد لی ہے۔
چیرا : بروزن ہیرا، ایک قسم
کی ملمقش پگڑی۔ اُس
پر زری کا کام بھی ہوتا ہے
ولی نے اکثر اِس لفظ کو
لکھا ہے۔

ح ، خ

حلوائے بے دود: نرم چارہ، دراصل	حراسی: مربی میں چور اور
صعیح حلوائے بے دود ہے، دلی	تذاق کو کہتے ہیں۔
نے بجائے الفہائے ہوز لکھی ہے۔	حرب: بتحدریک اوسط کہا ہے،
ختم: بتحدریک اوسط موزوں کیا	صعیح بسکون ہے۔
ہے، ورنہ صعیح ختم بسکون	حساسی: تلوار یا، اور ایک
تا ہے۔	کتاب کا نام ہے۔
خلق: بنتیخ لام کہا ہے، صعیح	حسن: بتحدریک اوسط موزوں
بسکون ہے۔	کیا ہے، اصل میں حسن
خُنیا گر: فارسی لغت ہے،	بسکون سہن ہے۔
ناچلے گئے والا۔	حشر: بفتح شین باندھا ہے،
خوبی: ہر وزن بنی (قعل)	صعیح سکون سے ہے۔
کہا ہے۔	حکم: کاف کو متحرک کہا ہے
خوش باس: خوشبو۔	صعیح بسکون۔

د ، ذ

بتحدریک و سکون اوسط	دان: خدرات، پُن، صدقہ۔
اکثر لکھا ہے، اور پڑھئے اور	داوات: بجائے دوات۔
دیکھئے یعنی دیدار وسیق	دح: بظاہر د و حے (باغ)
دونوں معنوں میں مستعمل	کا مخفف معلوم ہوتا ہے
ہوا ہے۔	صاحب منتخب نے اُس
درشن: دیدار، زیارت۔	جگہ کو لکھا ہے جہاں کوئی
دریا: تلفظ میں یاے تختانی	چیز پوشیدہ ہو، نیز عربی میں
مخلوط ہے، دریا، بروزن دارا	نحی پھیلاؤ اور فراخی کا
نظام ہو ہے۔	مفہوم بھی رکھتا ہے۔
درآز: شکاف، رختہ۔	درپن: آئینہ۔
دستا، دسا، دستا، دستی:	درس، دارس: دونوں طرح یعنی

(م)

دھرم دھاری: ایمان والا، عالم	دکن اور نواح دکن میں
دھرم چاری اسی معنی	دسنا دیکھنے کے معنی میں
میں بولتے ہیں -	بولتے ہیں، باقی دسنا کے
دیا: مہربانی - بخشش -	مشققات ہیں -
دیدار دینا: صورت دکھانا	دکھا، دکھو، دکھ: دیکھا،
دیکھ: دیکھکر	دیکھو، دیکھ کے مشققات -
دنیا: بلوں مخلوط - بروزن	دکھ سرو: دکھ متانے والا -
دہال کہا ہے - صحیح کنگال	دل باندھنا: دل لگانا -
کے ہم وزن ہے	دوڑوں: دونوں -
دیول: دیوی کی جگہ -	دنتن: بلوں مخلوط، دانت -
مندر -	دنی: دنیا -
دیوے: دیا (چراغ) کی	دنیا: دریا کی طرح یہاں بھی
جمع	یہاں تختانی مخلوط ہے،
دئی: دی	صحیح گلیا کے ہم وزن ہے -
تبی: تپے: توہی اور توہے کا	دودھ: دودھ، دربارہ -
مخفف	دوجا، دجا، دوجے، دوسرا
تسیلا: تسنے والا	دوسرے، کہیں تلفظ میں
	واو معروف ہے، کہیں نداد
	دوے: دیوے کا مخفف (دے)

د، ذ

جو سیتاجی کو لے گیا تھا	راکھنا، راکھوں: رکھنا، رکھوں
رتن: بھرا	رام کلی: ایک راگنی کا
رج: خاک - جذبات شہوانی	ہندی نام -
پیدا کرنے والی قوت -	راوت: بہادر - شجاع
رسوئی: ہلود کی زبان میں	راون: لٹا کے راجہ کا نام -
کھانے کو کہتے ہیں -	ہندوؤں کا مشہور شخص

(ن)

رل جانا: مل جانا۔
رنگ و رس: رنگ و روشن۔
رنگ، رنگوں: بر وزن دگا و
رگوں یعنی مخلوط نون کے
ساتھ نظم کیا ہے۔
روؤ: روزینہ۔ وظیفہ۔
رہس: شوق۔ املگ۔
رین، رین: یاے تہستانی کے
سکون اور زہر سے موزوں

کہا ہے۔ اور دونوں سے مراد
رات ہے۔
زخم: 'خ' کے زہر سے کہا ہے
مگر صحیح جزم ہے۔
زینہ: لباس زرین۔
زلف: زلف کے لام کو بفتح کہا ہے
مگر جزم صحیح ہے۔
زنجیر کرنا: قید کرنا، چکرنا

س، شش

ساجن، سجن: معشوق۔ دلبر۔
سار: کاغذ۔ مگر ولی نے سل
کی جگہ لکھا ہے۔
سار: طرح۔
سہاقت: سہقت۔
ستے: سوتے ہوئے۔ (خوابیدہ)۔
ستی، سیٹی، سوں: بے۔
ست، ستا، ستنا: ڈال دینا
چھوڑنا، ترک کرنا،
بھلا دینا۔ حسب موقع ان
معنوں میں استعمال
کیا ہے۔
ست دینا: چھوڑ دینا، بھلا
دینا، پھینک دینا۔
سج: دھج۔ ادا، شان۔
سحر: جادو، بفتح حا نظم

ہوا ہے۔ صحیح سحر
: سکون کا ہے۔
سدا: سدا۔ ہمیشہ۔
سدا ستنا: عقل جانا، بھنود
ہو جانا۔
سرج: سرج کا مخفف۔
سرجنا: پیدا کرنا
سرجنا، سرچا: پھولنا۔ پھلا
سری جن: معشوق۔ ساجن۔
سری کا: طرح کا۔ سار۔ مثل۔
چیسے: تجھ سے سری کا
(تجھ سے) لکھی زبان ہے۔
سرکہ پيشانی: فارسی محاورہ ہے
بمعنی بددماغ۔ ترشرو
سکل: کل۔ تمام۔ پرانی بولی ہے
نکھنا: سوکھا کا مخفف۔

(س)

سہاگن : شوہر والی عورت	سکھاں ، سکھیاں ، سکھی : دوست
سہج : آسان ، سہل	سکھولی - ساتھی -
سہیلیاں : لام کے جزم سے بمعنی	ساو فی ، ساؤولی : (صفت
سہیلی - اور سہیلیاں نظم	معشوق) نمکین ، ملیح -
کیا ہے -	سانولی -
سیس : ہلکی میں سرد / فرق	سچرن : تسبیح - وظیفہ - رت -
کو کہتے ہیں -	سناسی ، سنیا سی : جوگی - فقیر -
شرم : ہنسی کا کہا ہے - صحیح	ہندو فقیروں کا ایک پنتھہ -
بسکون ہے -	سننا : ساننا (بھرنا - لٹھوڑنا) کا
شعر : غزل معنی کے میں -	مخفف -
شفا : بوعلی سینا کی کتاب	سننا : سینہ - چھانی -
(قانون شفا) کا نام ہے -	سننا : کنجوس ، خراب حال
شکر بچن : مہتہ بول -	سندور : معشوق یا راجسین
شکل : ہفتہ گف کہا ہے ،	سنسار : دنیا ، جہاں
صحیح بسکون ہے -	سنکات : نون مخلوط کے سانہہ
شہسیہ : منطق کے ایک	نظم ہوا ہے - ساتھی -
رسالے کا نام ہے -	سنکمت ، رفاقت
شوقوں : شوق میں -	سنگرام : نون مخلوط - بمعنی
شیر فی : شیریلی - مٹھیلی -	جنگ و جدال - سندسکرت
شیریں : سخن شیریں -	کا لفظ ہے
	سنگل : زنجیر -
	سنگم : ساتھی - ساتھ - ہمراہ -
	ہمراہی
	سنیا : پیارے مخلوط - سننا
	سنیا ، سننا : کتابت میں پیارے
	مخلوط زائد ہے ، سننا
	سانا ، (بھرنا) لت پت
	کرنا) سون : سے

(ع)

ص، ض، ط، ظ، ع، غ، ف، ق

صافی : صاف - صفائی --	صہد : بھٹھریک اوسط نظم
صحن : مٹھریک اوسط کہا ہے	کہا ہے : صحتیح بہ
صحتیح صان کے جزم سے ہے۔	سکون ہے -
صفاء ' صفے : صفحہ - صفحے -	غصہ ، غصے : بغیر تشدید
صورت پکڑنا : شکل اختیار	صان - بجائے غصہ - غصے
کرنا - صورت بروزن توت	(مشدد)
بھی کہا ہے --	غیر : بجڑ - سوا - علاوہ -
ضعیف : ضعیف کی جگہ -	فائده فوان : تصوف و اخلاق
طبع : مٹھریک البا بجائے	کی کتاب کا نام ہے - مرتبہ
طبع (باے ساکن)	حسن دہلوی معاصر امیر
طرت : سکون رالکھا ہے -	خسرو -
صحتیح بالفتح ہے -	فجر : بہ فتح فا کہا ہے
ظہور : نون مخلوط - ایک	صحتیح بہ سکون ہے -
تسم کا ستار جس میں	فروع : بفتح را کہا ہے - صحتیح
توبلا لگایا جاتا ہے - تاء	بہ سکون -
قرشت سے بھی لکھتے	فکر : بفتح کاف کہا ہے، صحتیح
ہیں -	بسکون ہے -
ظلم : بہ فتح لام کہا ہے -	فوارا : فوارے : بغیر تشدید
صحتیح بہ سکون ہے -	واو - صحتیح فوارہ مع
عرق : بہ سکون رانظم کیا ہے	تشدید واو
صحتیح بھٹھریک --	قانون : ایک باجا جس
عقل : صحتیح بہ سکون عین	میں ایک تختے پر
ہے -	بہت سے تار لگے ہوتے
عذیر : نون مخلوط بروزن اثر	ہیں - نہز شیخ برعلی
صحتیح عذیر بروزن قنبر	سیلدا کی ایک کتاب کا
(فعلین) مشہور خوشبو -	نام ہے -

(ت)

قبر : بتحریر یک با - صحیح قبر
(بسکون با)
قدر : بفتح دال صحیح - ولی
نے (بسکون دال) کہا ہے -

قلا : قلعے : قلعہ - قلعے -
قوال : بغیر تشدید واو نظام
کیا ہے - صحیح بہ تشدید -

ک

کال : وقت اور قحط کے سوا ' سانپ '
تاریک اور قضا کے معنی
میں بولا جاتا تھا -
کاسی : کاشی (شہزادہ آباد)
کال : کہاں کا مخفف -
کانزرو دیس : کانورو بلنگال کے
ایک شہر کا نام ہے - جہاں
جادو کا زیادہ رواج ہے -
گہل : سخت ، دشوار - دانلی
زبان کا لفظ ہے -
گہت : حسد ، رنج -
گتے : کتلے ، کس قدر - بغیر
تشدید بھی کہا ہے -
گتا : ہلاک کرنے والا زعر ، زہریلا
گتک : سنسکرت میں لشکر
کو کہتے ہیں -
گتھا : گتھا ، مالا - نون
مخلوط سے لکھا ہے -
گتھلا : صفت معشوق -
گدھاں : کب
گدھی : کبھی

کرا : اس کا استعمال بطور
حشو و زوائد قدیم بول
چال میں تھا - جس سے
ہو کر یا بن کر کا مفہوم
سمجھا جاتا تھا -
کر کر : پرانی زبان ہے ، اب
صرف کر ، یا کر کے بولتے
ہیں -
کرسکے : کرے -
کریلا دھار : دکن میں چوتی
کی خاص وضع کو کہتے
ہیں -
کرے ، کرے : کرنا ہے -
یہ بھی پرانی بولی ہے
کیے -
کڑاڑ : کڑاڑ -
کسل : عربی کا لفظ ہے ، بمعنی
تکلیف ، تکان -
کسو : کسی ، پرانی زبان ہے -
کسوت : لباس -
کشن : صحیح کشن (بسکون)

(ص)

کھنڈ : زمیں یا مکان کا حصہ۔	شیں (پاکرشن - کھیاچی
کھلیا : یاے مضبوط جوڑاںد ھے	کا نام جو ہلدووں کے
کھلا -	اوتار ھیں -
کھو : بہاے مضبوط کھو کی	کل کل : کاؤ کاؤ ، بک بک -
جگہ -	کلول : مصیبت ، بلا -
گئی : کوئی ، دلی نے بکثرت	کن ، کنے : پاس ، قریب -
بر وزن (فع) نظام کیا ھے -	کن نے : کس نے -
کیٹنا : کرتا کی جگہ کہا ھے -	کٹواں : چاہ بر وزن فعلن کہا ھے -
کیٹک : اصل میں کئی ایک	گڈوں : کو ، املا میں نون زائد ھے -
تک ھے -	گڈوں : بروزن (فع) کہوں -
کیڑوں کہ : کہوں کہ ، کس طرح	کھاں : کان ، معدن -
دھلی میں اب تک پڑاے	کھاؤں ، کھانا : کھلاؤں ، کھا جانا
آدسی بھلتے ھیں -	کھسلنا : پھسلنا ، جگہ سے ہٹنا ،
کیفی ، کیفی : کرنی ، کرنے کی	سرکنا -
جگہ -	گھستان : کو ہستان کا مخفف -

گ

گڑ : اصل میں گڑہ بمعنی	گازرست : گاز رکھہ -
گڑھی (مکان) ھے -	گال : گلا ، گیا کی جگہ گال ، گھا
گھروا : گھر -	کھا ھے -
گگن : آسمان -	گپتی : وہ تلوار جو لکڑی میں
گلابہ : فارسی لفظ ھے ، یعلی	چھپی ہوتی ھے -
گڑا -	گھٹ : خاطر ، من -
گل : مچھلی پکرنے کا گانٹا	گجگری کا ، چوڑا : جوڑے کی
سولی -	ایک دکنی وضع ہوتی ھے -
گڑپی : کوشن جی کی سہیلی	گرم : بفتح اوسط کہا ھے ، صحیح
گوش کرنا : سلنا -	بسکرن ھے -

(ق)

ہوے بال -

گوشہ پکڑنا: گوشہ گیری
کھنا لے: کھونکھروالے، کھلے

ل

لوہو: لہو، خون -

لائن: صفت معشوق -

لیلاؤتی: ہندی کا لفظ ہے

لت پتا: البیلا، کبج ادا، رنگیلا -

اس کے کئی مفہوم ہیں:

لتاری: لتیرا -

(۱) ہندوستان کے ایک راجہ

لتک: ادا، دھج -

کی بیٹی، (۲) عیہ کرے

لتک کر (یا) کے چلنا: ادا سے

والی ضرورت (۳) علم حساب

چلنا، جھوم کر چلنا -

و ہندسہ کی کتاب جس

لجا، لجاویں: لے جا لے جائیں -

کا ترجمہ فارسی میں فیضی

لگ: تک کی جگہ بولتے

نے کہا ہے، ولی نے نمبر (۳)

بولتے تھے -

کے معنی میں لکھا ہے -

لگن: صحبت، لاگ -

لگنا: نظر آنا، معلوم ہونا -

لوم: لومڑی -

لون: نسک، نون (نون سے

بھی کہتے تھے -

م

صحیح بسکون ہے -

ماس: گوشت

متھا، متھے: میتھا، میتھے -

مان: (۱) عزت، قدر (۲) غرور -

شیریں -

تمکنت: اغماض

منجھ: میں، میرا، میری -

مانند: بروزن ماندہ باندھا ہے

میرے -

صحیح آئند کے وزن پر ہے -

محل: پانہ ہنا: گھر بنانا -

مت: بمعنی شاید (احتمال)

معد: شراب، نشہ -

مثن: بفتح اوسط، کہا ہے -

(ر)

مڑ : مڑھی - اصل مڑوں مڑے
 معہاے ہوزے -
 مکھ : مکھہ ، دھن -
 من : جی ، دل ، خاطر -
 مندا : نون مستحلوط ، پروان مدا
 بمعنی بند -
 منڈل : ڈھول -
 منسا : منسا ، ارادہ -
 منگے : منگا : چاے ، چاہا -
 منگتا : مانگتا کا مستخف -
 منگل : مریخ (ستارہ)

منیں : منیں - اظرف
 من ہرن : معشوق ، مقودہر
 موهن : دلہا ، من بھاوتنا -
 موهن : معشوق ، دلہا -
 مرگ : ہرن : آغوس
 موهنا : لہانا ، فریشتہ کرنا
 لیے لیکنا -
 مہر بان : مستحیح مہربان
 (بسکون ہا)
 میا : مروت ، لکاظ ، محبت

ن

ناقہہ جافا : ہت جانا اور تل جانا -
 ناد : آواز -
 نال : پاس - پلجاب مہن ہوں
 بولتے ہیں -
 فانوں : بروان گانوں ، نام -
 فہمت : نہایت ، بہت ، سراسر
 نرا -
 فمت : ہمیشہ ، مدام -
 فچھل : پاک ، صاف -
 فہرک : ندر ، بے خوف -
 فرسل : بے کدورت ، صاف -
 فزک ، فزیک : نزدیک ، پاس -
 فس : دانت -

نکسنا : نکسنا ، ابھرتا -
 نکو : نہیں ، خاص نکلی ہوں
 چال ہے -
 نکھہ : ناخن ، ولی کے شعر
 میں ادا اور طرح کا
 مقدمہ پایا جاتا ہے -
 نڈیر فمت : نگہرا ، ہرجائی
 فہار کونا : نماز پڑھنا -
 فہما : فہم : طرح ، مثل -
 فنگا ، فنگے : پروان نگا - نگے
 (نون مستحلوط) بمعنی پڑھنا -
 فر : ناخن ، عوام ہاے ہوزے
 بھی بولتے ہیں -

(۵)

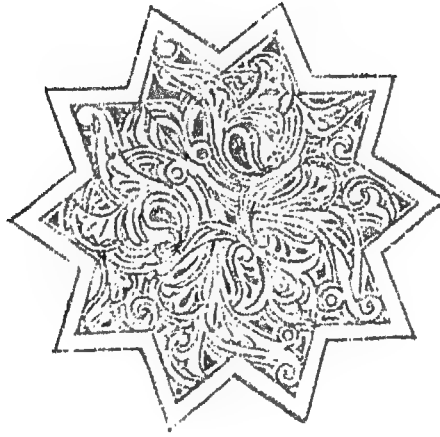
نور فین : نور چشم ، نور نظر -
 نہان ، نہانا : ہاے مخلوط
 سے نہان اور نہانا (غسل)
 کی جگہ لکھا ہے -
 نہیں : صحیح بروزن (فعل)
 مگر وائی نے بکثرت نہ
 (فع) کے وزن پر سوزوں
 کیا ہے ، خاص دکنی بول
 چال ہے -
 نہینچھہ : بھنٹہ ہاے ہوز
 بسعنی نہیں ، بے خاص

و ' ۵ ' ی

واژم : غالباً دکنی زبان میں
 انار کو کہتے ہیں -
 ورد : وظیفہ - اوراد -
 وو : وہ - پرانی کتابت میں
 دونوں واو ہوتے تھے
 " اس " کے موقع پر بھی
 ولی نے وہ کہا ہے -
 وہانچھہ : وہاں سے ، وہیں
 سے ، دکنی لہجے میں
 ہاے ہوز کو خفیف جھٹکے
 سے بولتے ہیں -
 وھچھہ : وہی - یہ بھی دکنی
 بولن ہے -
 وے : وہ -
 ہات : دکان ، بازار -
 ہتھیلہ : ہت کرنے والا ، ہتھی -
 ہردا : دل ، جی ، سن -
 ہلاس : خوشی ، شادمانی -
 ہہن ، ہہنا : ہم -
 ہندو : صحیح بروزن ہندو
 (فعلن) یعنی اہل ہند -
 ہنس : صحیح بروزن آنس
 ہلس : مگر ولی نے بس
 کے وزن پر ہون مخلوط سے
 کہا ہے ، ایک دریائی
 جانور کا نام ہے -
 ہو : ہوکر -
 ہور : ہوا ، مجھول ، نیز

(ت)

بروزن پر ، اور (عطف) کی جگہ یو : یہ ، پرانا املا واو سے ہے
دکنی بول چال ہے - یوں کر : اس طرح
ہو گئی : بروزن ہوئی - یونچھہ : اس لئے دکنی بولی
وے : ہووے کی جگہ - ہے -
ہیا : دل ، کلھجا ، جرأت یہ : اس -
ہے گی : ہے کی جگہ ، جہا اب
بھی بولتے ہیں -



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

دیف الف

۷

(۱)

کہتا ہوں ترے فانوں کوں میں وردِ زباں کا
کہتا ہوں ترے شکر کوں عنوانِ بیاں کا
جس گردِ اُپر پاؤں رکھیں ترے رسولان
اُس گرد کوں میں کھل کروں دیدۂ جاں کا
مجھے صدقِ طرہٴ عدل سوں اے اہل حیا دیکھہ*
تجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ کہاں کا
ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشیدِ حقیقی
یو بوجھہ کے بلبل ہوں ہر اک غنچہ دہاں کا
کیا سہم ہے آفاتِ قیامت سستی اس کوں کا
کہایا ہے جو گئی تیر تجھہ اُپر کی کہاں کا
جاری ہوئے آنجھو میرے یو سبزۂ خط دیکھہ +
اے خضرِ قدم! سپر کر اس آبِ رواں کا
کہتا ہے ولیِ دل سستی یو مصرعِ رنگین
ہے یادِ تری مجھ کو سببِ راحت جاں کا

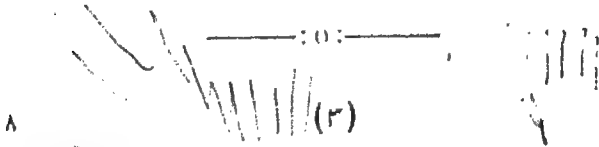
* بسبب کے چہرے ہوئے دیوان میں یہ مصرع اس
اس صادمداقت کی طرف اہل حیا دیکھہ — شق
+ دیکھہ
مراہی کا

(۲)

الہی! رکھ مجھے تو خاک پا اہل معافی کا*
 کہ گھلتا ہے اسی صحبت سے نسخہ نکتہ دانی کا
 کیا یک بات میں واقف مجھے راز نہانی کا
 لکھوں غنچے اُپر حوت اُس دھن کی نکتہ دانی کا
 کتابت بھیجی ہے شمع بزم دل کو اے کاتب
 پر پروانہ اوپر لکھ سخن مجھے جاں فشانی کا
 عزیزاں بعد مرنے کے نہ بچھو تم کہ تنہا ہوں
 پر دہ دل پر خیال اُس یار جانی کا
 چھپا کر پردہ فافوس میں رخ شمع گریاں ہے
 سنیا ہے جب سوں آواز تری روشن بیانی کا
 پرت کی بزم میں تاسرخ روئی مجھ کو ہو حاصل
 نہیں سوں اپنے دے ساغر شراب ارغوانی کا
 بجا ہے گر کرے پرواز رنگ چہرہ عاشق
 ہوا ہے ذوق موہن کو لباس زعفرانی کا
 ترے مکھ کی صفائے حیرت افزا لکھ سکے کیوں کر
 قلم ہے جوہر آئینہ ناصات مانی کا
 رہے وہ سو کھر جیوں دیدہ تصویر حیراں ہو
 لکھ گر خامے موسوں بیاں مجھے ناتوانی کا

یہ مطلع کسی اور قلمی یا مطبوعہ دیوان میں نہیں
 دیکھا گیا۔ صرف بتبئی کے مطبوعہ دیوان میں چھپا ہے۔ اگرچہ
 اس کی زبان بالکل صاف ہے مگر یہ خیال کر کے کہ ایک جگہ اُن
 کے نام سے منسوب ہے درج کر دیا گیا۔
 * میں نے لکھا

شراب جارے ساقی سون مت کر منع اے زاہد
یہی ہے مقتضا عالم میں ہنگام جوانی کا
وہی جن نے نہ باندھیا دل کو اپنے نو نہالاں سوں
نہ پایا اُن نے پہل ہرگز جہاں میں زندگانی کا



ہوا ہے دل سرا مشتاق تجھے چشم شرابی کا (۴)
خراباتی اُپر آیا ہے شاید دن خرابی کا
کیا مدھوش مجھے دل کو انیندی نیں ساقی نے
عجب رکھتا ہے کیفیت زمانہ نیم خوابی کا
خط شہرنگ رکھتا ہے عداوت حسن خواباں سوں
کہ جیوں خفاش ہے دشمن شعاع آفتابی کا
ند جاؤں سخن گلشن میں کہ خوش آتا نہیں مجھ کوں
بغیر از ماہ رو ہرگز تہاشا مہتابی کا
نہ بوجھو اب ہوا ہے م سخن وہ دلبر رنگیں
لب تصویر پر ہے رنگ دائم لاجوابی کا
پری رخ کو اُتھانا نیند سوں بر جا نہیں عاشق *
عجب کچھ لطف رکھتا ہے زمانہ نیم خوابی کا
نہ جانوں کس پری رو سوں ہوا ہے جا کے ہم زانو
کہ آئینے نے پایا ہے لقب حیرت مآبی کا

* یہ شعر اس طرح بھی دیکھا گیا —

پری رو کو اُتھایا نیند سوں بر جا ہے اے عاشق
عجب کچھ لطف رکھتا ہے نگہ چشم شرابی کا

ولی سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے
نہیں وہ آشنا اے یار ہرگز بے حسابی کا

—: 0 :—

۷

(۴)

نہیں سنتا کوئی احوال میری دل فکاری کا
کہوں کس سوں گریباں چاک کر دکھ بے قراری کا
عجب نہیں اُٹھکے بے تاب سوں سرمارے کنارے پر
سنے گر ماجرا دریا ہمارے اشک جاری کا
ترے غم میں نکلتا ہے جو باہر نین سوں آنسو
دوجا گوہر کہاں ہے جگ ہمیں کس کی آبداری کا
تیری وَوَا انتظار ہے کہ جس حد ہوَر نہایت نہیں
شکایت کس کئے جا کر کروں اس انتظار کا
ہوئی ہے آرسی جوگن ترے مکھ کے تصور میں
بہبھوتی مکھ پہ کیا * دم مارتی ہے خاکساری کا
سدا ہے کہتا ہے راستی کے دم + میں یک پگ پرسوں جیوں جوگی
ترے قد سوں لگا ہے دھیان سرو جو ثباری کا
ولی انکھیاں کی کر داوات پتلی کی سیاہی سوں
لکھیا تیری صفت کوں لے † قلم معنے نگاری کا

—: 0 :—

۱۱

(۵)

طالب نہیں ماہ و مشتری کا
دیوانہ ہوا جو تجھ پری کا

* لے کر

+ دم سادھ

* لے

یو غمزہ شوخ ساحری فین
 اُستاد ہے سحر سامری کا
 تجھ تل سے اے * آفتاب طلعت
 مہنوں ہوں ذرہ پروری کا
 کفار فرنگ کون دیا ہے
 تجھ زلف نے درس کافری کا
 تیرا خط خضر رنگ اے شوخ
 سلطان ہے خشکی و تری کا
 سوں سر سوں قدم تلک جھلک میں
 گویا ہے قصیدہ انوری کا
 خورشید سوں ہمسری کرے ہے
 چیرا ترے سر اُپر زری کا
 اے غنچہ نہ فخر کر کہ یو دل ^{سیرِ بختیں}
 تکہ ہے پیا کی بکتری کا
 پایا ہے جو کوئی دولت فقر ^{بے کی زرہ}
 مشتاق نہیں سکندری کا
 پھیکی لگے اُس کون شان دولت
 چاکھا جو مزہ قلندری کا
 کہتا ہے ولی پکار یو بات
 بندہ ہوں پیا کی دلبری کا

—:0:—

یگایک مجھہ دسا یک شہ جوان اسوار تازی کا
 کہ جن نے حق سوں پایا ہے خطاب عاشق نوازی کا
 نرنگ نرنگ میرے کرم کر کر فصاحت ہو رہا بلاغت سوں
 کھاوہ * سرو قد مجکوں سخن یو سرفرازی کا
 محبت یار بے پروا کی سینے میں ہے رات ہو رہا دن
 یہی مطلب ہے رات ہو رہا دن نوازی ہو رہا نوازی کا
 مجھے بولیا کہ تو واقف نہیں عشق حقیقی سوں
 تو بہتر یوں ہے جا دامن پکر عشق مجاوی کا
 سنیا ہوں جب سوں یہ فکرتہ ولی شیریں سخن سیتی
 لگیا ہے تب سوں شیوہ جی کو میرے عشق بازی کا

—————:0:—————

شغل بہتر ہے عشق بازی کا
 کیا حقیقی و کیا مجاوی کا
 ہر زبان پر ہے مثل شانہ مدام
 ذکر اُس زلف کی دراوی کا
 ہوش کے ہاتھ میں عنان نہ رہی
 جب سوں دیکھا سوار تازی کا
 تیرے تیرے دکھا کر اُس کے مکھ کی کتاب
 علم کھویا ہے دل سوں قاضی کا

* اُس

+ مجھے بولیا کہ گر عشق حقیقی سے تو واقف نہیں

آج تیری نگہ نے مسجد میں
 ہوش کھویا ہے ہر نمازی کا
 گر نہیں راز فقر سوں آکا
 فخر بے جا ہے فخر رازی کا
 اے ولی سرو قد کون دیکھوں گا
 وقت آیا ہے سرفرازی کا

—————:0:—————

۷

(۸)

جگ منیں دو جا نہیں ہے خوب رو تجھے سار کا
 چاند کون ہے آسماں پر رشک تجھے رخسار کا
 جب سوں تیری زلف کون دیکھا ہے زاہد نے صنم
 ترک کر تسبیح کو ہے مشتاق تجھے زناں کا
 دل کو میرے تب سستی حاصل ہوا ہے پیچ و تاب
 جب سوں دیکھا پیچ تیری لت پتی دستار کا
 تجھے دل کی خاک رہے جب سوں ہوا ہوں اے پیا
 تب سوں تیرا نقش پا تکیہ ہے مجھے بیمار کا
 بلبلیں گر یک نظر دیکھیں ترے مکھ کا چمن
 پھر نہ دیکھیں زندگی بھر مکھ کدھی گلزار کا
 بحر بے پایاں نے مجھے آنجھو سستی پایا ہے فیض
 ابر نیساں عبد ہے مجھے چشم گوہر بار کا
 تک پس کا مکھ دکھا اے راحت جان و جگر
 ہے ولی مدت سستی مشتاق تجھے دیدار کا

—————:0:—————

دیکھنا ہر صبح تجھے رخسار کا
 ہے مطالعہ مطلع الانوار کا
 بلبل و پروانہ کرنا دل کے تئیں
 کام ہے تجھے چہرۂ گلزار کا
 صبح تیرا درس پایا تھا صنم
 شوق دل مشتاق ہے تکرار کا
 ماہ کے سینے اُپر اے شمع رو
 داغ ہے تجھے حسن کی جھلکار کا
 دل کو دیتا ہے ہمارے پیچ و تاب ✓
 پیچ تیرے طرۂ طرار کا
 جو سنیا تیرے دھن سوں یک بچن
 بھید پایا نسخۂ اسرار کا
 چاہتا ہے اس جہاں میں گر بہشت
 جا تھا شا دیکھ اُس رخسار کا
 آرسی کے ہاتھ سوں درتا ہے خط
 چور کوں ہے خوت چوکیدار کا
 سرکشی آتش مزاجی ہے سبب
 ناصحوں کی گرمی بازار کا
 اے ولی کیوں سن سکے ناصح کی بات
 جو ہے دیوانہ پری رخسار کا

(۱۰)

یاد کرنا ہر گھڑی اُس یار
 ہے وظیفہ معیہ دل بیمار کا
 آرزوے چشمہ کوثر نہیں
 تشنہ لب ہوں شربت دیدار کا
 عاقبت ہوے گا کیا معلوم نہیں
 دل ہوا ہے مبتلا دلدار کا
 کیا کہے * تعریف دل ہے بے نظیر
 حیاتِ حوت اُس مخزن اسرار کا
 گر ہوا ہے طالب آزادی
 بند مت ہو سبب و زناں کا
 مسند گل منزلِ شبنم ہوئی
 دیکھہ رتبہ دیدہ بیدار کا
 اے ولی ہونا سرتی جن پر نثار
 مدعا ہے چشم گوہر بار کا

(۱۱)

گر میری طرف ہو گزر اُس شوخ پسر کا
 سب راہ کروں فرشِ افس نور نظر کا
 مقصود کا تیار کروں جلوۂ بے دود
 تجھ لب سستی گر ہاتھ لگے تنگ شکر کا
 اے نور نظر جب سوں تو آیا ہے نظر میں
 پلکان کو کیا شانہ ترے موے کمر کا

مکھہ کے دکھ بعد سکندر
 بنا وے اگر آگینہ قہر کا
 بجز آتش خاموش لب یار
 رہم نہیں عالم میں ولی داغ جگر کا

:O:

۷

(۱۲)

لیا ہے جب سوں موہن نے طریقہ خود نہائی کا
 چدھیا ہے آرسی پر تب سوں رنگ حیرت فزائی کا
 اپنی اپس کی زلف کافر کیش کی جھلکار تک دکھلا
 کہ زاہد بے خبر دم مارتا ہے پارسائی کا
 سرج کون گرا جازت ہو تو آوے سیس سوں چل کر
 کہ اُس کون شوق ہے تجھے آستان پر جہہ سائی کا
 مرے دل کی حقیقت یوں ہوئی ہے شہرۂ عالم
 کہ جیہوں مشہور ہے مذکور تیری دُربائی کا
 کرے تا تجھے پری رو سے طلب یک بوسۂ شیریں
 لیا ہے اس سبب دل نے مرے شیوہ گدائی کا
 جو گئی تیری سیہ چشماں کون سمجھا بے مروت کر
 بھروسا کیوں کہ ہووے اُس کو تیری آشنائی کا
 سجن کی انجمن میں تب ہوے ہر یک طبع شیریں
 ولی چرچا اُجھے مجلس میں جب طبع آزمائی کا

:O:

۵

(۱۳)

زخمی ہے جلاں فلک تجھے غمزہ خوں ریز کا
 ہے شور دریا میں سدا تجھے زلف عنبر بیز کا

تجہہ صاحب ٹیپرنگ کی دیکھ
 دل جا پڑے حیرت منیں نقاش
 اے عیسوی دم جگ منیں پایا وہ عمر جاوداں
 جو جگ منیں بسمل ہوا تیری نگاہ تیز کا
 تب سوں ہوا ہے دل مرا کان نہک اے بانہک
 جب سوں سنیا ہوں شور میں تجہہ حسن شورا نگہز کا
 یوں شعر تیرے اے ولی مشہور ہیں آفاق میں
 مشہور ہیں جیوں کر سخن اُس بلبل تیریز کا

—:O:—

(۱۳)

گزر ہے تجہہ طرت ہر بوالہوس کا
 ہوا دھاوا مٹھائی پر مگھن کا
 اپس گھر میں رقیباں کو نہ دے بار
 چمن میں کام کیا ہے خار و خس کا
 نگہ سوں تیری تارتے ہیں نظر باز
 سداں ہے خوت دزداں کوں عسس * کا
 بجز رنگیں ادا دوجے سوں مت مل
 اگر مشتاق ہے توں رنگ ورس + کا
 ولی کوں تک دکھا صورت اپس کی
 کھڑا ہے منتظر تیرے درس کا

—:O:—

* کوتوال

+ دوشن

(۱۵)

کھلیا ہے گلزار رنگ ورس کا
 ر جاں فزا سوں سینہ گھلیا ہوس کا
 تجھ مکھ کے دیکھنے کوں اے آفتاب طلعت
 مشتاق دل سوں میرے شعلہ اُٹھا رہس کا
 سب دلبراں پہ حق نے تجکو دئی فضیلت
 ہر مدرسے کے بھیتر چرچا ہے تجھہ درس کا
 دریا میں بیم کے یہاں گرداں ہے کشتی عقل
 اس موج شعلہ زن میں کیا آسرا ہے خس کا
 ہر پھر ولی ترے کن آتا ہے جیوں کہ سائل
 ترے مٹھے بیاں کا جب سوں پڑیا ہے چسکا

—:0:—

(۱۶)

عیاں ہے ہر طرف عالم میں حسن بے حجاب اُس کا
 بغیر از دیدہ حیراں نہیں جگ میں نقاب اُس کا
 ہوا ہے مجکو شمع بزم یکرنگی سوں یو روشن
 کہ ہر ذرے اُپر تاباں ہے دائم آفتاب اُس کا
 کرے عشاق کوں جیوں صورت دیوار حیرت سوں
 اگر پردے سوں ہوا ہو وے جہاں بے حجاب اُس کا
 سجن نے یک نظر دیکھا نگاہ مست سوں جس کوں
 خرابات دو عالم میں سداں ہے وہ خراب اُس کا
 سرا دل پاک ہے از بس ولی زنگِ کدورت سوں
 ہوا جیوں جوہر آئینہ متغی پیچ و تاب اُس کا

—:0:—

سناوے گر کوی مجھہ مہربانی سوں سلام اُس کا
 کھاؤں تا دم آخر بچاں منت غلام اُس کا
 اگرچہ حسب ظاہر میں ہے فرقت درمیاں لیکن
 تصور دل میں میرے جلوہ گر ہے صبح و شام اُس کا
 محبت کے سرے دعوے پہ تا ہووے سند سبکوں
 اکھیا ہوں صفحہ سینہ پہ خون دل سوں نام اُس کا
 برنگ لالہ نکلیے جام لے کر اس زمیں سے جم
 اگر بخشے تکلم سوں مئے جاں بخش جام اُس کا
 کفر کوں توڑ دل سوں دل میں رکھو نیت خالص
 ہوا ہے رام بن حسرت سوں جا لچھن سوں رام اُس کا
 ہوئی دیوانگی معنوں کی یوں میرے جنوں آگے
 کہ جیوں ہے حسن لیلیٰ بے تکلف پائینام اُس کا
 کرے آزادگی اپنی گرفتاری اُپر قرباں
 جو دیکھے یک قدم پھر* سرو گلشن میں خرام اُس کا
 زباں تپشے کی کر سبجے زباں دوچے فصیحاں کی
 اگر فرہاد دل جا کر سنے شیریں کلام اُس کا
 ولی دیکھا جو اُن انکھیاں کے ساقی کن دو جام مے
 ہوا ہے بے خبر عالم سوں ہور خواہاں جام اُس کا

:0:

(۱۸)

ایک روز
ایک روز

روح بخشی ہے کام تجھہ لب کا
 دم عیسیٰ ہے نام تجھہ لب کا

* پھر کر

حسن کے خضر نے کیا ابریز
 آب حیوان سوں جام تجھ لب کا
 منطق و حکمت و معانی پر
 مشتمل ہے کلام تجھ لب کا
 جنت حسن میں کیا حق نے
 حوض کوثر مقام تجھ لب کا
 رگ یاقوت کے قلم سوں لکھیں
 خط پرستان پیام تجھ لب کا
 سبزہ و برگ لالہ رکھتے ہیں
 شوق دل میں دوام تجھ لب کا
 ہر گھڑی مجھ کو جان دیتا ہے
 جام جہشید جام تجھ لب کا
 غرق شکر ہوے ہیں کام و زباں
 جب لیا ہوں میں نام تجھ لب کا
 مثل یاقوت خط میں ہے شاگرد
 ساغر سے مدام تجھ لب کا
 ہے ولی کی زباں کون لذت بخش
 ذکر ہر صبح و شام تجھ لب کا

—: ۰ :—

تری زلفاں کا ہر تار سیہ ہے جاں عاشق کا
 پریشان جس کے دیکھے سوں ہوا ہے حال عاشق کا
 فہیں درکار تا بولے بیاں اپنی زباں سیتی
 عیاں ہے اشک کے طومار سوں احوال عاشق کا

نہ جاوے ملک بے تابی سوں یک لمحہ کدھی باہر
 زمین بے قراری میں گزیا ہے نال عاشق کا
 ترا دل اے پری پیکر اگر شہرت کا طالب نہیں
 تو اپنا مکھ دکھا کر دور کر جنجال عاشق کا
 اگر جاوے پیا کے مکھ طرف بخت آزمانے کوں
 کرے پئی کا تغافل اُتھہ کے استقبال عاشق کا
 پیا کے ابروے کچ نے کیا ہے دل کو سرگرداں
 کرو معلوم اس چوگان و گوسوں حال عاشق کا
 جہاں جاتا ہوں وہاں آتا ہے سائے کے ^{روح} ^{پہچھے} ^{نہن} * پیچھے
 ترے ^{برہا} نے اے ظالم لیا ^{دنیال} ^{دنیال} عاشق کا
 نہ ہووے چرخ کی گردش سوں اُس کے حال میں گردش
 بجا ہے قطب کے مافند استقلال عاشق کا
 کدھی دام محبت سوں خلاصی اُس کو ممکن نہیں
 تری انکھیاں کے دورے سوں بنا ہے جاں عاشق کا
 نہ پوچھو عشق میں جوش و خروش دل کی ماہیت
 پورنگ ابر دریا بار ہے رومال عاشق کا
 ولی یو مصرع رنگیں ہوا ہے ورد جان و دل
 فدا ہے عشق میں دلبر کے جان و مال عاشق کا

: () :

(۲۰)

مہجہ درد پر دوا نہ کرو تم حکیم کا
بن وصل نہیں علاج ^{واق} بُرے کے ^{حاصل} سقیم کا ^{مشرق}
دیکھا ہوں قد و زلف و دھن سوں پیو کا
کرتا ہوں تب سوں ورد الف لام میم کا
الحم - یسبت برخ

جنت میں کب دیئے ہیں وہ رضواں کو مرتبہ ^{مستقیم} کا
 جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مقیم کا
 پیو کے نزدیک آنجھو کو میرے وقار نہیں
 عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا
 کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
 جو ہے مرید سائل مستقیم کا

—: 0 :—

۱۱ (۲۱)

کیا ہوں جب سوں دعویٰ شاہ خوباں کی غلامی کا
 علم برپا ہوا ہے تب سوں میری نیک قامی کا
 اُسے دشوار ہے جگ میں نکلنا غم کے پھاندے * سوں
 جو گئی دیکھا ہے تیرے برمنیں + جامہ دودامی کا
 اُٹھا زیبحاں اگرچہ خواجہ بستان سرا لیکن
 دیا تجھے خط کوں اے یا قوت لب سرخط غلامی کا
 پری رویاں کے کوچے میں خبرداری سوں جا اے دل
 کہ اطراف حرم میں تیرے ہمیشہ ہے حرامی کا
 ہوا جوہر شناس تیغ معنی اے ہلال ابرو
 کہ جن نے درس پایا ہے تجھے ابرو سوں حسامی کا
 بسے فرہاد کے مافند کوہ بے ستوں میں جا
 اگر قصہ سنے خرو تری شیریں کلامی کا
 اگر تجھے حسن کامل کی سنبیں تعریف مہ رویاں
 تہام آکر کریں اقرار اپنی ناتھامی کا

اگر تجھے حسنِ عالمگیر کو دیکھیں سخنِ فہماں
 نہ لاوین پھر زباں آو پر بیاں خوابانِ نامی کا
 لگے جیروں نخلِ ماتم سرو گلشنِ اُس کی انکھیاں میں
 تہا شا جن نے دیکھا ہے سب جن تجھے خوش خرامی کا
 حقیقت سوں تری مدت سوں ہم واقف ہیں اے زاہد
 عبث ہم پختہ مغزاں سوں نہ کر اظہارِ خامی کا
 ولی لکھتا ہے تیری مست انکھیاں دیکھتے اے ساقی
 بیاض گردنِ مینا اُپر دیوانِ جامی کا

—:0:—

۱۰

(۲۲)

دل کو گر مرتبہ ہے ^{اسی} درپن کا
 مہمت ہے دیکھنا سری جن کا
 جامہ زیبوں کوں کیوں تجوں کہ مجھے
 گھیر رکھتا ہے دورِ دامن کا
 اے زباں کر مدد کہ آج صنم
 منتظر ہے بیاں روشن کا
 حکمتِ عشقِ بوعلی سوں نہ پوچھے
 نہیں قانونِ شناس اس فن کا
 آئینہ تجھے سے ہو کے ہم زانو
 حیرت افزا ہوا ہے گلشن کا
 اس میں تجھے نگہ سوں ہیں بے در
 خوت نہیں مفلساں کوں رہزن کا
 دل صد پارہ تجھے پلک سوں ہے بند
 خرقہ دوزی ہے کام سوزن کا

تجہ نگہ سوں بشکل شان عسل
 دل ہوا گھر ہزار روزن کا
 ہے مرے شعر میں تو فیض اُسے
 جو کرے ورد اُسے اپس من کا
 تک ولی کی طرف نگاہ کرو
 صبح سوں منتظر ہے درشن کا



(۲۳)

۵

ہر طرف ہے جگ میں روشن نام شمس الدین کا
 چین میں ہے شور جس کے ابروے پر چین کا
 مکھ اُپر رنگ خجالت چھوڑ کر معدن گیا
 نعل نے سن کر سخن تیرے اب رنگین کا
 ہے ترے ہر مہ سوں روشن جلوہ گر رنگ وقار
 کیا عجب گر تجہ سے لیوے درس نیت تمکین کا
 دیکھ تجہ پلکان کوں بولیا عاشق جاں بازیوں
 مرغ دل کے صید کو چنگل ہے یو شاہین کا
 صورت تسکین نہیں دستی مگر اس حال میں
 اے ولی جب پیو نہ پوچھے حال مجہ غمگین کا



(۲۴)

۵

بدخشاں میں پڑیا ہے شور تیرے لعل رنگین کا
 ہوا ہے چین میں شہرہ تری اس زلف پر چین کا
 عجب نہیں ہے اگر ساقی فاک کا اے کہاں ابرو
 تری مجلس میں لیاوے * جام روشن ماہ سپہین کا

لکھیا اے ظالم خون خوار و صیاد ،
 تری مڑگاں نے میرے دل اُپر مضمون شاہد ،
 اُتھے شیریں سداں تعظیم کوں اُس کی
 اگر کُئی کوہکن بولے سخن تجھے عز و
 ولی اُس طبع کا گلشن گل معنی سوں ہو روشن
 جو کُئی دل کوں کرے مسکن مرے اشعار رنگیں کا

—————:0:—————

۵

(۲۵)

مجھے گھٹ میں اے نگہر گھٹ ہے شوق تجھے گہو نگہت * کا
 دیکھیں سوں ات گیا دل تیری زلف کا لٹکا
 کر یاد تجھے کپت کوں پڑتے ہیں اشک تپ تپ
 مکھ بات بولتا ہوں شکوہ تری کپت کا
 تجھے نین دیکھنے کو دل تھا تجھے کر چکا تھا ار
 غمزے کے دیکھے تپت کون ناچار ہو کے تپت کا +
 تجھے خط کے بن توجہ گھلنا ہے اس کا مشکل
 حلقے میں تجھے زلف کے جو جیو جا کے ات کا
 ہرگز ولی کسی کن شاکی ترا نہ ہوتا
 گر تجھے میں اے ہتیلے ہوتا نہ طور ہت کا

—————:0:—————

۵

(۲۶)

نہیں شوق دل میں اُس کے کدھی لالہ زار کا
 مشتاق جو ہوا ہے رخ آبدار کا

* بروزن گھٹ + دگا

لگتا ہے مجھ کو پنچہ خرشید وعشہ دار
 دیکھا ہوں جب سوں دست نگاریں نگار کا
 ہر زرہ اُس کی چشم میں لہریز نور ہے
 دیکھا ہے جن نے حسن تجلی بہار کا
 طاقت نہیں کسی کوں جو یک حرث سن سکے
 احوال گر کہوں میں دل بے قرار کا
 آوے ولی ہماری طرہ تیغ ناز لے
 اُس شوخ کوں خیال اگر ہے شکار کا

—:O:—

۹

(۲۷)

پڑیا ہے اعل میں پر تو سجن تجھ مکھ کی لالی کا
 بیاں ہے مہ سوں روشن تر تری صاحب کھالی کا
 ترا قد مصرع برجستہ دیوان خوبی ہے
 تری یو بیت ابرو شعر دستا ہے ہلالی کا
 گئی ہے خواب مہمل کی ترے پاؤں کی سرخی سوں
 کہ جس کے عکس سوں رنگیں ہوا ہے نقش قالی کا
 ترے لب کی حلاوت نے کیا مجھہ طبع کو شیریں
 ہوا ہے نقل مجلس ذکر مجھہ شیریں مقالی کا
 ہوا مجھہ دل کی جنت میں سوں ہر یک آہ جیوں طوبی
 لتک چلنا جو دیکھا بسکہ میں سید معالی کا
 نزاکت تجھہ کھر کی دل نشیں ہے اس سبب ساجن
 ہوا ہے شہرہ عالم میں سری نازک خیالی کا
 رنگیلے شعر کا کہنا کیا تھا ترک مدت سوں
 ترا یو قد ہوا ہے پھر کے باعث فکر عالی کا

تو کہا کر

تری وہ طبع ہے ہموار اے سکے گا

کہ جس میں تو برابر نہیں اثر ہے

دلی تجھے شعر گو سن کر ہوئے ہیں مست ام

اثر ہے شعر میں تیرے شراب پر نکالی

—:O:—

(۲۸)

بے تاب آفتاب ہے تجھے مکہ کی تاب کا

پیسا ہے اس جہاں میں ترے لب کے آب کا

تجھے مکہ کی آب و زلف کی موجاں کوں دیکھنے

سب تن نہیں ہوا ہے سو جل پر حباب کا

تجھے حسن انتخاب کا لکھتے تھے جب حساب

موہوم یک نقطہ ہے سرج اُس حساب کا

ہے مدرسے میں چرخ کے خرشید فیض بخش

جب سوں آیا ہے درس ترے مکہ کتاب کا

مجلس ہے گرم چرخ کی تجھے آفتاب سوں

خالی ہے جام سرد اُپر مہتاب کا

مجھے شوق سوں مدام لبالب ہے جام نہیں

شیشے میں دل کے جوش ہے نت اس شراب کا

تجھے شعر کی روانی سنیا جب سوں اے ولی

نم ناک ہے تدھی ستی : دامن سحاب کا

—:O:—

(۲۹)

عبث غافل ہوا ہے گا فکر کرپی کے پانے کا

صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زمانے کا

لگتاں اگر گل ہے تو کر جیوں گل اُسے روشن
 نفعہ ہے سالک کوں نرک حق کے لے جانے کا
 ہر زرہ اُین کی لذت جسے دنیا کی ہے خواہش
 دیکھا ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا
 نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے
 سمجھے بے شک کہ افسوس ہے یہ اُس پی کے لبھانے کا
 موے کو جیو بخشے آب حیواں بے گھاں ہے جیوں*
 نین میں تیو نچھہ پانی ہے سوتے † دل کے جگانے کا
 برہ کی آگ میں دستا نہیں ہے فکر کچھہ دل کوں
 کہ جیوں غم نہیں ہے ابراہیم کو آتش میں جانے کا
 ولی تھکو رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
 رہے گر سگ ہو کر ‡ دائم نبی کے آستانے کا

—:0:—

۵

(۳۰)

لاگی ہے لیکن تم سے چھڑا کون سکے گا
 اب مجھ کوں وطن اپنے لجا کون سکے گا
 مارا ہے جو ظالم نے ادایاں سوں ہوں کو
 اس جگ میں مری داد دلا کون سکے گا
 ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
 دامن کو ترے ہاتھ لگا کون سکے گا
 رھتے ہیں ہیا چاک تمہاری ہی گلی میں
 اب مجھ کوں جنازے میں اُتھا کون سکے گا

* (نسخہ) موے کو جیو بخشا آب حیواں میں اتر ہے جیوں

† نہ وزن گزر

‡ خوابیدہ

مت مار ولی کون میرا اتنا تو کہا کر
یوناژ ترا جگ میں اُٹھا کون سکے گا

-----:0:-----

۵

(۳۱)

تجہ غبڑہ خوں خوار سوں لڑ کون سکے گا
تجہ ناز ستہگر سوں جھگڑ کون سکے گا
تجہ حسن کے بازار میں دیوانہ دل کون
بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا
پھرتی ہیں سپہ مست ہو شمشیر نظر لے
بن نیند ان انکھیاں کو پکڑ کون سکے گا
ہیں خضر کے چشموں سوں ترے لب یو لبالب
بن سبڑہ خط اُس کو اُتر کون سکے گا
تجہ زلف کا بستار لکھا آج ولی نے
اس سحر کے طومار کون پڑے کون سکے گا

-----:0:-----

۷

(۳۲)

جس وقت اے سری جن تو بے حجاب ہو گا
ہر ذرہ تجہ جہاک سوں جیوں آفتاب ہو گا
مت جا چمن میں لالہ بلبل پہ مت ستم کر
گر می سوں تجہ نگہ کی گُل گُل * گلاب ہو گا
است آئینے کو دکھلا اپنا جہاں روشن
تجہ مکہ کی تاب دیکھے آئینہ آب ہو گا
فکلا ہے وہ ستہگر تیخ ادا کون لے کر
سینے کا عاشقان کے اب فتح یاب ہو گا

* گل کر

رکھتا ہے کیوں جفا کوں مجھ پر روا اے * ظالم
 معشر میں تجھ سوں میرا آخر حساب ہو گا
 مجھ کوں ہوا ہے معلوم اے مست جام خوبی
 تیری انکھاں کے دیکھے عالم خراب ہو گا
 ہاتھ نے یوں دیا ہے مجھ کو ولی بشارت
 اُس کی گلی میں جا تو مقصد شتاب ہو گا

—————:0:—————

v

(۳۳)

اس قد سوں جس چمن میں وہ نو نہاں ہو گا
 کیا سرو کیا صنوبر ہر یک نہاں ہو گا
 آوے گا گر سخن میں وہ مایۂ لطافت
 شرمندہ اُس کے آئے آب زلال ہو گا
 عالم میں جو ہوا ہے اُس کی بھواں کا طالب
 اُس کے نگین دل پر نقش ہلال ہو گا
 ہے اُس کے حق میں ہر شب ماند روز معشر
 جس کو فراق جاناں سہلے کا ساں ہو گا
 معنی کے جو چمن میں ہے بلبل معانی
 تجھ گل بدن کے دیکھے رنگیں خیال ہو گا
 جیوں شمع گل پڑیں گے شرمندگی سوں گُلو
 جس انجمن میں تجھسا صاحب جہاں ہو گا
 البتہ وصف تیرا لاوے گا ہر سخن میں
 جو شعر میں ولی سا صاحب کہاں ہو گا

اب کی صفت اعل بدخشاں سوں کہوں گا
 ہے تری نہیں غزالاں سوں کہوں گا
 اتی دی حق نے تجھے بادشہی حسن نگر کی
 شہنشاہ کشور ایراں میں سلیہاں سوں کہوں گا
 تعریف ترے قد کی الف وار سری جن
 جا سرو گلستان میں خوش الحان سوں کہوں گا
 زخمی کیا ہے دل تری پلکان کی افی نے
 یو زخم ترا خنجر و پیکاں سوں کہوں گا
 مجھ پر نہ کرو ظلم تم اے لیلیٰ خوباں
 معجنوں ہوں ترا غم میں بیاباں سوں کہوں گا
 دیکھا میں تجھے خواب میں اے مایۂ خوبی
 اس خواب کو جا یوسف کنعاں سوں کہوں گا
 چلتا ہوں شب و روز ترے غم میں اے ساجن
 یہ سوز ترا مشعل سوزاں سوں کہوں گا *
 { ایک نقطہ ترے صفحہ رخ پر نہیں بے جا
 اس مکھ کو ترے صفحہ قرآن سوں کہوں گا
 قربان پری مکھ پہ ہوئی چوب سی جل کر
 یہ بات عجائب مہ تاباں سوں کہوں گا
 بے صبر نہ ہو اے ولی اس درد سوں ہرگز
 چلتا ہوں ترا درد میں درماں سوں کہوں گا

* فرانس کے چھپے ہوئے دیوان میں یہ شعر اس طرح ہے -
 چلتا ہوں ترے غم کی آگن موں جو شب و روز
 اس سوزش آتش کوں جا سوزاں سوں کہوں گا

(۳۵)

وہ صنم جب سوں بسا دیدہ حیران میں آ
 آتش عشق پڑی عقل کے سامان میں آ
 ناز دیتا نہیں گر رخصت کا جت ۲ خوب
 اے چمن زار حیا دل کے گلستا ۳ اب میں آ
 عیش ہے عیش کہ اُس مہ کا خیال روشن
 شمع روشن کیا مجھے دل کے شبستان میں آ
 یاد آتا ہے مجھے جب وہ گل باغ وفا
 اشک کرتے ہیں مگان گوشہ دامن میں آ
 موج بے قابی دل اشک میں ہٹی * جلوہ نہا
 جب بسی زلف صنم طبع پریشان میں آ
 فالہ و آہ کی تفصیل نہ پوچھو مجھے سوں
 دفتر درد بسا عشق کے دیوان میں آ
 پنہجہ عشق نے بے تاب کیا جب سوں مجھے
 چاک دل تب سوں بسا چاک گریبان میں آ
 دیکھہ اے اہل نظر سبزہ خط میں لب لعل
 رنگ یاقوت چھپا ہے خط ریعان میں آ
 حسن تھا پردہ تجرید میں سب سوں آزاد
 طالب عشق ہوا صورت انسان میں آ
 شمع یہاں بات تری پیش نہ جائے گی کبھو
 زہد کی چھوڑ کے مت + مجلس رندان میں آ
 درد مندوں کو بے عز درد نہیں صید مراد
 اے شہ ملک جلوں غم کے بیابان میں آ

جان من غصہ و غضب تاکے
(ولی) مشتاق پر کرم دستا

————— ۰ —————

۷

(۱۴۲)

مت آتش غفلت سوں مرے دل کوں جلا جا
مشتاق ہوں تجھے درس کا تک درس دکھا جا
آزردہ نہ ہو، غصہ نہ کر، بات مری سن
چہ تدرتا نہیں یک بات کی سو بات سنا جا
جلتا ہوں میں مدت سستی اے حسن کے دریا
تک مکھ کوں دکھا، آگ مرے دل کی بجھا جا
ذرا ہش ہے مجھے ورد کے پڑھنے کی ہمیشہ
یکبار سو طرف سوں تک اسم بتا جا
جب اُس کی طرف جات ہوں کر قصہ تہاشا
گھٹتا ہے مجھے نوبت رقیبیاں سوں کہ جا جا
حب بوسہ کیا اب سوں پوری روکے طلب میں
غصے سستی بولیا کہ چلا جا بے چلا جا
مدت سوں (ولی) جھانجھ میں ہے ہاتھ سوں دل کے
اک بار تو آ عیش کی نوبت کو بجا جا

————— ۰ —————

۷

(۱۴۳)

ن پیس سرمہ ہو کے بسا تجھے فین میں جا
و ہوے گل بسا ہوں تیرے پیرہن میں جا
ہر تار میں زلف کے تری سیر جا کروں
باد صبا کوں ساتھ لیا ہوں چہن میں جا

آتش نے تجھ جہاں کے جلوے کوں دیکھ کر
 کینی ہے • زندگی میں آپس کی کفن میں جا
 جگ میں جو اعتبار نہ پایا توے نزدیک
 ہو کر خجل سرج نے لیا ہے کہیں میں جا
 رکھا ہے قار تار کیا اُس کے شوق میں
 ہر دم خیال باندھ کے اُس کی نین میں جا
 جو دیکھتے رقیب اسی حال کو تمام
 دن رین جلتے رھتے وہ دوزخ اگن میں جا
 مانند خون حقیق (ولی) گل کے بہ چلیں
 شہرت پڑے جو اشک کی میرے یہیں میں جا

—: 0 :—

۸

(۴۴)

ت غصے کے شعلے سوں جلتے کوں جلاتی جا
 تک مہر کے پانی سوں یہ آگ بجھاتی جا
 تجھ چال کی قیمت سوں نہیں دل ہے مرا واقف
 اے ناز بوری چنپل تک بیاڑ بتاتی جا
 اس رین اندھیری میں ست بھول پڑوں تس سوں
 تک پاؤں کے بچھووں کی آواز سناتی جا
 مجھ دل کے کیبوتر کوں پکڑا ہے تری ات لے
 یہ کام دھرم کا ہے تک اس کو چھڑاتی جا
 تجھ مکھ کی پرستش میں گئی عمر مری ساری
 اے بت کی بچن ہاری اس بت کو پجاتی جا

تجہہ عشق میں جل جل کر سب تن کو کیا کاجل
 یہ روشنی افزا ہے انکھیں کو لگاتی جا
 تجہہ عشق میں دل چل کر جوگی کی لیا صورت
 یکبار ارے موہن چھاتی سوں لگاتی جا
 تجہہ گھر کی طرف سندر آتا ہے ولی دائم
 مشتاق ہے درشن کا تک درس دکھاتی جا

—————:O:—————

۵

(۴۵)

غضب سوں چہرہ رنگین بہار ناز و ادا
 بہار حسن میں ہے لالہ زار ناز و ادا
 لکھا ہے صفحہ ایجاد پر مصور صنع
 قلم سوں موے کھرکے نگار ناز و ادا
 چمن طراز نزاکت کیا ہے صنعت سوں
 سہی قداں کا مکان جو تبار ناز و ادا
 سناہوں خضرسوں دل کے یہ حرف تازہ و تر
 بہار سبزہ خط ہے بہار ناز و ادا
 ولی پڑیا ہے نظر جب سوں وہ کمال ابرو
 ہزار دل سوں ہوا ہوں شکار ناز و ادا

—————:O:—————

۷

(۴۶)

دل کو لگتی ہے دلربا کی ادا
 جی میں بستی ہے خوش ادا کی ادا
 گرچہ سب خوبرو ہیں خوب ولے
 قتل کرتی ہے میرزا کی ادا

حرف بے جا بجا ہے گر بولوں
 دشمن ہوش ہے پیا کی ادا
 نقش دیوار کیوں نہ ہو عاشق
 حیرت افزا ہے بے وفا کی ادا
 گل ہوے غرق آب شبنم میں
 دیکھ اُس صاحب حیا کی ادا
 اشک رنگیں میں غرق ہے نس دن
 جن نے دیکھی ہے تجھ حنا کی ادا
 اے ولی درد سر کی دارو ہے
 محکوں اُس صندلی قبا کی ادا

—————:0:—————

۵

(۳۷)

ہوش کھوتی ہے نازنیں کی ادا
 سحر ہے سرو گل جبین کی ادا
 گر ہے مطلوب تجکوں نقش مراد
 دیکھ اس کی بھواں کی چیں کی ادا
 ہوش میرا نہیں رہا مجھ میں
 جب سوں دیکھی ہے نازنیں کی ادا
 موج دریا کی دیکھنے مت جا
 دیکھ اُس زلف عنبریں کی ادا
 اے ولی دل کو آب کرتی ہے
 نگہ چشم شرمگین کی ادا

—————:0:—————

تو

(۲۸)

شا

ترے فراق میں دل کوں کیا ہوں بند جدا
 کیا ہوں خال اُپر جیو کوں سپند جدا
 تجھے شمع کے برابر سوں کہہ سکوں کیوں کر
 کہ نخل موم جدا سرو سر بلند جدا
 ترے یو رخ کو ہور ابرو کوں دیکھہ اے ظالم
 جلیا * سرج ہے جدا ہور گھٹا ہے چند جدا
 ترے لبوں کی حلاوت کو رکھہ نظر بھیتر
 شکر گھلی ہے جدا اور گھلا ہے قند جدا
 ترے جو قد سوں رکھانے شکر نے دل میں گرہ
 تو کھینچ پوست کیا اُس کا بند بند جدا
 ترے فراق میں میں میں کیا کہوں رقیباں سوں
 ہوا ہے دل مرا اب مجھہ سوں دل پسند جدا
 نہ دوسروں کی طرح دل میں بوجھہ تو مجھوں
 کہ اہل عیش جدے ہیں یو درد مند جدا
 ترے یو مکھہ کی جھلک ہور زلف کی موج کوں دیکھہ
 سرج ہے سرخ و بیتاب ہے سپند جدا +
 ولی برہ میں ترے حال کی حقیقت دیکھہ
 خجل ہے ناصح و رسوا ہے اہل پند جدا

۵

(۲۹)

ہے فیض سوں جہاں کے دل با فراغ میرا
 مرہم کا نہیں ہوا ہے محتاج داغ میرا

* جلا + ایک نشستے میں یہ شعر یوں دیکھا گیا

تری جھلک کو بہتر آئے کے جو دیکھا ہے
 شفق سرخ ہو کے بے تاب ہے سمند جدا

حرف اسباب سوں جہاں کے ہوں بے غرض سداں میں
 د ش بن تیل ہور بٹی ہے روشن چراغ میرا
 وہ ماہ جلوہ گر ہو دل کو کیا منظور
 ہے آج آسماں سوں اوپر دماغ میرا
 مجھہ دل کے آچمن میں کریک نظر تہاشا
 داغاں کے ہے گلاں سوں روشن یو باغ میرا
 ازبسکہ زندگی میں یوں مٹو ہوں ولی میں
 مشکل ہوا اجل کوں کرنا سراغ میرا

—————:O:—————

۵

(۵۰)



ہوا ہے سیر کا مشتاق بے قابی سوں من میرا
 چمن میں آج آیا ہے مگر گل پیرہن میرا
 مرے دل کی تجلی کیوں رہے پوشیدہ مجلس میں
 ضعیفی سوں ہوا ہے پردہ فانوس تن میرا
 نہیں ہے شوق معکوں باغ کی گلگشت کا ہر گز
 ہوا ہے جلوہ گر داغاں سوں سینے کا چمن میرا
 ہوا ہون تجھ جدای کے دکھوں اے نور عین دل
 برنگ مرد مک انکھیاں کا پردہ ہے کفن میرا
 لگے پھیکی نظر میں اے ولی دوکان حلوای
 اگر ہو جلوہ گر بازار میں شیریں بچن میرا

—————:O:—————

۷

(۵۱)

دیکھا ہے جن نے تیرے رخسار کا تہاشا
 نہیں دیکھتا سرج کی جھلکار کا تہاشا

اے رشک باغ جنت جب سوں جدا ہو توں
 دوزخ ہے تَب سوں معکوں گلزار کا تہاشا
 بے قصد مجھہ زبان پر آتا ہے لفظ تھکیں
 دیکھا ہوں جب سوں تیری رفتار کا تہاشا
 رشتہ کوں بندگی کے تالیا اِپس گلے میں
 دیکھا جو تجھہ صنم کے زُفار کا تہاشا
 فرگس نہن رہے نہیں پل مار نے کی طاقت
 آدیکھہ اُس انکھاں کے بیہار کا تہاشا
 اُس مکھہ کا رنگ اُتر کر قوس قزح کوں پہنچا
 دیکھا جو تجھہ بھواں کی تروار کا تہاشا
 تَب سوں ولی کا مطلب جا پیچ میں پڑیا ہے
 دیکھا ہے جب سوں تیری دستار کا تہاشا

—:O:—

۷

(۵۲)

سوسے اگر جو دیکھہ تجھہ نور کا تہاشا
 اُس کوں پہاڑ ہووے پھر طور کا تہاشا
 اے رشک باغ جنت تجھہ پر نظر کیے سوں
 رضواں کو ہووے دوزخ پھر حور کا تہاشا
 روز سپاہ اُس کے موسو سوں جلوہ گر ہے
 تجھہ زلف میں جو دیکھا دیجور کا تہاشا
 کثرت کے پھول بن میں جاتے نہیں ہیں عارت
 بس ہے موحداں کوں منصور کا تہاشا
 ہے جس سوں یاد گاری وہ جلوہ گر ہے دائم
 چینی میں جا کے دیکھو فغفور کا تہاشا

وہ سر بلند عالم ازبس ہے مجھہ نظر میں
 جیوں آسماں عیاں ہے مجھہ دور کا تھا شا
 تجھہ عشق میں ولی کے آنچھو اُمنہ چلے ہیں
 اے بھر حسن آدیکھہ اس پور کا تھا شا

—————:0:—————

۱۴

(۵۳)

زرد رو ہے جو کیا ہے فکر تسخیر طلا
 مت ہواے وحشی صفت زنہار نخبیر طلا
 کیوں کرے آلودہ زرجگ منیں صید مراد
 ہے علم اوپر معطل صورت شیر طلا
 گر غرض ہے تجکوں صافی باز رکھہ دنیا سوں ہات
 جز سیاہی نہیں ہے اے نادان تاثیر طلا
 نہیں ہے حاصل غیر گردش جگ میں اُس کو راندن
 جیروں سرج لاگا ہے جس کے دل منیں تیر طلا
 دیکھکر تجھہ مکھہ کے پرتو کوں اے رشک آفتاب
 موج کی پانی نے تالی پگ میں زنجیر طلا
 جب سنا تجھہ حسن سوں دعویٰ کیے ہیں اختراں
 گرم ہو نکلا سرج لے ہاتھہ شہشیر طلا
 شمع تیری بزم میں جس وقت ہووے جلوہ گر
 ماہ نو لاوے اپس کو کر کے گلگیر طلا
 بوالہوس رکھتے ہیں دائم فکر رنگ عاشقاں
 ہے معوس کے سدا سینے میں تدبیر طلا
 زندگی زریں لباس کی گئی بازی منیں
 ہے یوجگ کے گنجفے میں صورت میر طلا

آہ سوں عاشق کی عارت بوجھتے ہیں حال دل
 جیوں کہ سمجھے صوت سوں صرات تقریر طلا
 یوں زمین عشق میں ہے نام عاشق نام یار
 نام شہ جیوں ہوتا ہے نس دن گلو گپر طلا
 شکل تجھہ بت کی جو سمجھہ دل میں ہوئی ہے منتقش
 ہے سہندر کی نہط آتش میں تصویر طلا
 یو کناری مکھہ پہ تیرے اے زلیخاوش نہیں
 سورۃ یوسف کو لکھا گرد تحریر طلا
 اے (ولی) یو شعر ہے لبریز معنی سر بسر
 ہے بجا اطرات اُس کے گر ہو تحریر طلا

—————:O:—————

(۵۴)

تیرے شکر لب کو اب مثل غسل بولنا
 بلکہ غسل ہے نقل اُس نوں اصل بولنا
 تجھہ قد و قامت اگے سرو ہوا سر نگوں
 تجھہ سے رواں سرو اگے سرو کو شل بولنا
 مکھہ کی صلت پر تری در ہے مبارک بچوں
 در سہندر اُسے سب کی عقل بولنا
 بات کی مجاس منیں میرا سخن تو تجھہ ہے
 جگ میں مسیحا تجھے جب سوں سبیل بولنا
 مور ضعیف ہے (ولی) خاک قدم بہار اُسے
 بلکہ ضعیفی منیں اُس نہیں بل بولنا

—————:O:—————

جب صنم کو خیال باغ ہوا
طالب نشہ فراغ ہوا
فوج عشاق دیکھہ ہر جانب
نازنین صاحب دماغ ہوا
رشک سوں تہہ لبوں کی سرخی کے
جگر لالہ داغ داغ ہوا
دل عشاق کیوں نہ ہوں روشن
جب خیال صنم چراغ ہوا
اے ولی گلبدن کون باغ میں دیکھہ
دل صد برگ باغ باغ ہوا

—————:O:—————

جلوہ گر جب سوں وہ جہاں ہوا
نور خورشید پائیاں ہوا
فیض تشبیہ قد دلبر سوں
سرو گلشن منیں نہاں ہوا
نشہ سبزہ خط خواباں
والی عالم خیال ہوا
یاد کر تہہ بھواں کی بیت بلند
ماہ نور صاحب کماں ہوا
دیکھہ کر تہہ نگاہ کی شوخی
ہوش عالم رم غزال ہوا

حسن اُس دلربا کا مدت سوں
 عکس آئینہ خیال ہوا
 وصف میں تجھ بھواں کے ہر مصرع
 ثانی مصرع ہلال ہوا
 جن نے دیکھی ہے تجھ نگہ کی تیغ
 پھر کے جینا اُسے مہال ہوا
 ہجر کی زفدگی سوں موت بھلی
 کہ جہاں سب کہیں وصال ہوا *
 عزل معنوں کے بعد معکوں ولی
 صوبہ عاشقی بحال ہوا

—:O:—

v

(۶۰)

جب تجھ عرق کے وصف میں جاری قلم ہوا
 عالم میں اُس کا نام جواہر رقم ہوا
 نقطے پہ تیرے خال کے باندھا ہے جن نے دل
 وہ دائرہ میں عشق کے ثابت قدم ہوا
 تجھ فطرت بلند کی خوبی کو لکھ قلم
 مشہور جگ کے بیچ عطار رقم ہوا
 طاقت نہیں کہ حشر میں ہووے وہ داد خواہ
 جس بے گنہ پہ تیری نگہ سوں ستم ہوا

* بعض تذکروں میں یہ شعر حاتم سے منسوب ہے اور
 بہ ظن غالب انہیں کا معلوم ہوتا ہے۔ دو ایک دیوانوں میں
 ولی کا نام دیکھ کر احتیاطاً یہاں لکھ دیا گیا۔

بے منت شراب ہوں سرشار انبساط
 تجھہ نہیں کا خیال مجھے جام جم ہوا
 جن نے بیاں لکھا ہے ترے رنگ زلف کا
 اُس کو خطاب غیب سوں مشکیں رقم ہوا*
 شہرت ہوئی ہے جب سے ترے شعر کی ولی
 مشتاق تجھہ سخن کا عرب تا عجم ہوا

:0:

۵

(۶۱)

تصویر تیری دیکھ کر سارا جگت حیراں ہوا
 تجھہ زلف کے کوچے منیں دل جا کے سرگرداں ہوا
 ابرو کی کشتی مت چھپا اس وقت اے دریاے حسن
 تجھہ نہیں کی گردش ستی عالم منیں طوفاں ہوا
 نہیں خال تیرے مکھہ اُپر یہ دل ہے اُس کا اے صنم
 تیری زلف کوں دیکھ کر جو دشمن ایہاں ہوا
 سنبل پڑیا ہے دام میں تجھہ زلف کے اے گلبدن
 تجھہ خط کی خوبی دیکھ کر قربان نا فرماں ہوا
 وہ عاشقی کے کیش میں ثابت ہے دائم جیوں ولی
 تجھہ سے کہاں ابرو اُپر جو جیو سوں قرباں ہوا

:0:

۶

(۶۲)

عشق سوں تیرے صنم جیو پہ طوفاں ہوا
 مسکن اشک نہیں ساحل داماں ہوا

* ایک جگہ یہ شعریں دیکھا گیا۔

جن نے بیاں لکھا ہے مرے رنگ زرد کا
 اُس کو خطاب غیب سوں زریں قلم ہوا

درد سوں آیا مری شام پہ روز سیہ
 صبح کا مجھہ حال سوں چاک گریباں ہوا
 گنج میں تجھہ زلف کے جن نے کیا ہے مقام
 اُس کا تہا * بوریہ تخت سلیمان ہوا
 بسکہ ہے اے نور عین تجھہ منیں انسانیت
 عشق سوں تیرے صنم صورت انسان ہوا
 جب سوں ترے مکھ کی یاد کرتا ہوں اے گلبدن
 تب سوں ہر اک زخم دل باب گلستاں ہوا
 تیری انکھاں کے اگے کیوں کہ ہر اک آسکے
 ہر نگہ ہے چوبدار ہر مژہ درباں ہوا
 جگ کے دل اے برہمن کافیتے ہیں مثل بید
 جب سوں یہ ہندوے خال دشمن ایہاں ہوا
 تب سوں وای کی زباں تیز ہے تجھہ وصف میں
 تجھہ مژہ شوخ کا جب سوں زباں داں ہوا

—:0:—

۵

(۶۳)

وہ مرا مقصود جان و تن ہوا
 جس کا مجکوں رات دن سہرن ہوا
 مثل مینائے شراب بزم حسن
 حوض دل تجھہ عکس سوں روشن ہوا
 نور کا ہے گنج تیرا یو جہاں
 حسن کے گوہر کا توں معدن ہوا

بسکہ یاد حسن حیرت بخش ہے
 دل مرا صافی سوں جیوں درپن ہوا
 جو ولی ہے مرجع ہر جزو و کل
 وہ مرا مقصود جان و تن ہوا

—————:O:—————

D

(۶۴)

ہر آنچھو تجھ غم میں اے رنگیں ادا گلگوں ہوا
 غیرت گلزار جنت دامن پرخوں ہوا
 ہے پسند طبع عالی مصرع سرو بلند
 جب سوں گلشن میں ترا قد دیکھ کر موزوں ہوا
 رات دن آنچھواں میں اپنے شاستر کرتا ہے تر
 اے برہمن دیکھہ تجھ کوں بید خواں معجزوں ہوا
 گر نہیں ہے خنجر بے داد خوباں کا شہید
 دامن صد چاک گل کس واسطے پرخوں ہوا
 ہر غزل میں وصف لکھتا ہے ترے بے اختیار
 تجھ نگاہ با ادا سوں جب ولی مہلوں ہوا

—————:O:—————

V

(۶۵)

تجھ لب مٹھے کوں دیکھہ پھکا افگیہیں ہوا
 چین جبین کوں دیکھہ خجل نقش چپیں ہوا
 مجھہ دل کے دائرے میں سویدانہ بوجھ توں
 تجھہ خال کا خیال مجھہ دل نشیں ہوا
 مسجود آفتاب ہوا ہے شرف سوں آج
 وہ نقش پا کہ زینت روے زمیں ہوا

تو جاں رہا وہاں سوں تعبہ دیکھتا ہوں میں
 تعبہ مکہہ کے دیکھنے کوں یو دل دور ہیں ہوا
 تعبہ زلف کا خیال کہ وہ رشک مشک ہے
 عنبر سوں موج بحر میں جا ہمنشیں ہوا
 پی کی گلی نگاہ کرو* ہے عجب مکان
 اس اشرف المکان میں یو دل جا مکیں ہوا
 ہے آج جگ میں مجکو ولی دستگاہ جم
 اُس کا خیال دل منیں نقش نگیں ہوا

—:O:—

۵

(۶۶)

تخت جس بے خانہاں کا دشت ویرانی ہوا
 سر اُپر اُس کے بگولا تاج سلطانی ہوا
 کیوں نہ صافی اُس کوں حاصل ہووے مثل آرسی
 اپنے جوہر کی حیا سوں سر بسر پانی ہوا
 زندگی ہے جس کو دائم عالم باقی منیں
 جلوہ گر کب اُس کے آگے عالم فانی ہوا
 بے کسی کے حال میں یک آن میں تنہا نہیں
 غم ترا سینے میں میرے ہمدم جانی ہوا
 اے ولی غیرت سوں سورج کیوں جلے نہیں رات دن
 جگ منیں وہ ماہ رشک ماہ کنعانہی ہوا

—:O:—

(۶۷)

پھر میری خبر لیٹے وہ صیاد نہ آیا
 شاید کہ مرا حال اُسے یاد نہ آیا
 مدت سنی مشتاق ہیں عشاق جفا کے
 بیداد کہ وہ ظالم بیداد نہ آیا
 جاری کیا ہوں جوے رواں اشک رواں سوں
 افوس کہ وہ غیرت شہشاد نہ آیا
 جس غم منیں موزوں کیا ہے آہ کا مصر
 وہ مصرع دلچسپ پر یزاد نہ آیا
 پہنچی ہے ہر اک گوش میں فریاد ولی کی
 لیکن وہ صنم سننے کو فریاد نہ آیا

—: 0 :—

(۶۸)

افسوس اے عزیزاں وہ سیم بر نہ آیا
 مجھہ درد کی خبر سن وہ بے خبر نہ آیا
 بیہار پر برے کے نہیں کٹی * کہ مہرباں ہو
 مجھہ دکھ کے پوچھنے کو جز درد سر نہ آیا
 مدت تلک جنگل میں دیوانہ ہو پھرا ہوں
 آخر کو وہ پری رو میری نظر نہ آیا
 آواز سوں سنیا ہوں یہ مصرع مناسب
 جس سیٹی یار ملتا ویسا ہنر نہ آیا
 کیوں عاشقاں کی صف میں پاویں وہ سرخروٹی
 جن کی انکھان کے اوپر خون جگر نہ آیا

میں غم سوں گل سراپا جیوں موہوا ہوں لیکن
مجھ نہ اتواں کی جانب وہ مڑ کھر نہ آیا

عشاق متفق ہو کہتے ہیں جان و دل سوں
ہرگز زمیں کے اوپر تجھ سا بشر نہ آیا
کچھ نقد جان کا کھونا تخصیص نہیں ولی پر
نہیں کئی * کہ تجھ گلی میں دل کوں بسر نہ آیا

—:O:—

۷

(۶۹)

صد حیف کہ وہ یار مرے پاس نہ آیا
میرا سخن راست اُسے راس نہ آیا
بیگانی لگی بات یگانے کی عجب ہے
آخر کو اُسے غیر سوں وسواس نہ آیا
بلبل کی نہط نالہ وزاری میں ہوں نس دن
افسوس وہ گلدستہ خوش باس + نہ آیا
اُس یار وفادار سوں مجھ آس تھی لیکن
ہرگز وہ بجھانے کو مری پیاس نہ آیا
میں انہ صفت تن کو گلایا ہوں اپس کے
وہ باغ محبت کا افساس نہ آیا
جس باج مرے سینے پہ ہر آن ہے یکساں
اُس ماہ بناتن پہ مرے ماس نہ آیا
یو بات ولی دل کی سیاہی سوں لکھا ہوں
وہ نور نہیں حیف مرے پاس نہ آیا

—:O:—

اہل گلشن پہ ترے قد نے جب امداد کیا
 اولاً سرو غلامی سستی آزاد کیا
 اُس کی تعظیم ہوئی اہل چمن پر لازم
 بلبل باغ نے جب مصحف گل یاد کیا
 روز ایجاد تری چشم سوں اے نور نظر
 حسن کی فرد پہ دیوان ازل صاد کیا
 جن نے عشاق کے چہرے کو دیا رنگ نیاز
 معنی ناز کو تجھے قد سستی ایجاد کیا
 سب سوں مہتاز ہوا سلسلۂ مانی میں
 دل دیوانہ کو جب عشق نے ارشاد کیا
 سینۂ بلبل و قہری کو کیا معشر درد
 جب کہ اُس سرو نے سپر گل و شہشاد کیا
 آج تجھے یاد نے اے دلبر شیریں حرکات
 آہ کوں دل کے اُپر تیشۂ فرہاد کیا
 اے ولی جب سوں کیا عشق میں تحصیل جنون
 روح معنوں نے اپس کا مجھے اُستاد کیا

—————:O:—————

دل میں جب عشق نے تاثیر کیا
 فرد باطل خط تدبیر کیا
 بند کرنے دل وحشی زدہ کوں
 دام رہ زلف گرہگیر کیا

موج رفتار نے تجھہ قلہ کی منم
 سرو آزاد کو زنجیر کیا
 سبز بختوں میں اُسے لکھتے ہیں
 رصف تجھہ خط کے جو تھریر کیا
 جزا ام اُس کو نہ ہووے حاصل
 عشق بے پیر کون جن پیر کیا
 شمع مانند جلی اُس کی زباں
 جن نے مجھہ سوز کی تقریر کیا
 کریمہ و گرد ملامت سوں (ولی)
 خانہ عشق کون تعمیر کیا

:o:

۷

(۷۲)

کشور دل کون ترے ناز نے تسخیر کیا
 فوج مجنوں کون تری زلف نے زنجیر کیا
 پیچ سوں نقد دل عاشق بے تاب کون لے
 زلف اپنی کون پری رو نے گرہ گیر کیا
 عاشق زار سمجھہ مجھہ سوں ہوا ہے بیزار
 نقد دل دے کے میں دلدار کو دل گیر کیا
 نالہ شوق نے شعلے کی زباں سوں جیوں برق
 درس میں شوخ کے جا عشق کی تقریر کیا
 کیوں کہ ذرات جہاں تجکوں پرستش نہ کریں
 حق نے تجھہ حسن کون خورشید جہاں گیر کیا
 گرد غم آب فین درد کے معمار نے لے
 خانہ عشق جگر سوز کون تعمیر کیا

اے (ولی) شوخ کی زلفاں کی سیاہی کے گر
قصہ حال پریشاں کون میں تحریر کیا

—:0:—

۹

(۷۳)

مستی نے تجھ نہیں کی مجھے بے خبر کیا
دل کو مرے بھواں نے تری جیوں بھنور کیا
تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کون دل میں رکھہ
سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
تجھ مہر کا ہوا ہے دل و جاں سوں مشتری
جب سوں ترے جہاں پہ مہ نے نظر کیا
تب سوں ہوا ہے مچھل لیلی کی شکل دل
جب سوں تیرے خیال نے دل میں گزر کیا
جیوں سرو بے خزاں ہے جہاں میں وہ سبز بخت
تیرے قد بلند پہ جن نے نظر کیا
ہر شب تری زلف سوں مطول کی بحث تھی
تیرے دھن کون دیکھہ سخن مختصر کیا
حق تجھ عذار دیکھہ کے سرچا ہے رنگ گل
پیدا ترے لبان ستی شہد و شکر کیا
دیکھا ہے یک نگہ میں حقیقت کے ملک کون
جب بے خودی کی راہ میں دل نے سفر کیا
تیرا یو شعر جگ میں مؤثر ہے اے (ولی)
تو دل سنیں ہر ایک کے جا کر اثر کیا

—:0:—

ایک دیوان میں اس غزل کا دوسرا مطلع اور دیکھا گیا
باقی بر صفحہ آئندہ

خدا نے مکہ پہ ترے باب حسن باز کیا
 قد بلند کون تیرے تمام ناز کیا
 یو مکہ ترا ہے * جیوں مسجد بھواں ہیں جیوں معراب
 انکھاں سوں جا کے میں وہاں عشق کی نہاڑ کیا
 گھلا ہوں شمع نہط اُس کے مکہ کے پرتو سے
 کہ جس کے شوق کی آتش نے تن گذار کیا
 فدا کیا ہوں تو + قامت اُپر دل و جاں سب
 کہ مجکوں شور قیامت سوں بے نیاز کیا
 کھند شوق نے کھینچا ہے زہرہ رویاں کوں
 تری زلف کی حکایت کوں جو دراز کیا
 مثال زلف پری دل کے بیچ فوج شکست
 تری نگاہ نے جب آکے ترک تاز کیا
 خدا دیا ہے مجھے صد ہزار عجز و نیاز
 جو سر سوں پادوں تلک تجکو شکل ناز کیا †
 ولی اپس کے قدم بوس کے شرت سوں مجھے
 ہزار شکر کہ دلبر نے سرفراز کیا

—————:0:—————

مگر غالباً یہ ولی کا نہیں کیوں کہ قدما عموماً بالالتزام غزل کے
 اشعار طاق رکھتے تھے اور اب بھی اکثر یہی دستور ہے۔ راقم کے
 نزدیک ولی کی جس غزل میں طاق سے زیادہ اشعار ہیں اُن
 میں ضرور الحاق ہوا ہے۔ بہر حال وہ مطلع ثانی یہ ہے۔
 تجھے قد نے اہل دید کوں عالی نظر کیا
 تجھے رخ نے شوق بدر کا دل سوں بدر کیا
 * بیک حرکت † ترے ‡ یہ شعر بھی غالباً الحاقی ہے

صحن گلشن میں جب خرام کیا
 سرو آزاد کوں غلام کیا
 حق ترا جگ میں کیوں نہ ہو حافظ
 کہ تجھے حافظ کلام کیا
 اکہلیت کا تجکوں دعویٰ تھا
 حق نے دعویٰ ترا تہام کیا
 وہ بھواں ہم سوں کیوں نہ ہوں بانکی
 ماہ نو نے جنہیں سلام کیا
 غمزہ شوخ نے بہ نیم نگاہ
 کام عشاق کا تہام کیا
 حق نے تجھے قد کوں دیکھہ مثل الف
 خوش قداں کا تجھے امام کیا
 کات کوفی ہے تجھے کھر کا پیچ
 جگ نے اُس کو سر کلام کیا
 تجھے دھن نے کہ میم معنی ہے
 دل سیہاب میں مقام کیا
 تا کہے تجکو خلق ماہ تہام
 زلف تیری کوں حق نے لام کیا
 گلرخاں خوت سوں ہوئے یکسو
 تجھے نگہ نے جب اہتمام کیا
 نام تیرا ولی نے اے اکہل
 شوق سوں ورد صبح و شام کیا

۵

(۷۶)

تجھ زلف کے مشتاق کوں مشک و عنبر سوں کام کیا
 طالب جو تیرے لب کے نہیں اُن کوں شکر سوں کام کیا
 بوجھ ضرر کو نفع جو اور نفع کو بوجھ ضرر
 اُس عاشق ممتاز کوں نفع و ضرر سوں کام کیا
 جو بھید سوں معصوم نہیں اور طعن عاشق پر رکھ
 تو * عاشق جاں باز کوں اُس بے خبر سوں کام کیا
 غافل قیامت کے بہتر اپنے کئے کو پائیں گے
 جو کام + یہاں کیفے † درست اُن کوں حشر سوں کام کیا
 یو شعر سن دل سوں ولی خطرہ گھر کا گار مت
 میرا سخن جس کوں اچھے § اُس کوں گھر سوں کام کیا

۷

(۷۷)

براگی جو کھاتے ہیں § اُسے گھر بار کرنا کیا
 ہوئی جوگن جو کئی پی کی اُسے سندسار کرنا کیا
 جو پھوے پرت کا پانی اُسے کیا کام پانی سوں
 جو بھوجن دکھ کا کرتے ہیں اُسے آدھار کرنا کیا
 سکھی تھنا کو ار زانی یہ کسوت اور زریں سب
 تھیلے † جی سوں جو بیزار اُسے سنگھار کرنا کیا
 خجالت کی گرد انچھواں کے پانی سوں گلا بے میں
 بنانے غم کا گھر معکوں دوجا معہار کرنا کیا
 نہیں کئی دھرم دھاری جو کہے پیتم کوں سمجھا کر
 کہ دیکھیا کوں بچھوہی سوں اِتا بیزار کرنا کیا

* تیرے + جس نے † کیا § بھلا معلوم ہو
 § کہتے جاتے ہیں † ہوا

محل دل کا تری خاطر بنایا ہوں میں دل جاں سوں
 جدائی سوں اُسے یکبارگی مسہار کرنا کیا
 سہلیاں جب تلک مجھے سوں نہ بولیں گی ولی آکر
 مجھے تب لگ کسو سوں بات اور گفتار کرنا کیا

—:O:—

v

(۷۸)

ترے بن مجکوں اے ساجن تو یو گھر بار کرنا کیا
 اگر تو ناچھے مجکوں تو یو سندسار کرنا کیا
 مندے گھر واسوں باہر کر اپس کے آپ منصف ہو
 نکارا * تیوچھہ بک بک کر اتا بیزار کرنا کیا
 اگے جب سوں نہ آنے کی تھی منسا من میں تھنا کے
 تو مجھسے دکھہ بھرے سوں پھر جھٹا اقرار کرنا کیا
 پتیارا نہیں ترے کہے کا تو چپ حیران کرتا ہے
 جو من میں نہ تیوچھہ ملنے کا تو پھر تکرار کرنا کیا
 ترے آنے کی بات اوپر بچھا یا ہوں انکھاں اپنی
 تو بیگی آکہ تجھے بن مجکو یہ گھر بار کرنا کیا
 تھیں ملنے سوں گر اپنے سہا گن نا کرو گے مجھے
 تو جوڑا گجگری کا اور کریلا دھار کرنا کیا
 جو کٹی جالے پرت کی آگ میں تن من کو یوں اپنے
 ولی سنگم بنا ایسے کوں پھر ادھار کرنا کیا

—:O:—

ہے قد ترا سراپا معنی ناز گویا
 پوشیدہ دل میں میرے آتا ہے راز گویا
 معنی طرت چلیا ہے صورت سوں یوں مراد دل
 صورت سستی چلیا ہے کعبے جہاز گویا
 ہر یک نگہ میں تیری ہے نغمہ محبت
 ہر تار تجھ نگہ کا ہے تار ساز گویا
 اے قبلہ رو ہمیشہ محراب میں بھوان کی
 کرتی ہیں تیری پلکان ملکر نماز گویا
 تیری کھر مصور چترا ہے کس ادا سوں
 کیتا ہے صرت اس میں ناز و نیاز گویا
 تجھ زلف کوں جو بولیا ہمدوش مصرع قد
 رکھتا ہے مجھ برابر فکر دراز گویا
 وہ قاتل ستہگر آتا ہے یوں ولی پر
 جلدی سوں صید اوپر آتا ہے باز گویا

—O:—

پی کے ہوتے نہ کر تو مہ کی ثنا
 معتبر نہیں ہے حسن دور نہا
 باعث نشہ دور بالا ہے
 حسن صورت کے ساتھ حسن ادا
 اے گل باغ حسن مکھ سوں ترے
 جلوہ پیرا ہے رنگ و بوے حیا

ماہ نو تجھ بھواں پہ کر کے نظر
سوے مغرب چلیا ہے روبرقضا

سرخ رویاں منیں سر آمد ہے
تجھ قدم کے اثر سوں رنگ حنا
نہیں ہے گل پی کے مکھ سا عالم میں
قائل اس بات کی ہے باد صبا
اے ولی مجھ سخن کو وہ بوجھ
جس کو حق نے دیا ہے فکر رسا

—:O:—

۵

(۸۱)

دلربا آیا نظر میں آج میری خوش ادا
خوش ادا ایسا نہیں دیکھا ہوں دو جا دلربا
بے وفا گر تجکوں بولوں ہے بجا اے نازنیں
نازنیں عالم منیں ہوتے ہیں اکثر بے وفا
کم نہا ہے نوجواں میرا برنگ ماہ نو
ماہ نو ہوتا ہے دائم اے عزیزاں کم نہا
مدعاے عاشقان ہر آن ہے دیدار یار
یار کے دیدار بن دو جا عبث ہے مدعا
کیہیا عاشق کے حق میں ہے نگاہ گلرخاں
گلرخاں سوں جگ کے پایا ہوں ولی یہ کیہیا

—:O:—

۵

(۸۲)

لامکاں پر بنا * احمد جو بنا ہتھلایا
تب ملائک نے وہیں صلوا علیکم گایا

* بناکر

حور و غلمان نے ترالے سوں وہ نغمے پورے
 قاب قوسین کا قوشہ تو ہے سب کو بھایا
 تہہ براتی وہاں آدم سوں اکا تا عیسیٰ
 اور جبریل امیں گوندہ کے سہرا لایا
 حق نے "نولاک لہا" حق میں معہد کے کہا
 اُن سوا کون سے مرسل نے یہ رقبہ پایا
 مغفرت تیروی (ولی) سہل بلاریب ہے کیوں؟
 فام احمد کا جو لب پر ترے ہر دم آیا

ردیف الف مہں بیاسی غزلیں ہوں جن میں حسب ذیل
 چند غزلیں نام زبان اور پرانے مشترک مصاورات سے الگ
 خالص دکنی زبان میں کہی گئی ہیں۔ اسی سے قیاس ہوتا ہے
 کہ یہ غزلیں دکنی آنے سے پہلے اپنی وطنی محبتوں مہں کہی
 گئی ہونگی، یا ممکن ہے کہ متعاقبین نے کسی اور قدیم شاعر
 کی کہی ہوئی ولی کے دیوان میں شامل کر دی ہوں۔ یہ
 قیاس اس لئے ہوتا ہے کہ کسی ایک دیوان میں یکساں غزلیں
 نہیں ملتیں، کسی میں کچھ کم ہیں، کسی میں کچھ زیادہ۔
 بہر حال وہ غزلیں جن میں شاہجہاں آبادی لب و لہجہ اور
 انداز بیان مشہور ہے نمبر ۲۵ و ۳۶ و ۳۸ و ۳۹ و ۴۰ و ۴۱ و ۴۲
 و ۵۴ و ۷۶ و ۷۷ و ۷۸ سے متعلق تھیں۔ اگرچہ ان کے سوا بچا
 دیگر غزلوں میں بھی خالص دکنی اور قدیم مصاورات ہیں
 مگر ان میں اکثر ردیفیں اور تزکیہوں ایسی موجود ہیں جن
 سے اجنبی سا اجنبی ناظر بھی دکنی زبان کا یقین کرے گا۔ اسی
 طرح غزلیات نمبر ۳ و ۹ و ۱۸ و ۲۲ و ۳۵ و ۳۶ و ۳۷ و ۴۶
 و ۵۳ و ۵۹ و ۶۸ و ۷۰ و ۷۱ مہں ایک ایک دو دو شعرا لگاتی
 معلوم ہوتے ہیں۔ کیوں کہ شعراے متقدمین و متاخرین کا معمول
 ہے کہ غزل میں طاق اشعار رکھتے ہیں۔



ب

(۸۳)

کیوں ہوسکے جہاں میں تُو ہمسر آفتاب
 تجھے حسن کی اگن کا ہے یک اختر آفتاب
 دیکھا جو تجکوں آپ سوں روشن جہاں میں
 سر سوں لیا نقاب زریں مکھہ پر آفتاب
 آیا ہے نقل لینے ترے مکھہ کتاب کی
 تار خطوط سیقی بنا مسطر آفتاب
 گرمی سوں بے قرار ہو نکلیا * سنے + کوں کھول
 تجھے عشق کا پیا ہے مگر ساغر آفتاب
 ہندو سرج کوں دور سوں قت پوجتے ولے
 ہندوے زلف کی ہے بغل بھیتر آفتاب
 جن نے ترے جہاں یہ کینا ہے یک نظر
 دیکھا نہیں وہ پھر کے نظر بھر کر آفتاب
 پوجا کوں تجھے درس کی ہو جوگی فلک اُپر
 نکلیا ہے پھر جامۂ خاکستر آفتاب
 تجھے مکھہ کے آفتاب اُپر گر کرے نکلا
 پنہاں ہو ہر نظر سنی جیوں شہر آفتاب
 جگ میں (ولی) سوکس کوں برابر کہے ترے
 ڈرتے سوں ہے نزدیک ترے کہتر آفتاب

: ۵ :

(۸۴)

ترے جلوے سوں اے ماہ جہاں تاب
 ہوا دل سر بسر دریائے سیما
 ترے مکھ کے سرچ کوں دیکھ جیوں برت
 ہوئے ہیں عاشقاں سرقا قدم آب
 رکھوں جس خواب میں تجھے لب اُپر لب
 مجھے شکر سوں شیریں تر ہے وہ خواب
 تری نیئاں وہ قاتل ہیں کہ جن پاس
 دو ابرو کی ہیں دو تیغ سپہ قاب
 ولی تجھے سوز میں اے آتشیں خو
 سراپا ہے برنگ شعلہ بے قا

—:O:—

۱۱

(۸۵)

جب سوں وہ * نازنیں کی میں دیکھا ہوں چہب عجب
 دل میں مرے خیال ہیں تب سوں عجب عجب
 جاتا ہے دن تھام اُسی مکھ کی یاد میں
 ہوتا ہے فکر زلف میں احوال شب عجب

قطعہ

بے تاب ہوئے مثل گدایاں نزیک جا
 بے باک ہوئے تب یو کیا میں طلب عجب
 دو فین سوں ترے ہے دو بادام کا سوال
 سن یو سوال دل میں رہا پستہ لب عجب

* اُس

بولیا مری نگاہ کی قیامت ہے دو جہاں
 جس دیکھنے سوں دل میں ترے ہے طرب عجب
 اس دولت عظیم کوں یوں مفت مانگنا
 لگتی ہے معکوں بات تری بے ادب عجب
 کینا میں اس سوال میں دوجا بھی اک سوال
 کر بہرہ مند لب سوں کہ تیرے ہیں لب عجب
 یکبار اس سوال میں سی ید دوجا سوال
 دل میں رہا اپس کے وہ شیریں لقب عجب
 اول تو شوخ آکے غضب میں غصہ کیا
 سر تا قدم چو ناز اُٹھا وہ غضب عجب
 آخر اپس کی ہمت عالی پہ کر نظر
 شیریں لب سوں اپنے چکھایا رطب عجب
 اس شعر کی یہ طرح نکالیا* ہے جب ولی
 یو اختراع سن کے رہے دل میں سب عجب

—————:0:—————

۵

(۸۶)

ملیا + وہ گلبدن جس کوں اُسے گلشن سوں کیا مطلب
 جو پایا وصل یوسف اُس کوں پیراھن سوں کیا مطلب
 مجھے اسباب خود بینی سوں دائم عکس ہے دل میں
 کیا جو ترک زینت کوں اُسے درپن سوں کیا مطلب
 سخن صاحب سخن کا سن کے ملنے کی ہوس مت کر
 جواہر جب ہوے حاصل تو پھر معدن سوں کیا مطلب

عزیزاں باغ میں جانا فیت دشوار ہے مجھ کو
 گلی گلو کی پایا ہوں مجھے گلشن سوں کیا مطلب
 ولی جنت میں رہنا نہیں درکار عاشق کو
 جو طالب لامکان کا ہے اسے مسکن سوں کیا مطلب

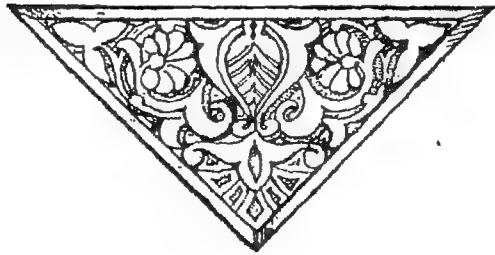
—:O:—

۹

(۸۷)

ہوا تجھے غم سوں جاری شوق کا طومار ہر جانب
 ہوا ہے گرم تیرے عشق کا بازار ہر جانب
 تہاشا دیکھ اے لیلیٰ کہ تیرے غم کی گردش سوں
 بگولے کی طرح پھرتا ہے مجنوں خوار ہر جانب
 برہ میں دیکھ کر فرہاد پر شیریں کو سنگیں دل
 اُسی فریاد میں ہے رات دن گُہسار ہر جانب
 زبان حال سوں مجھ کو کہا فرگس نے سہجھا کر
 کہ اُس انکھیاں کے ہر گلشن میں ہیں بیمار ہر جانب
 ہوا ہے مسرت اُس کے جام لب سوں باغ میں لالہ
 کہ جس کے مکھ کے جاڑے سوں کھلا گلزار ہر جانب
 تھسک سہر سوں اُس کی رکھا ہوں مہر سوں دل میں
 کہ جس کے خال و خط کی جگ میں ہے گفتار ہر جانب
 نفحص کر کے دیکھا میں ہر اک کے مدرسے میں جا
 کہ اُس کے حسن کے مطلب کی ہے تکرار ہر جانب
 ہر اک لبریز ہے خم تجھے محبت کے اثر سیتی
 ہر اک ساغر تری نیناں سوں ہے سرشار ہر جانب
 ولی تجھے طبع کے گلشن میں جو کئی سپر کرتے ہیں
 وہ تعفہ کر لجاتے ہیں گل اشعار ہر جانب

ترے مکھ پر اے نازنیں یو نقاب
 جھاکتا ہے جیوں مطـلح آفتاب
 ادا فہم کے دل کی تـمـخیر کوں
 ترا قد ہے جیوں مصرع انتخاب
 بجا ہے ترے حـمـد کی تاب سوں
 تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب
 نظر کر کے تجھ مکھ کی صافی اُپر
 ہوئی شرم سوں آرسی غرق آب
 ترے عکس پڑنے سوں اے گلبدن
 عجب نہیں اگر آب ہووے گلاب
 ترے وصل میں اس قدر ہے نشاط
 کہ مغل کوں راحت سوں آوے ہے خواب
 کرے بغت سیرے اگر تک مدد
 ولی اُس سخن سوں ملوں بے حجاب



نت

۷

(۸۹)

مدت کے بعد آج کیا جو ادا سوں بات
 کھلنے سوں اُس لبّاں کے ہوئی حل مشکلات
 دیکھے سوں سبکوں آج شب و روز نیک ہے
 وہ زلف و رخ کہ جن سوں عبارت ہے دن و رات
 ہر ایک میتھی بات ہے تیری نبات ریز
 گویا رکھی ہے لب نے ترے مایۂ نبات
 ظلسہات سوں نکل کے جہاں میں عیاں رہے
 گر حکم لیوے لب سوں ترے چشمۂ حیات
 تجھہ ناز ہو ردا سوں مری یہ ہے عرض غرض
 یا عین التفات ہو یا حکم التفات
 تب سوں اُتھا ہے دل سوں مرے غیر کا خیال
 تیرا خیال جب سوں ہوا ہے مرے سنگات
 اُس وقت سبکوں عیش و عالم ملے ولی
 جس وقت بے حجاب کروں پیو سنگات بات

—————:O:—————

۵

(۹۰)

سبز چیرے نے ترے اے سبز بخت
 زھر قاتل ہو کیا جیو * لخت لخت
 مجھہ دل مجروح کے حق میں سجن
 مت ہو جیوں الہاس ہرگز، بینہ سخت

حسن کے کشور کا توں ہے بادشاہ
 ہے تجھے ناز و ادا کا تاج و تخت
 مکہ اُپر تیرے ہے ایسی جہلجہلات
 جس کے دیکھے ہوش نے باندھیا ہے رخت
 کر ولی پر یک عنایت کی نظر
 سن مری یو بات اے فرخندہ بخت

:0:

۷

(۹۱)

سجن ہے بسکہ تیرے حسن عالمگیر کی شہرت
 سکندر کو ہوئی حاصل مثال آرسی حیرت
 چلیا * دہشت سوں توتا کا نپتا مشرق سوں مغرب کوں
 فلک اوپر سرج جب سوں سنا تجھے حسن کی ہیبت
 نہ ہو وے مرگ کی تلخی سوں ہرگز آشنا جگ میں
 تری شیریں زبانی کا ملے عاشق کوں گر شربت
 تری آنکھیاں کی گردش نے کیا ساغر کو سرگرداں
 تری زلفاں کے حلقے نے کیا گرداب کوں چکرت
 جگت کے دلربایاں کا ہوا تجھے میں ظہور اکثر
 نہیں فرگس ہے رخ بداری ہے لب مصری بچن امرت
 نہ تہونقہ و شہر میں فرہاد و مجنوں کا تھکانا تم
 کہ ہے عشاق کا مسکن کہو صحرا کہو ڀربت
 ولی کو اے سجن گاہے عطا کر بھیک درشن کی
 دیا ہے لطف سوں تجھ کوں خدا نے حسن کی دولت

:0:

سینے میں ہے تجھ ابروے پیوست کی نشست
 جیوں تیر دل میں ہے نگہ مست کی نشست
 تجھ زلف کج کا دل ملے بیٹھا ہے یوں خیال
 ماہی کے جیوں گلے منیں ہے شست کی نشست
 ترے دو نین دل میں مرنے فتنہ خیز ہیں
 مشکل ہے ایک تھور دو بدست کی نشست
 تیری نگہ کے باز سوں ہے مرغ دل کا حال
 جیوں تن پہ ناتواں کے زبردست کی نشست
 تا سرخ رنگ کوں زرد کرے اس سبب یو غم
 دل میں ولی کے مس میں ہے جیوں جست کی نشست

:O:

زبان حال سوں کہتا ہے یوں شہشاد ہر ساعت
 پڑیں گے قید میں اس قد کوں دیکھ آزاد ہر ساعت
 بچے گا کب تلک اے طائر دل زور وحشت سوں
 نگہ کا دام لے آتا ہے وہ صیاد ہر ساعت
 ہوا ہے جب ستنی پروانہ دل اے شہزاد تیرا
 نگہ تجھ چشم کن جاتی ہے بہر صاد ہر ساعت
 اپس کی چشم سے گوں سوں دکھا ساغر کی گردش کوں
 دمنم کرنا ہے میرے ہوش کوں برباد ہر ساعت
 ترا خط خوبت میں ہے ہاتھ سوں مقراض کے دائم
 کہ جیوں رکھتا ہے کہ دک دہشت استاد ہر ساعت

نہیں یک عاشق و معشوق اُس کے درد سوں خالی
 گل و بلبل سوں سنتا ہوں یہی فریاد ہر ساعت
 ولی مجھہ دل میں بستا ہے خیال اُس سرو قامت کا
 کہ جس کے شوق سوں جنبش میں ہے شہداد ہر ساعت

:O:

۵

(۹۴)

گمراہ ہیں تجھہ زلف میں کئی اہل ہدایت
 یہہ بات ہے ظلمات کی نہیں جسکی نہایت
 غمزدے نے کیا ظلم مرے دل پہ سوتس پر
 کرتے ہیں ترے نین و * ظالم کی حمایت
 عشاق کا ہے خون روا عشق کی رہ میں
 تجھہ نین کے مفتی سوں ستیا ہوں یہ روایت
 یو مکھہ ہے ترا مورد افوار الہی
 نازل ہے ترے حسن پہ سب کی حق کی نہایت
 ہر درد پہ کر صبر ولی عشق کی رہ میں
 عاشق کون نہ لازم ہے کرے دکھہ سوں شکایت

:O:

۵

(۹۵)

خو باں کی ہر ادا سوں ہے نازک اداے بیت
 معنی سستی بنا ہے نقاب حیاے بیت
 مت شعر پر تو چشم حقارت سوں کر نظر
 مانند ابروواں کے انکھاں پر ہے جائے بیت

معنی کی صورت اس منیں ہوتی ہے جلوہ گر
 روشن ہے آرسی سوں رخ باصفائے بیت
 وہ مصرع بلند ہے معنی میں مہر باں
 لاتا ہے چیں بھواں منیں ظاہر برائے بیت
 اُس کے سواد زلف سوں عالم میں اے ولی
 کعبہ نہن سیہ ہے سراپا رواے بیت

—————:0:—————

۵

(۹۶)

لب ترے پر کہ روح کا ہے قوت
 کاتب قاز نے لکھا ہے سکوت
 نشہ بخشی میں سے سوں بہتر ہے
 تجھ لبیاں کی مفرح یا قوت
 اُس کے دیکھے سوں کیوں رہے طاقت
 جس کی باتاں سوں دل ہوا مہبوت
 جو ہوا داغ عشق میں اس کوں
 تختہ لالہ سوں کرو تابوت
 اے ولی سبز لب دلبر
 خوشنہائی میں ہے لب یا قوت

—————:0:—————

۵

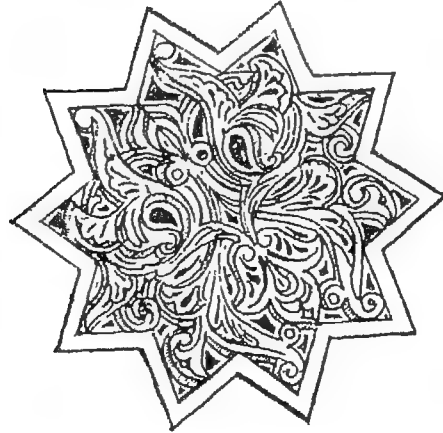
(۹۷)

کیا اس بات نے مجھ دل کوں مہبوت
 کہ کیوں آتا نہیں وہ روح کا قوت
 بجا ہے گر شہید سرو قد کوں
 بنائیں چوب سوں طوبی کے تابوت

روایت خضر سوں پہنچی ہے معبکوں
 کہ اُس کا خط ہے موج آب یا قوت
 دے کاجل سوں تجھہ انکھیاں کی یوں دھج
 کہ برچھی کوں پکڑ نکلا ہے رجپوت*
 ولی اُس خوش سخن کی بات سر کر
 کہ اُس کی بات ہے عشاق کا قوت

* مندرجہ ذیل چار نسخے مختلف دیوانوں سے لکھے گئے
 ہیں ان میں کاجل کی طرح پلک سے برچھی کا ثبوت ملتا ہے۔
 باقی شوخی یا توکے اور سوکھے سے (جو بمعنی خشک اور سوراخ
 ہو سکتا ہے) کوئی خاص اور ظاہری مناسبت راقم کے خیال
 میں نہیں آئی۔

۱- توکے ۲- پلکاں ۳- سوکھے ۴- شوخی



ش

۷

(۹۸)

شوخ میرا بے میا ہے الغیاث
 صاحب جور و جفا ہے الغیاث
 وہ صنوبر قامت گلزار حسن
 معشر ناز و ادا ہے الغیاث
 اُس کہاں ابرو کا ہر تیر بلا
 جیوں خدنگ بے خطا ہے الغیاث
 پائہاں قاتل رنگیں ادا
 خون عاشق جیوں حنا ہے الغیاث
 ہوں پیا کے شربت لب بن مریض
 جس منہیں گلقد سا ہے الغیاث
 جن نے دیوانہ کیا ہے خلق سوں
 وہ پری رو کیا بلا ہے الغیاث
 بلبل باغ وفا ہوں میں ولی
 وہ سراپا بے وفا ہے الغیاث

:O:

۱۱

(۹۹)

درد کو میرے دوا نہیں الغیاث
 مرض کو میرے شفا نہیں الغیاث
 دین و ایہافم ربودند گلرخاں
 دل کے تئیں رہنے کو جا نہیں الغیاث
 چار دن کے حسن پر مت کر غرور
 حسن کو دائم بقا نہیں الغیاث

روز و شب آتا ہے میرے سنگ * رقیب
 بے حیا کون کچھ حیا نہیں الغیث
 توبتہا ہوں غم کے دریا میں پیا
 پھونچتی زلف دوڑتا نہیں الغیث
 خوبیاں عالم کی سب ہیں اُس میں
 لیکن اُس کون پھر وفا نہیں الغیث
 اُس کے کو پہنچانے کو غم کی خبر
 قاصد باد صبا نہیں الغیث
 بسکہ کثرت شد بکوعے آن صائم
 عاشق مسکین کو جا نہیں الغیث
 گرچہ فنِ مطربی میں طاق ہے
 لیکن اُس کون کچھ گلا نہیں الغیث
 بوالہوس تقلید عاشق می کند
 پھونچتی اُس کون سزا نہیں الغیث
 تھوندتہا ہوں عارت سائک ولی
 اُس بجز کئی رہنما نہیں الغیث
 —:O:—

۵

(۱۰۰)

ملتا نہیں ہے مجھ سوں وہ دلدل الغیث
 اُس بے وفا کے جور سوں سو بار الغیث
 مجھ دل کا دیکھہ حال پریشان آپ سوں
 کرتے ہیں تیری زلف کے سب تار الغیث

دیکھ ھے باغ میں کہاں فرگس کوں اے صنم
 آنکھوں کا تیرے آج طلبگار الغیات
 آنکھوں کوں تیری دیکھ کے گلشن میں گلبدن
 فرگس ہوا ھے شوق سوں بیمار الغیات
 بازار میں جہاں کے نہیں کوئی اے ولی
 میرے سخن کا خوب خریدار الغیات

—————:O:—————

۵. (۱۰۱)

اُس صنم کے ہاتھ سوں فریاد یاراں الغیات*
 شوخ کے غمزے ستنی بیداد یاراں الغیات
 گر نہیں فریاد سنتا اس جہاں میں بوعلی
 چہرہ زریں پہ طرہ داد یاراں الغیات
 ہوش عاشق کیوں رہے تجھ مکھ کے دیکھ اے صنم
 داد ھے بیداد ھے فریاد یاراں الغیات
 جب سوں اُس شریں کے بچن پرھے لطافت مستقیم
 تب سوں دل فریاد ھے فرہاد یاراں الغیات
 جیوں ولی کے دل منیں ھے یاد اُس کی روز و شب
 یو کہا فریاد ھے فریاد یاراں الغیات

—————:O:—————

* غزلیات نمبر ۹۹ و ۱۰۱ و ۱۰۲ چند دیوانوں میں سے
 صرف ایک دیوان میں دیکھی گئیں۔ معلوم ہوتا ھے کہ یہ
 غزلیں بالکل ابتدائی ہیں کیوں کہ امیر خسرو کی صنعت
 ملمع کے سوا الفاظ ایسے نا مربوط اور اجنب واقع ہوئے ہیں
 کہ فزل نمبر ۱۰۲ کے قوافی اور مطالب بھی اکثر سمجھتے میں
 نہیں آئے معجبوراً کالاصل نقل کر دی گئی۔

(۱۰۲)

۵

ہوا ہوں سب ستے بالخیر ثالث
 نہیں کئی حرف بے بالخیر ثالث
 اگر دل پر فہ راکھے غم تو ہرگز
 عجب نہیں سب میں ہے بالخیر ثالث
 سلامت گل کو جب دیکھا ہمیشہ
 ظفر بالقلب ہے بالخیر ثالث
 علامات دورنگی دور کرنا
 ولا بالقلب ہے بالخیر ثالث
 خدا نہیں یو روا رکھتا ولی ہو جہ
 اکیلا ہو رہے بالخیر ثالث

—:0:—

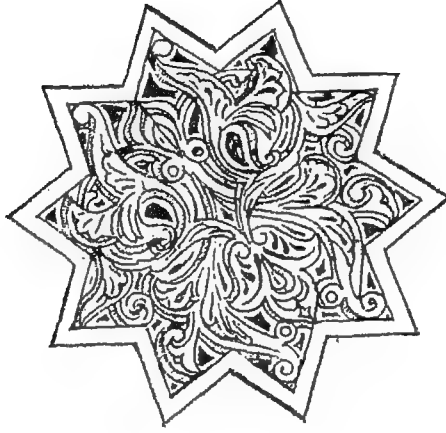
(۱۰۳)

۵

کدھی میری طرف لالہ تم آتے نہیں سو کیا باعث
 چھبیلہ مکھہ اپس کا تک * دکھاتے نہیں سو کیا باعث
 جدائی کے پھنسا ہوں دام میں یارو کہوں کس سوں
 کہ مجھ اس دکھ کے پھاندے سوں چھڑاتے نہیں سو کیا باعث
 کیا سب زندگانی کو فدا تیری محبت میں
 اچھوں † باتاں اپس دل کی سناتے نہیں سو کیا باعث
 ہوا ہے دل مرا مخمور تیرے غم سوں اے ساجن
 اپس کے فین سوں پانی پلاتے نہیں سو کیا باعث

* (ن) تم † اچھی

ولی اس بات کا افسوس ہے مجھے دل نہیں دائم
کہ میری بات کو خاطر میں لاتے تمہیں سو کیا باعث



دیف ج

۱۰

(۱۰۴)

ہے جلوہ گر صنم میں بہار عتاب آج
 دیتا ہے اُس کے ناز و ادا کا حساب آج
 عالم کا ہوش کیوں کہ رہے گا عجب ہوں میں
 چوتنا * ہے اُس کی نہیں سوں رنگ شراب آج
 کیا ناز و کیا غرور ہے اُس نو بہار میں
 دیتا نہیں سلام کا میرے جواب آج
 کیوں مومنہ ضعیف نہوں غم سوں اے صنم
 تیری کھر نے مجھ کو دیا پیچ و تاب آج
 آگے ترے لبوں کے کہ ہیں چشمہ حیات
 لگتا ہے آب خضر مثال سراب آج
 اُس کی نگاہ مست سوں معلوم یوں ہوا
 اکثر کرے گی خانہ مردم + خراب آج
 اعجاز حسن † دیکھ کہ وہ روئے باعرق
 پیدا کیا ہے چشمہ آتش سوں آب آج
 کیا بے خبر ہوا ہے معلوم صنم کو دیکھ
 مکتب میں اُس کے بھول گیا ہے کتاب آج
 معلوم نہیں کہ ہاتھ میں شمشیر لے صنم
 آتا ہے کس کے قتل کوں اتنا شتاب آج
 کیوں آرزوے وصل کروں اُس سوں اے ولی
 دیتا نہیں ہے ناز سوں سیدھا جواب آج

~*~*~*~

* (ن) چمکا - جھکتا † (ن) عاشق ‡ (ن) عشق

ہے حسن کے فگر* میں سہن تہکوں راج آج
 خوش دلبری کا تہکوں ملا تخت و تاج آج
 اس ناز ہور ادا کے تہیل کوں دیکھکر
 سب دلبراں نے تہکوں دیا ہے + خراج آج
 پروا نہ ہو کے کینوں نہ گرے چاند چرخ سوں
 فانوس دل میں شوق ترا ہے سراج آج
 تہجہ زلف کی زنجیر † پہ رکھ دانفت فیمل مست
 کس بھید سوں کنگھی § کو دیا آکے عاج آج
 مقصود دو جہاں میں سرا تہجہ سوا نہیں
 جگ میں نہیں کسو سوں ترے باج کاج آج
 لب میں ترے مفرح یاقوت ہے سخن
 بیہار دل مرے کوں وہی ہے علاج آج
 وہ شوخ تہکوں آکے ملا اس سبب ولی
 شادی میں اُس کی صرت کیا ہوں میں لاج آج

جولاں گری میں گرم ہے وہ شہسوار آج
 سینے سوں عاشقان کے اُتھے ہے غبار آج
 تہجہ اسپ برق تاز کی جولاں کوں دیکھ دل
 مانند بیجلی کے ہوا بے قرار آج

* (ن) ملک + (ن) آکے دیا تہکوں تاج باج

† پتلون مخلوط

‡ ہر وزن اسپر

بے شک کرے گا خاطر عشاق باغ باغ
 آیا ہے التفات پہ وہ نو بہار آج
 گلزار تجھے جہاں کا گلشن میں دیکھ کر
 قرباں ہیں عندلیب ہزاراں ہزار آج
 سینے کے رکھہ طبق میں دل چاک چاک کون
 لایا ہوں تیری * نذر بجائے انار آج
 اے آتشیں بہار ترے مکھ کی آب دیکھ
 پیدا کیا ہوا سوں دل خاکسار آج
 ہے نیش وار+ دل میں مرے خار خار شوق
 چیرے کون دیکھہ سر پہ ترے نوکدار آج
 گردش ترے نہیں کی کہ جوں دور جام ہے
 دیکھہ سوں اُس کے+ دل کا گیا ہے خمار آج
 تیرے نہیں نے یک نگہ التفات سوں
 عالم کے وحشیاں کون کیا ہے شکار آج
 اطراف آسماں کے ہجوم شفق نہیں
 تجھے رنگ نے ہوا کون کیا لالہ زار آج
 برجا ہے آسماں سوں تواضع کرے طلب
 پایا ہے تجھے کرم سوں ولی اعتبار آج

—————:O:—————

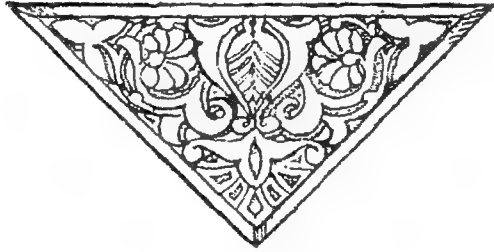
دیکھہ سوں تجھے لبوں کے اُپر رنگ پان آج
 چوڑا ہوے ہیں لالہ رخاں کے پران آج

* (ن) میں نیاز + (ن) بے شمار + (ن) اُن انکھوں کے

نکلا ہے بے حجاب ہو بازار کی طرف
 ہر بوالہوس کی گرم ہوئی ہے دکان آج
 تیرے نہیں کی تبیخ سوں ظاہر ہے رنگ خوں
 کس کو کیا ہے قتل اے بانکے پتھان آج
 آخر کو رفتہ رفتہ دل خاکسار نے
 تیری گلی میں آکے * کیا ہے مکان آج
 اعجاز عشق دیکھ کہ مجھ ناتواں اُپر
 اس سبب دل کے دل کوں کیا مہربان آج
 کل خط زبان حال سوں آکر کرے گا عذر
 عاشق سوں کیا ہوا جو کیا تو نے مان آج
 البتہ گل پیادہ ہو دوڑیں رکاب میں
 اُس نو بہار حسن کی دیکھیں جو شان آج
 تیری بھواں کوں دیکھکے کہتے ہیں عاشقان
 ہے شاہ جس کے نام چڑھ ہے کہاں آج
 گنگا رواں کیا ہوں اپس کے نہیں سستی
 آ اے صنم شتاب ہے روز نہان آج
 اے عقل موشگاف شامل سوں کر + نظر
 آیا ہے کس ادا سوں وہ نازک میان آج
 کیوں دائرے سوں زہرہ جبین کے نکل سکوں
 یک تان میں لیا ہے سرے دل کوں تان آج
 میرے سخن کوں گلشن معنی کا بوجہ گل
 عاشق ہو ے ہیں بابل رنگیں بیان آج

جودھا جگت کے کیوں نہ تریں تجھے سوں اے صنم
 ترکش میں تجھے نین کے ہیں ارجن کے بان آج
 جاناں کر بسکہ خوف رقیبیاں ہے دل منیں
 ہوتا ہے جان برجہ ہن سوں انجان * آج
 تجار حسن پاس ہیں رو اعل بے بہا
 اس جنس آبدار کا لینا ہے دان آج
 شعلے کوں دل کے سہج ہے جانا فلک اُپر
 برپا کیا ہوں آہ سوں میں فردبان آج
 کیوں کر رکھوں میں دل کو ولی اپنے کپینچکر
 نہیں دست اختیار میں میرے علان آج

* نون مخلوط



ردیف ح

۵

(۱۰۸)

دستا ہے تجھ جبین سوں سراسر ظہور صبح
 تجھ دیکھنے کوں جگ میں ہوا ہے عبور صبح
 بے تاب آفتاب ہے تب سوں جہان میں
 دیکھا ہے تجکوں جب سستی اے رشک نور صبح
 تجھ مکھ کی آرسی میں ہے نور خدا عیاں
 روشن ہے تجھ جہاں سستی کوہ طور صبح
 ظاہر ہیں تجھ بہار میں اسباب عیش کے
 ہے جلوہ گر ترے سستی * دارالسرور صبح
 تجھ مکھ کا نور جب سوں تھا شا + کیا ولی
 کزوا لگا ہے تب سوں جگت میں مرور صبح

—:O:—

۹

(۱۰۹)

برنگ صافی دل کیوں نہ ہو صفائے قدح
 کہ دست آئینہ رو ہے مدام جائے قدح
 زہے طرب کہ ہوا بزم عیش میں دمساز
 صنم کے اعل سوں یاقوت بے بہائے قدح
 کیا ہے ساقی عشرت بہار الفت سوں
 حنائے پنچہ رنگیں نگار پائے قدح
 اگر اشارت ابرو کرے وہ ماہ تہام
 ہلال بزم میں ہو چرخ زن بجائے قدح

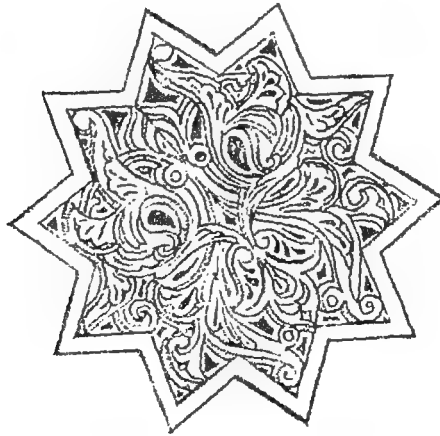
† (ن) ابر

+ دیکھا

* (ن) تجھی سوں

خہار حشر سوں کیا غم ہے مے پرستاں کوں
 لکھے جو قبر کے تعویند پر دعائے قدح
 سدا ہے اس خم نیلی سوں جوش زن یہ بات
 کہ نقد ہوش فلاطوں ہے رو نہائے قدح
 ہوا ہے قلقل مینا سوں مجکوں * یہ ظاہر
 کہ مے پرست کے سینے میں ہے ثنائے قدح
 ہوا ہے صبح کے مانند آفتاب ضمیر
 عیاں ہے جس کے اُپر جلوۂ ضیائے قدح
 ولی کے دل سنی اے شوخ احتراز نہ کر
 ہمیشہ انجمن گلرخاں ہے جائے قدح

* (ن) منجھہ اُپر



ردیف خ

(۱۰۱)

سجین اول کے زمانے میں یوں * نہ تھا گستاخ
 اسی دنوں میں ہوا ہے یو کیا بلا گستاخ
 چمن میں مکھہ کی ترے مثل تاک ہے سرکش
 اپس کے مکھہ پہ نہ کر زلف کوں اُٹا گستاخ
 ترے یو اب پہ خط سبز کیا ہے بوجھ اسے
 شکر اُپر ہے یو طوطی خوش ادا گستاخ
 یو رنگ زرد اُڑا مجھہ ضعیف کوں لے کر
 ہوا ہے کاش لہجانے کوں کہربا گستاخ
 ولی کے دل میں ہے شوخی سوں تجھہ بھواں + کی بتی
 تری زلف پہ ہوئی جس قدر ہوا گستاخ

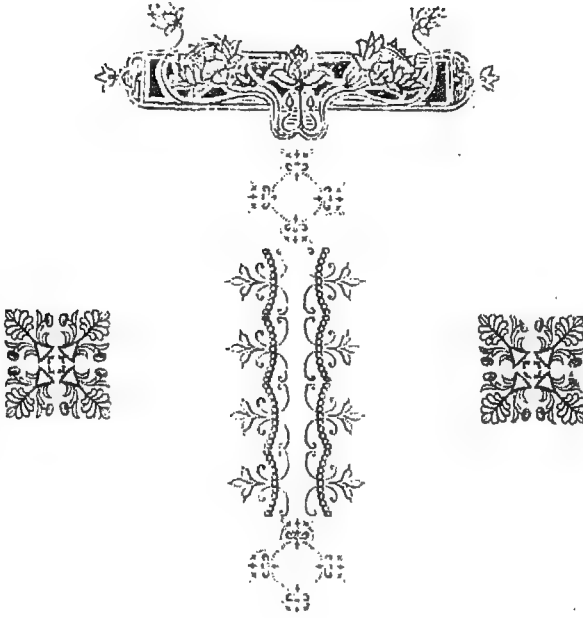
—:O:—

(۱۱۱)

مڑہ بٹاں کی ہیں تجھہ غم میں خواب مضمحل سرخ
 لگی ہے ترک کے پتکے کوں یا † مسائل سرخ
 سجین کوں دیکھکے میں چشم سرخ خواب آلود
 اپس انکھاں کوں کیا خوابگاہ مضمحل سرخ
 کتاب عشق پہ شنگرت اشک خونیں سوں
 پلک کی کر کے قلم کھینچتا ہوں جدول سرخ
 کیا ہے دفع مرے درد سر کوں رونے نے
 ہوا ہے حق میں مرے خون دیدہ صندل سرخ

* (ن) توں + ن ہوا † (ن) پتکے کوں گجرات کی

شفق نہ بوجہ کہ معجہ آہ آتشیں نے ولی
فلک کو جا کے کیا ہے برنگ منقل سرخ



دیف د

۷

(۱۱۲)

ہمیشہ ہے بہار سرو آزاد
نہ جاوے دولت حسن خدا داد

ترے رخ سوں کہ دائم بے خزاں ہے
ہوا ہے زیب * در گلزار ایجاد

ہوا مانند مجنوں مو پریشان
ترا قد دیکھ کر گلشن میں شہشاد

کیا ہوں سہو راہ کوچہ غم
ہوا ہوں بسکہ تیرے لطف سوں شاد

خلاصی کیوں کہ پاوے بلبل دل
نگاہ مہرباں ہے دام صیاد

وفا کو ترک مت کر ہرگز اے دل +
محبت ہے وفا بن سست بٹپاد

نہیں ہے بے قراری اُس کی بے جا
ولی جس دل میں ہے زلف پریزاد

—:O:—

۹

(۱۱۳)

جب سوں ہوا ترا یو قد دلربا بلند
سنتا ہوں ہر طرف سوں صداے بلا بلند

مت پست فطرتاں سوں مل اے سرو نازنین
تجھہ قد کا نام جگ میں ہے نام خدا بلند

* (ن) زرد رو-زیب پر + (ن) اے پری رو

بیمار گر نہیں یہ تری چشم غمزہ زن
 کیوں ہاتھ میں لیا ہے نگہ کا عصا بلند
 تجھے ابرواں کوں دیکھکے کیتا ہے اے صنم
 تجھے حق منیں ہلال نے دست دعا بلند
 گلزار زندگی میں بجز وصل سرو قد
 عشاق کوں نہیں ہے دو جا مدعا بلند
 یو آفتاب نہیں کہ عیاں ہے فلک اُپر
 حق نے کیا جہاں میں ترا نقش پا بلند
 یو بات کوں لکھا ہوں سفینے میں عقل کے
 ہے بحر دل میں طبع سخن آشنا بلند
 تیری بیواں میں * ناز کوں رتبہ ہے اس قدر
 کشتی میں جیوں ہے مرتبہ ناخدا بلند
 میں عاشقاں کی فوج کا سردار ہوں ولی
 مجھے آہ کا ہوا ہے علم تا سما بلند

:O:

۷

(۱۱۴)

تجھے گلبدن پہ جگ کے ہوے گلعدار بند
 گلشن میں تجھے بہار کے ہے نو بہار بند
 گلزار میں لتک کے چلے گر تو یک قدم
 مافند آب آئندہ ہو جوئبار بند
 مانی نے تجھے جہاں کے گلشن کوں † دیکھکر
 بیچا لجا کے شہر میں پھولاں کے ہار بند

* (ن) کے خار † (ن) میں

تیری نین پہ دیکھ میں آ ہو کوں مبتلا
 بوجھا کہ تجھ نگہ میں ہے وحشت شعار بند
 ہے تجھ شکار بند کی ہر یک کو آرزو
 خوش وہ شکار جس کوں ملے یو شکار بند
 تجھ قد کوں دیکھ سرو ہے گلشن میں پا بگل
 آزاد یہاں ہوا ہے وہ * بے اختیار بند
 اُمید مجکوں یوں ہے ولی کیا عجب اگر
 اس ریختے کوں سنکے ہو معنی نگار بند

—————: 0 :—————

۱۵

(۱۱۵)

ہوا ہے گرم تو جب آفتاب کے مانند
 کیا ہے ہوش نے پرواز آب کے مانند
 زمیں پہ کیونہ کریں اہل بزم جرعه نمن
 تری نگہ میں ہے مستی شراب کے مانند
 نگاہ گرم † گرے گر فاک کے گلشن میں
 گل ستارہ گرین گل ‡ گلاب کے مانند
 برق برق اگر جلوہ گر ہو وہ گل رو
 غبار سینہ ہو پانی سحاب کے مانند
 توقع قدم شہسوار دل میں نہ رکھ
 ہوا ہوں خالی اپس سوں رکاب کے مانند
 لکھا ہوں بسکہ پری روکی زلف کی تعریف
 سیاہ نامہ ہوا ہوں کتاب کے مانند

† گل کر

+ (ن) تیز

* (ن) سو

ترے فراق میں ہر آنے کہاں ابرو
 گئی ہے چرخ پہ تیر شہاب کے مانند
 ترے خیال میں آنے بھر حسن دیدار
 ہوئے ہیں آب سراپا حباب کے مانند
 کیا ہے طرز تغافل نے شوق کے جگ میں
 ہر ایک چشم کوں تسخیر خواب کے مانند
 نہ کر سوال مرے درد کی حکایت کا
 کہ مجھہ زباں پہ ہے حاضر جواب کے مانند
 نہ بھول گرم نگاہی پہ * شوخ چشماں دی
 محبت ان کی ہے دھوکا سراب کے مانند
 گر آبرو کی ہے خواہش کسی کی نعمت پر
 نہ کھول حرص کے دیدے کو قاب کے مانند
 نہ ہو تو فکر + سوں دنیا کی مونہن باریک
 سیاہ دل کوں کرے گا † خضاب کے مانند
 نگاہ گرم سوں اُس شعلہ قد نے مجلس میں
 کیا برشتہ ولی کو کباب کے مانند

:0:

۵

(۱۱۶)

تیری نین کی سختی ‡ ہے دلبری کے مانند
 تیری نگاہ سوزوں ہے عبہری کے مانند
 ظاہر نہیں کسی پر تجھہ لعل کی حقیقت
 واقف ہوا ہوں اس سوں میں جوہری کے مانند

* (ن) سے † (ن) مہر ‡ (ن) گی § (ن) شیخی

ہر چند رنگ زردی حاصل ہے عاشقوں کوں
 لیکن شگفتہ رو ہیں گل جعفری کے مانند
 طاقت نہیں کسی کوں تا اُس صنم کوں دیکھے
 عالم کی ہے نظر سوں پنہاں پری کے مانند
 یہ ریختہ ولی کا جا کر اُسے سناؤ
 رکھتا ہے فکر روشن جو انوری کے مانند

—————:O:—————

۵

(۱۱۷)

چنچل کوں جا کے بولو آبِ بجلی کے مانند
 اس وقت انکھاں برستاں * ہیں بادلی کے مانند
 سوژن سوں تعجہ پلک کی اے نور جان و دیدہ
 ہر استخوان میں روزن ہے بانسلی کے مانند
 عالم میں جس کے سر پر گلدستہ ادب ہے
 وہ کیوں کہے چہن کوں تیری گلی کے مانند
 گر آرزو ہے تجکوں مقصد کے گل کا کھلنا
 تک بند کر زباں کوں مکھ میں کلی کے مانند
 مشتاق تعجہ درس کا اے شمع بزم خوبی
 دیکھا نہیں ہے دوجا ہرگز ولی کے مانند

—————:O:—————

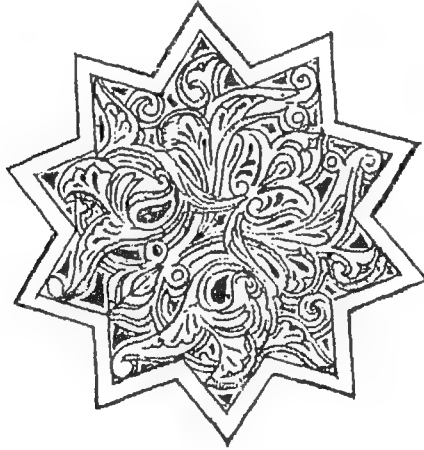
۵

(۱۱۸)

سخن شناس کے نزدیک کم نہیں زبیر
 کسی کے مطلب رنگیں کوں جو کیا ہے شہید

یہ زلف و خال سیہ نے دیا ہے جگ کوں فریب
 دغا کے دینے میں یک رنگ ہیں یہ پیر و مرید
 گھلا ہے عقدۂ دل تبجھہ پلک * کی سوزن سوں
 ترے نہیں کا اشارہ ہے قفل دل کی کلید
 ہوا ہے مشتری اُس رشک مشتری کا دل
 کیا جو اہل خرد کے ہزار دل کوں خرید
 ہوا ہے حق کی توجہ سوں اے ہلال ابرو
 ترا جہاں مذور ولی کے دل کی عید

* (ب) نگہ



ردیف ن

(۱۱۹)

۵

اے شکر لب قند سوں تجھے لب کی باتاں ہیں لذیذ
 حرت تیز* اُس کے ہیں جیسے حلواۃ† سوہاں لذیذ
 دل کو فرحت بخش ہے دائم ترے غم کا ہجوم
 صاحب ہمت کون نت ہے کثرت‡ مہمان لذیذ
 ست ہراک ناہل کے ملنے سوں راضی ہو صنم
 ہے نصیحت تلخ ظاہر ایک ہے پنہاں لذیذ
 لذت معنی نہیں کچھ لذت ظاہر§ سوں کم
 حرف بامعنی ہے جیسے ہوسۂ خوباں لذیذ
 اے ولی ترک علائق دل کو لذت بخش ہے
 جیوں ہے دنیا ہار کون فکر سروساماں لذیذ

* (ن) تر

† اس لفظ کی صحیح ترکیب حلواۃ سوہاں چاہئے مگر
 قدما نے اکثر موقعوں پر عرف عام کا لحاظ رکھا ہے۔ اگر لفظ جانوۃ
 کی طرح لفظ حلوا میں ہاۃ ہوڑ ہوتی تو یہ ترکیب صحیح
 ہوتی۔ فافہم

‡ (ن) دولت ، § (ن) صوت



دیفار

۹

(۱۲۰)

گر چمن میں چلیے وہ رشک بہار
 گل کریں نقد آب و رنگ نثار
 بلہلاں ہر طرت سوں اُتھہ دوریں
 دیکھنے کوں اُسے ہزار ہزار
 باد تجھہ خط سبز کی اے شوخ
 زخم دل پر ہے سر ہم زنگار
 حق نے تیری انکھاں کوں بخشا ہے
 مئے وحدت * سوں ساغر سرشار
 جی نے دیکھا ہے اُس پری رو کوں
 صورت ہوش سوں ہوا بیزار
 تجھہ درس کے خیال میں دائم
 مثل نیساں ہے چشم گوہر بار
 تجھہ لب آگے لے + مشتری طلعت
 آب حیوان کا سرد ہے بازار
 بسکہ پایا ہے تجھہ جفا سوں شکست
 خانہ دل ہوا ہے آئندہ وار †
 اے ولی اُس سوں حوت ہوش نہ پوچھہ
 جو ہوا مست جلوۂ دیدار

—————:O:—————

† (ن) زاد

+ بیک حرکت

* (ن) وحشت

آیا جو کھر باندھکے تو جور و جفا پر
 میں جی کون تصدق کیا تجھہ بانکی ادا پر
 مجھہ دیدہ خوں بار میں یک بار قدم رکھہ
 اے شوخ ترا جیو ہے گر رنگ حلا پر
 انکھیاں ہیں یہ خوبان جہاں کی کہ لگی ہیں
 بوٹی نہیں نرگس کی صنم تیری قبا پر
 تشبیہ جو تجھہ خط کون دیا مشک ختن سون
 عالم کون وہ آگاہ کیا اپنی خطا پر
 دشوار ہے حیرت سون ولی اُس کا * نکلتا
 باندھا ہے جو دل اُس رخ آئینہ نہا پر

—:0:—

سجن تجھہ گلبدن کا آج نہیں ثانی چمن بھیتر
 غلط بولا چمن کیا بلکہ جنات عدن بھیتر
 ترے گلزار رنگیں کا جو کئی مقبول ہے اے گل
 وہ اپنے خوں میں جیوں گل غرق ہے خونیں کفن بھیتر
 پڑی ہے دل میں پروانے کے تیرے عشق کی آتش
 ہوئی ہے شمع تیرے مکھہ † سون روشن انجمن بھیتر
 تو وہ گل پیرھن ہے مصر میں خوبی کے اے موہن
 کہ لاکھاں ‡ دل کے یوسف ہیں ترے چاہ فتن بھیتر
 چمن میں اس سبب جاتا ہوں اے رشک ہزاراں گل
 کہ تیری باس کی پاتا ہوں یک بو یاسمن بھیتر

سراپا زندگانی کوں جلاتی ہے ترے شوقوں
 عجیب تعبہ عشق کی گرمی ہے شمع شعلہ زن بھیتر
 یہ مکہ کی شمع سوں روشن ہے ہفت اقلیم کی مجلس
 ولی پروانگی کرتا تری ملک دکن بھیتر

—————:O:—————

۹

(۱۲۳)

اب جدائی نہ کر خدا سوں تَر
 بے وفائی نہ کر خدا سوں تَر
 راست کیشاں سوں اے کہاں ابرو
 کج ادائی نہ کر خدا سوں تَر
 مت تغافل کوں راہ دے اے شوخ
 جگ ہنسائی نہ کر خدا سوں تَر
 ہے جدائی میں زندگی مشکل
 آ جدائی نہ کر خدا سوں تَر
 عاشقان کوں شہید کر کے صنم*
 کف حنائی نہ کر خدا سوں تَر
 آرسی دیکھ کر نہ ہو مغرور
 خون نہائی نہ کر خدا سوں تَر
 اُس سوں جو آشنائے درد نہیں
 آشنائی نہ کر خدا سوں تَر
 رنگ عاشق غضب سوں اے ظالم
 کھربائی نہ کر خدا سوں تَر

* (ن) خون عاشق سے بے اجازت ناز

اے ولی غیر آستانہ یار
جہہ ساٹی نہ کر خدا سوں تار

—————:O:—————

۵

(۱۲۳)

سنا یا جب خبر شادی کی قاصد صبحدم آکر
مگا رخصت سرے نزدیک باہر دل سوں غم آکر
ترے ملنے سوں تا روشن کرے دل کی مجالس کوں
ہوئی ہے شعلہ زن سینے میں خواہش دمبدم آکر
بجز تجھ جام لب کے اے پری پیکر نہ لوں * ہرگز
اگر دیوے اپس کے ہاتھ سوں مجھ جام جم آکر
نظارہ جو کیا میں تجھ مبارک حسن کا موہن
کیا مجھ دل میں تیری زلف خم دار خم کا خم آکر
ولی تجھ حسن کی تعریف میں جب ریختہ بولے
سنے اُس کوں یقین اُتھ جاں سوں حسان عجم آکر

—————:O:—————

۵

(۱۲۵)

اگر گلزار میں بیٹھے وہ سرو فائزین آکر
کرے نظارگی اُس کی سو فردوس بریں آکر
اگر ہووے صنم خانے میں اُس بت کا گزر بے شک
تصدق اُس پہ ہوویں سب نگارستان چین آکر
عجب اُس شوخ چنچل کی انکھاں ہیں شوخ اور چنچل
ہوے قرباں جس اوپر آہوے صحرا نشیں آکر

کرے شیرازہ بندی دل کی جو اُس مکھہ * کے دیکھے سوں
پریشاں ہو اگر دیکھے وہ زلف عنبریں آکر
عجب نہیں † دام میں اُس کے اگر اتکا ولی کا دل
کہ اُس کے دام میں لاکھاں ‡ پھنسیے ہیں اہل دیں آکر

—————:O:—————

۵

(۱۲۶)

پڑا ہوں کوہ غم میں اس دل نا شاد سوں جاکر
دعا ہو لو سری جانب سوں گئی فریاد سوں جاکر
برہ کے ہاتھ سوں گرداب غم میں جا پڑا ہے دل
کہو میری حقیقت چرخ بے بنیاد سوں جاکر
گرفتاراں کی غمخواری آیا لازم نہیں تجھ پر
حقیقت سرخ دل کی یوں کہو صیاد سوں جاکر
کیا ہے خون نے سودا کے غلبہ تن منیں میرے §
نگہ کے بیشتر کون لا کہو فساد سوں جاکر
ولی اُس قد کا طالب ہے مبارکباد آ بولو
کہو سہجھا کے گاشن میں ہر اک شہشاد سوں جاکر

—————:O:—————

۵

(۱۲۷)

عاجزاں کے اُپر ستم مت کر
اس قدر سختی اے صنم مت کر
اس ترقی کے وقت میں اے شوخ
مہر باقی ایس کی کم مت کر

* (ن) خط † (و) کیا ‡ لاکھوں

§ (ق) کیا ہے جوش ہر ہر دگ میں میری خون سودا نے

رحم ہے جا ستم برابر ہے
توں * رقیبیاں اُپر کرم مت کر

اس نصیحت کوں گوش جاں سوں سن

دل کوں اپنے مکان † غم مت کر

رام تجھہ امر کا ہوا ہے ولی

گرھے انصاف اُس سوں رم مت کر

—:o:—

(۱۲۸)

ہشیار زمانے کے ترے مکھہ پہ نظر کر

تجھہ نیہہ کے کوچے میں ٹٹے جان بسر کر

عالم میں ہے وہ تیر ملامت کا نشانہ

جس تن سوں † ترے غم کا گیا تیر گزر کر

تجھہ حسن کی جھلکار سوں کیا بدر کوں نسبت

جو گئی کہ تجھہ بدر کہے اُس کو بدر کر

اُس ظالم خوں خوار کوں جی پیش کیا ہوں

جس عشق نے عالم کوں دیا ‡ زیر وزیر کر

رونے سستی فارغ ہو ولی پیو کوں دیکھا

کعبے کی زیارت کیا دریا سوں اُتر کر

—:o:—

۹

(۱۲۹)

اے باد صبا باغ میں موہی کے گزر کر

مجھہ داغ کی اس لالہ خونیں کوں خبر کو

* (ن) یوں † (ن) مقام ‡ (ن) دل میں § (ن) سنا

کیا درد کسے کون کہے درد مرا جا
 اے آہ مرے درد کی توں جا کے خبر کر
 مت طرز تغافل کون مرے حق میں روا رکھے
 اے شوخ مری آہ سوں البتہ حذر کر
 دوجا نہیں دتا پی سوں کہے دل کی حقیقت
 اے درد تو جا جیو میں اُس پی کے اثر کر
 کیا غم ہے اُسے تیر حوادث سوں جہاں میں
 بوجھا جو کوی گردش ساغر کون سپر کر
 کئی بار لکھا اُس کی طرف نامے کون * لیکن
 ہر بار ستیا اشک نے مجھے نامے کو تر کر
 ہر وقت نہ ست + کحل تغافل کون آنکھاں میں
 ک + مہر سوں اس طرف اے * بے مہر نظر کر
 اُس صاحب دانش سوں ولی یہ ہے تعجب
 یکبارگی کیوں مجھ کوں گیا دل سے بسر کر

—————:O:—————

۵

(۱۳۰)

شوخ نکلا جب قدم کو تیز کر
 ناز کے شہدیز کون سہمیز کر
 یک بیک آیا ادا سوں مجھے طرف
 ہر پلک کون دشنے خون ریز کر
 میں کیا یوں عرض از روے نیاز
 مہربانی اُس کی دست آویز کر

* (ن) نامہ طرف پیو کے + (ن) کر الگا + (ن) یک
 † بیک حرکت

کہہ آپس کی فرگس بیہار کوں
 عاشقان کے خون سوں پرہیز کر
 اے ولی آیا* ہے وہ مقصود دل
 خانہ دل خوں سوں رنگ آمیز کر

:O:

۷

(۱۳۱)

اے سرو خراماں توں نہ جا باغ میں چل کر
 ست قہری و شہشاد کے سودے میں خلل کر
 کر چاک گریباں کوں گُلاں صحن چمن میں
 آے ہیں ترے شوق میں پردے سوں نکل کر
 صنعت کے مصور نے صباحت کے صفے پر
 تصویر بنائی ہے تری نور کوں حل کر
 اے نور نظر شمع کوں دیکھا ہوں سراپا
 تجھہ عشق کی آتش سستی کاجل ہوئی جل کر
 بے آب لگے آب حیات اُس کی نظر میں
 پانی ہوا تجھہ گال کے جو عشق میں گل کر
 تجھہ ابروے خمدار سوں + ہرگز نہ پھرے دل
 کیوں جاوے سپاہی دم شمشیر سوں تل کر
 اے جان ولی لطف سوں آبر میں مرے آج
 مجھہ عاشق بے کل سستی مت وعدہ کل کر

:O:

ہوا ہوں بے خبر تجھے مست اٹکھیاں کی خبر سن کر
 ہوا ہوں ناتواں جیوں مو تری نازک کھر سن کر
 نہیں تجھے لعل شیریں پر خط سبز اے گلستاں رو
 یہ طوطی ہے کہ آئی ہے ترے لب کی شکر سن کر
 سراپا ہو کے سودائی پڑا تجھے غم کے حلقے میں
 تری زلفاں کے سنبل کی حکایت سر بسر سن کر
 پرت کے پنتھہ میں ہرگز قدم پیچھے نہ رکھے اے دل
 ہٹاتے ہیں قدم نامرد اس رہ کا خطر سن کر
 بگولے کی نہٹ آتا ہے معنوں بے سرو بے پا
 سرے دیوانہ دل کو اپس کا راہبر سن کر
 صبا کے ہاتھ سوں جیوں ہے ہر اک غنچہ پریشاں دل
 یوہیں ہر دل پریشاں ہے مری آہ سحر سن کر
 ولی تیری گلی کوں سن کے یوں مشتاق ہے نسدن
 کہ جیوں عشاق ہوں مشتاق وصف مو * کھر سن کر

:O:

چہن میں جب چلے اُس حسن عالم تاب سوں اُٹھکر
 کرے تعظیم خوشبو ہر گل سیراب سوں اُٹھکر
 کرے گر آرسی گھر میں لجا تجھے مکھ کی مہمانی
 دھلاوے ہاتھ تیرے کوں اپس کی آب سوں اُٹھکر
 ترے ابرو کی پہنچے گر خبر زاہد کوں مسجد میں
 تہاشا دیکھنے آوے ترا معراب سوں اُٹھکر

ترے پاؤں کی فرسی کی اگر شہرت ہو عالم میں
 وہیں آوے قدم بوسی کوں مخمل خواب سوں اُتھکر
 ولی تجھہ زلف کی گر سحر سازی کا بیاں بولے
 چلے پاتال سوں باسک سو پیچ و تاب سوں اُتھکر

—:O:—

۷

(۱۳۴)

میں تجھے آیا ہوں ایماں بوجھکر
 باعث جہمیت جاں بوجھکر
 بلبل شیراز کوں کرتا ہے * یاد
 حسن کوں تیرے گلستاں بوجھکر
 دل چلا ہے عشق کا ہو جوہری
 لب ترے لعل بدخشاں بوجھکر
 ہر نگہ کرتی ہے نظارے کی مشق
 خط کوں تیرے خط ربعاں بوجھکر
 اے سجن آیا ہوں ہو بے اختیار
 تجکوں اپنا راحت جاں بوجھکر
 زلف تیری کیوں نہ کھاوے پیچ و تاب
 حال مجھہ دل کا پریشاں بوجھکر
 رحم کر اُس پر کہ آیا ہے ولی
 درد دل کا تجھہ کوں درماں بوجھکر

—:O:—

جو آیا مست ساقی جام لے کر
کیا یکبارگی آرام لے کر

نگہ تیری سدا آتی ہے جیوں تیر

دل زخمی طرت پیغام لے کر

نہ جانوں خط ترا کس بے خطا پر

چلا ہے آج فوج شام لے کر

اُرا آہوے دل سوں رنگ وحشت

جو آئی زلف تیری دام لے کر

جو گئی باندھا ہے تیری زلف میں دل

ستا* ہے کفر میں اسلام لے کر

ترے لب اور تری آنکھیاں کون + ہدیہ

چلا ہوں پستہ و بادام لے کر

بٹائی ہے جہاں میں لیلة القدر

سیاہی تجھ زلف سوں وام لے کر

تری ساقی گری کون لائے باغ

کھڑا ہے منتظر ہو جام لے کر

میں اُس کون جیوں نگہیں کرتا ہوں سجدہ

جو گئی آتا ہے تیرا نام لے کر

وئی تیرے لبوں سوں اے تذک طبع

چلا ہے لذت دشنام لے کر

عجب نہیں جو کرے دل میں شیخ کے تاثیر
 اگر مقدمۂ عشق کوں کروں تحریر *
 جنوں عشق ہوا اس قدر زمیں کوں محیط
 کہ پارسا * کو ہوئی موج بوریہ زنجیر
 زبان قال نہیں طفل اشک کوں لیکن
 زبان حال سوں کرتے ہیں عشق کی تقریر
 صفے پہ چہرۂ عاشق کے مصور عشق
 جگر کے خوں سوں لکھا طفل اشک کی تصویر
 گلی سوں نیہہ † کی کیوں جا سکوں ولی باہر
 ہوئی ہے خاک پری رو کی رہ کی دامن گیر

:O:

دل مرا ہے وہ آتشیں پیکر
 ہو گئے راکھ جس کوں دیکھ شرر
 کیا کہوں نبض دل کی بے قابی
 قوت جس کا ہے آتش † و نشتر
 عشق باز اں میں اُس کوں راحت ہے
 جس کوں الہاس کا ملا بے—تر
 اُن نے پایا ہے منزل مقصود
 عشق جس کا ہے ہادی و رہبر
 ترک لذت کی جس کوں ہے لذت
 شکر اُس کوں ہے زہر زہر شکر

آشنایاں کوں موج آب وفا
 ہے محبت کی تیغ کا جوہر
 بزم دلبر میں اے ولی جا تو
 شوق کا آج ہاتھ لے ساغر

:O:

(۱۳۸)

محبکوں پہنچی اُس شکر لب کی خبر
 حق شکر خورے توں دیتا ہے شکر
 بوعلی سینا اگر دیکھے اُسے
 قاعدے حکمت کے سب جائے بسر
 سات پردوں میں رکھوں اُس کوں چھپا
 آوے گر انکھیاں میں وہ نور نظر
 محبکوں سب عالم کہے باریک ہیں
 گر لگے تک ہاتھ وہ نازک کھر
 اُن لبوں کا اے ولی طاب ہے دل
 جن کے غم سوں * لعل ہے خونیں جگر

* (ن) دیکھ



دریغ ز

(۱۳۹)

ہوا تجھے خشم * سوں بستان غم سبز
 ہوا تجھے جور سوں بخت الم سبز
 ہوا قد سرو کے مافند صـنم کا
 لباس سبز سوں سر تا قدم سبز
 کہیں جوہر شناساں دیکھے تجھے حسن
 زمرہ کا تراشا ہے صـنم سبز
 ثنا لکھنے میں اُس آہو نہیں کی
 ہوا جیوں شاخ فرگس ہر قلم سبز
 ولی نے جب لکھا تجھے خط کی تعریف
 ہوا جیوں برگ ریتاں ہر رقم سبز

:O:

(۱۴۰)

لباس اپنا کیا وہ گلبدن سبز
 ہوا سر تا قدم مثل چمن سبز
 عجب چہب سوں کھڑا ہے وہ پری رو
 سر اوپر چیرا بر میں پیرہن سبز
 اگر اس سج سوں آوے افجہن میں
 تو ہووین بخت اہل افجہن سبز
 فصاحت کیا کہوں اُس خوش دہن + کی
 کسی کا وہاں نہیں ہوتا سخن سبز

+ (ن) سخن

* (ن) عشق

ولی جو جی دیا یو خط کون کر یاد
بجاء ہے گر کریں اُس کا کفن سبز

—:O:—

۹

(۱۴۱)

ہوا نہیں وہ * صنم صاحب اختیار ہنوز
بجاء خود ہے رقیبیاں کا اعتبار ہنوز
پری رخاں کی جھاک کا کیا ہوں بسکہ خیال
برنگ برق مرا دل ہے بے قرار ہنوز
وہ + چشم چار ہوئی شوق کے دو ابرو سوں
وہ نہیں وہ دورنگی ہوا دو چار ہنوز
ہزار بلبل مسکین کا صید ہے باقی
مقیم ہے چمن حسن میں بہار ہنوز
بجاء نہیں تجھے انکار خیر عاشق سوں †
کیا نہیں ہے ترے ہاتھ سز نگار ہنوز
اپس کی چشم کی گردش سوں دے پیالہ مجھے
کیا نہیں ہے مری چشم سوں خمار ہنوز
بجاء خود ہے اے رنگیں بہار گل فطرت
تری پاک کا مرے دل میں خار خار ہنوز
چلے ہیں آہوے مشکیں ختن سوں سن کے کہہ
نگاہ شوخ صنم درپے شکار ہنوز
ولی جہاں کے گلستاں میں ہر طرف ہے خزاں
وہ بحال ہے وہ سرو گلخدار ہنوز

—:O:—

* (ن) ہے + (ن) وہ † (ن) کا § نشان ¶ بتضعیف یا

(۲۳۲)

۷

مت جا صنم کہ ہوش دل آیا نہیں ہنوز
 میں درد اُس* کا تبکوں سنایا نہیں ہنوز
 اس چشم اشکبار سوں میری عجب نہ کر
 سینے کا داغ تبکوں دکھایا نہیں ہنوز
 تجھے لطف کے زلال نے اے مایہ حیات
 میرے سنے+ کی آگ بجھایا نہیں ہنوز
 ہوں گرچہ خاکسار ولے از رہ ادب
 دامن کوں تیرے ہاتھ لگایا نہیں ہنوز
 اپنی انکھوں کے نور کا+ تیرے قدم تلے
 اے نور دیدہ فرش بجھایا نہیں ہنوز
 زاہد اگرچہ فہم میں ہے بو علی وقت
 میرے سخن کے رمز\$ کو پایا نہیں ہنوز
 آزاد اپنے عشق سوں مت کر ولی کے تئیں
 تیرا غلام جگ میں کھایا نہیں ہنوز

: 0 :

۹

(۱۳۳)

تو ہے رشک ماہ کنعانی ہنوز
 تبکوں ہے خوباں میں سلطانی ہنوز
 ہر جھاک دیتی ہے تجھے رخسار کی
 آرسی کوں درس حیرانی ہنوز
 شرم سوں تجھے مکھ کے اے دریائے حسن
 چہرہ گوہر پہ ہے پانی ہنوز

* (ن) آپس + سینہ + (ن) کوں \$ (ن) معنی

حلقہ زن ہے تجھے دھن کی یاد میں
 خاتم دست * سلیمانی ہنوز
 خواب + میں دیکھا تھا تیری زلف کوں
 دل میں ہے باقی پریشانی ہنوز
 تجھے کھر کوں دیکھے حیراں ہو رہا
 مو قلم لے ہاتھ میں مائی ہنوز
 روز اول سوں چمن میں حسن کے
 نہیں ہوا پیدا ترا ثانی ہنوز
 جان جاتا + ہے ولے آتا نہیں
 کیا سبب وہ دلبر جانی ہنوز
 اے ولی اُس گلبند کے عشق میں
 مثل + بابل ہے غزلخوانی ہنوز

—:O:—

۷

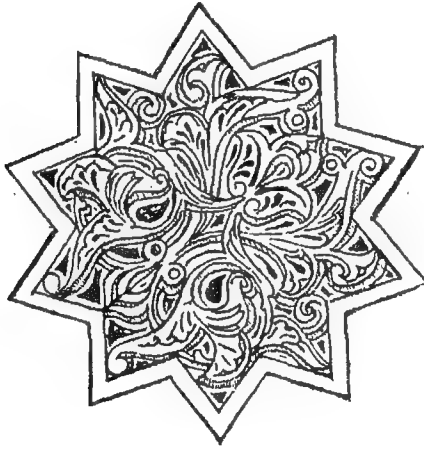
(۱۴۴)

داغ سوں دل قرص زراں دود رکھتا ہے ہنوز
 مثل سورج آتش بے درد رکھتا ہے ہنوز
 بسکہ گایا ہوں سرود عشق تیری یاد میں
 دل یہ میرا لہجہ داؤد رکھتا ہے ہنوز
 باغ میں دیکھا ہوں اے + یاقوت اب ریحان کے تئیں
 شوق اُس خط کا غبار آلود رکھتا ہے ہنوز
 نور تجھے رخسار کا سینے میں ہے نت جلوہ گر
 معجز دل آتش نہرود رکھتا ہے ہنوز

* (ن) مہر + (ن) دات † (ن) جانی § (ن) شغل
 § (ن) اس

گرچہ غیر از نامرادی اب تلک حاصل نہیں
 لپک دل تجھ لب سنی مقصود رکھتا ہے ہنوز
 تجھ دہان کالعدم سوں ہے تعجب یہ کہ حق
 طالبان کون اُس کے کیوں موجود رکھتا ہے ہنوز
 یہ ولی تجھ عشق کے معجز پہ تا اسپند ہو*
 جگ منیں دل کو بجائے عود رکھتا ہے ہنوز

* (ن) کرے



ردیف س

۵

(۱۳۵)

جب لگ ہے چمن بیچ بہار گل و نرگس
 ہے باغ سخن* بیچ بہار گل و نرگس
 وحدت کے گلستاں کا چمن حسن ہے تیرا
 پنہولا ہے نین بیچ بہار گل و نرگس
 تارے نہیں یو باغ فلک بیچ جو دستے
 گلشن ہے گگن بیچ بہار گل و نرگس
 نرگس کے تہاشے کوں گلستاں میں نکو جا
 ہے چشم سخن بیچ بہار گل و نرگس
 اُس شوخ کی بہار انکھاں دیکھ ولی تو
 خواہش ہے وطن بیچ بہار گل و نرگس

:O:

۵

(۱۳۶)

شوخی آتا نہیں ہزار افسوس
 مکھ دکھاتا نہیں ہزار افسوس
 مطرب نغمہ ساز محفل عشق
 تان گاتا نہیں ہزار افسوس
 بزم عشرت میں جام لب سون پیا
 مے پلاتا نہیں ہزار افسوس
 وہ سخن ناز سون بھلی + باتاں
 من میں لاتا نہیں ہزار افسوس

* (ن) سخن + (ن) کسی کی مانی (مان بمعنی عزت۔ بات)

پیم نگری* کی راہ غیر ولی
کوٹی پاتا نہیں ہزار افسوس

—:O:—

۵

(۱۴۷)

جب سوں وہ گلبدن ہے میرے پاس
گلشن دل تھام ہے خوش باس
دیکھا جو اے پری تری تصویر
گم کیا ہے اپس سوں ہوش و ہواس
کھول چھاتی ہور اپنے سیلے کوں
دل میں آتا ہے کچھہ کا کچھہ وسواس
تشنۂ آب زرد گانی ہوں
بوسہ دے کر بچھا تو میری پیاس
دیکھہ تیری اداسی اے جاغان
دل سرا مجھہ ستی ہوا ہے اداس
مجھہ سوں مت کہہ لباس کی کچھہ بات
معتبر نہیں ہے عاشقی میں لباس
اے ولی رات دن ہے دل میں مرے
اُس پری روکے دیکھنے کی آس

—:O:—

۵

(۱۴۸)

میں کیا کروں جہاں کوں مجھہ دلربا ہے بس
دونوں جہاں میں اُس کا مجھہ آسرا ہے بس

جنت کو کیا کرے گا طلبگار دوست کا
 دونوں جہاں میں اُس کوں وہ گلگوں قبا ہے بس
 سرو چمن کی دید کوں ہر گز نہ جائے گا
 جس کی بغل میں دلبر رنگیں ادا ہے بس
 آب بقا پسند نہ آوے اُسے کبھی
 جس نے مدام وصل کا شربت پیہا ہے بس
 پھندے سوں عشق کے وہ ولی کب نکل سکے
 دل جس کا دام زلف میں جا کر پھنسا ہے بس



دیف ش

۷

(۱۹۳)

نہیں یہ خط بہ گرد لعل سے نوش
 ہوا ہے چشمہ خرشید خس پوش
 بروز حشر سوں کیا پاک اُس کوں
 ہوا خرشید معشر جس کا ہمدوش*
 ہوا ہے جلوہ گر تجھ حسن کا نور
 چراغ محفل خوبی ہے خاموش
 ترے جلوے سوں ہے گل تازہ و تر
 چمن میں بلبلان کا ہر طرف جوش
 جو دیکھا ہے † ہلال ابرو ترا رو
 وہ صبح عید سوں نت ہے ہم آغوش
 کیا جب بر میں زریں جامہ وہ شوخ
 ہوا خرشید معشر سایہ مدھوش
 ولی کوں یاد تیری دمبدم ہے
 نہیں یک آن خاطر سوں فراموش

:O:

۷

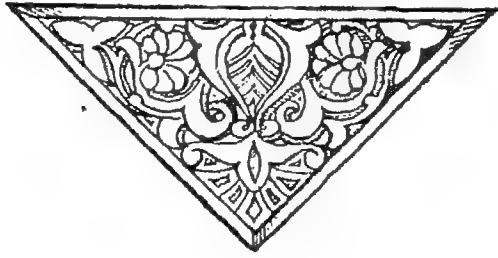
(۱۵۰)

عشق کے ہاتھ سوں ہوئے دل ریش
 جگ میں کیا بادشاہ کیا درویش

* ایک دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا۔
 خسار حشر سوں کیا پاک اس کوں
 جو تیرے شوق سوں ہیں مست و مدھوش
 † (ن) اے

جیو میرا ہوا ہے زیر و زبر
 جب سوں تیرا فراق آیا پیش
 شوخ کے دل سوں دل ہوا پیوست
 آتش عشق سوں * لگا ہے سریش
 تجھ پہ قرباں ہوں اے کہاں ابرو
 جب سوں لینا ہوں عاشقی کا کیش
 جس کوں قربت ہے عشق سوں تیرے
 اُس کے نزدیک کب عزیز ہے خویش
 تجھ بن اک پل + فہیں مجھے آرام
 بیگ دکھلا درس اے † مرہم ریش
 اے ولی اُس کا زھر کیوں اُترے
 جن نے کھایا ہے عاشقی کا نیش

* (ن) کا † (ن) تل ‡ بیک حرکت



ردیف ص

۸

(۱۵۱)

خود بخود دل نہیں ہوا ہے حریص
 بوسہ یار نے کیا ہے حریص
 ذوق دیدار یار ہے جس کوں
 طلب عشق میں سدا ہے حریص
 آہوے دل کے صید کرنے کوں
 شوخ کا تیرے خطا ہے حریص
 سہ نے کاسہ لیا گداؤں کا
 جب سستی مہر کا ہوا ہے حریص
 یک پلک آپ سوں جدا نہ کرے
 خال تیرے کا دل اِتا ہے حریص
 خنجر ناز قاتل خون خوار
 قتل عاشق اُپر سدا ہے حریص
 نعمت دین کے طلب میں مدام
 دل سستی طایب خدا ہے حریص
 کیوں نہ دوں نقد دل میں اپنا ولی
 نگہ چشم دلربا ہے حریص



ردیف ض

۷

(۱۵۲)

تجہ مکہ کے اس چمن میں یو خط ہے بہار محض
 جنت ہے جس کے لطف اگے شر مسار محض
 وہ مکہ ترا ہے اے گل گلزار عاشقان
 ہے لالہ زار جس کے اگے داغدار محض
 بن مرہم وصال نہ ہووے اُسے شفا
 جو تجہ نگہ کے تیر سوں ہے دلفگار محض
 شکر خدا کہ جس کے کرم سوں جہان* میں
 تجہ حسن کا خیال ہے تجہ غم گسار محض
 اس کو قرار کیوں کہ اچھے لیل تار میں
 تجہ زلف کی جو یاد میں ہے بے قرار محض
 اے دل تو اس کی نہیں کی مستی سوں ذوق کر
 بن اُس کے جگ کے شغل ہیں+ تجکوں خہار محض
 گا ہے ولی کے حال کوں+ چشم کرم سوں دیکھ
 مدت سوں تجہ گلی میں ہے امہدار محض

:O:

۵

(۱۵۳)

آزاد کوں جہاں میں تعلق ہے جاں محض
 دل باندھنا کسوسوں ہے دل پر وبال محض

* (ن) وصال + (ن) ہے جن انکھاں کے شغل میں

‡ (ن) پہ ‡

غنیچے کے سر کوں دیکھہ گریباں میں عندلیب
 بولی ظہور خلق ہے یہ افعال معض
 باد خزاں سوں رمز یہ سمجھا کہ جگ منیں
 رکھے * ہے باغ عیش سوں بوئے ملال معض
 یو بات ہارفاں کی سنو دل سے سالکاں !
 دنیا کی زندگی ہے یو دھم و خیال معض
 بن خاشی (ولی) نہ ملے گوہر سراہ
 حیرت کے باج اور ہے سب قیل و قال معض

—:0:—

۵

(۱۵۴)

تجھہ زلف کے بے تاب کوں مشک ختن سوں کیا غرض
 تجھہ لعل کے مشتاق کوں کان یوں سوں کیا غرض
 مدت سستی اے گلبدن چھوڑا چوں کس سیر کوں
 مشتاق ہوں تجھہ درس کا مجھ کوں چوں سوں کیا غرض
 پروا کفن اکی نہیں مجھے اے شمع بزم عاشقاں
 تجھہ عشقی میں جو سر دیا اُس کوں کفن سوں کیا غرض
 برجا ہے گر اہل سخن + طالب نہیں مجھے شعر کے
 جن کو سخن کی بجھہ † نہیں اُن کوں سخن سوں کیا غرض
 ہر گز (ولی) کے پاس تم باتاں وطن کی مت کرو
 جو نیہ کے کوچے میں ہے اُس کوں وطن سوں کیا غرض

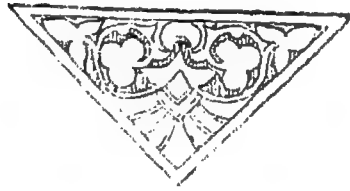
* (ن) آتی - دکھتی + (ن) ہوس † بوجھہ



زیف ط

۱۵۵

گلزار حسن یار میں ہے سبز زار خط
 لازم ہے بلبلوں کوں جو دیکھیں بہار خط
 روشن سواد دیدہ دل کا ہوا صدم
 ہے سرمہ میری آنکھوں میں تیرا غبار خط
 یاقوت خط کوں دیکھہ اب اعل سوج کوں
 کرتا ہے نقد ہوش اپس کا نثار خط
 عنبر صفت ہمیشہ معطر دماغ ہے
 دیکھا جو موج بحر خط مشکبار خط
 دفتر میں خط کے چہرہ (رانی) کا بجال کر
 اُمیدوار مجھ کوں کی روزگار خط



ردیف ظ

(۱۵۶)

سجین کی خرد سالی پر خدا ناصر خدا حافظ
 رقیبہاں کی ملامت سوں سجدہ مصطفیٰ حافظ
 سجین کے حسن افزوں پر خدایا تو اماں کرنا
 کہ اس اُمید گلشن پر علی مرتضا حافظ
 سجین کی تیغ ابرو سوں شہادت گاہ پاؤں میں
 سرے اس قتل ہونے پر شہید کربلا حافظ
 سجین کا مکہ منور، نور آیت، فال مصحف ہے
 کہ اہل فامراہاں پر دعائے ہل اتی حافظ
 (ولی) شہکیں نہ ہو یہ بہید اسرار الہی ہے
 کہ تیری دستگیری پر نکاح داربا حافظ

:0:

(۱۵۷)

یہی میں مانگتا ہوں رات اور دن تجھے سوں یا حافظ
 مجھے اپنا گدا کر اور رہے میرا سدا حافظ
 نہ ہروے کیوں جہاں کے بیچ ہو مشکل سری آساں
 زباں صدق سوں کہتا ہوں میں ہو آن یا حافظ
 (ولی) بس اعتقاد صاف سوں کہتا ہے یہ ہر دم
 کہ اپنے حفظ میں رکھنا ہمیشہ معکوں یا حافظ



زینب ع

۵

(۱۵۸)

عشق کی آگ سوں جلی ہے شمع
 سرستی تا قدم گلی ہے شمع
 خنجر عشق سوں کٹا سر کوں
 مرغ بسمل ہو تلمای ہے شمع
 جب سوں ہیگی دھیان میں تیرے *
 یک قدم کھپیں نہیں چلی ہے شمع
 تجھ لگن بیچ بسکہ ہے ثابت
 جاے † سیتی نہیں تلی ہے شمع
 کیوں نہ روشن ہو بزم حسن (ولی)
 یار کے مکھہ ستی ملی ہے شمع

* (ن) جب سوں دیکھا ہے تہرے نور کے ندیں -
 † (ن) جلنے -



دیف غ

۵

(۱۵۹)

دل تجھہ نگاہ گرم سوں سوزاں ہے جیوں چراغ
 اس سوز شعلہ خیز سوں خنداں ہے جیوں چراغ
 وہ آب و تاب حسن میں تیرے ہے اے سجن
 خرسید جس کوں دیکھ کے لرزاں ہے جیوں چراغ
 یوں تھہہ نرک خجیل ہے ٹھک ہر جہاں کا
 روشن سحر کو دیکھہ پشیماں ہے جیوں چراغ
 مسند پہ عافیت کی وہ ہے بادشاہ وقت
 جس دل کی انجمن منیں ایماں ہے جیوں چراغ
 عالم کی دوستی سوں ہے نفرت (ولی) کو نت
 ہر آشنا کے دم سوں گریزاں ہے جیوں چراغ

—:0:—

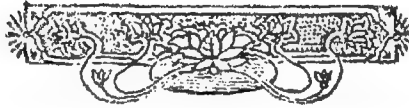
۶

(۱۶۰)

جب سوں گئے وہ شہاں آہ دریغا دریغ
 غم میں ہے ہر دو جہاں آہ دریغا دریغ
 جب سوں وہ دور جہاں جگ سوں ہوے ہیں نہاں
 تب سوں یہ غم ہے عیاں آہ دریغا دریغ
 سارے فلک ہیں غمیں آگ سرو پا لگیں
 جب سوں سنا یہ دیاں آہ دریغا دریغ
 عابد دیں دار کوں واقف اسرار کوں
 ورد ہے آہ و فغاں آہ دریغا دریغ
 دین کے شہ پاک کوں صاحب ادراک کوں
 دکھہ دیے وہ گھرہاں آہ دریغا دریغ

شاہ کے ماتم کا بار سر پہ لیا بے شمار
 تو ہوا خم آسماں آہ دریغا دریغ
 دین کے گلزار میں گلشن اسوار میں
 آئی کہاں سوں خزاں آہ دریغا دریغ
 دین کے خالص وہ زُرغم کے بتے کے اُپر
 حق نے کیا امتحاں آہ دریغا دریغ
 غم میں (وای) ہے مدام شاہ کا کمتر غلام
 نت کیا ورد زباں آہ دریغا دریغ

• ہر تہ



دریغ ف

(۱۹۱)

بڑی جو نظر چشم دلیر طرت
 ہوا ہوش یکبارگی بر طرت
 اگر آبرو تجکوں درکار ہے
 نہ جا خوب رویاں کے کشور طرت
 گھلے دیکھہ تجھہ اب کون آب حیات
 کرے یک نظر گر تو شکر طرت
 زبس تجھہ ملاحت کا مشتاق ہوں
 پڑا شور تجھہ حسن * کا ہر طرت
 (ولی) کون نہیں مال کی آرزو
 خدا ہیں † نہیں دیکھتے زر طرت

—: 0 :—

(۱۹۲)

ترے فراق میں گل کر ہوا ہوں سو سوں ضعیف
 بجا ہے تن کون اگر بال سوں کروں ترفیغ
 چہن میں دھر کے ہرگز ہوا نہ مجھہ † معلوم
 کہ کب ہے فصل ربیع اور کدھاں ‡ ہے فصل خریف
 ترے رقیب کون عاشق سوں کیوں کروں نسبت
 کہ فرق اُن میں ہے جیوں در کشیف اور لطیف
 تمیز سوں جو اگر مجھہ طرت نگاہ کرے
 تو شاہ ● حسن سوں بس ہے یہی مجھہ تشریف

* (ن) مجھہ - عشق † (ن) دوست ‡ (ن) مجھہ
 ● (ن) شان ‣ (ن) کہاں

عجب نہیں جو مصنف پر آفریں بولے
(ولی) جو کوئی سنے اس وضع کی یوتصنیف

—————: 0 :—————

۵

(۱۶۳)

نہ کر سکوں تیرے یک تار زلف کی تعریف
اکروں ہزار کتب تجھہ ٹٹا میں گر تصنیف
عجب نہیں جو فلک پر خط شعاعی دیکھہ
اگر ورق پہ سرج کے لکھیں تری تعریف
لطیف وقت اُپر زیب بخش مجلس ہے
سدا گلاب میں ہرگز نہیں ہے بولے لطیف
عجب نہیں جو سجن کھربا ہو مجھہ کھینچے
کہہ سبکوں کا نہن عشق نے کیا ہے ضعیف
کیا ہوں بر میں اپس کے لباس دریانی
(ولی) برے نے دیا یو قبا مجھے تشریف



دیفاق

۷

(۱۶۴)

چدھی * دیکھی بھواں تیری کہاں قرباں ہوئے عاشق
 بسان ناوک مڑگان خون افشاں ہوئے عاشق
 خیال سرو بالا ہے گل گلزار خوبی سوں
 چمن آسا بہار آرا بہار جاں ہوئے عاشق
 لائے سرگشتگی سوں جام دل میں بسکہ رکھتے میں
 ہرنگ ساغر گرداب سرگرداں ہوئے عاشق
 زبس تیغ نگاہ شوق سرکش کی ہے خون ریزی
 نگاہ چشم قربانی نہط حیراں ہوئے عاشق
 ہرنگ شمع بزم حسن میں ہے جب سوں یو روشن
 پتلی آسا ترے اوپر بلا گرداں ہوئے عاشق
 لپا ہے گھیر کر تجھ ابر غم نے ہر طرف سیٹی
 زبس تجھ بن تین اپنی سوں خوں باراں ہوئے عاشق
 ولی کر نقد دل اپنا نثار امرت بچن اوپر
 کہ جس جاں بخش جاں آگے غلام از جاں ہوئے عاشق

—:—

۸

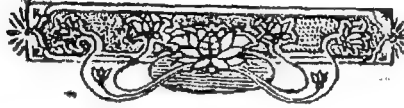
(۱۶۵)

ترے بن نہیں اور میرا رفیق
 تو روز ازل سوں ہے میرا شفیع
 نہ جا بزم اغیار میں شمع رو
 کہ اہل وفا کا نہیں یہ طریق

ترے لب کی الفت سوں اے نازنین
ہوا ہے مرا دل دکانِ عقیق

گواہی یہ دی راست بازوں آج
ہے شہشادِ تپرا غلامِ عقیق

وای منزلِ عاقبت میں ترا
نہیں کوئی حسنِ عہل بنِ رفیق



دنیف کا

۷

(۱۶۶)

چہرے پہ ہے سجن کے عجب نور کی جھلک
 دیکھے سوں جس جھلک کے گئی بھلی کی چمک
 ہے گرم رقص شوق منیں مونس فلک
 بولا ہوں جب سوں فغمہ عشاق میں ماںک*
 لایا ہے نذر آئنے آفستاب کوں
 ہو مشتری جہاں ترے کا سجن فلک
 اس دور میں خلاصی جان ہے نیت کتھن
 بانگی نین کے ہاتھ میں خنجر سی ہے پلک
 پوشیدہ کیوں جہاں میں رہے عشق صاف قلب
 ہے اُس کے لعل لب کے اگے خوب و بد مہک
 طاقت کسے ہے رخ پہ ترے کر سکے نگاہ
 خورشید سوں ادھک ہے ترے چہرے کی جھلک

* قدما کا عام دستور سا ہے کہ ۵-۷ شعروں سے زیادہ
 غزل کی تعداد نہیں ہوتی اور مطلع بھی ایک کہتے ہیں۔
 ایک دیوان میں یہ مطلع دیکھا گیا مگر اس کا قافیہ مصرع
 ثانی (ملک) اچھی طرح سمجھ میں نہیں آیا۔ ممکن ہے کہ
 ملک کی جگہ دیپک (راگ) ہو جس کو ہنسیغنیف تھتانی
 کہا ہو یا اور کوئی لفظ ہو۔ فرہنگ آصفیہ میں ملک ملک کر
 عورتوں کا ایک متعارف لکھا ہے جس کے معنی اترا اترا کر چلنے
 کے لکھے ہیں اور یہ چلنا شادی کے موقع پر سمجھنے سے
 متعلق ہے۔ ممکن ہے کہ یہی مفہوم یہاں ہو والدہ اعلم —

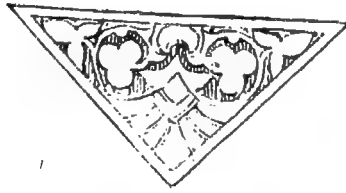
کہتے ہیں شاعرانِ زمیں مجھ کو اے ولی
ہرگز ترے کلام میں ہم کو نہیں ہے شک

—: O:—

۵

(۱۶۷)

اے صنم تیرے رخ کی ہے وہ چمک
منفعل ہے مدام شمسِ فلک
دیکھ تیرے چہرے میں جنابِ حق کا ظہور
ہیں دعا کو فلک پہ سارے ملک
دیکھ اس دھن کی تنگی کوں
عالیوں کوں پڑا ہے دل میں شک
تیرے لب کا حقوق ہے مجھ پر
کیوں بھلاؤں میں دل سوں حقِ نمک
اے ولی جب نظر میں وہ آیا
نقشِ سب ماسوا کے ہو گئے حک



دنیف ل

۱۳

(۱۶۸)

چمن میں گیا جب سوں وہ فونہال
 ہوا سرو اُس سرو قد سوں نہال
 ہوئی جب * سوں خاطر نشان تب + سستی
 ترے تیر کی دل میں پائی ہے بہال
 لیا + سرو نے گرچہ قہری کا دل
 ترے قد کی لیکن نرالی ہے چال
 مجھے ایک گھڑی تجھے بنا § چین نہیں
 ترے بن ہے ہر آن سینے پہ سال
 ترے عشق نے خم کیا ہے مجھے
 مرے حال پر زلف تیری ہے دال
 مرے دل کوں جیوں گزے گرداں کیا
 کہیں کیا تجھے ابرو کے چوگان کا حال
 جہاں میں پھرا لیکن اے با حیا
 نہ پایا § ہے آڈینہ تیرا مثال
 نہ در روز محشر سستی پیدا !
 کہ آل نبی پر نہ آوے گی ‡ آل
 طمع مال کی سر بسر عیب ہے
 خیالات گنج جہاں سوسوں تال

* (ن) تب + (ن) جب ‡ (ن) میا - موہا

§ بغیر ‡ (ن) دیکھا ‡ (ن) وبال

بہر و سا نہیں درلت تیز کا
 عجب نہیں کہ تا ظہر* اوے زوال
 جب آیا غضب میں وہ آتش مزاج
 گیا آب عشاق کے دل کو گال
 تجھے زلف صبا دیتی ہے † پیچ
 نہ اس دام کے ہاتھ سوں دل کو جال ‡
 ولی شعر میرا سرا سر ہے درد
 خط و خال کی بات ہے خال خال

:O:

۹

(۱۶۹)

مدت ہوئی سب نے دکھا یا نہیں جہاں
 دکھلا کے اپنے قد کوں کیا نہیں مجھے نہاں
 یک بار دیکھ مجھے طرے اے عید عاشقان
 تجھے ابرؤاں کی باد میں* لاغر ہوں جیوں ہلال
 برجہ گھرے † یہ تصدق ہو مشتري
 بولا ہوں تجھے جہاں کوں خورشید لازوال
 وہ دل کہ تھا جو سوختہ آتش فراق
 پہنچا ہے جا کے رخ پہ صنم کے برنگ خال
 ممکن نہیں کہ بدر ہو نقصاں سوں آشنا
 لاوے اگر خیال میں تجھے حسن کا کمال
 گر مضطرب ہیں عاشق بے دل عجب نہیں
 وحشی ہوے ہیں تیری انکھان دیکھ کر غزال

* (ن) یک پل میں † (ن) پیچ پیچ ‡ (ن) نکال
 § (ن) سوں § (ن) ہمن - مجھ پر

نہیں نسیم مہر و وفا سوں جہان میں
گلزار تجھے جہاں * کا ہے اب تاکِ بے حال
کھویا ہے گلرخاں نے رعونت سوں آب و رنگ
گُردن کشی ہے شمع کی گُردن اُپر معال +
ہرگز نہ دیوے رسم وفا ہاتھ سوں (ولی)
یکبار اِس غزل کوں سنئے ڈر ڈوبنے لال

(174)

ہے آج خوش قدماں میں کہاں گوبند لال
 اُستاد چال سرو ہے چال گوبند لال
 بر جا ہے اُس کے دل کوں کہوں گلشن بہار
 آتا ہے جس کے دل میں خیال گوبند لال
 خرواہیا سوں غرق عرق ہوں تو کیا عجب
 جس وقت جلوہ گر ہو جہاں گوبند لال
 ہے بسکد بے مثال نہ دیکھا ہے خواب میں
 اُپینے خیال ۛ مثال گوبند لال
 گر اِس دعا کوں ورد زبان اسے اولیٰ امام
 لطف خدا ہو شامل چال گوبند لال

(121)

لال کی مچھلی پرستار آفتابہ بڑی نے جنس لال نام میں آفتابہ لال کا شواہد ہے جنس لال

* (ن) بهار * (ن) دبا * (ن) زلف

(ن) جمال (ن) زلف

اے ستہگر عاشقاں پر تو نہ کر جور و ستم
 خیر ہوو شر کی حقیقت میں ہے یک مثقال قال
 خط نہیں آغاز تجھ رخسار کے یو آس پاس
 حسن کے لینے کوں آئے ہیں باستقبال بال
 مفلساں کوں عاقبت کے گھر میں نہیں درکار زر
 حق کی بخشش سوں اُنہوں کوں بس ہے نیک اعمال مال
 اے (ولی) حق کی طالب یو دولت عظمیٰ جو ہے *
 عشق سینے کے خزینے میں ہے مالا مال مال

—————:O:—————

۵

(۱۷۲)

لب پہ دلبر کے جلوہ گر ہے جو † خال
 حوض کوثر پہ جیوں کھڑا ہے بلال
 یو ہے عاشق اپس کی صورت کا
 جیوں کہ حیراں ہے اُس اُپر تہثال
 اُس کے مکھ کی شعاع کوں کرتا
 ہر صبح آفتاب استقبال
 نہیں کچھ مال و زر کی مجھ کوں طمع
 شوق اُس کے سوں دل ہے مالا مال
 اے (ولی) پی مئے سعادت کوں
 گو ہے رمضان و گو یہ شوال

—————:O:—————

۵

(۱۷۳)

دیکھہ تیرے سے یہ گھٹائے بال
 رشک سوں جل گئے ہیں گالے گال

* اُن † (ن) ا ہے - ر † (ن) یو —

جب کہ ابرو کی تو کہاں کھینچا

تیر مڑگاں نے تب سنبھالے بھال

زلف کے پیچ دیکھ کر سنبھل

پیچ اور تاب میں ہے تالے تال

کئی شکاراں نے تجھ نگہ کا دام

دیکھ آتش میں غم کے جالے جال

اس (ولی) پر نظر کرم کی کرو

ہے یہ تقصیر وار بالے بال

—: ۵ :—

۹

(۱۷۴)

میوی نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل

ہے روز عید آج اے ابرو ہلال چل

تیری فین کی دید کوں اے نور ہر نظر

شک نہیں اگر ختن سستی آویں غزال چل

مکن نہیں ہے تن کی طرف اُس کی باز گشت

جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی فال چل

پیتم کی زلف بیچ دسا مجھ سواں ہند

اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

وحدت کے بے کدے میں نہیں بار ہوش کوں

اس بے خودی کے گھر کی طرف سدھہ کو تال چل

اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو

دنیایا کی رہ گزر میں بزرگاں کی چال چل

گر عاقبت کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل
مرشد کی منزلت کا اگر عزم جزم ہے
سایہ نہیں تو پیرو کے دائم دنبال چل
آیا تری طرف جو (ولی) تو عجب نہیں
آتے ہیں تجھہ گلی منیں صاحب کمال چل

—————:O:—————

D

(۱۷۵)

کہوں کس سوں عزیزاں! جا کے درد بے نشان دل
نہیں یک گوش محرم تا سنے آہ و فغان دل
غبار خاطر غمناک سوں مجھہ پر ہوا ظاہر
کہ غیر از درد دوجا نہیں ہے بار کاروان دل
ہوئی ہے بند تب سوں راہ اظہار شکایت کی
خیال خال خوباں جب سوں ہے مہر دھان دل
پڑی تجھہ زلف کفر کیش پر جب سوں نظر میری
صدم تب سوں گئی ہے ہاتھہ سوں میرے * عنان دل
بیان سینہ چاکاں اے (ولی) سن کیوں سکے ہریک
کہ بوے گل سوں فاذک تر ہے آہنگ زبان دل

—————:O:—————

D

(۱۷۶)

تجھہ بے وفا کے سنگ سوں ہے پارہ پارہ دل
ریزش میں تجھہ جفا سوں ہے مثل ستارہ دل

* (ن) دل کے

لرزاں ہے تب سوں رعشہ سیما کی نہط
 جب سوں تری پاک کا کیا ہے نظارہ دل
 تجھ مکھ کے آفتاب کی گرمی کون دیکھ کر
 جل شوق کی اگن سوں ہوا جیوں انگارہ * دل
 بے شک شفای خاطر بیمار ہو تدهاں
 تجھ لب کے جب طبیب سوں پاوے یہ چارہ دل
 اُترے! اگر ولی کے سنے کے محل میں تو
 دیکھ تے جہاں کون پھر کر دوبارہ دل

—:O:—

(۱۷۷)

v

شمع بزم وفا ہے امـرت لال
 سرو باغ ادا ہے امـرت لال
 ماہ نو کی نہن ہے سب کون عزیز
 اس سبب کم نہا ہے امـرت لال
 دل میرا کیوں نہ بند ہو اُس کا
 آج رنگیں قبا ہے امـرت لال
 خوش لباسی کی کیا کروں تعریف
 وضع میں میرزا ہے امـرت لال
 اُس سوں بے گانگی کبھو نہ کرے
 جس سنی آشنا ہے امـرت لال
 لعل تیرے بھرے ہیں امـرت سوں
 نام تیرا بجا ہے امـرت لال

* باخفاے نون + (ن) آوے

اے ولی کیا کہوں بیاں اس کا
لطف میں دلربا ہے امرت لال

۷

(۱۷۸)

تجھ مکھہ اُپر ہے رنگ شراب ایام گل
تیری زلف ہے حلقہٴ دود چراغ گل
معشوق کوں ضرر نہیں۔ عاشق کی آہ سوں
بجھتا نہیں ہے باد صبا سوں چراغ گل
رہتا ہے دل پیا کے تفحص میں رات دن
ہے کار عندلیب ہمیشہ سراغ گل
عاشق مدام حال پریشاں سوں شاد ہے
آشفگی کے بیچ ہے دائم فراغ گل
تجھ داغ سوں ہوا ہے چمن زار دل مرا
اے شوخ آکے دیکھ تہاشاے باغ گل
جلتے ہیں پی کے شوق میں عشاق رات دن
ہے بلبلان کے دل میں شب و روز داغ گل
یوں تجھ سخن میں نشہٴ معنی ہے اے ولی
جیوں رنگ و بوے سے سوں ہے لبریز ایام گل

۵

(۱۷۹)

اے شہنخ تو روشن کیا جب انجمن گل
اپنے گل مقصود کوں پایا چمن گل
اے غنچہ دھاں نام ترا جب سوں لیا ہے*
اُس آن سوں خوش باس ہوا ہے دھن گل

بازار میں شاید کہ کرے سیر سری جن
اس واسطے بازار ہوا ہے وطن گل
تجھہ ناز کی تروار نے جب سوں کیا زخمی
ہے تب سستی آلودہ خون پیرہن گل
مجھہ دل پہ ولی دلبر رنگیں کی حقیقت
مخفی نہیں بابل کے اُپر جیوں سخن گل

—:0:—

۷

(۱۸۰)

دل لگا یار سوں اُس دل کا چھوڑنا مشکل
عشق کا زخم لگا اُس کا سلانا مشکل
حسن ہے دام بلا زلف ہیں دو کالے ناگ
جس کے تئیں ناگ تہا اُس کا جلانا مشکل
آتش عشق نے بہتوں کا کیا خانہ خراب
آگ دریا کوں لگی اُس کا بجھانا مشکل
یاد کرنے کوں لیا ہاتھ میں من کا منکا
دل اُپر بوجھہ پڑی منکا پھرانا مشکل
طفل نادان ہتھیلہ مرا غم اے پیارے
مکتب عشق میں تعلیم دلافا مشکل
عمر جو یاد میں گزرے سو غنیمت سمجھو
سو گیا عیش میں پھر اُس کا جگانا مشکل

* یہ غزل دیوانوں میں نہیں ملی۔ مجمع الاشعار مطبوعہ
مطبع نظامی کانپور سے لی گئی۔ بعض الفاظ سے شبہ ہوتا ہے
کہ شاید کسی اور کی غزل ہو۔ مگر چوں کہ کافی ثبوت توفیق
نہیں اور مہتمم مطبع نظامی کی تحقیق بھی نسبتاً قابل اعتماد
ہے شامل کی گئی۔

راز مخفی ولی ظاہر نہ کسو سوں کرنا
ہاتھ سوں بات گئی اُس کا پھر آنا مشکل

:O:

۹

(۱۸۱)

تجھ زلف اور دھن میں ہے مختصر مطول
تو صاحب درس ہے بوجھا ہوں روز اول
گلزار میں نکل کر گلگشت اگر کرے توں
تجھ گاہن کے دیکھے سب دل پڑیں گے دل گل
جگ کے مصوراں سب تصویر دیکھے تیری
حیرت میں جا پڑے سب لکھنا رہا • عطل
تجھ سرو قد کوں دیکھے نقاش نقش بھولے
پھر نقش کا چترنا اُن کوں ہوا ہے اشکل
یو تھنگ مرگ دیکھے تو مرگ کا ہو طالب
ہو خاک تجھ قدم کی ست کر مقام جنگل
ہر جنس کا معھا بوجھا گیا ہے اما
تجھ راز کا معھا جگ میں رہا ہے انحل*
خوشبو بدن پہ تیری زلفاں نہیں خوں ریز†
کالے بھجنگ مل کر گھیرے درخت صندل
ساری سکھاں نے مل کر کیا بے خطا دیا ہے
تجھ نرینیں موہن کی انکھیاں میں خط کاجل
اے شوخ چشم عالم سن بات گوش دل سوں
تجھ بے وفا کے غم سوں دائم ولی ہے بے کل

:O:

† (ن) چوندر

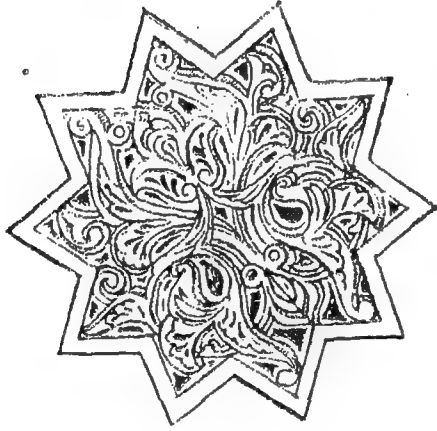
* (ن) لاجل

عبارت تجھ زلف سوں ہے تسلسل
 ہوا تیری کھر میں گم شامل
 ترے مکھ کے چمن کزن یاد کر کر
 دیا لالے نے اپنے دل اُپر گل
 دے تجھ حسن کے دریا پہ جیوں موج
 اگر رخسار پر چھوڑے تو کا کل
 ترے رخسار و اب کون دیکھ اے شمع
 ہوے پروانہ ہر طوطی و بلبل
 میں دیکھا ہوں نگاہ دل سوں اے شوخ
 تری انکھیاں میں پہنچا ہے تغافل
 لیا تیرا—ایم میں ہے آسماں نے
 تری رف—تار سوں طرز تھل
 کیا اس دور میں اے جلوہ مست
 تری انکھیاں نے کار نشہ مل
 ہوا زنجیر بند دام + عشاق
 تری زلفاں کے ہر حلقے میں سنبل
 وای تیری گلی کون دیکھ بولا
 یہی ہے ہند اور کشمیر و کابل

—————:U:—————

بیک درس دے نہ دے مکھ پہ اے چنچل انچل
 دور مرا لے نہ لے رسم فریب و دغل
 * (ن) سے بے جا (ن) پائے مست مجنوں

مجھ پہ نظر کر کہ کر بات رقیبیاں سستی
 بیت مری سن نہ سن دوسرے کی جا غزل
 میوے نرک آ نہ آ دھم اپس دل میں رکھہ
 جی میں وفا دھر نہ دھر سینے میں جوت و خال
 ظالم سے دل دھو نہ دھو مہر کے پانی سوں ہاتھہ
 مزم صفت ہو نہ ہو کوہ نمون تو اٹل
 قول مجھ دے نہ دے رسم وفا ہاتھہ سوں
 آ ولی سوں مل نہ مل غیر سوں شیریں شکل



دیف م

(۱۸۴)

غم ترا ہے قوت کھاتا ہوں محبت کی قسم
 نہیں مجھے دُفیا کا غم تجھے غم کی راحت کی قسم
 اے گل باغ نواکت باغ میں امکان کے
 تجھ سے نہیں دیکھا ہوں میں تیری نواکت کی قسم
 جب سوں اے آئینہ رو دیکھتے تری تصویر کوں
 گلر خان تب سوں ہوے تصویر حیرت کی قسم
 عاشقاں اے رشک لیاؤں دیکھ تیرے دم کے تئیں
 مثل مجنوں ہیں بیاباں گرد وحشت کی قسم
 اے ولی اُس داربا کوں کہہ کہ میرے حال پر
 اطف سوں کر یک نگہ تجھ کوں مروت کی قسم

—:0:—

(۱۸۵)

زلف اُس کی دو خم ہے خم کی قسم
 چشم معشوق جم ہے جم کی قسم
 اے صنم مجھے سوں کیوں نہیں ملتا
 اعل تیرا دو قم * ہے قم کی قسم

* یہ لفظ صحیح نہیں پڑھا گیا۔ قم بفتح اول و تشدید ميم
 گھر کو جھارتے کے معنی میں عربی کا لفظ ہے، مگر یہاں یہ معنی
 چسپاں نہیں ہوتے۔ اگر بجائے قاف فے پڑھی جائے جس کا مفہوم
 دھن ہے قم) تو لعل یعنی لب سے کچھ ملا سبت ہو سکتی ہے۔
 (ن) قم ہے قم

دل پہ ہے نوبت * پریشانی
 نہیں میرا دویم ہے یم کی قسم
 کیا وفا دار ہے سبھن صاحب
 جس کوں دیکھو سو دم ہے دم کی قسم
 ہے ولی کی زبان میں شیرینی
 اثر شعر سم ہے سم کی قسم

—:O:—

(۱۸۶)

دل کوں لے تہجکوں دلہری کی قسم
 کھول انکھیاں کو ساحری † کی قسم
 بیت بر جستہ معنی رنگیں
 ہے تری چشم عہری † کی قسم
 ہے بہت جہاجہلات اس رخ پر
 مہجکوں اُس چہرہ زری کی قسم
 ہے تصور ترا مرے دل بہن
 رات دن شیشہ و پری کی قسم
 تک ولی کوں صنم گلے سوں لگا
 تہجکوں ہے بندہ پروری کی قسم

—:O:—

(۱۸۷)

جلوں تجھہ عشق کی آتش مذہیں تا چنداے ظالم
 شتابی آ کہ جی تجھپر کروں اسپندائے ظالم

* (ن) کو تجھہ باج ہے † (ن) عہری ‡ (ن) ساغری

خوش ابرو جیوں نگہ رکھتے ہیں آنکھیاں میں مجھے جب سوں
 تری آنکھیاں کے توروں کا ہوا ہوں بند اے ظالم
 پریشانی کے دفتر کا اسے فہرست کہہ سکیے
 تری زلفاں سوں جس کے دل کو ہے پیوند اے ظالم
 بڑی ہے اُرسی حیرت میں تیرے مکھ کے جلوے سوں
 مجھے تجھے حسن کی حیرت کی ہے سوگند اے ظالم
 (ولی) کی سوزش دل کی طبیبیاں کرسکیں دارو
 ترے رخسار و لب سوں گر ملے گلشن اے ظالم

—————:0:—————

جیوں گل شگفتہ رو ہیں سخن کے چمن میں ہم
 جیوں شمع سربلند ہیں ہر آنکھ میں ہم
 ہم * پاس آکے بات نظیری کی ست کہو
 رکھتے نہیں نظیر اِس کی سخن میں ہم
 ہیں داستان عشق ہمیں یاد کئی ہزار
 استاد بلبلان کے ہیں ہر یک چمن میں ہم
 خوباں جگت کے جیو سوں ملتے ہیں ہم سنی
 کامل ہوئے ہیں بسکہ محبت کے فن میں ہم
 اُس شوخ شعلہ رنگ سوں جب سوں لگن لگی
 جلتے ہیں تب سوں شعلہ نہٹا اس لگن میں ہم
 یک بار ہنس کے بول صنم نہیں تو حشر انگ
 جیوں برق بے قرار رہیں گے کفن میں ہم

ہر چند جنگ کے بغت سپاہوں میں ہیں ولے
 کاجل ہو، جابیسے ہیں سجن کے نہیں میں ہم
 فرہاک تب سوں تیشہ نہن سر کہا تلے
 باندھے ہیں جب سوں جیو کوں شیریں بچن میں ہم
 دو جنگ ہوئے ہیں دل سوں فراموش اے (ولی)
 رکھتے ہیں جب سوں یاد سری جن کی من میں ہم

—:O:—

۵

(۱۸۹) ✓

شراب شوق سوں سرشار ہیں ہم
 کبھو بے خود، کبھو ہشیار ہیں ہم
 دو رنگی سوں تری اے سرو رعنا!
 کبھو راضی، کبھو بیزار ہیں ہم
 ترے تسخیر کرنے کوں سری جن!
 کبھو نادان، کبھو عیار ہیں ہم
 صنم تیرے نہن کی آرزو میں
 کبھو سالم، کبھو بیمار ہیں ہم
 (ولی) وصل و جدائی سوں صنم کی
 کبھو صحرا، کبھو گلزار ہیں ہم

—:O:—

۵

(۱۹۰)

ہجران * کی رات نے مجھے یک آسماں دیا ہم
 اب سہر اپس کی ہرگز اے صبح رو + نہ کر کم

* (ن) ہجرت + (ن) شمع دو

اے آفتاب طلعت دل پر مرے نظر کر
 تا یک پاک میں آوے تجھہ پاس مثل شبیم
 تیری بھراں کو جب سوں دیکھا ہے اے سری جن
 گوشے میں بیتھہ چلہ مثل کہاں ہوا خم
 تجھہ زلف سوں لپا ہے کعبہ سیاہ پوشی
 تیرے ذقن کے چہ میں پانی ہوا ہے ززم
 ہے اے (دلی) پرت سوں معہور کعبۂ دل
 نہیں باج حق کے دوجا دل کے حرم کا محرم

:0:

۷

(۱۹۱)

صلم کے لعل پر رقت تکلم
 رگ یاقوت ہے مزج تبسم
 سجن مکتب میں جب آیا ہراک کون
 ہوا ہے سہر تعلیم و تعلم
 سمجھ کر بات کر اے مرد ذاصح
 نصیحت عاشقوں پر ہے تھکم!
 نہیں گئی داد دینا اُس کی جگہ میں
 کیا تجھہ زلف نے جس پر تظلم *
 نہ جانکھیاں میں، آجھہ دل میں اے شوخ
 کہ نہیں خلوت میں دل کی خوت مردم

* تظلم کے معنی معلیٰ فریاد کرنے کے ہیں اور اس مصرع
 میں بسعنی ظلم مستعمل ہوا ہے جو از روئے لغت عربی غلط ہے
 ایک قلمی نسخے میں یہ مصرع یوں دیکھا گیا:
 کیا تجھہ زلف سوں جن نے تظلم
 یہاں تظلم معلیٰ مستعمل ہوا ہے۔ فافہم ۱۲

نظر میں جب سنی آیا وہ گل رو
 ہوا ہے ہوش میرا تب سنی کم
 ہوے اشک (ولی) از بسکہ جاری
 اُتھا اسواج دریا میں تلاطم

:0:

۷

(۱۹۲)

تجھہ شاہِ خوباں کے ہوئے کئی صاحبِ اکرام رام
 تجھہ حسن کے دیوانِ سوں پائے ہیں کئی حکام کام
 تجھہ درس کا کئی برس سوں مشتاق ہوں اے بے وفا
 دے شیشہ لب سوں کدھی یک خیریت انجام جام
 گل کر پڑیں گے گلِ نہن بے شک گلستاں کے بہتر
 تجھہ گل بدن کے حسن کوں گر تک کریں گلغام فام
 ہر مرغ دل کوں آپ بھی لاکر کریں گے بندیاں
 دیکھیں گے پھر گر بھر نظر تجھہ زلف کا خدام دام
 تجھہ زلف نے جو دائرے باندھے صفا رخسار پر
 دیکھے نہیں اس شان کا کئی صاحبِ اسلام لام
 تجھہ نین کے خنجر سوں ہے معروح دل عشاق کا
 تیرے نگہ کی تیغ سوں ہیں صاحبِ سنگرام رام
 تِن کے مانک میں اے (ولی) تجھہ عشق کے حاکم نے آ
 دل کی رعیت سوں چھتا* لے کر چکایا دام دام

* مختلف تذکروں اور متعدد دیوانوں سے غزلیں لی گئی
 ہیں، بعض ایسا کلام ہے کہ ایک کے سوا اور کہیں نہیں ملا۔ چنانچہ
 یہ غزل بھی صرف ایک دیوان میں پائی گئی۔ لفظ (چھتا)
 کا اصل نقل کر دیا ہے مگر مفہوم سمجھہ میں نہیں آتا۔ اگر
 چھتا یا چھٹا پڑھا جائے تو پورانی زبان کا لحاظ کرتے ہوئے
 تجھہ مطلب نکل سکتا ہے۔ ۱۲

دیفن

۱۱

(۱۹۳)

میتھا بچن بولے اگر وہ دلہر شیریں زبان
 ہو ماہ مصری جیوں شکر آب خیالت میں نہاں
 زہرہ جبیناں خلق کے آویں برنگ مشتری
 گر ناز سوں بازار میں نکلے وہ ماہ مہرباں
 اے نور چشم عاشقان تیری صفت نا کر سکے
 گر مردم بینا کوں ہو مافند مڑگاں صد زبان
 پڑھنا مطول کا کیا اس نے درس میں مختصر
 تیری زبان سوں جو سنا علم معافی کا بیاں
 دیکھا ہوں دریائے جذوں تجھے آشنائی میں پیا
 ہے پردہ چشم پری کشتی کا میری بادباں
 دل بند ہے غلچہ فہط تیرے دھن کی فکر میں
 ہے تجھے لبیاں کی یاد سوں ہر اشک رشک ارغواں
 تیری نگہ کی تیغ سوں زخمی ہوا * شیر فلک
 تیری بھواں کے سہم سوں خم ہے کہاں آسمان
 انچھواں کی سرخی دیکھ کر یا قوت ہے خونی جگر
 اور زعفران ہے زرد رو دیکھے سوں رنگ عاشقان
 اے نو بہار خوش لقا جب سوں ہوا ہے تو جدا
 تب سوں ہے دل کے باغ میں اول سوں آخر لگ خزاں
 نسدن سجن تجھے ہجر میں رہتے ہیں باب چشم وا
 تا دوزخ خوب آوے نہیں پتلی ہے اس میں پاسباں

یوں دوستاں کے ہجر میں داغاں ہیں سینے پر ولی
صحرا کے دامن کے اپر جیوں نقش پائے رھرواں

—:0:—

۷

(۱۹۳)

کیوں نہ ہووے عشق سوں آباد سب ہندوستان
حسن * کی دہلی کا صوبہ ہے محمد یار خاں
پیچ و تاب بے دلاں اس وقت میں بے جا نہیں
لت پتی دستار سوں آتا ہے وہ نازک میاں
دل ہوے عشاق کے بے تاب مائفند سپند
جب وہ نکلا ہو سوار تازی آتش عناں
کیوں نہ ہو بے تابی عشاق کا بازار گرم
ہے نگاہ شوخ سرکش فتنہ آخر زماں
جس طرف ہو جلوہ گر وہ آفتاب بے نظیر
صبح کے مانند ہو روشن سواد گلرخاں
کب نظر آوے گا یارب وہ جوان سروقہ †
جس کے ابرو کے تصور نے کیا مجھہ کون کہاں
اے ولی گر مہرباں ہو وہ چمن آراے حسن
خاطر ناشاد ہووے رشک گلزار جہاں

—:0:—

۵

(۱۹۵)

یہ خط تجھہ مکھہ کے گلشن میں دسے جیوں سبزۂ ریعہاں
ورق پر حسن کے دیکھو لکھا ہے یہ خط ریعہاں

* (ن) عشق + (ن) ہووے رنگ دوے † (ن) تیر

جو تجھ خط کی غلامی میں کیا ہے ترک فرماں کوں
 تو اس کا باغ کے بھیتر رکھا ہے نام نا فرماں
 جو تجھ یاقوت لب کا خط ہوا مشہور عالم میں
 رہا یاقوت خط لے کر اپس کا جگ میں ہو حیراں
 ترا خط دائرہ ہے جیم کا اور خال تھوڑی میں
 بلاشک جیم کا نقطہ ہے اے اہل سخن داں داں*
 ولی یہ دائرہ خط کا جو ہے اس حسن کا قلعہ
 سو اس قلعے میں دیکھو تجلی ہے شد شاہاں

(۱۹۶)

تجھ قد اُپر جب سوں پڑی جگ میں نگاہ عاشقان
 تب سوں گئی طوبی تلک جیوں تیر آہ عاشقان
 جب سوں تیرا مکہ دیکھ کر معشوق سب عاشق ہوئے
 تب سوں تو ملک حسن میں ہے پادشاہ عاشقان
 ساعت شناساں دنگ ہیں عشاق کے احوال سوں
 یک یک گھڑی تجھ ہجر کی ہے سال و ماہ عاشقان
 پہنچے ہیں منزل سالکان تجھ حسن کے پر تو سستی
 یہ نور تیرا اے سجن ہے شمع راہ عاشقان
 وہ یوسف کنعان دل کس کارواں میں ہے ولی
 جس کے زنداں کوں جگت بولے ہیں چا عاشقان

ہے نازنیں صنم کا زلفاں دراز کرناں
 فتنے کا عاشقاں پر دروازہ باز کرناں *
 دل لے گیا ہے میرا پھر مانگتا ہے جی کوں
 برجا ہے ناز نہیں کوں عاشق پہ ناز کرناں
 اے قبلہ رود سے ہیں مصرا ب تجھے بھواں کی
 واجب ہوا انکھان سوں اب جا نہاں کرناں
 کیوں کر چھپا سکوں میں تجھے درد کی حقیقت
 ہے کام آئے دل کا افشائے راز کرناں
 ایسا بسا ہے آکر تیرا خیال جیو میں
 مشکل ہے جی سوں تبکوں اب امتیاز کرناں
 ہے مختصر اسی میں عاشق کی سرخ روئی
 خدمت میں گلرخاں کی جی کو نیاز کرناں
 میں عشق سوں کیا ہوں تجھے دل کوں نرم آخر
 ہر اک کا کام نہیں ہے آہن گداز کرناں
 یکبارگی رقیب بد خو کی بات سن کر
 بے جا ہے پاک ہیں سوں یوں احتراز کرناں
 دروادی حقیقت جن نے قدم رکھا ہے
 اول قدم ہے اُس کا عشق معجز کرناں

* پرانے اردو املا میں کرنا-تو-کو-سے-وغیرہ کے آخر میں
 نون لکھا جاتا تھا۔ پرانی کتابت دکھانے کے لئے یہ التزام قائم
 کیا ہے ورنہ اس زمانے کی طرز تحریر کے مطابق اس غزل کو
 ردیف الف میں ہونا چاہئے تھا—

ہے پھونچنے کا ساماں کعبے کوں مدعا کے
 دریاے عاشقی میں دل کو جھاڑ کرناں
 شاید غزل ولی کی لے جا اُسے سناوے
 اس واسطے بجا ہے مطرب سوں ساز کرناں

—:O:—

۵

(۱۹۸)

قسط تری ہے حق پہ نہ ہو نا اُمید یہاں
 نہیں اس قفل کوں غیر توکل کلید یہاں
 سختی کے بعد غیش کا اُمیدوار رہ*
 آخر ہے روزہ دار کوں اک روز عید یہاں
 ظلمات میں یہ غم کے ملے گا تجھے آب خضر
 دامن تلے ہے رات کے روز سفید یہاں
 سب کام اپس کے سوئپ کے حق کوں چھٹت رہ
 یہ ہے تہام مقصد گفت و شنید یہاں
 حاجت اپس کی کہنہ و نو اُس سوں کہہ ولی
 محتاج جس کے سبب ہیں قدیم و جدید یہاں

—:O:—

۷

(۱۹۹)

سبجں تجھے انتظار میں رہیں نسدن کھلی انکھیاں
 مثال شمع تیرے غم میں رو رو بہ چلی انکھیاں
 ہوئی جیروں جلوہ گر تجھے یاد سوں تجھے دلمیں بے تاب
 تپیں + شعلہ نہیں گرمی سوں غم کے تاملی انکھیاں

* (ن) اچھو + چلیں

جدا ئی جب سوں ہوئی ظاہر تہاں * سوں بوجھتا ہے یوں
 ترے بن تیل کے جیوں میل † سرسے کی سلی انکھیاں
 ترے بن رات دن پھرتا ہوں بن بن کشن کے مانند
 اپس کے مکھہ اُپر رکھکر نگہ کی بانسلی انکھیاں
 نرک میرے کرم سوں تاکہ آوے ‡ بے حجاب ہو کر
 تماشے میں ترے جیوں آرسی ہیں صیقلی انکھیاں
 نری فیٹاں پہ گر آہو تصدق ہو تو اچرج نہیں
 کہ اُن کو دیکھکر گلشن میں نرگس نے ملی انکھیاں
 اتنی خواہاں ہیں تجھہ حسن و ملاحمت ہو ر اطافت کی
 کہ گویا دل میں رکھتی ہیں سدا فکر ولی انکھیاں

—:0:—

۷

(۲۰۰)

قرار نہیں ہے مرے دل کوں اے سجن تجھہ بن
 ہوئی ہے آہ مرے دل میں شعلہ زن تجھہ بن
 شتاب باغ میں آ اے گل بہشتی رو
 کہ بلبلان کوں جہنم ہوا چمن تجھہ بن
 قرار کب ہو میسر ترا اے § زہرہ جبین
 ہر ایک آن ہے مجھہ حق میں سو قرن تجھہ بن
 چمن کی سیر سوں نفرت ہے اس سبب کہ مجھہ
 سفید داغ سوں مکروہ ہے سمن تجھہ بن
 اے رشک چشمہ خضر اپنے مکھہ کی شمع دیکھا
 کہ ہے بصورت ظلمات انجمن تجھہ بن

* جہی † سلائی ‡ (ن) یک نگہ کر § بیک حرکت

نہ کر تغافلے اے مصر حسن کے یوسف
مثال دیدہ یعقوب ہیں نبین تبہہ بن
ولی یہ دل کی حقیقت بیان کیوں کہ کرے
گرہ ہوا ہے زبان پر مری بچن تبہہ بن

:0:

۱۲

(۲۰۱)

دل ہوا ہے مرا خراب سخن
دیکھ کر حسن بے حجاب سخن
بزم معنی میں سرخوشی ہے اسے
جس کوں ہے نشہ شراب سخن
راہ مضمون تازہ بند نہیں
تا قیامت کھلا ہے باب سخن
جلوہ پیرا ہو شاہد معنی
جب زبان سوں اُٹھے نقاب سخن
گوہر اس کی نظر میں جا نہ کرے
جن نے دیکھا ہے آب و تاب سخن
ہر زہ گویاں کی بات کیوں کہ سنے
جو سنا نغمہ رباب سخن
ہے تری بات اے نزاکت فہم
روح دیباچہ کتاب سخن
ہے سخن جگ منیں عذیم المثل
جز سخن نہیں دو جا جواب سخن
لفظ رنگیں ہے مطلع رنگیں
نور معنی ہے آفتاب سخن

شعر فہموں کی دیکھ کر گُرسی
 دل ہوا ہے سرا کباب سخن
 عرفی و انوری و خاقانی
 مجھ کو دیتے ہیں سب حساب سخن
 اے ولی درک سر کبھو نہ رہے
 گر ملے صنفِ دل و گلاب سخن
 —:O:—

۷

(۲۰۲)

تری زلف سوں ہر اک نس ہوں بے قرار سخن
 ہوا ہوں شافہ صفت غم سوں دل فگار سخن
 جواہراں پہ ہیں * غالب ترے یہ ناخن سر نہ
 حنا سوں اس کے اُپر پھر نہ کر فگار سخن
 تری انکھاں کے نشے سوں مدام گلشن میں
 فین میں نورس شہلا کے ہے خہار سخن
 نہ وعدہ صبح کر مجھ کو آج دے دیدار
 ترے بچن کا نہیں مجھ کو اعتبار سخن
 اپس کے مکھ کی طرت دیکھ کر کرم + فرما
 نہ کر زلف کے اشارے سوں مار مار سخن
 تری بہار کے فیض اثر سوں عالم میں
 کھلے ہیں گل کی نہن جگ میں گلزار سخن
 ولی نثار ہے تجھ پر تو اُس کوں مہر سوں دیکھ
 یو بات تجھ کوں کہا شوں میں لاکھ بار سخن

—:O:—

* (ن) سوں ہیں بہتر + (ن) نظر

ہوا ہے جب سوں ترا تل سوار آتش حسن
 سپند وار ہے دل بے قرار آتش حسن
 یو خط کون دود نہن دیکھ کر ہوا معلوم
 کہ گرم پھرے ہوا روزگار آتش حسن
 ہنوز * حسن کی گرمی بجا ہے اے گل رو
 خط سیاہ ہے ترا حصار آتش حسن
 وہ شمع بزم ادا بر میں کر لباس زری
 ہے آفتاب نہن شعلہ زار آتش حسن
 نہیں ہے کسوت زر شعلہ قد کے قد اوپر
 یہ ہر طرت سوں اُتے ہیں شرار آتش حسن
 سجن کون دیکھ کے دشوار ہے بجا رہنا
 نگاہ تیز نگاہاں ہے خار آتش حسن
 ولی کیا ہوں نظر بسکہ اس پری روپر
 ہوا کباب نہن دل شکار آتش حسن

:O:

گریہ عشاق سوں خنداں ہے باغ بزم حسن
 مغز پراونہ سوں روشن ہے چراغ بزم حسن
 کیوں نہ ہووے عاشقاں کون نشہ دیوانگی
 گردش چشم پری سوں ہے ایام بزم حسن
 عاشقاں اس آتشیں رخسار کے چہرے اُپر
 پیچ و تاب زلف ہے دود چراغ بزم حسن

بے خبر ہیں تجھہ گلی سوں اس سبب اے گلبدن
 بلبلاں کرتی ہیں گلشن میں سراغ بزم حسن
 حسن کی مجلس کون جب روشن کیا وہ شمع رو
 خوب رویاں سب ہوے جیوں لالہ داغ بزم حسن
 آتش غیرت سوں جل پانی ہوا ہے مغز شمع
 وہ صنم جب سوں ہوا عالی دماغ بزم حسن
 صرت کرتا ہے ولی عالم منہیں نقاش صنم
 عیش کی تصویر میں رنگ فراغ بزم حسن

(۲۰۵)

عاشق کے مکھ پہ نہیں کے پانی کون دیکھہ توں
 اس آئنے میں راز نہانی کون دیکھہ توں
 سن بے قرار دل کی اول آہ شعلہ خیز
 تب اس حرّت میں دل کے معانی کون دیکھہ توں
 خوبی سوں تجھہ حضور شمع دم زنی میں ہے
 اس بے حیا کی چرب زبانی کون دیکھہ توں
 دریا پہ جا کے موج رواں پر نظر نہ کر
 میرے انپھو کی آکے روانی کون دیکھہ توں
 تجھہ شوق کا جو داغ ولی کے جگر میں ہے
 بے طاقتی میں اُس کی نشانی کون دیکھہ توں

(۲۰۶)

یک بار مری بات اگر گوش کرے توں
 ملنے کون رقیباں کے فراموش کرے توں

ہے بسکہ تری نین میں کیفیتِ مستی
 یک دید میں کوفین کوں بے ہوش کرے توں
 اے سرو گل اندام اپس نقش قدم سوں
 ہر جا ہے اگر صحن کوں گل پوش کرے توں
 غیرت سوں کرے چاک گریباں دل پر خون
 گر گل کی حائل کوں ہم آغوش کرے توں
 اے جان (ولی) وعدہ دیدار کوں اپنے
 کرتا ہوں مبادا کہ فراموش کرے توں

—:O:—

۷

(۲۰۷)

چلتے منیں اے چنچل ہاتھی کوں لجاوے * توں
 بے تاب کرے جگ کوں جب فارز سوں آوے توں
 یک بارگی ہو ظاہر بے تابی مشتاقاں
 جس وقت کہ غمزے سوں چھاتی کوں چھپاوے توں
 گویا کہ شفق پیچھے خورشید ہوا ظاہر
 جب اورت میں پردے کی چہرے کوں دکھاوے توں
 لولی فلک مکوہ میں انگشتِ تعمیر لے
 جب پاؤں نزاکت سوں مجلس میں بجاوے توں
 عشاق کی شادی کی اُس وقت بھیہ نوبت
 مردنگ کی جس ساعت آواز سناوے توں
 یک تان سنائے میں جی جان † لیا سب کا
 اب دل سوں گزر جاویں ‡ گر بھاؤ بتاوے توں

* شرمائے † (ن) تان ‡ (ن) لگیں سارے

توبہ * ریائی سوں شاید کہ کرے توبہ
اس وقت (ولی) کو گریک جام پلاوے توں

—:O:—

۹

(۲۰۸)

خوبی اعجاز حسن یار اگر انشا کروں
بے تکلف غنچہ کاغذ یہ بیضا کروں
نہیں پہنچتی * کعبہ مقصود کوں کشتی چشم
فیض سوں انچھواں کے دریا کوں مگر پیدا کروں
جیوں نسیم اب لگ سبکروہی مجھے حاصل نہیں
کس طرح اُس غنچہ بند قبا کوں وا کروں
کیا کہوں تجھے قد کی خوبی سرو عریاں کے حضور
خود بخود رسوا ہے اُس کوں پھر کے رسوا کیا کروں
ہندوے زلف پری رو ہے پریشانی فروش
بیچ دیوے مجھ کوں سودے میں اگر سودا کروں
سنگ دل کے دل پہ ہووے نقش جیوں نقش لگیں
آہ کا لے کر قلم جب درد کوں انشا کروں
سر کروں جب وصف تیروے جامہ کلرنگ کا
جامہ زیبوں کوں برنگ صورت دیبا کروں
رات کوں آؤں اگر تیروی گلی میں اے ہدیب
زیور لب ذکر ”سبحان الہی آسری“ کروں
آرزو دل میں یہی ہے وقت مرنے کے (ولی)
سرو قد کوں دیکھہ سیر عالم بالا کروں

—:O:—

بھڑکے ہے دل کی آتش تجھہ فیہ کی ہوا سوں
 شعلہ نہط جلا دل تجھہ حسن شعلہ زا سوں
 گل کے چراغ گل ہو یکبار چہر پڑیں سب
 معجہ آہ کی حکایت بولیں اگر صبا سوں
 نکلی ہے جست کر کرھر سنگ دل سوں آتش
 چھماق جب پلک کی جھارآ ہے توں ادا سوں
 سجدہ بدل * رکھا سر، سر تا قدم عرق ہو
 تجھہ با جیا کے پگ پر آکر حنا حیا سوں
 یہاں درد ہے پریم کا بے ہودہ بات ست کر
 یہ بات سن (ولی) کی جا کر کہو دوا سوں

:0:

میرے طرے سوں جا کے کہو اُس حبیب سوں
 گر معجو چاہتا ہے تو مت مل رقیب سوں
 مت خوف کر تو معجہ سوں اے † دلدار سہریاں
 آزار نہیں ہے گل کون کہو عندلیب سوں
 مت راہ دے رقیب سیہ رو کون اے صنم
 واجب ہے احتراز † بلاے مہیب سوں
 پوچھو نہیں طہیب سوں معجہ درد کا علاج
 بیمار کون برہ کے غرض نہیں طہیب سوں
 اُس بے وفا کی طرز سوں شکوہ نہیں (ولی)
 ہے جنگ رات دن معجہ اپنے نصیب سوں

* عرض † بیک حرکت ‡ (ن) درجے ہزار باد

باندھا ہوں اپس جیو ترے موے کھر سوں
 دیکھا ہوں تجھے جب ستی دنت کی نظر سوں
 پہنچی ہے مری فکر بلندی سوں فلک پر
 تجھے قد کی جو تعریف کیا اُس کے اثر سوں
 ہے بسکہ ترے رنگ میں صافی و لطافت
 لکھتا ہوں ترے وصف کوں میں آب گھر سوں
 انکھیاں سوں ہوا پیو جدا جب ستی میری
 جاتے ہیں مرے اشک، گیا پیو جدھر سوں
 تجھے ہجر میں دامن و گریبان و رمالاں*
 شاکی ہیں ہر اک رات مرے دیدہ تر سوں
 ہیں مغز میں پستی کی فطرت کے سبب یوں
 گویا یہ لبان لے گئے گوا تنگ شکر سوں
 پڑھتے ہیں (ولی) شعر ترا عرش پہ قدسی
 باہر ہے تری فکر رسا حد بشر سوں

—:0:—

تجھے مکھ کی جھاک دیکھے گئی جوت چندر سوں
 تجھے مکھ پہ عرق دیکھے گئی آب گھر سوں
 شرمندہ ہو تجھے مکھ کے دکھے بعد سکندر
 بالفرض بناوے اگر آئینہ قمر سوں
 تجھے زلف میں جو دل کہ پھنسا § اُس کوں خلاصی
 نہیں صبح قیامت تاک اس شب کے سفر سوں

• دو مال † گھلد ‡ دیکھنے § (ن) گیا

ہر چلد کہ وحشت ہے مجھہ انکھیاں ستی ظاہر
 صد شکر کہ تجھہ داغ کوں الفت ہے جگر سوں
 اشرف کا یو مصراع ولی مجکوں ہے دلچسپ
 الفت ہے دل و جاں کوں مرے پیم نگر سوں

—————:0:—————

۵

(۲۱۳)

باندھا ہے جو دل جگ منیں اس نور نظر سوں
 دیکھا ہے وہ دریا کوں اپس دیدہ تر سوں
 خوں ریزی عشاق ہے موقوف اُس اوپر
 شہسیر کوں باندھا جو کوئی موے کھر سوں
 پتلی و پلک ہاتھ سے یو+ غمزہ خوں خوار
 آیا دل عشاق طرف تیغ و سپر سوں
 یک پل نہیں آرام مرے دل کو ترے باج
 اے نور نظر دور نہ ہو میری نظر سوں
 اس لب کی حلاوت ہے ولی طبع میں میری
 تب شعر مرا جگ منیں میٹھا ہے شکر سوں

—————:0:—————

۷

(۲۱۴)

جب سوں دل باندھا ہے ظالم تجھہ نگہ کے تیر سوں
 تب سوں رم نے رم کیا رمنے کے ہر نچپیر سوں
 بے حقیقت گرم جوشی دل میں نہیں کرتی اثر
 شمع روشن کیوں کہ ہووے شعلہ تصویر سوں

* (ن) اُسی پر + (ن) نگہ سے ترا یہ

جگ میں اے خرشیدرو وہ چرخ زن ہے ذرہ وار
 جن نے دل باندھا ہے تیرے حسن عالمگیر سوں
 اے پری تجھے قد کا دیوانہ ہوا ہے جب سوں سرو
 پائے بند اُس کوں کئے ہیں موج کی زنجیر سوں
 خواب میں دیکھا جو ترے سبزہ خط کوں صنم
 سبز بختوں میں ہوا اُس خواب کی تعبیر سوں
 جگ میں نہیں اہل ہنر اپنے ہنر سوں بہرہ یاب
 کوہکن کوں فینس کب پہنچا ہے جرے شیر سوں
 اے ولی پی کا دھن ہے غنچہ گزار حسن
 بوے گل آتی ہے اُس کی شوخی تقریر سوں

—:0:—

۵

(۲۱۵)

اے نور چشم تجھ پر نامہ لکھا پاک سوں
 کیتا ہوں مہر اُس پر انکھیاں کی مردمک سوں
 اے رشک مہر انور تک مہر سوں خبر لے
 گزری ہے آہ میری تجھے غم میں نہہ فک سوں
 اہل چمن کے دل میں بے قدر ہے صنم بر
 باندھا ہے جب سستی دل تجھے سرو کی لٹک سوں
 اُس وقت ہوش عاشق ثابت قدم رہے کیوں
 سلطان حسن آوے جب ناز کی لپک * سوں
 اے آفتاب طلعت مانند مہ ولی کا
 روشن ہوا ہے سہنہ تجھے حسن کی جھلک سوں

—:0:—

ہوا ہے دنگ بنگالہ تری فرگس کے جادوسوں
 معطر ہے سوان ہند تیری زلف کی بوسوں
 قسم تیرے توافل کی کہ فرگس کی قلم لے کر
 تری آنکھیاں کی جادو کوں لکھا ہوں خون آہرسوں
 کیا ہے مصروع ہر جستہ قوس قزح موزوں
 فلک مضحون رنگیں لے پیا تجھے بیت ابروسوں
 سخن میرا ہوا ہے تب سوں بالا ہر سخن اوپر
 لگا ہے دھیان میرا جب سستی اُس سرو دلچرسوں
 ہوا تجھے حسن پر د و جگ دوانہ * کیا تعجب ہے
 اگر تجھے سے دوانے کا بندھا دل تجھے پری روسوں
 مجھے گلشن طرف جانا بجا ہے اے مہ افور
 کہ میں پاتا ہوں تجھے زلفاں کی بوہررات شبوسوں
 ولی ہر شعر سوں میرے نزاکت جلوہ پیرا ہے
 بجا ہے گر لکھوں اُس موکھر کوں خامۂ موسوں

:O:

آتا ہے جب چمن میں تون زریں کلاہ سوں
 اُتھتی ہے فوج حسن تری جلوہ گاہ سوں
 بزم ادا و ناز کوں وہ شوخ ناز فیں
 خوشبو کیا ہے عنبر موج نگاہ سوں
 بے جا نہیں ہے رخ پہ سرے رنگ اضطراب
 باندھا ہوں دل کوں آہوے وحشت پناہ سوں

* دیوانہ + دیوانے

پروانہ وار عشق میں تیرے جو جیو دیا
اس کا کفن ہے رشتہ شمع نگاہ سوں
حاجت نہیں چراغ کی مجھہ گھر میں اے ولی
روشن ہے بزم عشق سدا * شمع آہ سوں

—————:O:—————

۵

(۲۱۸)

سیہ روئی نہ لے جا حشر میں دنیاے فانی سوں
سیہ نامے کڑں دھو اے بے خبر انچھڑاں † کے پانی سوں
شب غم روزِ عشرت سوں بدل ہووے اگر دیکھے
میری جانب وہ مہر زرعہ پرور مہربانی سوں
نرک جاناں کے گر تحفہ لجانا ہے تو اے دانا ‡
لجا گلدستہ اعمال باغ زندگانی سوں
نہیں ہے سیر یک ساعت اگر باغ * جوانی میں
کھڑ کیا خضر کوں حاصل ہے عمر جاودانی سوں
اپس کے سر پہ مارا کوہ کن نے تیشہ غیرت
ہوا جب خسرو عالم ولی شیریں زبانی سوں

—————:O:—————

۵

(۲۱۹)

کیٹا ہوں بند دل کوں اُس غیرت پری سوں
جن نے کیا ہے معنوں عالم کوں دلبری سوں
رکھتا ہے عاشقان سوں بازار حسن گرمی
ہر چیز کی جہاں میں ہے قدر مشتری سوں

* (ن) عیش مری † آنسوؤں ‡ (ن) ناداں § (ن) ملک

عاشق سون جا کے پوچھو معشوق کی حقیقت
 مخفی نہیں ہے خوبی جوہر کی جوہری سون
 جن نے رقم کیا ہے تعریف تجھ نہیں کی
 معنی میں کیوں نہ ہو وہ ہم چشم عبہری سون
 د ادا رکی گلی سون کیوں * جا سکوں ولی میں
 لینا + لپیٹ دل کوں چپ چیرۂ زری سون

—————:O:—————

۵

(۲۲۰)

جالا تھام نس مجھ اس طبع آتشی سون
 اب صبحدم ہے دم لے اے شمع سرکشی سون
 دل داشت کر سکے تو یہ دل لجا پس سنگ
 گردل کشی † پہ دل ہے تو کیا ہے دل کشی سون
 عاشق کے دیکھنے سون لاتا ہے چیں جبین پر
 اے خوش ادا میں خوش ہوں تیری یہ فا خوشی سون
 اے پستہ لب ترے لب ہیں کان سب نہک کے
 کر بھرۂ مند مجکوں اس کی نہک چشی سون
 دنیا کے غل و غش سون فارغ اچھوں * ولی میں
 یک جام گر ملے مجھ صہبائے بے غشی سون

—————:O:—————

۷

(۲۲۱)

میرنی طرت سون جا کہو اُس ماۃ عالم قاب کوں
 یک رات فرش خواب کر مجھ دیدۂ کم خواب کوں

* (ن) کہا + لیا † (ن) سرکشی \$ دھوں

اپنے دل پر خون کو میں لایا ہوں تیرے پیشکش
 کر خرچ اگر درکار ہے اطلس تجھے سیلاب کوں
 گر عشق میں آیا ہے توں اے دل گریباں پارہ کر
 ایتے ہیں اس بازار میں بے قابی سیلاب کوں
 میرے دل گہنام کی کیا قدر بوجھ بے خبر
 ہے نابراں کوں * اعتبار اس گوہر نایاب کوں
 مجھہ دل کوں سرگرداں کیا ساغر نہیں اُس شوخ نے
 حلقے نے جس کی زلف کے چکر دیا گرداب کوں
 صافی دلاں کن بیتھنا ہے کسب عزت کا سبب
 دریا کا ہو کر ہمنشیں پہنچا ہے موتی آب کوں
 تجھہ یاد میں انجھواں ستی لبریز ہے چشم ولی
 یکبار دیکھہ اے سبز خط اس چشمہ سیراب کوں

:0:

(۲۲۲)

۵

تشنگی اپنی نہیں کہتا کسی بے تاب کوں
 جیوں گھر رکھتا ہے دائم جو گرہ میں آب کوں
 اضطراب دل گیا ہے اُس کے مکھہ کوں دیکھکر
 بے قراری سوں نکالے آرسی سیلاب کوں
 اشک ریزاں مثل انجم صبح ہوشور لگ رہا
 جن نے دیکھا یک نظر اُس ماہ عالم تاب کوں
 تجھہ بھواں کے خم کوں دیکھا جب ستی اے قبلہ رو
 رات دن رکھتا ہے زاہد مکھہ اگے معراب کوں

* (ن) کن

اے ولی پی کی معیت سوں زمیں کے فرش پر
انکھ بھرنیکا نہیں گئی غیر مضمحل خواب کون

—————:O:—————

۵

(۲۲۳)

خدا یا ملا صاحب درد کون
کہ میرا کہے درد بے درد کون
کرے غم سوں صد برگ صد پارہ دل
دکھاؤں اگر چہرہ زرد کون
ہٹا ہوا لہوس تجھ بھوان دیکھ کر
کہاں تاب شمشیر نامرد کون
اگر جل میں جلکر کنول خاک ہو
نہ پہنچے ترے پافوں کی گرد کون
رکھا تجھ دھن کی صفت میں ولی
ہر ایک فرد میں جوہر فرد کون

—————:O:—————

۷

(۲۲۴)

دیکھا ہے جس نے اے صتم تجھ طرہ طرار کون
رکھتا ہے پتھار بر مٹیوں جیوں شمع سوز فار کون
جیوں زخم اُس کی چشم سوں جاری ہے خوں ہر دم مٹیوں
دیکھا ہے جو گئی یک نگہ تجھ ناز کی تلوار کون
تیری پرت کے پٹتھہ* میں اے داررے درمندگان
بخشا ہے اعصا آہ کا تجھ چشم کے بیہار کون

* (ن) برہ کی نہہ

اے سوگروہ سرکشاں لالے ہیں نساج * فلک
خط شعاعی سوں بنا تجھے چیز * زور تار کوں
ہر استخوان سینے کے ہیں مافند نے فریاد میں
رکھتا ہوں دائم دل + مٹیں تجھے غم کے موسیقار کوں
دیکھا ہے جب سوں آنکھ بھر تجھے مکھ کوں اے رشک چمن
چھوڑاں † ہیں تب سوں بلبلان عشق گل گلزار کوں
جیوں معنی رنگیں ولی ہو مہرباں مجھے خال پر
وہ صاحب معنی سنے میرے اگر اشعار کوں

—————:O:—————

۵

(۲۲۵)

دیتا نہیں ہے باز رقیب شریر کوں
شاید کہ بوجھتا ہے ہمارے خمیر کوں
اُس نازنین کی طبع گر آوے خیال میں
بوجھوں صدائے صور قلم کی صریر کوں
برجائے اُس کا عشق کے گوشے مٹیں قرار
جو پیچ و تاب دل سوں بچھاوے حصیر کوں
اُس کے قدم کی خاک میں ہے حشر کی نجات
عشاق کے کفن میں رہو اُس عبیر کوں
محبکوں ولی کی طبع کے صافی کی ہے قسم
دیکھا نہیں ہوں جگ میں سخن تجھے نظیر کوں

—————:O:—————

(۲۲۶)

میں دل کو دیا بند کر اس سحر سخن کوں
 عشاق جسے دیکھ بھڑے ہیں وطن کوں
 علقا ہے سخن اُس کا سخن فہم کے نزدیک
 رکھتا ہے جو گئی یاد میں اُس غنچہ دہن کوں
 والہ کہ صادق ہے وہ عشاق کی صف میں
 جو صبح نہن سر سوں لپیٹتا ہے کفن کوں
 اُس شوخ نے دکھلا کے اپس رنگ کی شوخی *
 لہو میں کیا غرق جوانان چمن کوں
 ثابت رہے کیوں رنگ ولی اُس کا جہاں میں
 دیکھا ہے جو دلدار کی زلفاں کے شکن کوں

:0:

(۲۲۷)

نہیں معلوم ہوتا داغ دینے کس بھارے کوں
 چلا ہے آج وہ لالہ ہزاری کے نظارے کوں
 لیا ہے گھیر تجھ زلفاں نے تیرے کان کا موتی
 مگر یہ ہند کا لشکر لگا ہے جا ستارے کوں
 ہر اک احوال میں دلبر نظر میں خوب آتا ہے
 لباس خوب کی حاجت نہیں حق کے سنوارے کوں
 یہی ہے آرزو دل میں کہ صاحب درد گئی جاکر
 ہمارے درد کی باتاں کہے اُس پی پیارے کوں
 نظر سوں نہیں جدا ہوتی کمر اس شوخ چمچل کی
 ولی آخر کیا ہے صید چیتے نے چکارے کوں

* (ن) خوبی

(۲۲۸)

دیکھوں گا شتابی سستی اُس رشک پری کون
 گر کچھ بھی اثر ہے مری آہ سحری کون
 اے شوخ ترے ملنے کون انکھیاں کے اُپر رکھ
 لایا ہوں تری نذر عقیق جگری کون
 انجن کون اگا سحر کے غائب ہوے ساحر
 دیکھا جو تری فین کی جادو نظری کون
 اے حیلہ گر رند تری حیلہ گری دیکھ
 سب حیلہ گراں ترک کیسے حیلہ گری کون
 یکبارگی ہوتا ہے ولی زر کے نہیں زرد
 جب باندہ کے آتا ہے تو دستار زری کون

—:0:—

۷

(۲۲۹)

دیکھ گا ہر اک آن تری جلوہ گری کون
 پایا ہے تری سہرسوں جو دیدہ وری کون
 بخشی ہے تری فین نے کیفیت مستی
 تجھ مکھ نے خیر دار کیا بے خبری کون
 جاری ہوا تجھ غم سستی تجھ اشک کا مطلب
 ہم دانہ وہم آب ملا اس سفری کون
 مجھ عاشق دیوانہ کو گر حکم ترا ہو
 تجھ حور اگے فرش کون آج پری کون
 ہر گل کا پتا چاک ہووے * درد سوں میرے
 گلشن کی طرف بھیجوں گر آہ سحری کون

* (ن) سدا چاک ہوسن درد کو

کہا پیچ تاجے سرم سوں مغرب منیں سورج
 گردیکھے ترے سیس پہ دستار زری کون
 کرتا ہے ولی سحر سدا شعر کے فن میں
 تجھہ نین سوں سیکھا ہے مگر جادو گری کون

—:0:—

۹

(۲۳۰)

ہوا ہے رشک چہچہے کی کلی کون
 نظر کر تجھہ قباے صندلی کون
 کرے فردوس استقبال اُس کا
 تصور جو کرے * تری گلی کون
 دل بے تاب نے تجھہ غم کی خاطر
 کیا ہے فرش خواب مضملی کون
 ہماری آہ آتش رنگ سن کر
 ہوئی ہے بے قراری بیجلی کون
 ترے غم میں دل سوراخ سوراخ
 کیا پیدا صداے بانسلی کون
 دل پر خوں نے میرے + باغ میں جا
 دیا تعلیم خوں خواری کلی کون
 کیا ہوں آب خجلیت سوں سراپا
 ہراک مصرع سوں مصری کی تلی کون
 پڑے سن کر اُچھل جیون مصرع برق
 اگر مصرع لکھوں فاصر علی کون

* (ن) کیا + (ن) تیرے

ترے اشعار ایسے نہیں * فراقی
کہ جس پر رشک آوے گا ولی کون

—:O:—

۷

(۲۳۱)

ہرگز تو نہ لے ساتھ رقیب دغلی کون
مست راہ دے خلوت مہین ایسے خللی کون
ترے لب یا قوت اُپر خط خفی دیکھ
خطاط جہاں نسخ کیے خط جلی کون
اے زہرہ جبین کشن ترے مکہ کی کلی دیکھ
گاتا ہے ہر اک صبح کون اُتھہ رام کلی کون
یا قوت کون ہے قوت ترے خط کی محبت
ہے دل میں غبار اس سبب میر علی کون
اے ساء جبین مہر لقا تیری جبین دیکھ
کرتا ہوں ہر اک دم مہین دم نادغلی کون
میں دل کون ترے ہاتھ دیا روز ازل سوں
مست دل سوں بساں اپنے محب ازلی کون
نہیں منصب و جاگیر نہیں روز وظیفہ
تجہ نام کا ہر روز وظیفہ ہے ولی کون

—:O:—

۷

(۲۳۲)

جو گئی سمجھا نہیں اُس مکہ پہ † آنچل کے معانی کون
وہ کیوں بوجھ کہو اُس شوخ چنچل کے معانی کون

* (ن) ہیں † (ن) ہر روز ترا نام † (ن) کے

کریں گر بحث اُس انکھیاں کے جادو کی سحر سازاں
 نہ پہنچے کوئی تاریکی میں کاجل کے معافی کوں
 وہ یوسف کوں کہتے ثانی سو تجھ بے مثل کا کیوں کر
 دو ہیں کر جو کہ سمجھا چشمِ احول کے معافی کوں
 نہ نکلیے بحرِ حیرت سوں جو ہو اُس مہ کا ہم زانو
 یہ ہو جھ وہ جو پہنچا ہے سجنیل * کے معافی کوں
 صفائی دیکھ اُس کے مکھ کی ہے بے ہوش سرتا پا
 تمہیں! تحقیق سمجھو خوابِ مضمحل کے معافی کوں
 بیاں زلفِ بدیعہ کا ہے سعدالدین کا مطلب
 اجھوں لگ تم نہیں سمجھے مطول کے معافی کوں
 ولی اُس ماہِ کامل کی حقیقت جو نہیں سمجھا
 وہ ہرگز نہیں بچھا عالم میں اکمل کے معافی کوں

—————:O:—————

۷

(۲۳۳)

فدائے دلبر رنگیں ادا ہوں
 شہید شاہد گلگوں قبا ہوں
 ہر اک مہ رو کے ملنے کا نہیں شوق †
 سخن کے آشنا کا آشنا ہوں
 کیا ہوں ترکِ فرگس کا تنہا شا
 طلبگار نگاہ با حیا ہوں
 نہ کر شہشاد کی تعریف مجھ پاس
 کہ میں اُس سرو قد کا مبتلا ہوں

* آئینہ † (ن) یہی ‡ (ن) ذوق § (ن) نگار

کیا مہ عرض اُس خرشید رو کوں
 تو شاہ حسن میں تیرا گدا ہوں
 سدا رکھتا ہوں شوق اُس کے سخن کا
 ہمیشہ تشنہ آب بقا ہوں
 قدم اُس کے پہ رکھتا ہوں سدا سر
 ولی ہم مشرب رنگ حنا ہوں

:O:

(۲۳۳)

میں سورۃ اخلاص ترے رو سوں لکھا ہوں
 بسم اللہ دیوان تجھے ابرو سوں لکھا ہوں
 تجھے چشم کی تعریف کو آہو کے نہیں پر
 اکثر قلم فرگس جادو سوں لکھا ہوں
 اے موے میاں وصف ترے موے کھر کا *
 چیتے کی کھر پر قلم مو سوں لکھا ہوں
 تجھے طرۃ طرار کی تعریف کوں اے شوخ
 سنبھل کے چہن میں گل شبو سوں لکھا ہوں
 اُس مرد مک چشم طرف حال ولی کا
 پلکان کی قلم کراپس آفسو سو لکھا ہوں

:O:

(۲۳۵)

تصویر تیری جان مصفا پہ لکھا ہوں
 یہ نقش پری پردہ مینا پہ لکھا ہوں

* (ن) میاں کے

مجھہ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا تو
 تیری یہ دو رنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں
 تجھہ سنبل پر پیچ کی خوبی میں کیتک سطر
 موجاں کی قحط صفحہ دریا پہ لکھا ہوں
 یک تل نہیں آرام ترے تل کے سبب مجھہ
 میں صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں
 فرہاد لکھا صورت معشوق حجر پر
 میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں
 ہرگز نہ کیا نرم صنم دل کوں اپس کے
 یہ سنگ دلی تختہ خارا پہ لکھا ہوں
 اے مرد مک چشم تجھہ انکھیاں کی یہ لالی
 نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں
 اعجاز ترے اس خط روشن کا سری جن!
 جیوں خط شعاعی ید بیضا پہ لکھا ہوں
 پیتم نے قدم رنجہ کیا میوی طرت آج
 یہ نقش قدم صفحہ سیہا پہ لکھا ہوں
 تجھہ عشق میں دیکھا ہے یہ دل وسعت مشرب
 یہ حالت دل دامن صبرا پہ لکھا ہوں
 اے آہ بلندی تجھے اُس قد کا سبب ہے
 تنخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں
 اُس کے دھن تنگ کی تعریف کا فکتہ
 صنعت سوں (ولی) دیدہ عنقا پہ لکھا ہوں

میں عاشقی میں تب سوں افسانہ ہو رہا ہوں
 تیری نگہ کا جب سوں دیوانہ ہو رہا ہوں
 اے آشنا کرم سوں یک بار آ درس دے
 تجھے باج سب جہاں سوں بیگانہ ہو رہا ہوں
 باتاں لگن کی مت پوچھ اے شمع بزم خوبی
 مدت سوں تجھے جھاک کا پروانہ ہو رہا ہوں
 شاید وہ گنج خوبی آوے کسو طرف سوں
 اس واسطے سراپا ویرانہ ہو رہا ہوں
 سوداے زلف خوباں رکھتا ہوں دل میں دائم
 زنجیر عاشقی کا دیوانہ ہو رہا ہوں
 ہر جا ہے گر سوں نہیں فاصح تری نصیحت
 میں جام عشق پی کر مستانہ ہو رہا ہوں
 کس سوں (ولی) ایس کا احوال جا ئے بولوں *
 سر تا قدم میں غم سوں غم خانہ ہو رہا ہوں

— 0 : —

میں یو + تجھے لب کون قند بولا ہوں
 ات کون تیری کھنک بولا ہوں
 قد کو تیروے کہا ہوں سرو سہی
 بات یو میں بلند بولا ہوں
 مکھ کون تیروے کہا ہوں آتش حسن
 خال تسپر سپند بولا ہوں

* (ن) جا کہوں میں + اس

گر توں پوچھ کبھو خطاب اپنا*
 عاشق درد مند بولا ہوں
 اے ولی شعر کون ترے جگ میں
 حرف دانا پند بولا ہوں

—:O:—

۷

(۲۳۸)

باطن کی گر مدد ہو اُسے یار کر رکھوں
 اپنے سخن کا اُس کوں خریدار کر رکھوں
 اس کی ادا و ناز کی خوبی کوں کر بیاں
 ہر خوب رو کوں صورت دیوار کر رکھوں
 لائق ہے گر وہ شوخ کہے اپنے فخر میں
 آوے اگر پری تو پرستار کر رکھوں
 برجہا ہے گر چمن میں کہے وہ نگاہ کر
 فرگس کو اپنی چشم کا بیہار کر رکھوں
 تسبیح تیری زلف کوں گہتے ہیں اے صنم
 یک تار دے کہ رشتہ زفار کر رکھوں
 تیرے خیال آنے کی پاؤں اگر خبر
 سینے کوں داغ عشق سوں گلزار کر رکھوں
 ایسے نصیب میرے کہاں ہیں ولی کہ آج
 اس گلبدن کوں اپنے گلے ہار کر رکھوں

—:O:—

دیکھا ہے جن نے باغ میں اُس سرو قد کے تئیں
طوبی کی خوش قدی پہ ستا* دست رو کے تئیں
دل جا پڑا ہے چاہ زرخداں میں یک بیک
اے زلف یار پہونچ تو میری مدد کے تئیں
اے سرو تیرے قد ستی ہے عید عاشقان
قرباں کیا ہوں تجھے پہ میں عہد ابد کے تئیں
ہیں دنگ آسماں پہ ملک جب کیا شکار
آہو نے تجھے زین کے فلک کے اسد کے تئیں
یاجوج ہر رقیب جب آیا سجن کے پاس
پیدا کیا حجاب سکندر کی سد کے تئیں
درکار نہیں ہے صاف دلاں کوں لباس زر
جوں آرسی پسند کیے ہیں نہد کے تئیں
پی کی مشابہت کا دسا نہیں مجھے ولی
دیکھا ہوں آفتاب نہط چار حد کے تئیں

—————:O:—————

تجھے حسن نے دیا ہے بہار آرسی کے تئیں
بخشا ہے خال و خط نے نگار آرسی کے تئیں
روشن ہے بات یہ کہ اول سادہ لوح تھی
بخشے ہیں اُس کے مکھ سوں † سنگھار آرسی کے تئیں
خوبی منیں اول سوں ہوئی ہے دو چند وہ*
جب سوں کیا صنم نے دو چار آرسی کے تئیں

* سارا † (ن) بخشا ہے ‡ (ن) نے § (ن) وہ چند تر

حیرت کی انجمن میں وہ حیرت فزا نے جا
 یک دیکھ میں کیا ہے شکار آرسی کے تئیں
 کس خط کے پیچ و تاب کو دل میں رکھے ہے آج
 جیوں آبجو نہیں ہے قرار آرسی کے تئیں
 حیرت سونی آنکھ اپنی نہ موفدے حشر تلک
 یک پل ہو اُس نرک جو گزار آرسی کے تئیں
 گر اُس کے دیکھنے کی (ولی) آرزو ہے تجھ
 بیگی اپس کے دل کوں * سنوار آرسی کے تئیں

:0:

۵

(۲۳۱)

اے ساسری تو دیکھ موی ساحری کے تئیں
 شیشے میں دل کے بند کیا ہوں پری کے تئیں
 اُس زلف کے طاسم کوں دیکھا ہوں جب سستی
 پایا ہوں تب سوں رشتہ جادو گری کے تئیں
 اس گن بھری چنچل نے لیا مکھ یہ جب انچل
 قرباں کیا اپس یہ شہ خاوری کے تئیں
 خرشید نے کے مکھ یہ شفق شرم سوں چھپا
 نکلا ہے جب پہر وہ لباس زری کے تئیں
 پیدا ہوا ہے جگ میں (ولی) صاحب سخن
 میری طوط سوں جا کے کہو انوری کے تئیں

:0:

۱۵

(۲۳۲)

آوے اگر وہ شوخ ستھگر عتاب میں
 جرأت جواب کی نہ رہے آفتاب میں

* (ن) کی

دیکھا ہے جن نے پیو کون آکر کے * باغ میں
 پہنچی ہے بوے عشق کی اُس کے دماغ میں
 کھویا ہے تجھے نگاہ نے عالم کے ہوش کوں
 گردن عجب ہے تیری انکھیاں کے ایباغ میں
 تجھے خط کا آب و رنگ جو کچھ خط سوں ہے عیاں
 ہرگز وہ آب و رنگ نہیں شب چراغ میں
 تجھے شوق کی اگن سوں سنہ جل گیا تھام
 فی الجملہ اس کا رنگ ہے لالے کے داغ میں
 تجھے وصل کے خیال سوں غافل نہیں ولی
 رہتا ہے رات دن وہ اسی کے سراغ میں

—————:O:—————

رکھتا ہوں شمع آہ سبب کے فراق میں
 حاجت نہیں چراغ کی میرے رواق میں
 آب حیات وصل سوں سینے کو سرد کر
 جاتا ہوں رات دن میں پیا تجھے فراق میں
 سن کو خبر نہا سوں گریباں کوں چاک کر
 نکلے ہیں گل چمن سوں ترے اشتیاق میں
 اے دل عقیق لب کے یہ آئے ہیں مشتری
 موتی نہ بوجھ زھرہ چہیں کے بلاق میں

* (ن) دیکھا جو بیر لال کوں اکثر میں + پیا یہ + محل

تیرے سخن کے نغمہ رنگیں کوں سن (ولی)
توبا عرق کے بیچ عراقی * عراق میں

—————: ۵ :—————

۷

(۲۱۵۶)

جب لگ نہ دیکھا تھا تجھے دل بند تھا اوراق میں
تیری بہنواں کوں دیکھ کر جزدان چھوڑا طاق میں
مشرق سوں مغرب لگ سدا پھرتا ہے ہر ہر گھر ولے
اب لگ سورج دیکھا نہیں ثانی ترا آفاق میں
دل مست جام بے خودی اُس انجمن میں کیوں نہ ہو
جیوں موج سے ہے ہر ادا ساقی سیہیں ساق میں
تیرے دھن کوں دیکھ کر اے نو بہار عاشقان
جیوں غنچہ گل ہر مسعر جاتا ہوں استغراق میں
اے صبح تجکوں نہیں خبر اُس مطلع انوار کی
ہر چند عالم گیر ہے تو حکمت اشراق میں
ایا ہے جب سوں دید میں وہ نور چشم عاشقان
جیوں نور بستا ہے سدا مجھہ دیدہ مشتاق میں
تیری تواضع دیکھ کر برجا ہے اے جان (ولی)
گر بو علی سینا لکھے دفتر توے اخلاق میں

—————: ۵ :—————

۷

(۲۱۵۷)

ہوا تو خسرو عالم سخن! شہرین مقالی میں
عیان ہے بدر کے معنی تری صاحب کمالی میں

جو کیفیت سیہ مستی کی تجھہ انکھیاں میں ہے ظالم !
 نہیں وہ رنگ مستی کا شراب پر تگالی میں
 تری زلفاں کے حلقے میں دسے یوں نقش رخ روشن
 کہ جیسے ہند کے بھیترو لگیں دیوے دوالی میں
 اگر چہ ہر سخن تیرا ہے آب خضر سوں شپوریں
 ولے لذت نرالی ہے پیدا تجھہ لب کی گالی میں
 کہو اُس نور چشم و پستہ لب کوں آشتابی * سوں
 کہ جیوں بادام میں دو مخز سوویں یک نہالی + میں
 نظر میں نہیں ہے سردوں کی صلابت اہل زینت کی
 نہیں دیکھا کوئی رنگ شجاعت شیر قالی میں
 (ولی) کے ہر سخن کا وہ ہوا ہے ہوہو خواہاں
 جو فکری پایا ہے لذت تجھہ بھواں کے شعر حالی میں

————— ۵ : —————

نور چشم و پستہ لب کوں آشتابی *

۵

(۲۴۸)

چھپا ہوں میں صدائے بانسلی میں
 کہ تا جاؤں پری رو کی گلی میں
 نہ تھی طاقت مجھے آنے کی لیکن
 بزور آہ پہنچا تجھہ گلی میں
 عیاں ہے رنگ کی شوخی سوں اے شوخ
 بدن تیرا قباے صندلی میں
 جو ہے تیرے دھن میں رنگ و خوبی
 کہاں یہ رنگ ، یہ خوبی کئی میں

مخ

کیا جیوں لفظ میں معنی 'سوزی جن
مقام اپنا دل و جان ولی میں

—————; 0; —————

۵

(۲۲۹)

تجھہ عشق کی اگن میں * سچن چل گیا ہوں میں
تیری گلی کی خاک سوں جا † دل ‡ گیا ہوں میں
تجھہ سوز میں جلا ہے جو دل شہج کی نہیں
پروانہ ہوئے اُس کے اُپر بل § گیا ہوں میں
اے آفتاب دیکھہ ترے مکھہ کی روشنی
بے تاب ہوئے موم ¶ نہیں گل گیا ہوں میں
یہ پھرا ‖ کے دیکھنا ترا تجھہ دل پہ گھات ہے
تیری نگہ کے رمز کوں اتکل گیا ہوں میں
تجھہ دل کا دیکھہ سوز ادھک اے ولی مدام
بولا پتنگ ہاتھہ کوں یہاں مل گیا ہوں میں

—————: 0: —————

۷

(۲۵۰)

دل نے تسخیر کیا شوخ کوں حیرانی میں
آرسی شہرۂ عالم ہے پری خوانی میں
خط کے آنے نے خبردار کیا گلرو کوں
نشہ ہوش ہے اس بادۂ ریحانی میں

* (ن) سوں † (ن) کاجل ‡ مل § قربان
‖ (ن) مہ کے ‖ ہتر پھر

جوہر آئینہ تجھہ خط کی سنا جب سوں خہر
 موج گوہر کی نہن غرق ہوا پانی میں
 خط کا آخر کون ہوا رخ پہ پری روکے گزر
 مور کون راہ ملی ملک سلیہانی میں
 دل بے تاب کہ اک آن نہیں اُس کون قرار
 زلف دلداز سوں ہمسر ہے پریشانی میں
 گل رخاں بات اپس دل کی مجھے کہتے ہیں
 بسکہ ہوں شہرہ آفاق سخن دانی میں
 جز ولی بات اپس دل کی کسی پاس نہ کہے
 راہ ہر دل کون نہیں مطلب پنہانی میں

—:0:—

۵

(۲۵۱)

باندھا ہے جب سوں شوخ نے خنجر کھر منیں
 سب گلرخاں کے جیو پڑے ہیں خطر منیں
 جو آب و رنگ تیرے سخن میں ہے اے سجن
 ہرگز وہ آب و رنگ نہیں ہے گھر منیں
 ہر وقت طبع راغب شربت ہے اے صنم
 شاید ترے لبان کا اثر ہے شکر منیں
 جمعیت آسماں سوں، توبقہ بجا نہیں
 ہیں آفتاب و ماہ ہمیشہ سفر منیں
 قوس قزح کا مصرع ثانی ہو اے ولی
 تعریف اُس بھواں کی لکھوں جس سطر منیں

—:0:—

سحر پرداز ہیں پیا کے نین
 ہوش دشمن ہیں خوش ادا کے نین
 اے دل اُس کے اگے سنبھل کر جا
 تیغ بر کف ہیں میرزا کے نین
 دل ہوا مجھ سے آج بیگانہ
 دیکھ اُس رمز آشنا کے نین
 جگ میں اپنا نظیر رکھتے نہیں
 دلبری میں وہ داربا کے نین
 نورگستان کو دیکھنے مت جا
 دیکھ اس نورگسی قبا کے نین
 وہ ہے گلزار آبرو کا گل
 حق نے جس کو دیے حیا کے نین
 اے (واہ) کس اگے * کروں فریاد
 ظلم کرتے ہیں بے وفا کے نین

—: 0 :—

جو کہ تجھ پر نکلا کرتا نہیں
 وہ اپس کی خودی بسرقتا نہیں
 کیوں کہ سیری ہو حسن سوں تیرے
 دھوپ کھانے سوں بیت بھرتا نہیں
 پی کے لب سوں پیا جو آب حیات
 نور آخر تلمک وہ مرتا نہیں
 * (ن) کئے

غیر تیرے خیال کے اے شوخ
دل میں میرے دو جا اُترتا نہیں

اے (ولی) اس کے نقشِ عالی کوں
غیر مافی دوجا چترتا نہیں

—: 0 :—

۷

(۲۵۴)

جو پی کے نام پاک پہ جی سوں فدا نہیں
راضی کسی طرح سستی اُس سوں * خدا نہیں
اے نور جان دیدہ ترے انتظار میں
مدت ہوئی پلک سوں پلک آشنا نہیں
عشاق مستحقِ ترحم ہیں اے عزیز
اُن کے شکستہ + حال پہ سختی روا نہیں
ترشی اپس جبیں سوں نکال اے شکر بہن
عشاق پر غضب ہے یہ تاز و ادا نہیں
اے نو بہار حسن و گل باغ جان و دل
افسوس ہے کہ تجھ سنیں رنگ وفا نہیں
ترک لباس بسکہ کیا ہوں جہان میں
تیری گلی کی خاک ورا † مجھ قبا نہیں
قالے اُکھاڑ کوہ کوں جیوں کا اے (ولی)
عاشق کی سرن آہ کہ جس میں صدا نہیں

—: 0 :—

* (ن) پر + (ن) غریب † سوا

مجھے گلشن طرب جانا روا نہیں
 اگر گلشن میں وہ رنگیں ادا نہیں
 بغیر از نقد جان پاک بازاں
 متاع حسن کا دو جا بہا نہیں
 کیا ہے عاشقان کے خوں سون رنگیں
 کف خوں ریز پر رنگ حنا نہیں
 سنا ہوں تجھ نگاہ باحیا سوں
 کہ ہرگز چشم نو کس میں حیا نہیں
 تری زلفاں کے سنبل کا معرک
 ہواے عشق بازاں ہے صبا نہیں
 ترا قد دیکھ کر کہتی ہے قہری
 کہ ہرگز سرو میں ایسی ادا نہیں
 ترا مکھد دیکھتا ہے واجب العین
 اداے فرض میں خوت و رجا نہیں
 عجب ہے اے در دریاے خوبی
 کہ تیرا دل مروت آشنا نہیں
 ولی گلو کی دافش پر نظر کر
 بہار حسن کوں چندان بقا نہیں

مرے غم دفع کرنے کا وہ عالی جاہ قاصد نہیں
 تو آوے کیوں مرے نزدیک کچھ گمراہ قاصد نہیں

ہوا ہے سبکوں یوں معلوم اس بے دست گاہی میں
 کہ مجھ احوال پہنچانے کوں غیر از آہ قاصد نہیں
 دیجے کوں مطلع کرنا نہیں غیرت روا رکھتی
 ہمیں سے بے سرو سامان نرک اس راہ قاصد نہیں
 جو میرے جان و دل کا حال ہے تجھ ہجر میں ساجن
 تجھے وہ حال پہنچاتا کروں کیا آہ قاصد نہیں
 بجز وجدان دہر گئی نہ پاوے حال عاشق کا
 تو میرے راز کے نامے سستی آگاہ قاصد نہیں
 نہ پاوے شاہد معنی اپس کوں جو کیا خالی
 خبر یوسف کی پہنچانے کوں غیر از چاہ قاصد نہیں
 ولی کیوں کر لکھوں اُس بے خبر کوں درد دل اپنا
 لہجائے درد فانیے کوں کوئی دل خواہ قاصد نہیں

(۲۵۷)

سب کے باج عالم میں دگر نہیں
 ہمیں * میں ہے ولے ہم کو خبر نہیں
 عجب ہمت ہے اُس کی جس کوں جگ میں
 بغیر از یار دوچے پر نظر نہیں
 نہ پاوے صمد دل راز الہی
 جسے گرمی سون دل کی درد سر نہیں
 ہوا نہیں جب تلک خالی اپس سون
 گرفتاروں میں ہرگز معتبر نہیں

نہ دیویں راہ تجکوں ملک دل میں
 وفا کا جب تلک تجھ میں اثر نہیں
 پس کے مدعا کے آشیاں کوں
 نہ پہنچے جب تلک ہمت کے پر نہیں
 نہ پوچھو درد کی بے درد سوں بات
 کہے کیا بے خبر جس کوں خبر نہیں
 ہوا ہوں جیوں کہاں خم زور خم سوں
 سنے میں تیرے آہ جگر نہیں
 ولی اُس کی حقیقت کیوں کہ بوجھوں
 کہ جس کا بوجھنا حد بشر نہیں

—:O:—

۷

(۲۵۸)

سجکوں تجھ بن کسی سوں کام نہیں
 فکر و ناموس و فنگ و نام نہیں
 صف عشاق کوں بکعبہ قسم
 غیر آوارگی اسی نام نہیں
 قاصد دل نہیں ہے غیر از آہ
 اثر درد بن پیس نام نہیں
 گرچہ لچھن ترا ہے رام ولے
 اے سچن تو کسی کا رام نہیں
 زندگی جام عیش ہے لیکن
 فائدہ کیا اگر مدام نہیں
 عشق اُس کا ہے نا تمام جسے
 پی کی خاطر کا اہتمام نہیں

باغ میں سرو نخل آہ دے
اے ولی گر وہ خوش خرام نہیں

(۲۵۹)

خوش قدماں دل کور بند کرتے ہیں
نام اپنا بلبل بند کرتے ہیں
اپنے شیریں سخن کون دے کے رواج
سرو بازار قند کرتے ہیں
جس کون بے تاب دیکھتے ہیں اُسے
اپنے اوپر سب بند کرتے ہیں
بند کرتے کون عاشقان کے سدا
زلف اپنی کہنہ بند کرتے ہیں
اے ولی جو کہ ہیں بلند خیال
شعر میرا پسند کرتے ہیں

(۲۶۰)

خوب رو خوب کام کرتے ہیں
یک نگہ میں غلام کرتے ہیں
دیکھہ خوباں کون وقت ملنے کے
کس ادا سوں سلام کرتے ہیں
کیا وفادار ہیں کہ ملنے میں
دل سوں سب رام رام کرتے ہیں
کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں ولے
کام اپنا تمام کرتے ہیں

کھولتے ہیں جب اپنی زلفاں کوں
صبح عاشق کوں شام کرتے ہیں
صاحب لفظ اُس کوں کہہ سکیے
جس سوں خوباں کلام کرتے ہیں
دل لہجائے ہیں اے ولی میرا
سر و قد جب خرام کرتے ہیں

—————:O:—————

D

(۲۶۱)

گل مقصد کا ہار تالے ہیں
نقد ہستی جو ہار تالے ہیں
کیوں نہ ہو راہ عشق نشتر زار*
تیری پلکان نے خار تالے ہیں
دیکھ اُس کے نبین کے خنجر کوں
چشم آہو کوں وار تالے ہیں
کیوں کہ فکلیے برہ کے کوچے سوں
زلف تیری نے مار تالے ہیں
اے ولی شہر حسن کے اطراف
خط سوں اُس کے حصار تالے ہیں

—————:O:—————

V

(۲۶۲)

صدق ہے آب و رنگ گلشن دیں
پاکبازی ہے شمع راہ یقیں

خوشہ چین جہاں جاناں ہیں
 خرمن ماہ و خوشہ پرویں
 ہے ترے لب سوں اے شکر گفتار
 بات کہنا نبات سوں شیریں
 قد سوں تیرے عیاں ہے اے جاناں
 صورت ناز و معنی تمہیں
 بسکہ رویا ہوں یاد کر کے تجھے
 چشم میری ہے دامن گلچیں
 زلف تیری ہے اے وفا دشمن
 دشمن دین و دشمن آئیں
 اے ولی تب نہاں ہو لیل فراق
 جب عیاں ہو وہ آفتاب چیں

—:O:—

۷

(۲۶۳)

فرش گر عاشق کریں تجھے راہ میں اپنے نین
 تو نزاکت سوں رکھے نہیں اُس اُپر اپنے چرن
 تجھے لہاں کے رنگ کی خوبی کا کیا بولاں بیاں
 چشم عاشق جب سوں ہیں کان بدخشاں و یمن
 خط کے تئیں رحل زمرہ دیکھے تیری اہل فضل
 بولے مصحف کھول کر ڈرسی پہ بیٹھا ہے سخن
 شمع لے انگشت حسرت منہ میں سرتاپا جلی
 جب اپس کے مکھ سوں تو روشن کیا ہے انجمن
 پھول کی پکھری پہ جو مارا ہے چنگل رنگ نے
 دل نے توں پکڑا ہے تیرا دامن اے گل پیرہن

ملہ پہ شیریں دل میں سنگیں حال معشوقوں کا دیکھہ
 کیوں نہ مارے غم سوں تیشہ سر پر اپنے کوھکن
 اے ولی اس کی گلی دل یاد کرتا ہے مدام
 کیوں کرے نہیں یاد ہے ایہاں الحب الوطن

—:O:—

۷

(۲۶۴)

سب چمن کے گلرخاں کا تو ہے زیب اے گلبدن
 گلبدن تجھسا نہ دیکھا گرچہ دیکھا سب چمن
 انجمن میں تجھے ورا دو جا نہیں کئی زیب ور
 زیب ور تجھسا نہیں مافند شمع انجمن
 خوش بچن تیرا فصاحت میں ہے مستثناے وقت
 وقت گریاؤں تو تجھے مکھہ سوں سڈوں میں خوش بچن
 برہمن تجھے مکھہ کون دیکھا پاس ہندو زلف کے
 زلف کے تاراں جنیٹو * کر کے سمجھا برہمن
 دھن کے گالاں پر یہ بالاں کون جو دیکھا مثل گال
 کال نے اس خال کون محبوب سمجھا مال و دھن +
 تجھے دھن کی لذتاں میں مھو پایا سیب کون
 سیب کون ہے چاہ تب سوں جب سوں دیکھا تجھے ذقن
 کئی جتن † سوں شعر بولا ہے ولی تجھے شوق سوں
 شوق سوں جو برہمن رکھہ اس کون کر کر کے جتن۔

* بر وزن فعلولین

+ اس شعر کا مفہوم سمجھہ میں نہیں آیا۔ گائے (دوئی) کی
 رعایت سے دھن پر فسہ لگا دیا ہے —
 † کئی چند

مچکوں ہے دارالامن پیو کا نقش چرن
 پیو کا نقش چرن مچکوں ہے دارالاسن
 پیو کا شیریں بچن مچکوں ہے آب حیات
 مچکوں ہے آب حیات پیو کا شیریں بچن
 اے مہ سہیں بدن مکھہ کوں اپس کے دکھا
 مکھہ کوں اپس کے دکھا اے مہ سہیں بدن
 مجھہ سوں گیا ما و من دیکھکے تیرے نبین
 دیکھکے تیرے نبین مجھہ سوں گیا ماؤ من
 تجھہ سوں لگی ہے لگن اے گل باغ حیا
 اے گل باغ حیا تجھہ سوں لگی ہے لگن
 زلف تیری برہمن مکھہ ہے ترا آفتاب
 مکھہ ہے ترا آفتاب زلف تیری برہمن
 دستہ گل ہے سخن سن یہ بچن اے وای
 سن یہ بچن اے وای دستہ گل ہے سخن *

* ردیف فون میں پانچ اشعار کی ایک فزل اور دیکھی
 گئی جو ایک دیوان قلمی کے سوا کسی اور میں نہیں اور اتفاق
 سے وہ صفحہ دوسرے صفحہ سے ایسا وصل ہو گیا ہے کہ ادھر کے حروف
 ادھر چپک گئے ہیں۔ یہ مشکل دو شعر مکمل اور باقی نامکمل
 پڑھے گئے جن کو یہاں نقل کیا جاتا ہے۔ ناظرین اگر کہیں اور
 پوری فزل پائیں تو تصحیح کر لیں: —

وصف اس زلف چلیپا کا اگر انشا کروں
 آخر اول موجہ دریا کروں

باقی صفحہ آئندہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۹۶)

دیدۂ پر آشک میری گر مدد گاری کرے

ابر نیساں کی نمن گنج گہر پیدا کروں

ہو میسر مجھ کو سہر جنت فردوس نت

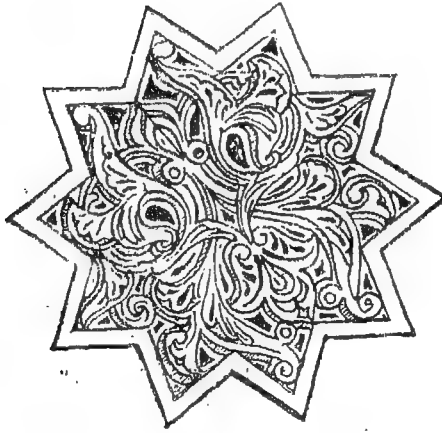
..... اُس کی بند کیا..... کروں

باغ میں وہ گلبدن.....

..... لالہ کوں لے کر ساغر و صہجا کروں

مثل مجھوں ہوں (ولی) میں ساکن دشت چنوں

دل کے تئیں اُس رشک لیلیٰ کا اگر شیدا کروں



دلیف و

(۲۶۶)

ہر رات اپنے لطف و کرم سوں ملا کرو
 ہر دن کوں عید بوجھہ گلے سوں لگا کرو
 وعدہ کیا تھا رات کہ آویں گے صبح کوں
 اے مہربان وعدے کوں اپنے وفا کرو
 حق تجھہ سوں ہم کلام رکھے مجھ کوں * رات دن
 اس بات سوں مدام رقیبیاں جلا کرو
 کب لگ رکھو گے طرز تغافل کوں دل منہیں
 تک کان دھر کے حال کسی کا سنا کرو
 جب لگھیں آسمان وزمین جگ میں برقرار
 جیوں پھول اس جہاں کے چمن میں ہنسا کرو
 آیا ہوں احتیاج لے اتم پاس اے سجن
 اپنے لہاں کے خضر سوں حاجت روا کرو
 یک بات ہے (ولی) کی سنو کان دھر سجن!
 سوری اذکھان کے باغ میں دائم رہا کرو

:0:

(۲۶۷)

چاہو کہ ہوش سر سوں اپس کے بدر کرو
 یک بار اُس پری کی گلی میں گزر کرو
 ہے قصہ دراز کے سننے کی آرزو
 اُس زلف تابدار کی تعریف سر کرو
 بوجھو ہلال چرخ کوں ابروے پیرو زال
 اُس کی بھواں کے خم پہ اگر تک نظر کرو

* ناکلام مجھو رکھے اُس سے + بیک حرکت

اُس گل کے گرو صاں کی ہے دل میں آرزو
 شبِ نیم نہیں تھام انکھاں اپنی تر کرو
 اے دوستانِ بتنگ ہوا ہوں میں ہوش سوں
 پیٹم کا نانوں لے کے مجھے بے خبر کرو
 پہنچا ہے جس کے ہجر کی سختی سوں حال نزع
 اُس بے خبر کوں حال سوں * میرے خبر کرو
 ہر شعر سوں ولی کے عزیزاں بیاض میں
 مسطر کے خط کوں رشتہ سلک گہر کرو

—————:O:—————

۵

(۲۶۸)

وحشی ملک عدم کوں تھہیں تسخیر کرو
 خونِ عنقا کے اگر رنگ سوں تصویر کرو
 دل دیوانہ عاشق کوں دو جی قید نہیں
 زلف کی موج سوں اُس پگ منیں زنجیر کرو
 گردِ خجالت کوں ندامت کے انچھو ساتھ ملا
 موردِ رحمت حق اس ستنی تعمیر کرو
 صفحہٴ نہیں پہ پتلی کی سیاہی لے کر
 نقطہٴ خال کی تعریف کوں تحریر کرو
 عشق کہتا ہے ولی آئے با آواز بلند
 اے جوا ناں تھہیں سب درد + کوں مل پیر کرو

—————:O:—————

(۲۶۹)

چا ہو کہ پی کے پگ تلے اپنا وطن کرو
 اول اپس کوں عجز میں نقش چرن کرو
 ہے گلرخاں کوں ذوق تھا شاے عاشقان
 داغاں سستی دلاں کوں اپس کے چہن کرو
 ثابت ہو عاشقاں میں جلا جو پتنگ وار
 تارنگہ شمع سوں اُس کا کفن کرو
 گر آرزو ہے دل میں ہم آغوشی صنم
 انچھواں سوں اپنے سیج پہ فرش سہن کرو
 چا ہو کہ ہو ولی کی نہن جگ میں دور ہیں
 انکھیاں میں سرمہ پیو کی خاک چرن کرو

(۲۷۰)

مت تھیں انتظار ماہ کرو
 ماہ رو کوں چراغ راہ کرو
 سفر عشق کا اگر ہے خیال
 ہمت دل کوں زاد راہ کرو
 مکھ دکھاوے گا یوسف معنی
 دل سوں گر دیکھنے کی راہ کرو
 عاشقاں! عاشقی کے دعوے پر
 آہ وزاری کوں دو گواہ کرو
 گل و بلبل کا گرم ہے بازار
 اس چہن میں جدھر نگاہ کرو
 سرخ روئی ہے عاشقاں کی تھام*
 گر رقیباں کوں روسیہ کرو

حال دل پر ولی کے اے جانان
نظر لطف گاہ گاہ کرو

—:0:—

صحبت غیر میں جایا نہ کرو
درد مندوں کوں گڑھایا نہ کرو
حق پرستی کا اگر دعویٰ ہے
بے گناہوں کوں ستایا نہ کرو
اپنی خوبی کے اگر طالب ہو
اپنے طالب کوں جلایا نہ کرو
ہے اگر خاطر عشاق عزیز
غیر کوں درس دکھایا نہ کرو
محبوں ترشی کا ہے پڑھینا صنم
چین ابرو کوں دکھایا نہ کرو
دل کوں ہوتی ہے سبب! بے تابہی
زلف کوں ہاتھ لگایا نہ کرو
نگہ تلخ سوں اپنی ظالم
زہر کا جام پلایا نہ کرو
ہم کوں برداشت نہیں غصے کی
بے سبب غصے میں آیا نہ کرو
پاکبازوں میں ولی ہے مشہور
اُس سوں چہرے کوں چھپایا نہ کرو

—:0:—

شوخی و ناز سوں عشاق کوں حیراں نہ کرو
 گردش چشم کوں غارت گر ایہاں نہ کرو
 فکر جمعیت افس دل میں کئے ہیں زہاد
 زلف کو کھول غریبوں کوں پریشان نہ کرو
 عشق کا داغ ہے مشتاق * نہک کا دائم
 لب دلدار بنا اس کا نہک داں نہ کرو
 تب تلک بوے محبت کی نہ پاؤ ہرگز
 جب تلک دل کی نہن چاک گریہاں نہ کرو
 لب تہارے ہیں شفا بخش رلی ہے بیہار
 حیف صد حیف کہ اس وقت میں درماں نہ کرو

—————:0:—————

عالم کوں تیغ ناز سوں بے جاں نکو کرو
 غمزدے سوں اپنے غارت ایہاں نکو کرو
 جمعیت آرزو ہے فلاطوں کوں خم منہیں^۱
 زلفاں دکھائے اس کوں پریشان نکو کرو
 آئینۂ جہاں منور کوں کر عیاں
 خوبان خود پرست کوں حیراں نکو کرو
 زاہد چلا ہے صورت محراب دیکھکر
 ابرو دکھائے اس کوں پیشیاں نکو کرو
 ہے روز حشر روز مکافات ہر عمل
 ہر اک کوں قتل خنجر مڑگاں نکو کرو

* (ن) مکتاچ + (ن) جگ منہیں

درکار ہے نثار* کوں گوہر اے | عاشقان
 انچھڑاں کوں صرت گوشہ داماں نکو کرو
 مدت سوں تہجہ نگاہ کا مشتاق ہے ولی
 کن نے کہا غریب پر احسان نکو کرو

—————:0:—————

۵

(۲۷۳)

غفلت میں وقت اپنا نہ کہو! ہشیار ہو، ہشیار ہو
 کب لگ رہے گا خواب میں، بیدار ہو بیدار ہو
 گر دیکھنا ہے مدعا اس شاہد معنی کا رو
 ظاہر پرستان سوں سدا بیزار ہو بیزار ہو
 جیوں چتر داغ عشق کوں رکھہ سر پر اپنے اول
 تمب فوج اہل درد کا سردار ہو سردار ہو
 وہ نو بہار | عاشقی ہے جیوں سحر جگ میں عیاں
 اے دہدہ وقت خواب نہیں بیدار ہو بیدار ہو
 مطاع کا مصرع اے ولی رون زبان کر رات دن
 غفلت میں وقت اپنا نہ کہو ہشیار ہو ہشیار ہو

—————:0:—————

۱۱

(۲۷۵)

اے دل سدا اس شمع پر پروانہ ہو پروانہ ہو
 اس نو بہار حسن کا دیوانہ ہو دیوانہ ہو
 اے یار گر منظور ہے تہجہ آشنائی عشق کی
 ہر آشنائے عقل سوں بے گانہ ہو بے گانہ ہو

* (ن) نیاز † بیک حرکت

† (ن) وہ نور چشم عاشقان

میری طرت ساغر بکف آیا ہے وہ مست حیا
 اے دل تکلف بر طرت مستانہ ہو مستانہ ہو
 اُس آشنائے گوش سوں ہونا ہے مجھ کو آشنا
 دریاے دل میں اے بچن* دردانہ ہر دردانہ ہو
 میرے سخن کوں مہر سوں سنتا ہے وہ رنگیں ادا
 اے سرگزشت حال دل افسانہ ہو افسانہ ہو
 چاہے کہ شاہ حسن کوں لاوے اپس کے حکم میں
 تک عشق کے میدان میں مردانہ ہو مردانہ ہو
 جاری رکھے گا کب تلک رسم جفا و جور کوں
 اے جان من ہر دل منیں جانانہ ہو جانانہ ہو
 مجھ کوں خار ہجر سوں پیدا ہوا ہے درد سر
 اے گردش چشم پری پیمانہ ہو پیمانہ ہو
 اس وقت پیتم کی نگہ کرتی ہے † مشق دابری
 یہ آن غفلت کی نہیں فرزانہ ہو فرزانہ ہو
 اے عقل کب لگ دھم سوں یکجا کرے گی خار و خس
 آیا ہے † سیل عاشقی ویرانہ ہو ویرانہ ہو
 عالم میں قہجکوں اے ولی ہے فکر جمعیت اگر
 ہر دم خیال یار سوں ہم خانہ ہو ہم خانہ ہو

—:O:—

۵

(۲۷۶)

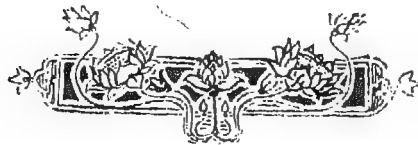
نہ دو آزار میرے دل کوں اے آرام جاں سمجھو
 یہ خوبی کچھ سدا رہتی نہیں اے مہرباں سمجھو

* (ن) سخن † (ن) نظارے کی مشق ‡ (ن) آتھ ہی

کیا ہے پیچ و تاب عشق نے بے تاب مجھہ دل کوں
 ہوا ہوں دوستی باریک اے نازک میاں سمجھو
 تمہارے فیمن نے زخمی کیا تیر تغافل سوں
 کرو گئے کب تلک یہ ظلم اے ابرو کہاں سمجھو
 تمہاری خیر خواہی کا بیاں ہے مجھہ زبان اد پر
 یقین ہے مہرباں ہو مجھہ پہ گر میرا بیاں سمجھو
 سخن کے آشنا سوں لطف رکھتا ہے سخن کہنا
 ولی سوں بات کرنا ہے بجا اے داستان سمجھو

(۲۷۷)

ترا قد یو رشک قیامت اچھو
 قیامت تلک یہ سلامت اچھو
 تو خوباں کی صف میں ہوا بے نوا
 مسام تجھے یو امامت اچھو
 ترے حسن کوں جس نے دیکھا نہیں
 نصیبوں میں اُس کے ندامت اچھو
 تجھے دیکھہ جو گئی اجاڑے حسد
 سدا اُس کوں حاصل ملامت اچھو
 ترا ذکر کرتا ہے دائم ولی
 بچن اُس کے نت با کرامت اچھو



ردیف ۸

۵

(۲۷۸)

سجین تک ناز سوں مجھہ پاس آ آہستہ آہستہ
 چھپی باتاں اپس دل کی سنا آہستہ آہستہ
 ملک پرست غرض گویاں کی باتاں کوں نہ لا خاطر منیں ہرگز
 صنم اس بات کوں خاطر میں لا آہستہ آہستہ
 ہر اک کی بات سننے پر توجہ مت کراے ظالم
 رقیباں اس سبب ہوں گے جدا آہستہ آہستہ
 مہادا محتسب سرمست * سن کرتاں میں آوے
 طنپورا آہ کا اے دل بجا آہستہ آہستہ
 ولی ہرگز اپس کے دل کوں سیٹھے میں نہ رکھہ غمگین
 کہ بر لارے گا مطالب کوں خدا آہستہ آہستہ

(۲۷۹)

۷

کیا تجھہ عشق نے ظالم خراب + آہستہ آہستہ
 کہ آتش گل کوں کرتی ہے گلاب آہستہ آہستہ
 وفاداری نے دلبر کی بے ہایا آتش غم کوں
 کہ گرمی دفع کرتا ہے گلاب آہستہ آہستہ
 عجب کچھہ لطف رکھتا ہے شب خلوت میں گارو سوں
 سوال آہستہ آہستہ جواب آہستہ آہستہ
 مرے دل کوں کیا بے خود تری انکھیاں نے؟ اے ظالم
 کہ جیوں بے ہوش کرتی ہے شراب آہستہ آہستہ

* (ن) بد مست + (ن) مجھہ عشق نے ظالم کو آب
 † (ن) خطاب § (ن) آخر کو

ہوا تجھ عشق سوں اے آتشیں رو دل مرا پانی
 کہ جیوں گلستا ہے آتش سوں کباب * آہستہ آہستہ
 ادا و ناز سوں آتا ہے وہ روشن جبیں گھر سوں
 کہ جیوں مشرق سے نکلے آفتاب آہستہ آہستہ
 ولی مجھ دل میں آتا ہے خیال یارے پروا
 نہ جیوں انکھیاں منیں آتا ہے خواب آہستہ آہستہ

—:O:—

۴

(۲۸۰)

سجن تم مکھد ستنی ٹھولو نقاب آہستہ آہستہ
 کہ جیوں گل سوں نکستا ہے گلاب آہستہ آہستہ
 ایسا نکھت کی گرمی سوں پسینا جب زرخداں پر
 کہ جیوں خم سوں نکستی ہے شراب آہستہ آہستہ
 ہزاراں لاکھ خواباں میں سجن میرا چلے یوں کر
 ستاروں میں چلے جیوں مانتاب آہستہ آہستہ
 سلونی سانوری پیتم ترے موتی کی جہلاں نے
 کیا عقد ثویا کوں خواب آہستہ آہستہ +

* (ن) گلاب

+ راقم حروف کے کتب خانہ میں جو دیوان ہے صرف اُس
 میں یہ غزل نا تمام دیکھی گئی۔ اگرچہ غزل کے سات شعر
 اُس دیوان کے حاشیے پر لکھے گئے تھے مگر جلد ساز نے تین
 شعروں کو بالکل کاٹ دیا۔ اب تک اور کسی مطبوعہ وغیرہ
 مطبوعہ دیوان میں اس غزل کا پتا نہیں چلا۔ البتہ ایک
 گورکھپوری دیوان میں تیسرا اور چوتھا شعر دیکھا گیا جس
 پر گمان ہوتا ہے کہ یہ غزل ثانی بھی ولی ہی کی ہے۔ چونکہ
 بقیہ تین شعروں کے درمیانی دو ایک لفظ حاشیے پر رہ گئے
 ہیں اس لئے اُن کی نقل ضروری نہیں سمجھی۔

ہوا ظاہر خط روے نگار آہستہ آہستہ
 کہ جیوں گلشن میں آتی ہے بہار آہستہ آہستہ
 کیا ہوں رفتہ رفتہ رام اُس کی چشم وحشی کوں
 کہ جیوں آہو کوں کرتے ہیں شکار آہستہ آہستہ
 جو اپنے تن کوں مثل جوئبار اول کیا پانی
 ہوا اُس سرو قد سوں مہکنار آہستہ آہستہ
 برفگ قطرۂ سیہاب میرے دل کی جنبش سوں
 ہوا ہے دل صنم کا بے قرار آہستہ آہستہ
 اُسے کہنا بجا ہے عشق کے گلزار کا بلبل
 جو گلوں میں پایا اعتبار آہستہ آہستہ
 مزا دل اشک ہو پہنچا ہے کوچے میں سری حسن کے
 گیا کعبے کوں یہ کشتی سوار آہستہ آہستہ
 ولی مت حاسداں کی بات سوں دل کو مکدر کر
 کہ آخر دل سوں جاوے گا غبار آہستہ آہستہ

—:O:—

ہوے ہیں رام پیتم کے نہیں آہستہ آہستہ
 کہ جیوں پھاندے میں آتے ہیں ہرن آہستہ آہستہ
 مرا دل مثل پروانے کے تھا مشتاق جلنے کا
 لگی اُس شمع سوں آخر لگن آہستہ آہستہ
 گریباں صبر کا مت چاک کراے خاطر مسکین
 سنے گا بات وہ شیریں بچن آہستہ آہستہ

گل و بلبل کے سونے میں خلل ہو رہے تو برجا ہے
 چہن میں جب چلے وہ گلمیدن آہستہ آہستہ
 وای سینے میں میرے پنچہ عشق ستہگر نے
 کیا ہے چاک دل کا پیرہن آہستہ آہستہ

—————:O:—————

۵

(۲۸۳)

تجھ مکھ پہ جو اُس خط کا اندازہ ہوا تازہ
 اب حسن کے دیواں کا شیرازہ ہوا تازہ
 پھولان نے اپس کا رنگ ایثار کیا تجھ پر
 تجھ مکھ پہ جب اے موہن یہ غازہ ہوا تازہ
 اس حسن کے عالم میں تو شہرۂ عالم ہے
 ہر نکھ سوں ترا جگ میں اندازہ ہوا تازہ
 سینے سوں لگانے کی ہوی * دل کوں اُمنگ تازی
 آپس سستی جب تجھ میں خہیازہ ہوا تازہ
 جو شعر لباسی تھے جیوں پھول ہوے باسی
 جب شعوی تیرا یو تازہ ہوا تازہ

—————:O:—————

۷

(۲۸۴)

گریاں ہے ابر چشم مری اشکبار دیکھ
 ہے برق بے قرار مجھے بے قرار دیکھ
 فردوس دیکھنے کی اگر آرزو ہے تجھ
 اے جیو پی کے مکھ کے چہن کی بہار دیکھ

حیرت کا رنگ لے کے لکھے شکل بے خودی
 تیرے ادا و ناز کوں معنی نگار دیکھ
 وہ دل جو تجھ دتن * کے خیالوں سوں چاک تھا
 لایا ہوں تیری نذر بجائے انار دیکھ
 اے شہسوار تو جو چلا ہے رقیب پاس
 سینے میں عاشقان کے اُٹھا ہے غبار دیکھ
 تیری نکاح خاطر نازک پہ بار ہے
 اے بوالہوس نہ پی کی طرف بار بار دیکھ
 تجھ عشق میں ہوا ہے جگر خون و داغدار
 دل میں ولی کے بیٹھکے یو لالہ زار دیکھ

:O:

۷

(۲۸۵)

جی چل بھل ہوا ہے چنچل تیری چال دیکھ
 دل جا پڑا خلل میں ترے مکھ کا * خال دیکھ
 ہر شب ہوں پیچ و تاب میں تجھ زلف کے سبب
 گل کر ہوا ہوں بال نہن تیرے بال دیکھ
 خواباں جو تجھ پہ رشک لجاویں تو کیا عجب
 جلتا ہے آفتاب یہ جاہ و جلال دیکھ
 اے نو بہار حسن تو گلشن میں جب چلا
 گل کر ہوئے گلاب گلاں تیرے گال دیکھ
 مت کہہ اپس کے حال کوں رمال کے اگے
 مصحف میں اُس جہاں کے اے جیو فال دیکھ

دونوں جہاں کئی عید کی ہے آرزو اگر
 پیتم کے ابروؤں پہ دو شکل ہلال دیکھ
 دل پیچ و تاب میں ہے ولی کا مثال موج
 تجھ زلف تابدار کا پر پیچ حال دیکھ

—————:O:—————

(۲۸۶)

آج دستا ہے حال کچھ کا کچھ
 کیوں نہ گزرے خیال کچھ کا کچھ
 دل بے دل کون آج کرتی ہے
 شوخ چنچل کی چال کچھ کا کچھ
 مجکوں لگتا ہے اے پری پیکر
 آج تیرا جہاں کچھ کا کچھ
 اثر بادۂ جوانی ہے
 کر گیا ہوں سوال کچھ کا کچھ
 اے ولی دل کون آج کرتی ہے
 بوے باغ وصال کچھ کا کچھ

—————:O:—————

(۲۸۷)

تیرے نہیں کا دیکھنے سے خانہ آئنے
 ہے تجھ نگاہ مست کا دیرانہ آئنے
 اے *شمع سر بلند ترا نور دیکھ کر
 سب جو ہواں کیا * ہے سو پرانہ آئنے

* (ن) گلیا - کئے ہیں

صافی اپس کی آئے کے سنوارا ہے شوق سوں
 رکھنے کوں تجھ خیال کا کاشانہ آئندہ
 جب سوں پڑا ہے عکس ترا آئنے بہتر
 تب سوں لپا ہے مشکل پری خانہ آئندہ
 تجھ صاف مکھ پہ دیکھ کے یو خط جو ہراں
 زنجیر پگ میں ڈال ہے دیوانہ آئندہ
 تجھ نہیں کی یہ دیکھ کے پتلی کوں اے صدم
 سرتا قدم ہے صورت بتخانہ آئندہ
 ماندہ اس ولی کے ہوا مست و بے خبر
 تجھ نہیں کا پپا ہے جو پیہانہ آئندہ

—:O:—

۷

(۲۸۸)

ترے غم میں مرے نیناں سوں گر جاری ہوں جیہوں اُتھ
 کریں تعظیم اس سیلاب اٹچھو کی کوہ دھاموں اُتھ
 ترے قامت کی بالائی میں گر مصرع کروں موزوں
 سرو قد سوں کرے تعظیم میری سرو موزوں اُتھ
 شکست فوج دل آساں ہے گر نیناں ترے ظالم
 نگہ کی تیغ کوں لے کر کریں گر شب کوں شبخوں اُتھ
 اگر تجھ حس کی شہرت سنئے اے غیرت لیلاں
 عجب نہیں کر قبر سیتی چلے رسوائے مجذوں اُتھ
 ہزاری نیک بھتی سر پہ تیرے سایہ گستر ہے
 عجب کیا گر تری خدمت مندیں آوے ہمایوں اُتھ

* (ن) رسوا ہو

تیری بے بہار چشماں کی حقیقت کس پہ ظاہر ہے
 گیا ہے بند سر * عالم کے عرصے سوں فلا طوں اُتھ
 ولی تیری نگاہ مست کی تعریف گر بولے
 تو استقبال کوں آدے ہزاراں چشم سے گوں اُتھ

—:0:—

۵

(۲۸۹)

سن تو دل! کیوں تو پڑا اُس بت عیار کے ہاتھ
 کوئی آتا ہے بھلا ایسے ستھکار کے ہاتھ
 دام میں آن کے صیاد سوں بلبل نے کہا
 بیچنا سبکوں کسی آئندہ رخسار کے ہاتھ
 بوسے ان ہاتھوں کے لپٹا ہوں میں ہر دم ہر آن
 کیوں مدت سوں رہے ہاتھوں لالہ دار کے ہاتھ
 جلد پھر اُس کوں ملاوے کہ مجھے دور رکھے
 ایسی ہے بات مرے حضرت غفار کے ہاتھ
 حشر کا خوف ولی کو تو نہیں ہے والہ
 ہے شفاعت جو وہاں احمد مختار کے ہاتھ

* (ن) سر بسر



دنیائی

(۲۹۰)

لہنگا کے پی کوں لکھوں میں اپس کی بے قابی
 لیا نہیں کی سفیدی سوں کاغذ آبی
 لکھا پلک کے قلم سوں میں اے کہاں ابرو
 جگر کے خون سوں تجھے تیغ کی سپہ قابی
 ہوا ہے جب سوں وہ نور نظر انکھاں سوں جدا
 نہیں نظر میں مری تب سوں غیر بے خوابی
 ✓ نگہ کے جھار کا پھل تو ہے اے بہار کرم
 تیرے * جہاں کے گلشن میں نت ہے سیرابی
 ولی خیال میں اُس مہ کوں جو کوئی کہہ رگھ
 تو خواب میں نہ دے اس کوں غیر مہتابی

:O:

(۲۹۱)

آیا وہ شوخ باندھہ کے خنجر کھرستی
 عام کوں قتل عام کیا یک نظرستی
 طاقت رہے نہ بات کی پھر انفعال سوں
 تشبیہ تجھے لبان کوں اگر دروں شکرستی
 غم نے لیا ہے تب سوں مجھے پیچ و تاب میں
 باندھا ہے جب سوں جیو کوں اس مو کھرستی
 غم کے چہن کوں باد خزاں کا نہیں ہے خوت
 پہنچا اس کوں آب مری چشم ترستی

* (ن) اگر درخت کوں امید کے ہو سیرابی

✓ یکبار جائے دیکھنے والی اس دُرس کے تئیں
لکھتا ہوں جس کے وصف کوں آب گہر سستی

—————:0:—————

۷

(۲۹۲)

اُس سون رکھتا ہوں خیال دوستی
جس چہرے پر ہے خال دوستی
خشک لب وہ کیوں رہے عالم منین
جس کوں حاصل ہے زلال دوستی
شمع بزم اہل معنی کیوں نہ ہوے
جس اُپر روشن ہے حال دوستی
اُس سچین سون آشنا ہے درد مند
درد دوری ہے وہاں دوستی
اے سچن تجھے مکھہ کے مصحف میں مجھے ✓
دیکھنا برجہا ہے فال دوستی
فیض سون تجھے قد کے اے رنگیں بہار
تازہ و تر ہے نہال دوستی
اے ولی ہر ان کو مشق وفا
ہے وفا داری کہاں دوستی

—————:0:—————

۹

(۲۹۳)

جو گئی ہر رنگ میں اپنے کوں شامل کو نہیں گنتے
ہوں * سب عاقلان مل! اُس کوں عاقل کو نہیں گنتے

✓ مدرس مدرسے میں گر نہ دیوے * درس درشن کا
 تو اس کو عاشقانِ اُستاد کامل کر نہیں گنتے
 خیال خام کوں جو گئی کہ دھوے صفحہٴ دل سوں
 تصور کے مطالب کوں وہ مشکل کر نہیں گنتے
 ✓ جو بسمل نہیں ہوا تیری نگہ کی تیغ کا بسمل
 شہیدانِ جگ کے اُس بسمل کوں بسمل کر نہیں گنتے
 سہرت کے پختہ میں جو گئی سفر کرتے ہیں رات اور دن
 وہ دنیا کوں بغیر † از چاہِ بابل کر نہیں گنتے
 ✓ نہیں جس دل میں پی کی یاد کی گرمی کی بے تابی
 تو ویسے دل کوں سارے دلبراں دل کر نہیں گنتے
 رہے محروم تیری زلف کے مہرے سوں وہ دائم
 راجو گئی تیری نین کوں زہر قاتل کر نہیں گنتے
 نہ پاویں وہ جہاں میں لذتِ دایونگی ہرگز
 جو تعبہ زلفاں کے حلقے کوں سلاسل کر نہیں گنتے
 بغیر از معرفت سب بات میں گر گئی اچھے کامل
 ولی سب اہل عرفاں اُس کوں کامل کر نہیں گنتے

—: O:—

(۲۹۴)

بزرگاں کن جو گئی اپنے * کوں ناداں کر نہیں گنتے
 سخن کے آشنا اُن کوں سخنداں کر نہیں گنتے
 طریقہ عشقِ بازاں کا عجب نادر طریقہ ہے
 جو گئی عاشق نہیں اُس کوں مسلمان کر نہیں گنتے

* بولے † (ن) نین ‡ (ن) بیز۔ § آپسی

گریباں جو ہوا نہیں چاک بے قابی کے ہاتھوں سوں
 گلے کا دام ہے اُس کوں گریباں کر نہیں گنتے
 عجب کچھہ بوجھہ رکھتے ہیں سر آمد بزم معنی کے
 تواضع نہیں ہے جس میں اُس کوں انساں کر نہیں گنتے
 (ولی) راہ محبت میں وفا داری مقدم ہے
 وفا نہیں جس میں اُس کوں اہل ایمان کر نہیں گنتے

—:O:—

۵

(۲۹۵)

سجن! تجھہ بن ہون گلشن کوں گلشن کر نہیں گنتے ✓
 بجز تیرے نہ روشن کوں روشن کر نہیں گنتے
 سکندر کیوں نہ جاوے بحر حیرت میں کہ مشتاقان ✓
 تمہارے مکھہ آگے درین کوں درین کر نہیں گنتے
 نہیں تیرے رقیباں سوں عداوت دل میں ہوتا * کے
 مروت دوستان دشمن کوں دشمن کر نہیں گنتے
 اگر انچھوان کے گوشہ سوں مکمل نہیں ہوا دامن ✓
 محبت مشرب اُس دامن کوں دامن کر نہیں گنتے
 (ولی) دل میں تمہارے حاسدان کا خوف نہیں ہو کر
 بجز دلدی کسی رہزن کوں رہزن کر نہیں گنتے

—:O:—

۵

(۲۹۶)

تجھہ گوش میں کیا ہے جب سوں مکان موتی
 اُس روز سوں ہوا ہے صافی کی کان موتی
 بالی نہیں عزیزاں! عاشق کے مارنے کوں
 تا گوش کھینچتا ہے زریں کمان موتی

* ہمارے

بے جا نہیں ہے ارزاں تجھہ گوش میں سری جن ✓
 منگتا ہے تجھہ نگہ سوں دائم امان موتی
 اے شوخ جب کیا ہوں تعریف تجھہ دتن کی
 میرے سخن کوں سنکر پکڑا ہے کان موتی
 بالی میں نازنیں کی رہتا ہے رات اور دن
 سہت سستی (ولی) کا ہو کر پران موتی

—:O:—

۷

(۲۹۷)

کان لگ بیاں کروں میں تجھہ لعل لب کی شوخی
 جس کن ہے موعے + سوں کم دارالعرب کی شوخی
 حیرت سوں نہیں پوری کوں پر مارنے کی طاقت
 دیکھے جو یک نظر بھر تجھہ نازو چہب کی شوخی
 گستاخ ہوئے مہندی تیرے قدم لگی ہے
 کس رنگ سوں کہوں میں اُس بے ادب کی شوخی
 ✓ ہیرے کا تجھہ دنتن سوں روشن ہوا ہے ہردا
 یاقوت سوں ادھک ہے تجھہ رنگ لب کی شوخی
 تجھہ لب اگے سستی † ہے پستے کوں پست کر کر
 ہور شرم سوں لہو میں تربی عذب کی شوخی
 دل کر کے جیوں کھلونا تیرے اگے رکھا ہے §
 منظور ہے جسے تجھہ لہو و لعب کی شوخی
 طفل طلب نے مت سوں تجھہ لب پہ دل بندھا §
 معذور رکھد (ولی) کے طفل طلب کی شوخی

—:O:—

* دانت + بال † سستی § (ن) نذر کیا ہے § باندھا

گیا ہے جب سوں سہی سرو فوبہار کرے *
نگہ کے پگ منیں نیچھواں سوں ہے قطار کرے *

✓ ہوا ہے بسکہ دوانہ + سجن کے قامت کا

قدم میں سرو کے ہے موج جو ٹبار کرے *

گرچہ بندرہا وصل ظاہری میں ولے

خیال یار سوں دل کو سکے † حصار کرے *

وہ راحت دل و جاں جب وہاں مقام کیا

ہوا ہے درد دل و جان بے قرار کرے *

میں اپنی آنکھوں کوں داندہ فرش راہ کرون

گزر جو میری طرف کوں وہ شہسوار کرے *

✓ سجن کنی بزم سوں کیوں جاسکوں ولی باہر

جو قید § حلقہ گیسوے پائدار کرے *

—:O:—

* ترے قد کی نزاکت سوں دے مجھہ سرو جیوں لکڑی

ترے گلبرگ لب آگے خجل ہے پھول کی پکھڑی

کلاہ آبرو اُس کی اُتاری باغبان § بھوئی پر

چمن میں پھول کی تالی تھپے جو دیکھکر اکڑی

ستم پرور سوں دکھہ کہنا کتے پر لون لافاھے

نہ کہیو سر اُسے جو کئی نہ بوجھ سر ہے یا ککڑی

* کیے ہوے † دیوانہ ‡ رہے § (ن) کہ

§ (ن) باغ میں گلیچیں

غریبی سوں نہ سمجھو سادہ دل بقال پرفن کور
 کہ جو کھا * اُن نے عاشق کوں بھواں کی ہاتھ لے نکڑی
 نہ ہوئے اے ولی حل ہر گز اُس کا عقدہ مشکل
 تھا شے سوں کہ جن نے دل منیں اپنے گرہ پکڑی

—:O:—

۵

(۳۰۰)

مجھہ دل میں بے دل کے سدا وہ دلبرے جاناں بسے
 جیوں روح قالب کے بہتریوں مجھہ منیں پنہاں بسے
 ✓ پتلی میں میرے نہیں کے بستہ ہے دلبر عین یوں
 پردے منیں ظاہرات کے جیوں چشمتہ حیراں بسے
 اس دلبر بادلدار کا ہے تھور میرے دل منیں
 یوں دل منیں رہتا ہے وہ جیوں دل منیں ایہاں بسے
 ہے دل مرا دریائے غم اور نقش اُس لب سرخ کا
 رہتا ہے میرے دل میں یوں دریا میں جیوں مرجاں بسے
 یوں دل میں میرے اے ولی بستہ ہے وہ اہل شفا
 سینے منیں جیوں بید کے ہر درد کا درماں بسے

—:O:—

۵

(۳۰۱)

یہ مرا رونا کہ ہے تیری ہنسی
 آپ بس نہیں پر بسی ہے پر بسی
 کل + رقیبوں میں کرم میرے اُپر
 ۵ جز رسی ہے جز رسی ہے جز رسی

رات دن جگ میں رفیق بے کساں
بے کسی ہے بے کسی ہے بے کسی

سست ہونا عشق میں سر ہے صنم!

نا کسی ہے نا کسی ہے نا کسی

باعث رسوائی عام ولی

مفلسی ہے مفلسی ہے مفلسی

—:0:—

۷۰۰

(۳۰۲)

زبان یار ہے از بسکہ یار خاموشی

بہار خط میں ہے بوجہ بہار خاموشی

سیاہی خط شب رنگ سون تصور ناز

لکھا نگار کے لب پر نگار خاموشی

اُٹھا ہے لشکر اہل سخن میں حیرت سون ✓

غبار خط سون صنم کے غبار خاموشی

ظہور خط میں کیا ہے حیا نے بسکہ ظہور

رہ دل شکار ہوا ہے شکار خاموشی

مہیشہ لشکر آفات سون رہے محفوظ

نصیب جسکوں ہوا ہے حصار خاموشی

غرور زر سون بجا ہے سکوت بے معنی

کد بے صدا ہے صدا کو ہزار خاموشی

ولی نگاہ کر اُس خط سرمہ رنگ کون آج

کد طور نور میں ہے سبزہ زار خاموشی

—:0:—

کیوں نہ آوے نشہ غم سوں دماغ عاشقی
 بادِ حیرت سوں ہے لبریز ایاغ عاشقی
 اشکِ خوں آلود ہے سامانِ طغرائے نیاز
 سہرِ فرمان وفا داری ہے داغِ عاشقی
 آبِ سوں دریا کے ہرگز کام نہیں عشاق کوں
 گریہ حسرت سوں ہے سرسبز باغِ عاشقی
 گر طلب ہے تجکوں راز خانہ دل ہو عیاں
 آہ کی آتش سوں روشن کر چراغِ عاشقی
 دردِ منداں باغ میں ہرگز نہ جاویں اے ولی
 گر نہ دیوے نالہ بلبل سراغِ عاشقی

مشتاقِ ہیں عشاق تری بافکی * ادا کے
 زخمی ہیں محبان تری شمشیرِ جفا کے
 ہر پیچ میں چیرے کے توے لپٹتے ہیں عاشق
 عالم کے دلاں بند ہیں تجھے بندِ قبا کے
 ارزاں ہے ترے دست اگے پہنچے خرشید
 تجھے حسن اگے سات ملائک ہیں سہا کے
 تجھے زلف کے حلقے میں ہے دل بے سرو پے پا
 تک سہر کرو حال اُپر بے سرو پا کے
 تنہا نہ ولی جگ منیں لکھتا ہے ترے وصف
 دقتِ لکھے عالم نے تری مدح وثنا کے

پریشاں عاشقاں کے دل فدا ہیں تجھ ستمگر کے
 بلا کرواں ہیں جیوں جو ہر نمں تجھ تیغ و خنجر کے
 دیے ہیں حق نے اس دنیا میں جنت کے قصور ان کوں
 بچان و دل جو گئی مشتاق ہیں تجھ خور پیکر کے
 توے اس حسن عالمگیر کوں کہینچا اِس بر میں
 مگر رکھتی ہے کیا یہ آرسی طالع سکندر کے
 اگر چاہوں لکھوں تجھ لعل کے اوصاف رنگیں کوں
 رگ یا قوت سوں اول بناؤں تار مسطر کے
 ولی تیرے سخن یا قوت سوں رنگیں ہوے لیکن
 خریداراں جہاں بھیتر کہاں ہیں آج جو ہر کے

:۰:

تجھ مکھ کی آب دیکھ گئی آب آب کی
 یہ قاب دیکھ قاب گئی آفتاب کی
 تجھ حسن کے دریا کا سنا جوش جب سستی
 پر نم ہیں اشتیاق سوں آنکھاں حباب کی
 بگ تجھ لبوں کے دیکھ تبسم کوں سدا ستا
 انجیر پائے عقل ہے موج اس شراب کی
 دیکھا ہوں جب سوں خواب میں وہ چشم نیم خواب
 صورت خیال و خواب ہوئی مجھ کوں خواب کی
 ہر شعر میں ولی کے تو کر فکر سوں نگاہ
 ہر بیت مجھ غزل منیں ہے افتخار کی

(۳۰۷)

جس کو لذت ہے سخن کے دایہ کی
 اُس کو خوش وقتی ہے صبح عید کی
 دل مرا موٹی ہو تجھہ بالی میں جا
 کان میں کہتا ہے باقاں بھید کی
 زلف نہیں تجھہ مکھہ پرے دریاے حسن
 موج ہے یہ چشہ خورشید کی
 اُس کے خط و خال سوں پوچھو خبر
 بوجھتا ہندو ہے باقاں بید کی
 تجھہ دھن کوں دیکھکر بولا وای
 یہ کئی ہے گلشن اُمید کی

:0:

(۳۰۸)

تجھہ لب کی شیرنی سوں ہوئی دل کوں بستگی
 تجھہ زلف کی شکن نے مجھہ دی شکستگی
 تیرے نین کے دام میں بادام بند ہے
 چھوڑی ترے لبان ستی پستے نے بستگی *
 تجھہ قد کی راستی نے کیا بند سرو کوں
 آزادگی سوں آج ہوئی اُس کوں رستگی
 تجھہ زلف سحر ساز کے جاسوے کے فیض سوں
 بے طسافتی میں ہرش نے پائی ہے خستگی
 مجلس سوں جب ولی ہی وہ شیریں ادا اٹھا
 عشق رت کے قار ساز نے پائی شکستگی

اُس کوں حاصل جگ میں
 گردش افلاک ہے
 بے عزیزاں سپہ
 جنت احباب ہے
 لب ہیں تیرے فی الہ
 خضر خط نے اس سون
 جب سون دیکھا
 تب سون جیوں ✓
 آسماں میری نظر
 گر نہ دیکھوں تہکون
 لالہ خونیں کفن

بستگی ہے خال سون خوباں کے داغ زندگی
 کیوں نہ ہووے اے ولی روشن شب قدر حیات
 ہے نگاہ گرم گل رویاں چراغ زندگی

—: 0 :—

(۳۱۰)

۹

جسے عشق کا تیرو کاری لگے
 اُسے زندگی کیوں * نہ بھاری لگے

فہ چھوڑے محبت دم مرگ تک
 جسے یار جانی سون یاری لگے

نہ ہوئے اُسے جگ میں ہرگز قرار
 جسے عشق کی بے قراری لگے

* (ن) جگ میں - پھر کے

ہر اک وقت مجھ عاشق زارہ کوں
 پیارے تری بات پیاری لگے
 تو اگر یک بچن
 میں کتاری لگے

:0:

(۳۱)

تجہ فین اگے
 نیوے بچن اگے
 سون گل کے حال میں آفا معال ہے
 رئے دھن کی بات کہوں کر چہن اگے
 چیرے نے غنچے کوں بیچ میں
 ہر گل ہے سینہ چاک ترے پیرہن اگے
 ہے تجہ فین کے پاس مرا عجز بے اثر
 زلری نہ جاوے پیش کدھی راہزن اگے
 کر حال پر ولی کے پیا لطف سوں نظر
 لایا ہے سو نیاز سوں تیرے چہن اگے

:0:

(۳۱۲)

تہریف اُس پری کی جسے تم سناؤ گے
 حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤ گے
 جس وقت سر کرو گے بیاں اُس کی زلف کا
 سو داؤدوں پہ غم کے سیہ روز لاؤ گے

جس وقت اُس کے حسن کوں دیکھوئے بے حجاب
 حیراں ہوں کیوں کہ جامے میں اپنے سجاؤ گے
 طوبیٰ طرے نہ دیکھو گے ہرگز نکاح بھر
 گر اُس کے قدموں جیو کو اپنے لگاؤ گے
 دو گے اگر ولی کوں خبر اُس کے لطف کی
 آتش نہیں رقیب سینہ جلاؤ گے ✓

۱۳

(۳۱۳)

ترا قد دیکھہ اے سید معالی
 ہوئی روشن دلاں کی فکر عالی
 ترے پانواں کی خوبی پر نظر کر
 ہوئے ہیں گلرخاں جیوں نقش قالی
 شفق لوہو میں تو با سر سون پک لگ ✓
 تو باندھا سر پتہ جب چیرا گلالی
 ہوا تیرے خیالوں سون سراپا
 مرا دل مثل فانوس خیالی
 تری آنکھیاں داسیں مجھ یوں سیہ مست ✓
 پیسا گویا شراب پر تگالی
 گپا ہے خوں حوں ازل لعل کا رنگ
 ترے یاقوت لب کی دیکھہ لالی
 خیال اس خال کا از بس ہے دلچسپ
 نہیں دنیا میں یک دل اس سون خالی
 ترے لب اور ترے ابرو کے دیکھ
 پڑھوں شعر زلالی اور ہلالی

تری افکھیاں میں دورے دیکھ کر سرخ
 بنائی خلق نے ریشم کی جالی
 کرے تا استراحت مجھے افکھا میں
 کیا ہے دو پلک تو شک نہالی
 اگر پوچھے وہ بے پروا مرا نانون
 کہوں * مشتاق رند لا ابالی
 ہوئے عزول خوباں جگ کے۔ جب سون
 ہوا بہر حسن کے کشور کا والی
 ولی تب لڑےں ہوا ہم کار فرہاد
 سنا جب سون تری شیریں مقالی

:0:

(۳۱۴)

کرتی ہے دل کون بے خود اس دلربا کی گالی
 گویا ہے جام حیرت اُس خوش ادا کی گالی
 کس ناز و کس ادا سون آتی ہے اے عزیزاں
 ہے میرزا ادا میں اُس میرزا کی گالی
 مدت کے بعد گرمی دل کی فرو ہوئی ہے
 شربت ہے حق میں میرے اس بے وفا کی گالی
 گلزار سون جفا + کے کیوں جاسکوں میں باہر
 کرتی ہے بند دل کون گلگوں قبا کی گالی
 جیوں گل شگفتگی سون جامے میں فہیں سہاتا
 جب سون سنا ولی نے رفگیں ادا کی گالی

(۳۱۵)

اقلیم دلبری کا وہ دلربا ہے والی
 آتا ہے جس پہ صادق مفہوم ہے مثالی
 وحشی نگہ کوں ہرگز مسند نشین نہ پاوے
 معروم صید سوں ہے ہر آن شیر قالی
 جز رمزداں نہ پہنچے معنی کوں اُس کے ہرگز
 مد نگاہ عاشق ہے مصرع خیالی
 ابیات صاف و رنگیں رکھتا ہے مثنوی میں
 تیرے لبوں کا گویا شاگرد ہے زلالی *
 جب لگ سری حقیقت تفصیل سوں نہ بوجھ +
 ہرگز نہ ہو مسخر وہ رند لا ابالی
 غہر سوں کام فرما نامہرموں سوں مست مل
 اے نوجوان نہیں ہے ہنگام خرد سالی
 آزدگی سوں اُس کی مت خوں کر ولی تو
 ہے عین مہربانی اس مہرباں کی گالی

(۳۱۶)

اگر گلشن طرب وہ نو خط رنگیں ادا نکلی
 گل ریحان سوں رنگ و بو شتابی پیشوا نکلی
 کھلے ہر غنچہ دل جیوں گل شاداب شادی سوں
 اگر تک گھر سوں باہر رہ بہار دلکش نکلی
 غنیم غم کیا ہے فوج بندی عشق بازاں پر
 بجا ہے آج وہ راجا اگر نوبت بجا نکلی

* تخلص شاعر + (ن) بوجھ + (ن) کوں

نثار اس کے قدم اوپر کروں انچھو اں کے گوہر سب
 اگر کرنے کوں دل جوئی وہ سرو خوش ادا نکلیے
 صلہ آئے کروں گا فالۃ بے تاب کوں ظاہر
 مگر اس سنگ دل سوں مہربانی کی صدا نکلیے
 رہے مانند لعل بے بہا شاہاں کے تاج اوپر
 محبت میں جو گئی اسباب ظاہر کوں بہا نکلیے
 بخیلی درس کی ہرگز نہ پہنچو اے پری پیکر
 وای تیری گلی میں جب کہ مافند گدا نکلیے

—:0:—

۷

(۳۱۷)

اگر باہر اپس کے گھر سون موہن یک قدم نکلیے
 تھا شاہ دیکھنے اس کا ہر اک سینے سون غم نکلیے
 قرے مکہ کے کلسٹاں کی اگر حوراں میں شہرت ہو
 تو ہر یک مست ہو کر چھوڑ گلزار ارم نکلیے
 اگر اے رشک چین جاوے تو، کرنے سیر ملک چین
 تو ہر دیول سون استقبال کوں تیرے صنم نکلیے
 قرے اس حسن پر مائل ہیں جگ کے زاہد و عابد
 یہ شہرت سن عجب نہیں* گریہودی سون ادھم † نکلیے
 اگر ملک عرب میں تو دکھاوے † آنکھ کا جلوہ
 تو اس کی دید کوں بے خود ہو آھوے حرم نکلیے

* (ن) یوسف از ملک عدم

† کہا جاتا ہے کہ یہ بزرگ پہلے یہودی تھے۔ سلسلہ نسب
 یہ ہے۔ ابراہیم بن ادھم بن سلیمان المنصور بلخی۔ سنہ ۲۶۱
 یا سنہ ۲۶۶ ہجری میں وفات پائی۔
 † (ن) جا کے یک جاوے

فجر کے وقت گر دایر چلے حمام کی جانب
تو جیوں سورج ہراک کے دل سوں یک چشمہ گرم نکلے
 والی سودا زدہ دل کی حقیقت گر سکوں لکھنا
 تو جیوں دیوانہ زنجیر* پگ میں لے ہراک قلم نکلے

(۳۱۸)

اگر تک گھر سوں وہ گلگوں قبا شیریں بچن نکلے
 مرے سینے سوں بے تابانہ آہ کوہکن نکلے
 ہراک نقش قدم سوں دستہ گل جلوہ پیرا ہوے
 اگر سیر گلستان کوں وہ رشک صد چمن نکلے
 ختن میں ہور خطا میں بوے آہو کی † نہ پاوے گئی
 نگہ کی تیغ قاتل لے اگر وہ من ہرن نکلے ✓
 بندھا ہے اے صنم جو دل ترے ماتھے کے صندل پر ✓
 عجب نہیں ہے اگر سائے سوں اُس کے برہمن نکلے
 چراغاں کوں † نہ ہووے گرسی بازار کیوں آخر
 والی جب جانب مجلس وہ زیب انجمن نکلے

(۳۱۹)

چھوڑ اے شوخ طرز خود کامی
 مت ہو ہر دیدہ باز کا دامی
 تجھے لب و زلف کے تماشے کوں
 چاکے آئے ہیں مصری و شامی

زلف تیری ہوئی ہے چرب زبان

حفظ کر کر قصیدۂ لامی

باغ میں تجھ انکھاں سوں پایا ہے

گل نرگس تنہاں جامی

نامۂ حسن پر نگہ کر دیکھ

پی کی انکھیاں * ہیں مہر بادامی

اے نگیں لب کیا ہے حق نے تجھ

نو نہالان حسن میں جامی

آ چشم رکھتا ہوں اے سچ کہ پڑھوں

تجھ نگہ سوں قصیدۂ جامی

پستہ لب تجھ انکھاں کوں کر کر یاد

پہنتا ہوں قہار بادامی

اے ولی غیر عشق حوت دگر

پختہ مغزاں کے نزد ہے خامی

—:0:—

D

(۳۲۰)

ٹری انکھیاں کوں دیکھے دل ہے آہوے بیابانی

ٹری زلفاں سوں جی ہے بستۂ دام پریشانی

ہوا ہے دل ہر اک عاشق کا فالان مثل بلبل کے

ترے مکھ نے کیا ہے جب سوں جگ بھیتر گلستانی

ہوا باقوت رنگیں دیکھ تیرے اعل رنگیں کوں

ہوا سرسبز جو تجھ خط میں دیکھا رنگ ریحانی

+ بسکون ہا

* (ن) چشم دلہر

✓ سجن تیری غلامی میں کیا ہوں سلطنت حاصل
مجھے تیری گلی کی خاک ہے تخت سلیمانی
ولی کوں کر ترے نزدیک کئی دیکھ تو یوں بوجھ
لگی ہے صفحہ ہستی اُپر تصویر حیرانی

— . 0 . —

A

(۳۲۱)

چیتے کوں نہیں دی ہے یہ باریک میانی
پائی ہے کہاں غنچے نے یہ تنگ دھانی
آغوش میں آنے کی کہاں تاب ہے اُس کوں
کرتی ہے نگہ جس قد نازک پہ گرائی
دریا سوں مری طبع کے جوشاں ہے ہر اک شب
تجھہ زلف کی تعریف میں امواج معانی
کیا تاب مرے دل کوں، کہ آئینہ فولاد
تجھہ حسن کی ہیبت سوں ہوا صورت پانی
ہو شہ مجھہ احوال سوں واقف، کہ دیا ہے
تجھہ زبده آفاق کوں حق نے ہمہ دانی
دریا ستی نسبت ہے بجا طبع کوں میری
اس مرتبہ امواج سخن کی ہے روانی
معشوق کی سب گرمی ظاہر پہ نظر کر
پروانے کوں جیوں شمع سوں اخلاص زبانی
ست دور ہو یک آن ولی پاس سوں ہرگز
اے باعث جمعیت ایام جوانی

— . 0 . —

(۳۲۲)

ترا لب دیکھہ حیواں یاد آوے
 ترا مکھہ دیکھہ کنعاں یاد آوے
 ✓ ترے دو نین جب دیکھوں نظر بھر
 مجھے تب فرگستان یاد آوے
 تری زلفاں کی طولانی کون دیکھ
 مجھے لیل زمستان یاد آوے
 ترے خط کا زمرہ رنگ دیکھ
 بہار سنبلہ ————— تان یاد آوے
 ✓ ترے مکھہ کے چمن کے دیکھنے سوں
 مجھے فردوس رضواں یاد آوے
 تری زلفاں میں یو مکھہ جو کہ دیکھ
 اُسے شمع شبستان یاد آوے
 جو کئی دیکھہ مری انکھیاں کون روتے
 اُسے ابر بہاراں یاد آوے
 جو میرے حال کی گردش کون دیکھ
 اُسے گرداب گرداں یاد آوے
 ولی میرا جنوں جو کئی کہ دیکھ
 اُسے کوہ و بیاباں یاد آوے

————— ۰ ۰ —————

(۳۲۳)

اُس وقت مرے جیو کا مقصود ہر آوے
 جس وقت مرے ہرمنی و سیوہر آوے

آنکھیاں کی کروں مسند * و پتلی کا کروں بالش †
 وہ نور نظر آج اگر میرے گھر آوے
 اُس وقت مرے بخت کی ظاہر ہو بلندی
 جس وقت وہ خوش قامت عالی نظر آوے
 جامے منیں غنچے کی ٹہن رہ نہ سکوں میں
 گر پی کی خبر لے کے نسیم سحر آوے
 گر اُس مہ دلجو کا گزر میری طرف ہو
 دل کے شجر خشک کوں پھر برگ و بر آوے
 اُس وقت مجھے دعویٰ تسخیر بجا ہے
 جس وقت میرے حکم میں وہ عشوہ گر آوے
 تجھے چشم سیہ مست کے دیکھے سستی زاہد
 تجھے زلف کے کوچے منیں ایہاں بسر آوے
 تجھے لب کی اگر یاد میں تصنیف کروں شعر
 ہر شعر منیں لذت شہد و شکر آوے
 جس آن ولی وصف کروں پی کے دُتن کا
 ہر شعر سرا غیرت سلک گھر آوے

:O:

(۷)

(۳۲۳)

سرود عیش گاویں ہم، اگر وہ عشوہ ساز آوے
 بجاویں طبل شادی کے † اگر وہ دل نواز آوے
 خمار ہجر نے جس کے دیا ہے درد سر * مجکوں
 رکھوں نشہ نہن آنکھیاں میں گر وہ مست ناز آوے

* (ن) پلکان کا کروں فرہش + تکیہ † (ن) کا § (ن) دل

جلون عشق میں مجکوں نہیں زنجیر کی حاجت
 اگر میری خبر لینے کوں وہ زلف دراز آوے
 ادب کے اہتمام آگے نہ پاوے بار وہاں ہرگز
 ترے سائے کی پابوسی کوں گر رنگ ایاز آوے
 عجب نہیں کر گلاں دوڑیں پکڑ کر صورت قہری
 اداسوں جب چمن بھیتر وہ سرو سرفراز آوے
 پرستش اُس کی میرے سر پہ ہوے سرستی لازم
 صنم میرا رقیبیاں کے اگر ملنے سوں باز آوے
 ولی اُس گوہر کان حیا کی کیا کہوں خوبی
 مرے گھر اس طرح آتا ہے جیوں سینے میں راز * آوے

—————:0:—————

(۱۳)

(۳۲۵)

جس وقت تبسم میں وہ رنگیں دھن آوے
 گلزار میں غنچے کے دھن پر سخن آوے
 تا حشر اُتھے بوے گلاب اُس کے عرق سوں
 جس بر منیں یکبار وہ گل پیرہن آوے
 سایہ ہو مرا سبز برنگ پر طوطی
 گر خواب میں وہ قوخط شیریں بچن آوے
 مجھہ حال اُپر ہالہ نہ رشک لجاوے
 جس وقت مجھہ آغوش میں وہ سیم تن آوے
 گر حال میں رقت کے توے لب کوں کروں یاد
 ہر اشک مرا رشک عقیق یمن آوے

* (ب) ناز

کھینچیں اپس آنکھیاں منیں جیوں کحل جواہر

عشاق کے گر ہاتھ وہ خاک چرن آوے

یک گل کوں اپس حال میں اُس وقت نہ پاوے

جس وقت چمن بیچ وہ رشک چمن آوے

عالم میں ترے ہوش کی تعریف کیا ہوں*

ایسا تو نہ کر کام کہ مجھ پر سخن آوے

گر ہند میں تجھ زلف کی کافر کوں خبر ہو

اپنے کوں سبق کفر کا ہر برہمن آوے

ہرگز سخن سخت کوں لاوے نہ زباں پر

جس دھن† میں یکبار وہ فازک بدن آوے

تجھ بر کے اگر وصف کوں تحریر کروں میں

ہر لفظ کے غنچے ستی ہوے سون آوے

✓ تا حشر کرے سیر حیات† کے چمن میں

گر گور پہ عاشق کے وہ امرت بچن آوے

✓ برجا ہے اگر جگ میں (ولی) پھر کے دجر بار

○ رکھہ شوق مرے شہر کا شوقی حسن □ آوے

—: 0:—

۵

(۳۲۶)

کسی کی گر خطا اوپر ترے ابرو پہ چہن آوے

نہ سہجھا کر سکے تجھ کوں اگر فغفور چہن آوے

بجز تیرے دھن ہرگز نہ چاہوں دولت عنقا

اگر خرشید مافک فلک زیر نگین ○ آوے

* (ن) میں کی ہے † (ن) دھن ‡ (ن) خیاں

□ شاعر ○ (ن) زمیں

نہ جاوے کچھہ چراغاں سوں شب فرقت کی تاریکی
 اُجالا تب ہو مجھہ گھر میں کہ جب وہ مہ جہیں آوے
 کہیں مجھہ دل کوں سب مل خاتم مہر سلیمانی
 خیال لعل دلبر اُس میں گر ہو کر نگیں آوے
 (ولی) مصرع فراقی کا پڑھوں تب جبکہ وہ ظالم
 گھر سوں کھینچتا خنجر چڑھاتا آستین آوے

—:O:—

(۳۲۷)

فلاطون ہوں زمانے کا سچن جب مجھہ کلی آوے
 نہ پوچھوں طفل مکتب کر اگر وہاں بو علی آوے
 سروں عشق مجھہ دل میں لبالب ہے عجب مت کر
 اگر مجھہ آہ کی نے سوں صدائے بانسلی آوے
 تھاشا دیکھنے تیرے دھن کا اے گلستانِ زو
 برفگ گل نکل کر ہر چمن سوں ہر کلی آوے
 کروں کیا اے سچن تجھہ پر مرا افسوں نہیں چلتا
 وگرنہ اک اشارت میں پری مجھہ گھر چلی آوے
 غرور حسن نے تجکوں کیا ہے اس قدر سرکش
 کہ خاطر میں نہ لاوے تو اگر تجھہ گھر (ولی) آوے

—:O:—

(۳۲۸)

اگر بازار میں خودی کے وہ رشک پری آوے
 عجب نہیں گر فلک سیتی سرج ہو مشتری آوے

* (ن) گرہیاں چاک ہو کر

قلم نرگس کی جنب لے کر لکھوں تجھے چشم کی خوبی
 ہزاراں آفریں کرتا سوے گھر عبیری * آوے
 کبھی خیاطہ مذہب خطرہ نہ آوے حور جنت کا
 اگر یک بار مجھے خلوت میں وہ رشک پری آوے
 ✓ سجین! میں خواب میں نہ بکھا ہوں تیرے مکہ کا آئینہ
 عجب نہیں گرمیے گھر دولت اسکندری آوے
 وای رکھتا ہوں سینے میں ہزاراں گوہر معنی
 دکھاؤں اپنے جوہر کوں اگر گئی جڑھری آوے

————— ۵ : —————

(۳۲۹)

یک بار گر چمن میں وہ در بہار جاوے
 بلبل کے دل سوں گل کا سب اعتبار جاوے
 آوے اگر کرم سوں سافند ابر رحمت
 دیکھے سوں آب آس کی دل کا غبار جاوے
 چنچل کی بات لاوے طوطی اگر زبان پر
 البتہ آرسی کے دل سوں غبار جاوے
 جاتی ہے حاسداں کے یوں دل میں بیت میوی
 سینے میں دشمنان کے جیوں ذوالفقار جاوے
 ✓ مستی نے تجھے نہیں کی بے خود کیا ولی کوں
 آوے جر بزم سے میں کیوں ہوشیار جاوے

————— ۵ : —————

تری زلفاں کے حلقے پر تو جب دریا پہ چل جاوے
 عجب نہیں اے پری پیکر اگر گرد آب بل جاوے
 کہاں طاقت ہے ہراک کون کہ دیکھے تجھے طرت ظالم
 ترے ابرو کی یہ شمشیر رستم دیکھے تل جاوے
 لگے برسات انچھواں ہی ہراک کے دیدۂ ترسوں
 جہاں مانفد بعلی کے سرا چنچل چبل جاوے
 تو جب نہانے کوں جاوے روز روشن جانب دریا
 تری زلفاں کے ہندو کی سیاہی تا زحل جاوے
 ترے فدوی ترے دربار آسکتے نہیں ہرگز
 رقیب روسیہ جاوے تو اس گھر سوں خلل جاوے
 چمن میں گر خبر جاوے ہمارے دل کی سوزش کی
 دل بلبل کے مانفد * ہرئل خوش رنگ جل جاوے
 کروں جب آہ و نالہ کا علم برپا ترے غم میں
 مرے انچھواں کی فرجاں سوں ندی کا پور چل جاوے
 تری آنکھیاں کی ہے تعریف ہو ہر بیت میں میری
 غزالاں صید ہو آواں جہاں میری غزل جاوے
 ولی ہے اس قدر صافی صنم کے صات چہرے پر
 کہ اُس کے وصف لکھنے میں قام کا پگ پھسل جاوے

دل چھوڑ کے، یار کیوں کہ جاوے
 زخمی ہے شکار کیوں کہ جاوے

جب لگ نہ ملے شراب دیدار
افکھیاں کا خمار کیوں کہ جاوے

ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں

جنت سوں بہار کیوں کہ جاوے

انچھواں کی اگر مدد نہ ہوے

مجھے دل کا غبار کیوں کہ جاوے

سہکن نہیں اب ولی کا جانا

ہے عاشق زار کیوں کہ جاوے

— 0 —

۷

(۳۳۲)

اگر وہ رشک گلزار ارم گلشن طرب جاوے

عجب نہیں باغ میں مالی کیسے پر اپنے پچتاوے

کہاں ہے تاب مائی کون کہاں بہزاد کون طاقت

کہ تیری ناز کی تصویر تہکوں لکھ کے دکھلاوے

رکھے جیوں دافۂ تسبیح * عنبر طبلۂ دل میں

خیال خال دلبر عاشق بے دل اگر پاوے

کہاں ہے آج یارب جلوۂ مستانۂ ساقی

کہ دل سوں تاب جی سوں صبر سر سوں ہوش لے جاوے

کیا ہے جس کی زلفاں نے ہمارے دل کوں سرگرداں

نہیں گئی اُس ہتھیلے کون ہماری بات سمجھاوے

کرے ہر زلف کون زنجیر کر کرشانہ آویزی

اگر انصاف کون وہ نازنین تک کام فرماوے

ولی ارباب معنی میں اُسے ہے عرش کا رتبہ
پوری زادان معنی کون جو گنتی گُرنسی پہ ہتھلاوے

—۰۰—

۱۰

(۳۳۳)

چمن میں جلوہ گر جب وہ گل رنگیں ادا ہووے
خزان خاطر عاشق بہار مدعا ہووے
ہوا ہوں زرد و لاغر کاہ کے مانند تجھ غم میں
بجا ہے گر کشش تیری بھواں کی کھربا ہووے
برنگ گردباد اس کون کرے عالم میں سر گرداں
جسے عشق بلا انگیز خوباں رھنما ہووے
نہ چھوڑیں راستی روشن دلاں صبح قیامت لگ
اکر جیوں شمع ہر ہر آن تن سوں سر جدا ہووے
اپس کے کعبہ مقصد کون بے سعی سفر پہنچوں
خیال اس کا اگر کشتی میں دل کی فا خدا ہووے
چمن میں دل کے جب گزرے خیال اُس سرو قامت کا
سراپا آہ سرد سینہ سرو خوش ادا ہووے
پڑھے گر فاتحہ ظالم لب جاں بخش سوں اپنے
شہادت گاہ عاشق چشمہ آب بقا ہووے
نہ ہوے یک صبح نان گرم سورج سوں اُسے سیری
تمہارے درس کی نعمت کی جس کون اشتہا ہووے
جدا اُس گوہر یکتا سوں ہونا سخت مشکل ہے
اگر یک آن ہم دریادلاں سوں آشنا ہووے
ولی مشکل نہیں ہرگز پہنچا آب حیواں کون
اگر خضر خط خوباں ہمارا رھنما ہووے

—۰۰—

گرمی سوں وہ پری رو جب شعلہ تاب ہووے
 ہر جا ہے دل جلے کا سینہ کباب ہووے
 جو تجھ سوں ہو مقابل وہ شرم سوں عجب نہیں
 جیوں عکس آرسی میں گر غرق آب ہووے
 تصویر تجھ پری کی دیکھا ہے جس نے اُس کا
 ہر جا ہے گر تخلص حیرت مآب ہووے
 آلودہ کیوں نہ ہووے دامن پاک زاہد
 جب دست نازنین میں جام شراب ہووے
 شہنم میں غرق ہووے شرمندگی سوں ہر گل
 وہ گل بدن چمن میں جب بے حجاب ہووے
 تیرے لبوں کے آگے بر جا ہے اے پری رو
 گر آب زندگانی موجِ سراب ہووے
 کیوں بے خودی نہ آوے اُس وقت اے ولی مجھ
 وہ سرو ناز پیکر جب نیم خواب ہووے

:O:

تجھ رخ سوں جب کنارے صبح نقاب ہووے
 عالم تھام روشن جیوں آفتاب ہووے
 آوے تو کیا عجب ہے شیشے پہ دل کے آفت
 جس وقت وہ ستمگر مست شراب ہووے
بر جا ہے انجمن میں اُس دلربا کی اے دل
 گر تار سوں نگہ کے تارِ رباب ہووے

کیوں کر رہے عزیزاں تاریکی شبِ شَم

وہ رشکِ ماہِ انور جب بے حجاب ہووے

گرمی سوں دیکھتا ہوں تیری طرّت اے گُلو*

تا وہ رقیبِ بد خورِ جلیلِ کباب ہووے

ہے ماہِ نو کے دل میں یہ آرزو ہمیشہ

اے شہسوارِ آکر تیری رکاب ہووے

ہر ہر نگہ سوں اپنی بے خود کرے ولی کوں

وہ چشمِ مستِ سرِ خوش جب نیمِ خواب ہووے

—; 0; —

(۳۳۶)

اگر موہنِ کرم سوں مجھہ طرّتِ آبِ تو کیا ہووے

ادا سوں اُس قدِ نازک کوں دکھلاوے تو کیا ہووے

مجھہ اُس شوخ کے ملنے کا دائمِ شوق ہے دل میں

اگر یکبارِ مجھہ سوں آئے ملجاوے تو کیا ہووے

رقیبیاں سوں نہ ملنے میں نہایت اُس کوں خوبی ہے

اگر دانش کوں اپنی کام فرماوے تو کیا ہووے

پیا کے قندِ لبِ اوپر کیا ہے ہمتِ مرے دل نے

معیت سوں اگر تک اُس کوں سہجھاوے تو کیا ہووے

ولی کہتا ہوں اُس موہنِ سوں † ہر اک باتِ پردے میں

اگر میرے سخن کے مغز کوں پاوے تو کیا ہووے

—; 0; —

اگر مجھ کن * تو اے رشک چہن ہووے تو کیا ہووے
 نگہ میری کا تیرا مکھ وطن ہووے تو کیا ہووے
 سیہ روزاں کے ماتم کی سیاہی دفع کرتے کوں
 اگر یک نس تو شمع انجہن ہووے تو کیا ہووے
 تری باتاں کے سننے کا ہمیشہ شوق ہے دل میں
 اگر یکدم تو مجھ سوں ہم سخن ہووے تو کیا ہووے
 موا + جو شوق میں تجھ دیکھنے کے اے ہلال ابرو
 اُسے انکھیاں کے پردے کا † کفن ہووے تو کیا ہووے
 ولی غنچہ نہن اک رات اس ہستی کے گلشن میں
 اگر مجھ بر میں وہ گل پیرہن ہووے تو کیا ہووے

:O:

وہ محبت میں تری فانی ہووے
 روز و شب جو معر حیرانی ہووے
 دیکھ تجھ ابرو کی جوہر دار تیغ
 جوہراں تلوار کے پانی ہووے
 تجھ نین کے خلجراں پر کر نظر
 دیدہ بازاں چشم قربانی ہووے
 اے سجن تیری پرت کے دوست کے
 دوستاں سب دشمن جانی ہووے
 جب سوں تو کھایا ہے پان اے آفتاب
 تیرے لعل لب بدخشانی ہووے

تجھہ دھان کا اعدام کی یاد سوں

بات میں عشاق سب فانی ہوتے

تجھہ دفتن کی دیکھہ خرابی گھراں

غرق دریاے پشیمانی ہوئے

تجھہ کون جو دیکھہ * یہاں اے صبح رو

چہیوں سرج دل اُن کے ذروانی ہوئے

عشق میں اُس رشک لیاؤں کے وائی

دل مجنوں کے بیابانی ہوئے

—:0:—

۹

(۳۳۹)

عشاق کی تسخیر کوں بالا یہ بلا ہے

یا ناز مجسم ہے کہ تصویر ادا ہے

از بسکہ دل اُس رشک پری پر جو بندھا ہوں

ہر مرسوں میرے رنگ جنوں جلوہ نہا ہے

یا لفظ ہے رنگین ہم آغوش معانی

یا ہر میں گل اندام کے گل رنگ قبا ہے

جاتا نہیں گلشن کی طرت صبح وہ گل رو

بوجھا ہے کہ وہاں آہ مری باد صبا ہے

بیماری عاشق ہے تجھہ انکھیاں ستی لیکن

صد شکر کہ تجھہ لب منیں ہر دکھہ کی دوا ہے

مجھہ حال پر اے بو علی وقت نظر کر

تجھہ نطاق * میں بوجھا ہوں کہ قانون شفا ہے

• جس نے دیکھا (ن) یا (ن) باندھا

§ (ن) چشم

گر حکم میں میرے ہو سعادت تو عجب فہیں
 سایہ ترا مجھے سر کے اُپر بال ہما ہے
 یک دید کا تو وعدہ کیا اپنی رضا سوں
 راضی ہوں میں اُس پر کہ تری جس میں رضا ہے
 پایا ہوں ولی سلطنت ملک قناعت
 اب تخت و چہتر حق میں مرے ارض و سما ہے

(۳۳۰)

ند وہ بالا نہ وہ بالی بلا ہے
 بلاے عاشقان ناز و ادا ہے
 تغافل شوخ کا عاشق کے حق میں
 ستم ہے ظلم ہے جور و جفا ہے
 کہا مڑگاں نے اُس کی سو زباں سوں
 کہ عاشق پر ستم کرنا روا ہے
 نہ جاوے تجھکوں چھوڑاے گلشن ناز
 مرادل بلبل باغ وفا ہے
 زہے دولت کہ دائم سایہ یار
 ہمارے سر پہ جیوں ظل ہما ہے
 مرادل کیوں نہ جاوے اس گلی میں
 گلی اُس دل ربا کی دل کشا ہے
 ہمیشہ عندلیب عاشقی کوں
 دل مقصود تیرا نقش پا ہے
 ولی آتے ہیں راہ عشق میں وہ
 کہ جن کوں استقامت کا عصا

کھر اُس دل ربا کی دل ربا ہے
نگہ اُس خوش ادا کی خوش ادا ہے
سجن کے حسن کوں تک فکر سوں دیکھ
کہ یہ آئینہ معنی نہا ہے

یہ خط ہے جوہر آئینہ راز
اسے مشک ختن کہنا بجا ہے
ہوا معلوم تجھ زلفاں سوں اے شوخ
کہ شاہ حسن پر ظل ہما ہے
نہ ہوے کوہکن کیوں آہ عاشق
جو وہ شیریں ادا گلگوں قبا ہے

نہ پوچھو آہ وزاری کی حقیقت
عزیزاں عاشقی کا اقتضا ہے
ولی کوں مت ملا مت کر اے واعظ
ملا مت عاشقوں پر کب روا ہے

— — — — — ۵ — — — — —

صنم میرا سخن سون آشنا ہے
مجھے فکر سخن کرنا روا ہے
چمن میں وصل کے ہر جاوے یار
گل رنگیں بہار مدعا ہے
نہ بخشے کیوں ترا خط زند گانی
کہ موج چشمہ آب بقا ہے

تغافل نے تیرے زخمی کیا مجھ

تیری یہ کم نگاہی پیچھا ہے

نہیں واں آب غیر از آب خلدجر

شہادت گاہ عاشق کر بلا ہے

غنیبت بوجہ ملنے کون وای کے

نکاح پاکبازاں کیپیچا ہے

—: ۱۰ :—

۹۰

(۲۳۳)

دیکھا ہوں جسے وہ مبتلا ہے

خوبان کی نگہ نہیں بلا ہے

گر تجھکوں ہے عزم سیر گلشن

دروازہ آرسی کھلا ہے

صیقل سوں تری بھواں کی اے شوخ

آئینہ عشق کون جلا ہے

تجھہ ہاج نظر میں بلبلاں کی

گلشن نہیں دشت کر بلا ہے

خوبان کا ہوا ہے سرک بازار

تجھہ حسن کا جب سوں غلغلا ہے

جیوں شمع ہوا جو تجھہ پر عاشق

وہ سر سوں قدم تلک جلا ہے

اے اہل ہوس نکاح مست کر

بالاے سہی قداں بلا ہے

ایک دل نہیں آرزو سے خالی
 ہے محال اگر خلا ہے (ہر جا)
 تسخیر کیا ہے گوش گل کوں
 بلبل کا ولی عجب کلا ہے

• ———— ۰ ———— •

(۳۳۳)

کستان لطافت میں ترا قد سرو رعنا ہے
 ہمیشہ نازکی کے آہجو میں جلوہ پیرا ہے
 عدم ہے تجھ دھن کا جگ میں ثانی اے پری پیکر
 اگر بالغرض والتقدیر ثانی ہے تو عنقا ہے
 ہوا ہے دل نشین وہ سرو قامت بسکہ مجھ دل میں
 بندو ہو کر مرے سائے سوں پیدا ہو تو (ہر جا) ہے
 پریشانی کے مکتب کا معلم اُس کوں کہہ سکیں
 تری زلف پریشاں کا صنم جس سر میں سودا ہے
 ولی میری تواضع سوں رقیب سنگدل دائم
 پشیمان ہے خجل ہے منفعل ہے سخت رسوا ہے

————— ۰ —————

قد ترا رشک سرو رعنا ہے
 معنی ناز کی سراپا ہے
 تجھ بھواں کی میں کیا کروں تعریف
 مطلع شوخ رمز و ایما ہے
 ساقی و مطرب آج ہیں ہم رنگ
 نشہ ہے خودی دربالا ہے

کیوں نہ ہر ذرہ رقص میں آوے
جلوے گر آفتاب سیما ہے

نہ رہے اُس کے قد کوں دیکھہ بجا
سرو ہر چنڈ پائے (ہر جا) ہے ✓
چہن حسن میں نگہ کر دیکھہ
زلف معشوق عشق پیچا ہے

نہ کرے کیوں نثار نقد نیاز
جس کوں تجھہ ناز کی تہاشا ہے
کیوں نہ مجھہ دل کوں زندگی بخشے
بات تیری دم مسیحا ہے

سانبل اس کی نظر میں جا نہ کرے
جس کوں تجھہ گیسوؤں کا سودا ہے
اس کے پیچوں کا کچھہ شمار نہیں
زلف ہے یا یہ موج دریا ہے

ترک کر اے رقیب فرعونی
آہ میری عصاے موسا ہے
آج تجھہ غم سوں ہے ولی گریاں
دیکھہ جل پور کا تہاشا ہے

— ۰ —

آج سرسبز * کوہ و صحرا ہے
ہر طرت سیر ہے تہاشا ہے

چہرہ یار و قامت زیبا
 گل رنگیں و سرو رعنا ہے
 معنی ناز و منے خوبی
 صورت یار سون ہویدا ہے
 دم جاں بخش نو خطاں معجون
 چشمہ خضر ہے مسیحا ہے
 کمر نازک و دھان صنم
 فکر باریک ہے معیا ہے
 مو بہو اس کون ہے پریشانی
 زلف مشکیں کا جس کون سودا ہے
 کیا حقیقت ہے تجھے تواضع کی
 یو تطف ہے یا مدارا ہے
 سبب دل ربائی عاشق
 مہر ہے لطف ہے دلاسا ہے
 رات دن جوں ولی ہے معو خیال
 جس کون تجھے وصل کی تمنا ہے

—:۵:—

D

(۳۲۷)

نگہ کی تیغ لے وہ ظالم خون خوار آتا ہے
 جگت کے خوب رویاں کا سپہ سالار آتا ہے
 ہراک دیدے کون حکم آرسی ہے اُس کی جانب * سون
 جدہاں + وہ خیرت افزا بجانب بازار آتا ہے

* (ن) جلوے + جب

سرج کوں بوجھتا ہوں صبح کے تارے سنی کہتر
 نظر میں میری جب وہ یار مہہ رخسار آتا ہے
 صنوبر کے دل اوپر کیوں نہ ہو قائم قیامت تب
 ادا سوں جب چہن (بہتر) وہ خوش رفتار آتا ہے
 مثال شمع کرتا ہے سننے کی انجمن روشن
 ولی احب نس * کوں مجھہ دل میں خیال یار آتا ہے

—:O:—

(۳۳۸)

گلبدن کے جو پاس ہوتا ہے
 مغز اس کا سو پاس + ہوتا ہے
 آ؟ شتابی، نہیں تو جاتا ہوں
 کیا کروں جی + ادا اس ہوتا ہے
 کیوں کہ کپڑے رنگوں ترے غم میں
 عاشقی میں لباس ہوتا ہے؟
 تجھہ جدائی میں نہیں اکیلا میں
 درد و غم آس پاس ہوتا ہے
 اے ولی دلربا کے ملنے کوں
 جی میں میرے ہلاس ہوتا ہے

(۳۳۹)

کہاں ابرو پہ جو قرباں ہوا ہے
 دل اُس کا تیر کا پیکاں ہوا ہے

بھواں تیخ و پلک خنجر نگہ تیر

یو کس کے قتل کا ساماں ہوا ہے

مرا دل مجھ سوں کر کے بے وفائی

پسند خاطر خوباں ہوا ہے

پیام جام دل سوں بادۂ خوں

جو بزم عشق میں مہماں ہوا ہے

عزیزاں کیا ہے پروانے کے دل میں

کہ جی دینا اُسے آساں ہوا ہے

طیپیاں کا نہیں محتاج ہرگز

جسے درد بتاں درماں ہوا ہے

برنگ گل فراق گلرخاں میں

گریباں چاک تا داماں ہوا ہے

سواد خط خوباں دل کشی میں

بہار گلشن ریاں ہوا ہے

ولی تصویر اُس کی جن نے دیکھی

مثان آرسی حیراں ہوا ہے

—: ۰ :—

۵

(۳۵۰)

عشق نہیں یہ ہزبر آیا ہے

دشمن ہوش و صبر آیا ہے

دیکھ اُس کی • کلاہ بارانی

چاند پر آج ابر آیا ہے

مجھ سوں وحشی ہیں گلرخاں گویا

زوج آہو میں ببر آیا ہے

یا صنم کا ہے غمزدہ بے دیں
یا ولایت سوں شہر* آیا ہے
اے ولی کیا سبب کہ آج صنم ✓
برسر جور و جبر آیا ہے

(۳۵۱)

سرج ہے شعلہ قری اگن + کا جو جا فلک پر جھاک لیا ہے
نہک نے اپنے نہک کوں کھو کر نہک سوں تیرے نہک لیا ہے
یہ در سوں تیرے جو نور چمکا سو اُس سوں تارے ہوئے مندور
یو چاند تجھے حسن کا جو نکلا فلک نے تجھے سوں اُچک لیا ہے
ترے درس کا یہ نور افور جدہاں سوں روشن ہوا ہے جگ میں
تدہاں سوں بجلی نے اُس چمک سوں اِس چمک میں چمک لیا ہے
ترے شکر لب کی کیا ثنا کہوں † کہ لعل جگ میں ہوا معزز
ترے لبوں کی یہ دیکھہ سرخی سو اُس نے رنگ و دمک لیا ہے
جو کھول امت کوں چلا لٹک کر جھپک چمک کر جو منہ د کھایا
سو امت کوں دیکھے ولی لٹک کر سجن میں اتک ‡ لیا ہے

(۳۵۲)

مست تیرے جام لب کا باغ میں لالا رہے
بے خودی کا ہاتھ میں اُس کے سدا پیالا رہے
شوق سوں تجھے سرو قد کے سرکشی پایا ہے سرو
سب نہالاں میں سجن اُس کا سدا بالا رہے

* (ن) گبر * شہر † (ن) حسن ‡ بر وزن فع ۴ مقام

تجھہ لٹک چلنے کی کیفیت صنوبر نے سنا
 تو گلاں کی انجھن میں مست و متوالا رہے
 بے نشاھے جس کے دل میں نہیں محبت کی شراب
 شیشہ خالی تھیں مجلس سوں فروالا رہے
 اُن انکھاں اور زلف کا از بسکہ دیکھا ہے طلسم
 شعر تیرا اے ولی یو سحر بنگالا رہے

—: 0 :—

۷

(۳۵۳)

مکتب میں جس کے ہاتھ ادا کی کتاب ہے
 خوبی نہیں آج ہم سبق آفتاب ہے
 ظاہر ہوا ہے مجھ پہ ترے ناز سوں صنم
 رنگیں بہار حسن بہار عتاب ہے
 ناندہ مو ضعیف کیا اُس کے شوق نے
 جس مو کھر کا نام نزاکت مآب ہے
 کیفیت بہار ادا تب سوں ہے عیاں
 وہ مست ناز جب سستی مست شراب ہے
 تیرے نہیں کے عصر میں بے وقر ہے شراب
 مے خافہ تجھہ نگاہ سوں دائم خراب ہے
 دیوان میں ازل کے ملے جب سوں عشق و حسن
 تب سوں نیاز و ناز میں باہم حساب ہے
 پوشیدہ حال عشق رہے کیوں کراے ولی
 غماز تار زلف خم پیچ و قاب ہے

—: 0 :—

عشق میں جس کوں مہارت خوب ہے
 شرب معجون طرے منسوب ہے
 عاشق بے تاب سوں طرز وفا
 جیوں ادا محبوب کی محبوب ہے
 عشق کے مقتدی نے، یوں فتوے دیا
 دیکھنا، خوباں کا درس خوب ہے
 لخت دل پر خط لکھا ہوں یار کوں
 داغ دل مہر سر مکتوب ہے
 غمزہ و ناز و ادائے نازنین
 ظلم ہے طوفان ہے آشوب ہے
 لکھ دیا یوسف غلامی خط تجھے
 گرچہ نور دیدہ یعقوب ہے
 ہر گھڑی پڑھتا ہوں * اشعار ولی
 دل کوں حرے عاشقی مرغوب ہے

—:O:—

جسے اقلیم تنہائی میں انداز قیامت ہے
 جبین حال پر اُس کی سدا رنگ سلامت ہے
 گزر اُس سر و قامت کا ہوا ہے جب سوں مسجد میں
 مودن کی زباں اوپر ہمیشہ لفظ قامت ہے
 مجھ روز قیامت کا رہا نہیں خوف اے واعظ
 خیال قامت رعنا مرے حق میں قیامت ہے

ہوا ہے صورت دیوار زاہد گنج خلوت میں

یہی اُس حسن حیرت بخش کی ظاہر کرامت ہے

ہوا ہے جو جبین فرسا تری معراب ابرو میں

صف عشاق میں اُس کون امامت ہے امامت ہے

سیہ بختی ہرئی جگ میں نصیب عاشق بے دل

یہ تجھ زلف پریشاں کی پریشانی کی شامت ہے

نہ ہو ناصح کی سختی سوں مکدر اے دل شیدا

سدا نقد محبت کا مہک سنگ ملامت ہے

شرت ذاتی ہے تجھ کوں اے گل گلزار معشوقی

تجای مکھ اُپر تیرے سیادت کی علامت ہے

وای جو عشق بازی میں حقیقت سوں نہیں واقف

سنن اُس کا قیامت میں گل باغ ندامت ہے

—:0:—

D

(۳۵۶)

سر و میرا مہر سوں آزاد ہے

شوخ ہے بے درد ہے صیاد ہے

ہاتھ سوں اُس غمزہ خوں خوار کے

داد ہے بے داد ہے فریاد ہے

آب ہووے کیوں کہ دل اُس سرو کا

سخت ہے بے رحم ہے فولاد ہے

عشق میں شیریں بچن کے رات دن

آہ دل پر تیشہ فرہاد ہے

غم نہیں معنوں کوں ہرگز اے ولی

خانہ زنجیر اگر آباد ہے

جس دلربا سوں دل کوں مریے اتحاد ہے
 دیدار اُس کا مری انکھاں کی مراد ہے
 رکھتا ہے ہر میں دلبر رنگوں خیال کوں
 مانفد آرسی کے جو صات اعتقاد ہے
 شاید کہ دام عشق میں تازہ ہوا ہے بند
 وعدے پہ گلرخاں کے جسے اعتقاد ہے
 باقی رہے گا جو رو استم روز حشر لگ
 تجھے زلف کی جفا میں نپت امتداد * ہے
 مقصود دل ہے اُس کا خیال اے ولی مجھے
 جو مجھے زباں کا ورد محض مراد ہے

:O:

ہے بجا عشاق کی خاطر اگر ناشاد ہے
 غمزدہ خون خوار ظالم ہر سر پہ داد ہے
 کیوں نہ ہو فوارۂ خون جوش زن رگ رگ سستی
 ہر نگاہ تیز خوباں نشتر فساد ہے
 ایک گھڑی تجھے ہجر میں اے دل ربا تنہا نہیں
 سونس و دم ساز میری آہ ہے فریاد ہے
 زلف اُس کی + دیکھ کر یوں مجھے آپز ظاہر ہوا
 صید کرنے کوں ہمارے رغبت صیاد ہے
 آسماں اوپر نہ بوجھو چادر اپر سفید
 جا نہاڑ زاہد عزلت نشیں برباد ہے

حرف شیریں اس سستی ہوتے ہیں ہر دم جلوہ گر
 اہل معنی کی زبان کیا تیشہ فرہاد ہے
 سرو کی وارستگی اوپر نظر کر اے ولی
 باوجود خود نہائی کس قدر آزاد ہے

— . 0 . —

۹

(۳۵۹)

نہ بوجھو خود بخود موہن میں آ رہے
 رقیب روسیہ قتلے کی جڑ ہے
 ہراک زلفاں کے دیکھے نہیں اٹکتا
 اٹکتا ہوں جہاں دل کی پکڑ ہے
 کروں پیوں سنگدل کے دل کوں تسخیر
 زبر دستی میں بیجا پر * کا گڑھے
 نہیں بلندار چیرا سر پر اُس کے
 عزیزاں! نوجوانی کی اکڑ ہے
 برستا ہے سجن کے مکھہ اُپر نور
 نکاہوں کی ہراک جانب سوں جھڑ ہے
 عجب تیزی ہے تجھے پلکان میں اے شوخ
 دو عالم اس دودھارے سوں دو ہڑے
 جگت، جوگی ہوا ہے دیکھے تہکوں
 سرج جوگی، فلک جوگی کی مڑ ہے
 کسی کی بات پر رکھنا نہیں گوش
 ہتھیلے ہمت بھرے میں سخت آ رہے

وای تو بحر معنی کا ہے غواص
ہراک مصرع ترا موتی کی لڑ ہے

(۳۶۰)

اُس کے نہیں سوں غمزہ آہو پچھاڑ ہے
اے دل سمجھکے چل کہ اگے مار دھاڑ ہے
تجھہ نہیں کے چمن ملیں کیوں آسکوں میاں*
خاراں کے جھاڑ خنجر مڑگاں کی باز ہے
جن کوں نہیں ہے بوجھ ترے حسن پاک کی
تنگا فزیک تن کے مثال پہاڑ ہے
فرگس کا پھول بن کے کرے سیر دمبدم
جو تجھہ نگاہ مست کا کیفی کراڑ ہے
دل میں رکھا جدہاں سوں وای تجھہ دنقن کی یاد
دازم نہن تدهاں سوں سنے میں دازاڑ ہے

(۳۶۱)

عشق میں صبر و رضا درکار ہے
فکر اسباب وفا در کار ہے
چاک کرتے جامہ صبر و قرار
دلبر رنگیں قبا در کار ہے
ہر صنم تسخیر دل یوں کر کرے
دل ربائی کوں ادا درکار ہے

زلف کون راکر کہ شاہ حسن کون
 سایہ بال ہما درکار ہے
 رکھہ قدم مجھہ دیدہ خوں بار میں
 گر تجھہ رنگ حنا درکار ہے
 دیکھہ اس کی چشم شہلا کون اگر
 تر گس باغ حیا درکار ہے
 عزم اُس کے وصل کا ہے اے وائی
 لیکن اسداں خدا درکار ہے

—: ۵ :—

۷

(۳۶۲)

گلرخاں میں جس کے سر پر چیرہ* زر تارہ
 زیب گلزار ادا وہ سرو خوش رفتار ہے
 چہرہ گلرنگ و زلف موج زن خوبی سنیں
 آیت جنات تجزی تھتھا الانہار ہے
 بسکہ بے درداں ہرے ہیں مجتمع چاروں طرف
 بستہ زلف پری رویاں پہ مارا مار ہے
 زخم دل تھا گرچہ کاری لیکن اس کا غم نہیں
 سبزہ خط دل آرا مرہم زنگار ہے
 کیوں کہ جاوے ہوا ہوس اس کی گلی میں ہو دلیر
 ہر نگاہ تیز اس کی تیر ہے تلوار ہے
 کیوں نہ لیویں زاہداں تجھہ دیکھہ طرز برہمن
 رشتہ اخلاص تیرا رشتہ زنگار ہے

مت نصیحت کر ولی کون اے سخن نا آشنا
ترک کرنا عشق کا دشوار ہے دشوار ہے

(۳۶۳)

بیاباں عاشقان کو ملک اسکندر برابر ہے
ہراک گوہر انچھو کا بخت کے اختر برابر ہے
جنوں کے ملک کے سلطان کون کیا حاجت ہے افسر کی
بگولا سر اُپر مجنوں کے سو افسر برابر ہے
جو گئی حاصل کیا ہے دولت عالی کون سوزش میں
پہپھولا اس دل دریا بہتر گوہر برابر ہے
فنا کر کر جو گئی دنیا کی سہجھا زندگانی کون
اُسے گزران کرنے کون جنگل ہو رکھر برابر ہے
ولی دیوان میں میرے تو دغا دفتر کی حاجت نہیں
کہ مجھ دیواں ہیں ہراک شعر سو دفتر برابر ہے

(۳۶۴)

نہ سہجھو خود بخود دل بے خبر ہے
دگہہ میں اُس پری رو کی اثر ہے
اجھوں لگ مکھہ دکھایا نہیں اپس کا
سجھن مجھہ حال سوں کیا بے خبر ہے
مروت ترک مت کر اے پری رو
محبت میں مروت معتبر ہے
ترے قد کے تماشے کا ہوں طالب
کہ راہ راست بازی بے خطر ہے

تری تعریف کرتے ہیں ملائک

نذا تیری کہاں حد بشر ہے

بیان اہل معنی ہے مطول

اگرچہ حسب ظاہر مختصر ہے

ولی مجھہ رنگ کون دیکھے نظر بھر

اگر وہ دلربا مشتاق زر ہے

—————:0:—————

v

(۳۶۵)

نہ جانوں خط میں تیرے کیا اثر ہے

کہ جس دیکھے سوں دل زیر و زبر ہے

اُسے باریک بین کہتے ہیں عاشق

نظر میں جس کی وہ نازک کھر ہے

نہ ہووے کیوں ہجوم راستبازان

جہاں اُس سرو قاست کا گزر ہے

ہر اک سوں آشنا ہونا ہنر نہیں

پری رخسار سوں ملنا ہنر ہے

نہ پاؤں تجھہ سوں گرسیب ز فخذان

نہال عشق بازی بے ثمر ہے

رہیں گے خاک ہو تیری کلی میں

وفاداری ہماری اس قدر ہے

ولی مجھہ دل کی آتش پر نظر کر

جہنم کی زبان پر العذر ہے

—————:0:—————

مکھہ ترا آفتاب معشر ہے
 نور * اُس کا جہاں میں گھر گھر ہے
 رگ جاں سوں ہوا ہے خون جاری
 یاد تیری پلک کی نشتر ہے
 پھونچتا + ہے دلوں کوں ہر جاگہ
 غم ترا روزی مقدر ہے
مکھہ تیرا بحر حسن ہے جاناں
 زلف پر پیچ موج عنبر ہے
 بات میٹھی ترے لبوں کی صنم
 حسد انگیز شیر و شکر ہے
 قد سوں تیرے کبھو نہ پایا پھل
 حق میں میرے درخت بے بر ہے
 تجھہ بن اے نور بخش محفل دل
 حال مجلس تھام ابتر ہے
 آگ ہٹی ہے بقدر نیزہ بلند
 شمع نہیں آفتاب معشر ہے
 دود آتش کیا ہے سرمہ چشم
 داغ دل دیدہ سہندر † ہے
 صفحہ دل پہ درد کوں لکھنے
 رشتہ آہ تار مسطرہ ہے

+ بر وزن سوچتا

* (ن) سوز-شور

† (ن) آگ کا کیرا

* جیوں آرسی ہوئی ہے عزیز
 خود نہائی جنوں کا جوہر ہے
 سادہ رو ہیں ہمیشہ با عزت
 آب نسدن محیط گوہر ہے
 مجکون پہنچی ہے آرسی سوں یہ بات
 صاف دل وقت کا سکندر ہے
 اے ولی کیا ہے حاجت قاصد
 نامہ میرا پر کبوتر ہے

—————0;—————

۱۵

(۳۶۷)

قبلاً اہل صفا شہشیر ہے
 ہادی مشکل کشا شہشیر ہے
 غازیوں اہل سعادت کیوں نہ ہوں
 سایہ بال ہما شہشیر ہے
 بوالہوس اُس کے اگے کیوں آسکے
 صورت دست قضا شہشیر ہے
 کیوں نہ دشمن کے کرے سینے میں جا
 فاخن شیر خدا شہشیر ہے
 اولاً ریحان و آخر لالہ رنگ
 ظاہر برگ خدا شہشیر ہے
 زندۂ جاوید شہدا + کیوں نہ ہوں
 موجۂ آب بقا شہشیر ہے

سالک راہ فنا کوں دم بدم
 آخرت کی رہنما شہشیر ہے
 صاحب ہمت کوں نت ہے دستگیر
 مرشد حاجت روا شہشیر ہے
 راہ غربت میں کہ مشکل ہے تھام
 ناتوانوں کا عصا شہشیر ہے
 دشمنان کیوں کر سکیں مکر و فریب
 صیقل رنگ و غا شہشیر ہے
 ہے کلید فتح باب مدعا
 ناخن مشکل کشا شہشیر ہے
 کیوں نہ ہووے آبِ سرسوں کا قدم
 جوہر کان حیا شہشیر ہے
 کیوں نہ ہووے قتل عاشقِ دم بدم
 شوخ کی بانکی ادا شہشیر ہے
 جس نے پکڑا گوشۂ آزادگی
 اُس کوں موج بوریا شہشیر ہے
 کعبۂ فتح و ظفر میں اے ولی
 شکل محراب دعا شہشیر ہے

:0:

۵

(۳۶۸)

عاشقان کی قید تیرا حسنِ عالم گیر ہے
 بلبلان کوں بند کرنے * موج گل زنجیر ہے

* (ن) کے واسطے ہر

تجھہ نہیں کی ہے نگاہ راست تیرے بے خطا
 کج ادائی تجھہ بھواں کی جوہر شہشیر ہے
 حسن تیرا عالم علوی سوں دیتا ہے خیر
 یہ دم عیسیٰ کی تیرے لب * منیں تاثیر ہے
 کیا کہے حیراں تری تعریف اے آئینہ رو
 مو بھو تیرا سراپا ناز کی تصویر ہے
 اے ولی کہتے ہیں بلبل سن کے یو رنگیں سخن
 غنچہ گل کے اُپر جیوں بوے گل تقریر ہے

—: 0 :—

۹

(۳۶۹)

تشنہ لب کوں سے کے، گر سینے منیں ناسور ہے
 پنہۂ مینا اُسے جیوں مرہم کافور ہے
 یاد سوں ساقی کے نسدن ہر پلک ہے شاخ تاک
 اشک حسرت اُس اُپر جیوں خوشۂ انگور ہے
 اُس کا دل ہرگز نہ ہو ویراں ازل سوں تا ابد
 جس کا سینہ یاد سوں دلدار کی معہور ہے
 نفس سرکش پر جو کئی پایا ہے یہاں فتح و ظفر
 دار عقلمی کے بہتر الحق کہ وہ منصور ہے
 تجھہ تجلی کے صحیفے کا سرج ہے یک ورق
 عکس تیری زلف کا جگ میں شب دیجور ہے
 جو سیاہی ہور سفیدی سوں ہوا ہے آشنا
 اہل بینش کی نظر میں وہ سدا منظور ہے

جلد رو ہو عشق کی رہ امیں کہ تا پہنچے نزیک
 کاهلی کوں ست دے اے سالک کہ منزل دور ہے *
 خاکساری جس کوں سلطانی ہے اس عالم منیں
 کاسۂ خاک کی اُسے جیوں چینی فغفور ہے
 یار کے دیدار کا طالب ہے موسیٰ ہر زمان
 اے ولی دربار اُس کا اُس کوں کوہ طور ہے

— ۰ —

۷

(۳۷۰)

حسن کا مسند نشیں وہ دلبر مہتاز ہے
 دلبراں کا حسن جس مسند کا پا انداز ہے
 غیر حیرت ہے خبر اُس آئندہ رو کی کیسے
 راز کے پردے میں جس کی خامشی آواز ہے
 اس نزاکت آفریں پر ناز ہے کیا ناز کا
 سر سستی لے پا تلک سب ناز ہے سب ناز ہے
 دل منیں آکر ہوا خلوت نشیں تیرا خیال
 غم ترا سینے میں میرے راز کا ہزار ہے
 وہ اپس کے وقت کا منصور ہے عالم منیں
 صدق سوں تجھ بات میں جو عاشق سرباز ہے
 سوکھکر تجھ غم منیں یہ تن ہوا ہے جیوں رباب
 رگ مری سینے میں میرے جیوں کہ تار ساز ہے

* میر تقی میر نے اپنے تذکرے میں یہ شعر اس طرح

لکھا ہے —

جلد چل تک عشق کی رہ میں کہ تا پہنچے کہیں
 کاهلی کو رہ نہ دے سالک کہ منزل دور ہے

یاد سوں اُس رشک گلزارِ ارم کی اے ولی
رنگ کوں میرے سدا جیوں بولے گل پرواز ہے

—————: 0 :—————

(۳۷۱)

لہریا چیرا صنم کا ہنسکے خوش انداز ہے
دلربائی میں برفگ موج گل مہتاز ہے
موسم خط میں نہ کر فکر اے گل رنگیں ادا
سبزۂ گلزار خوبی کا ہنوز آغاز ہے
رو برو ہونے میں اُس کے حال دل ظاہر ہوا
جاوۂ آئینہ رویاں کشف ہر راز ہے
غیر سوں الفت پکڑنا ہجر میں درکار نہیں
دمہ دم آہ دل بے تاب اگر دمساز ہے
زندگی میں طائر دل کوں خلاصی کیوں کہ ہو
پنجمۂ عشق ستہگر چنگل شہباز ہے
درد مندوں کی نظر سوں اُس کا گردا ہے بجا
جو برفگ طفل اشک عاشقان غماز ہے
زندہ کرنا استخوان کوں گرچہ تھا کارِ مسیح
زندہ کرنا شوق کوں تبھہ ناز کا اعجاز ہے
درد مندوں کوں سدا ہے قولِ مطرب دل نواز
گرمی افسردہ طبعان شعلۂ آواز ہے
بزم کوں رونق دیا ہے جب سوں وہ عالی مقام
رشتہ آہ دل بے تاب تار ساز ہے
دیکھنا آئینہ رو کا امر مشکل نہیں ولی
سد راہ سینہ صافان طالع فاساز ہے

اے ولی یہ مصرع موزوں ہے ہر گل * کا عزیز
قامت رعنا صنم کا سرو باغ ناز ہے

— ۵۵ —

۱۳

(۳۷۲)

مجھ کو حکم نہیں دے راست قدم دل نواز ہے
جس کے ہر ایک قول میں عشرت کا ساز ہے
دھمساں زہرہ رو ہے جو خالی ہے آپ سوں
نے کی صداے خاص سوں واضح یہ راز ہے
کہتے ہیں کھول پردہ شناسان مدعا
جو اوج میں ہوا کے آئے شاہباز ہے
جب سوں رکھا ہوں عشق کی آتش اُپر قدم
تب سوں مٹاں عود مرا دل گداز ہے
اے بوالہوس نہ دل میں رکھہ آہنگ عاشقی
جاں باز عاشقان پہ یہ دروازہ باز ہے
کرنے کوں سیر راہ حجاز و عراق عشق
عشاق پاس ساز و نوا سب نیاز ہے
تو اصل دائرے میں ہے جگ کے، دچے فرع
اوج و حضیض † بیچ توہی یکہ تاز ہے
تیرے خیال میں جو ہوا خشک جیوں رباب
مضرب غم کا ہاتھ اُس اوپر دراز ہے
محراب تجھ بھواں کی عجب ہے مقام خاص
ہر پنچگاہ اُس میں دلوں ‡ کی تہاز ہے

* (ن) دل † پستی ‡ (ن) جس میں دل

سن حرف راست باز کا مت مل رقیب سوں
 ہرچند تیری طبع مخالف نواز ہے
 خار ادلاں کی چشم کی نسبت کے فیض سوں
 سر سے کون اصفہان کے عجب امتیاز ہے
 بولا تجھے صبا نے سر زلف یہ سخن
 تو روز عاشقان کا تو حسن و ناز ہے
 بانگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے ولی
 اس شعر پر بجا ہے اگر معجکوں ناز ہے

:0:

۱۰

(۳۷۳)

زلف موہن کی کہ عنبر بینو ہے
 حسن کے دعوے کی دست آویز ہے
 ہے گل رعنا بہار حسن کا
 ناز تیرا جو نیاز آمیز ہے
 شوق کے مرکب کون راہ عشق میں
 اے سجن تیری نگہ مہمیز ہے
 ہر پلک تیری کہ ہے تیغ فرنگ
 عاشقان کے مارنے کون تیز ہے
 ہاتھ میں میرے نہ سمجھو تم بیاض
 شوخ کے ملنے کی دست آویز ہے
 چاہتا ہوں دل سستی اے نازنین
 جنگ تیری وہ کہ صلح آمیز ہے
 تجھے سخن کے وصف لکھنے میں قلم
 ابر نیساں کی نہن درریز ہے

تجھہ تغافل سوں ہوا ہے رو نہا
گریہ عاشق کہ خوں آمیز ہے

دل مرا اے دلبر شیریں بچن
تجھہ لبیاں کے شوق سوں لبریز ہے
اے ولی لگتا ہے ہر دل کوں عزیز
شعر تیرا بسکہ شوق انگیز ہے

—————:O:—————

۵

(۳۷۴)

ہر نگاہ شوق سرکش دشنہ خوں ریز ہے
تپخ اُس ابرو کی ہر دم مارنے کوں تیز ہے
عشق کے دعوے میں اُس کی بات رکھتی ہے اساس
سنبل زلف پری سوں جس کوں دست آویز ہے
آج گلگشت چمن کا وقت ہے اے نو بہار
بادۂ گلرونگ سوں ہر جام گل لبریز ہے
جب سوں تیری زلف کا سایہ پڑا گلشن میں
تب سستی صحن چمن ہر تھور * سنبل خیز ہے
سادہ رویاں کوں کیا مشتاق اپنے حسن کا
شعر تیرا اے ولی از بسکہ شوق انگیز ہے

—————:O:—————

۵

(۳۷۵)

تحصیل دل کے ہوتے یہ مکھ کتاب بس ہے
دانائے منتخب کوں یہ انتخاب بس ہے

مجھہ حال کا کرے گر آکر سوال دلبر
 تو لاجواب ہونا مجھ کو جواب بس ہے
 تاب کھر سوں تیری بے تاب بسکہ ہوں میں
 مانند زلف خوبان مجھہ پیچ و تاب بس ہے
 جو عشق کے نگر کا ہے صوبہ دار جگ میں
 مجھوں لیلی حسن اُس کا خطاب بس ہے
 جو گئی ولی کے مانند پیتا ہے عشق کی مے
 اُس برہا کے جلے کوں دل کا کہاب بس ہے

—: ۵ :—

۵

(۳۷۶)

عاشق کوں تجھہ درس کا دائم خیال بس ہے
 خاموش ہو کے رہنا اتنا چہ * قال بس ہے
 گر خلق عید خاطر دیکھے ہے ماہ نو کوں
 مجھہ دل کی عید ہوتی ابرو ہلال بس ہے
 گر کانو رو+ کے دلبر+ عالم کوں موہتے ہیں
 مجھہ دل کوں موہ لیتے یہ خط و خال بس ہے
 ہر دل ربا کوں ہر گز دیتا نہیں ہوں دل میں
 دل بستگی کوں میری وہ بے مثال بس ہے
 ہر چند اے ولی ہوں میں غرق بحر عصیاں
 مجھ کوں شفیح معشر حضرت کی آل بس ہے

—: ۵ :—

۱۲

(۳۷۷)

ہم کوں شفیح معشر وہ دین پناہ بس ہے
 شرمندگی ہماری عذر گناہ بس ہے

* (ن) اے شاہ † شہر بنگالہ ‡ (ن) میں لوگاں

خاطر سوں گئی * ہے خواہش اسبابِ فیہوی کی
 ہمت برہ کی رہ میں سبھہ زان راہ بس ہے
 جو صاف دل نہیں اُن کو درکار نہیں ہے زینت
 جیوں آرسی، تہد کی سر پر کلاہ بس ہے
 اسبابِ جنگ رکھنا درکار نہیں ہے ہم کوں
 دشمن کے مارنے کوں اک تیر آہ بس ہے
 نہیں آرزو کہ بیٹھوں مسند پہ سلطنت کی
 تیری گلی میں آنا، یہ دستگاہ بس ہے
 درکار نہیں ہے مسجدِ سجدے کوں عاشقان کے
 معرابِ تجھہ بھواں کی اے قبلہ گاہ بس ہے
 مت تیر اور کہاں کی کر فکر اے خوش ابرو
 عاشق کے مارنے کوں سیدھی نگاہ بس ہے
 تجھہ عشق کے جلے کوں کیا کام چاندنی سوں
 تجھہ حسن کا تھا شا اے رشک ماہ بس ہے
 بے جا ہے باد شاہی ہر خوب رو کوں دینا
 خوبی کے تخت اور پر اک باد شاہ بس ہے
 دل لے گیا ہمارا جاو سون وہ پری رو
 دیوانگی ہماری اس پر گواہ بس ہے
 درکار نہیں کہدیکھوں ہر اک ادا کوں تیری
 تجھہ چال کا تھا شا آے کچ کلاہ بس ہے
 غم نہیں اگر رقیباں آے ہیں چل ولی پر
 اے دوست تجھہ کرم کی معکوں پناہ بس ہے

— . 0 . —

آج ہر گل نور کی فانوس ہے
 کوہ و صحرا صورت طاؤس ہے
 گردنہ نکالے سیر کون وہ نو بہار
 ظلم ہے فریاد ہے افسوس ہے
 اے صنم تیرے دھن کے شوق سوں
 ہر کلی میں نغمہ ناقوس ہے
 نور سوں تجھ یاد کی اے شمعِ روز
 پردہ دل پردہ فانوس ہے
 دیکھ کر اُس کی ادا و ناز کون
 ہر پری کون خواہش پا بوس ہے
 دل نہ دے دوجے کون غافل بوجھ اے
 کم نگاہی شوخ کی جاسوس ہے
 دیکھنے سوں سیر فہیں ہوتا ولی
 مدعا اُس کا کنار و بوس ہے

—:0:—

سرو میرا جب سستی گل پوش ہے
 ہر طرت سوں بلبلان کا جوش ہے
 اے سجن یک بات ہے لیکن اُسے
 بوجھتا ہے وہ کہ جس کون ہوش ہے
 گول پگھڑی کے نہ پھر ہرگز تو گرد
 گول پگھڑی حسن کا سر پوش ہے

دیکھتا تجھ قد کا اے نازک کمر
 باعث خیمازۂ آغوش ہے
 اب خلاصی عشق سوں ممکن نہیں
 دام دل، زلف و دامن پوش ہے
 کہوں نہ ہو امید کا روشن چراغ
 شمع محفل ساقی سے فوش ہے
 ہر سخن تیرا لطافت سوں ولی
 مثل گوہر زینت ہر گوش ہے

— : ۵ : —

۵

(۳۸۰)

دل طلبگار ناز پہوش ہے
 اطف اُس کا اگرچہ دل کش ہے
 مجھے سوں کیوں کر ملے گا حیراں ہوں
 شوخ ہے بے وفا ہے سرکش ہے
 کیا تری زلف، کیا ترے ابرو
 ہر طرف سوں مجھے کشاکش ہے
 تجھے بن اے داغ بخش سینۂ و دل
 چمن لالہ دشت آتش بھے
 اے ولی تجربے سوں پایا ہوں
 شعلۂ آہ شوق بے غش ہے

— : ۵ : —

۱۱

(۳۸۱)

ہر طرف ہنگامۂ اجلات ہے
 مت کسو سوں مل اگر اشارت ہے

ہر سحر تجھ نعمت دیدار کی
 آرسی کون اشتہائے صاف ہے
 نہیں شفق ہر شام تیرے خواب کون
 پنچہ غریبہ مہمل باغ ہے

نقد دل درجے کون دینا تجھ بغیر
 حق شناساں کے نزک اسرار ہے
 کیا کونوں تفسیر غم ہر اشک چشم *
 راز کے قرآن کا کشات ہے

مست جام عشق کون کچھ غم نہیں
 خاطر ناصح اگر بنا صاف ہے
 وسوسے سوں دل کے مت کر قلب زور
 سینہ صافاں کی نظر صراف ہے

جب سوں وہ آتا ہے ہمراہ رقیب
 درد مندوں کا مکاں اعراں ہے
 رحم کرتا نہیں ہمارے حال پر
 شوخ ہے سرکش ہے بے انصاف ہے

صورت نارستہ خطا ہے جلوہ گر
 اس قدر چہرہ صنم کا صاف ہے
 اے ولی تعریف اُس کی کیا کروں
 ہر طرح مستغنی ازہ اوصاف ہے

— : ۰ : —

ہر چند کہ اُس آہرے وحشی میں بھڑک ہے
 بے تاب کے دل لینے کوں لیکن ندھڑک ہے
 عشاق پہ تجھہ چشم ستہکار کا پھرنا
 تروار کی اوجھڑ ہے یا کتے کی سرک ہے
 گرمی سوں تری طبع کی درتے ہیں سپہ بخت
 غصے سوں کڑکنا ترا بجلی کی کڑک ہے
 پیری طرت انکھیاں کوں کہاں تاب کہ دیکھیں
 سورج سوں زیادہ ترے جامے کی بھڑک ہے
 کڑے کوں ولی عاشق بے تاب کوں زخمی
 وہ ظالم بے رحم فیت ہی ندھڑک ہے

— ۵ —

اے دوست تیری یاد میں دل کوں کہاں ہے
 نقش مراد آئینہ تیرا خیال ہے
 ہے راستی سوں قد کوں ترے رقبہ بلند
 جنت میں اُس کے عشق سوں طوبیٰ نہاں ہے
 حاجت نہیں ہے شمع کی اُس انجمن منیں
 جس انجمن میں شمع سجین کا جہاں ہے
 آ اے مہ دو ہفتہ سرے پاس ایک روز
 ہر آن تجھہ فراق کی سینے پہ سال ہے
 ہم سایہ بتاں نے کیا قد مرا درقا
 اس مدعا پہ طرہ خہدار دال ہے

زاہد کوں مثل دائۃ تسبیح ایک آن

کوچے سستی ریا سوں* نکلتا محال ہے

لازم ہے درس یار کی تحصیل رات دن

ہر مدرسے کے بیچ ابھی قیل و قال ہے

جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

بے تاب جی پہ میرے عجب وجد و حال ہے

اے عاشقان کی عید تامل سوں کر نظر

تیری بھوان کی یاد میں تین جیوں ہلال ہے

گل سوا زبان حال سوں کہتا ہے یہ بچن

غذیے کوں تجھے دھن سوں سدا انفعال ہے

روے زمیں کا خال ہے زینت میں اے صنم

تیرا جو مثل نقش قدم پائمال ہے

تیری نین کی یاد میں جن نے سفر کیا

اُس کے سفر کی راہ نگاہ غزال ہے

باڈگ بلند بات یہ کہتا ہوں اے سجن

کعبے میں تجھے جہاں کے تل جیوں ہلال ہے

خاموش گر رہا ہے ولی تو عجب نہیں

غوام کا ہمیشہ خہوشی کہاں ہے

—; 0 :—

v

(۳۸۴)

حسن تیرا سرج پہ فاضل ہے

مکھہ ترا رشک ماہ کامل ہے

† (ن) گلشن

* (ن) کے

حسن کے درس میں لیا جو سبق
 سمجھہ نزل فاضل و مکمل ہے
 رات دن تجھہ جمال روشن کوں
 فضل پروردگار شامل ہے
 جس کوں تجھہ حسن کی نہیں ہے خبر
 بے گماں وہ جہاں میں غافل ہے
 زادِ دل سوں جو بغل میں لیا
 عشق کے پنتھہ میں وہ عاقل ہے
 عشق کی راہ کے مسافر کوں
 ہر قدم تجھہ گلی میں منزل ہے
 اے ولی طرز عشق آسان نہیں
 آزمایا ہوں میں کہ مشکل ہے

—; 0 ;—

v

(۳۸۵)

نشہ بخش عاشقاں وہ ساقی گلفام ہے
 جس کی آنکھیاں کا تصور بے خودی کا جام ہے
 کھولنا زلفاں کا کچھہ درکار نہیں اے خوش ادا
 یک نگاہ ناز تیری دو جہاں کا دام ہے
 آفتاب آقا ہے معمر ہو کے تجھہ کوچے طرب
 صبح صادق اُس کے نور میں جامۂ احرام ہے
 دل کوں جمعیت ہے جب جاتا ہے دنبال صنم
 آرسی کے ساتھ میں سیہاب کوں آرام ہے
 مت قدم رکھہ اُس طرب اے زاہد خلوت نشین
 غمزہ خونخوار اُس کا دشمن اسلام ہے

جس صدم کی سرکشی کا جگ میں ہے صدمت * بلند
شکر حق وہ کافر بدکیش میرا رام ہے
اے ولی کیوں خشک مغزی کا نہیں کرتا علاج
یاد اُن آنکھیاں کی تجھ کوں روغن بادام ہے

—: 0:—

(۳۸۶)

اُس سرو خوش ادا کوں ہمارا سلام ہے
اُس یار بے وفا کوں ہمارا سلام ہے
لیتا نہیں سلام ہمارا حجاب سوں
اُس صاحب حیا کوں ہمارا سلام ہے
اُس باج دل میں میرے نہیں اور مدعا †
اُس دل کے مدعا کوں ہمارا سلام ہے
فاز و ادا سوں دل کوں مرے مبتلا کیا
اُس فزنیں پیا کوں ہمارا سلام ہے
آرام جان و دل ہے ولی جس کا دیکھنا
اُس جان دلربا کوں ہمارا سلام ہے

—: 0:—

(۳۸۷)

اُس شاہ نواز خطاں کوں ہمارا سلام ہے
جس کے نگین لب کا دو عالم غلام ‡ ہے
سرشار انبساط ہے اُس انجمن منین
جس کوں خیال تیری افکتاں کا مدام ہے

* (ن) شہرت † (ن) اُس باج دل میں میرے دو جانہیں ہے مدعا
‡ (ن) میں نام

جس سرزمین میں تیری بھواں کا بیاں کروں
 خوبی ہلال چرخ کی وہاں فاتحانہ ہے
 جب لگ ہے تجھے گلی میں رقیب سیاہ رو
 تمپ لگ ہمارے حق میں ہر اک صبح شام ہے
 تنہا فہ ہند عشق میں تیری ہوا ولی
 یہ زلف حلقہ دار دو عالم کا دام ہے

—:O:—

(۳۸۸)

ترا مجنوں ہوں صغیرا کی قسم ہے
 طالب میں ہوں تہنا کی قسم ہے
 سراپا نر ہے تو اے پری رو
 مجھے تیرے سراپا کی قسم ہے
 دیا حق حسن بالا دست تجھ کوں
 مجھے تجھے سرو بالا کی قسم ہے
 کیا تجھے زلف نے جگ کوں دوانا
 تری زلفاں کے سودا کی قسم ہے
 دو رنگی ترک کر یک رنگ ہو * مل
 تجھے تجھے قد زعنا کی قسم ہے
 کیا تجھے عشق نے عالم کوں مجنوں
 مجھے تجھے رشک لیلیٰ کی قسم ہے
 ولی مشتاق ہے تیری نگہ کا
 مجھے تجھے چشم شہلا کی قسم ہے

—:O:—

صنم میرا نیت روشن بیاں ہے
 برنگ شعلہ سر تا پا زباں ہے
 نظر کرنے میں دل اُس کا لیا ہوں
 کہند گل نگاہ بلبلاں ہے
 بچا ہے کر وہ سرو گلشن ناز
 ہماری راستی پر مہرباں ہے
 وفا کر حسن پر مغرور مت ہو
 وفاداری بہار بے خزاں ہے
 صنم مجھے دیدہ و دل میں گزر کر
 ہوا ہے باغ ہے آب رواں ہے
 ہوا تیر سلامت کا نشانہ
 نظر میں جس کی وہ ابرو کہاں ہے
 ولی اُس کی جفا سوں خوف مت کر
 جفا کرنا وفا کا امتحان ہے

—:0:—

یو تل زنگی و خطِ مشک ختن ہے
 سخن مصری و لب کانِ یمن ہے
 مرے پر * کہینچتے ہیں تیغِ ہندی
 ترے ابرو کہ چیں جن کا وطن ہے
 ہوے ہیں دنگ تصویرِ فرنگ † دیکھ
 تری صورت کہ یہ رشک و من † ہے

دسے تیرے نہیں میں کا نور و دیس

تری باتاں میں بنگالے کا فن ہے

تیرے لب میں دسے لعل بدخشاں

سخن تیرا ہر اک در عدن ہے

تری یہ زلف ہے شام غریباں

جبیں تیری مجھے صبح وطن ہے

// ولی ایران و توران میں ہے مشہور //
// اگر چہ شاعر ملک دکن ہے //

—: ۰ :—

۹

(۳۹۱)

شکار انداز دل وہ منہرن ہے

لقب جس شوخ کا جادو فین ہے

ہوا ہے جو شہید لالہ رویاں

برنگ داغ دل خونیں کفن ہے

نہیں درکار گلگشت چمن زار

بہار عاشقان وہ گلبدن ہے

کرے گی سنگدل کے دل میں جانفش

صدائے بے دلاں فرہاد فن ہے

بجا ہے اُس کوں کہنا خسرو وقت

نظر میں جس کی وہ شریں بچیں * ہے

ترا قداے بہار گلشن ناز

مثال سرو زیب صد چمن ہے

خودی سوں اولاً خالی ہو، اے دل

اگر اُس شمع روشن کی لگن ہے

غلام و فدوی درگاہ احمد

سدا اُس کی زباں پر یہ بچن ہے

ہوا جو خادم شاہ ولایت

ولی ہے والی ملک سخن ہے

—————: 0 :—————

۱۱

(۳۹۲)

عارفان پر ہمیشہ روشن ہے

کہ فن عاشقی عجب فن ہے

* دشمن دیں کا دیں دشمن ہے

راہزن کا چراغ روشن ہے

کیوں نہ ہو مظهر تجلی یار

کہ دل صاف مثل درین ہے

عشق بازاں ہیں تجھ گلی میں مقیم

بلبلان کا مقام گلشن ہے

سفر عشق کیوں نہ ہو مشکل

غمزہ چشم یار رہزن ہے

بارست دے رقیب کوں اے یار

دوستان کا ' رقیب ' دشمن ہے

تنگ چشمی ہے راہ بے بصری

گرچہ مقدار چشم سوزن ہے

معجکوں روشن دلاں نے دی ہے خبر
 کہ سخن کا چراغ روشن ہے
 گھیر رکھتا ہے دل کوں جامۂ تنگ
 جگ منیں دور دور دامن ہے
 عشق میں شمع رویم جلتا ہوں
 حال میرا سبھوں پہ روشن ہے
 اے ولی تیغ غم سوں خوت نہیں
 خاکساری بدن پہ جوشن ہے

—: ۰ :—

۱۰

(۳۹۳)

تیرے لب پر جو خط عنبریں ہے
 خط یاقوت سوں نقش نگین ہے
 چمن آراے باغ خوش ادائی
 فہال قد سر و گل جبیں ہے
 کہو زاہد سوں جاوے اُس گلی میں
 اگر مشتاق فردوس بریں ہے
 نہ آوے گی کدھی لکھنے میں ہرگز
 مصور یو اداے نازنین ہے
 ہمیشہ دیکھتی ہے تہجہ کھر کوں
 نگہ میری سدا باریک بین ہے
 مرے حق میں عنایت نامۂ یار
 مثال شہر روح الامیں ہے
 کرے ایک آن میں جگ کوں دوانہ
 نگہ تیری کہ جادو آفریں ہے

نہیں گل برگ گلشن میں اے لالہ
 ترے گلگوں کا یو داسان زیں ہے
 سویدا کی نہط جاوے نہ ہرگز
 خیال اُس خال کا جو دل نشیں ہے
 ولی جن نے سنا میرے سخن کوں
 زباں پر اُس کے ذکر آفریں ہے

—: ۵ :—

۷

(۳۹۴)

ہر ایک سوں متواضع ہو سروری یہ ہے
 سنبھال کشتی دل کوں قلندری یہ ہے
 نکال خاطر فاطر سوں جام جم کا خیال *
 صفا کر آئینہ دل سکندری یہ ہے
 تو جان بوجھ، اجانا ہوا سو میں بوجھا
 کہ زندگی منیں مقصود زر گری یہ ہے
 خیال یار کوں رکھ اپنے دل میں محکم کر
 کہ عاشقان کے فزک شیشہ پری یہ ہے
 بسا عزیز ہیں تجھے مکھ کے آفتاب پرست
 تو جلوہ گر ہو کہ اب ذرہ پروری یہ ہے
 تک اک نقاب اُٹھا کر اپس کا منہ دکھلا
 کہ دلریاں کے فزک حق دلبری یہ ہے
 بسا دل سوں اپس کے تو یاد خاقانی
 ولی کوں دیکھ کہ اب رشک انوری یہ ہے

—: ۵ :—

نکل اے دایرِ با گھر سوں کہ وقت بے حجابی ہے
 چہن میں چل بہارِ نسترن ہے مہتابی ہے
 کسی کی بات سنتا نہیں کسی پر رحم کرتا نہیں
 ہتھیلا ہے ستہگر ہے جفا جو ہے شرابی ہے
 گیا ہے جب سوں وہ گلو چہن میں مے کشی کرتے
 ہر اک گل صورتِ ساغر ہر اک غنچہ گلابی ہے
 مرے پیتم کے ابرو پر یہ مشکیں خال ہے دلکش
 ویا اُستاد کے نقطے کی بیتِ افتخاری ہے
 گلی میں اُس ستہگر کی نہ جا اے دل نہ جا اے دل
 کہ جاں بازی میں آفت ہے قیامت ہے خرابی ہے
 کسے طاقت ہے انکھیاں کھول کر دیکھے تری جانب
 جہاک تجھ حسنِ روشن کی شعاعِ افتخاری ہے
 تہمارے اے سبجِ مدت سوں فدوی ہیں دعا گو ہیں
 ہن سوں بے حسابی بات کرنا بے حسابی ہے
 وفاداری بہارِ گلشنِ خوبی ہے اے گلو
 نہ بوجھو سرسری ہرگز سخنِ سیرا کتابی ہے
 بہارِ عاشقی کوں تازہ کرنا اے گل رعنا
 تلطف ہے مدارا ہے کرم ہے بے عتابی ہے
 ولی پایا رباعی چار ابرو کا تصور کو
 تخلص چشمِ گریاں کا بجا ہے گر سحابی ہے

(۳۹۶)

مفاسی سب بہار کھوتی ہے
 مرد * کا اعتبار کھوتی ہے
 کیوں کہ حاصل ہو مجھ کوں جہیت
 زلف تیری قران کھوتی ہے
 ہر سحر شوخ کی نگہ کی شراب
 مجھہ انکھاں کا خہار کھوتی ہے
 کیوں کہ ملنا صنم کا ترک کروں
 دلبری اختیار کھوتی ہے
 اے ولی آب اُس پری † رو کی
 میرے دل کا غبار کھوتی ہے

—:0:—

(۳۹۷)

دل کوں تجھہ باج بے قراری ہے
 چشم کا کام اشک باری ہے
 شب فرقت میں مونس و ہمد
 بے قراری و † آہ و زاری ہے
 اے عزیزاں مجھہ نہیں برداشت
 سنگ دل کا فراق بھاری ہے
 فیض سوں تجھہ فراق کے ساجن
 چشم گریاں کا کام جاری ہے

* (ن) حسن - عشق † (ن) کے چہرے کی

† (ن) بے قراروں کو

فوقیت لے کیا ہوں بلبل سوں
 گرچہ وہ منصب * ہزاری ہے
 عشق بازی کے حق منیں، قاتل
 ہرنگہ خنجر و کٹاری ہے
 آتش ہجر لا لہ روسوں ولی
 داغ سینے میں یاد گاری ہے
 —:O:—

۵

(۳۹۸)

تجھ بنا مجھکوں بے قراری ہے
 میری آنکھیاں سوں اشک جاری ہے
 کیوں نہ ہو چاک چاک میرا دل
 شوخ کے ہاتھ میں کٹاری ہے
 یک نگہ سوں کیا ہے مست مجھ
 اُس کی آنکھیاں میں کیا خہاری ہے
 تیرے ابرو نے مجھکوں قتل کیا
 کیا بلا اُس میں آبداری ہے
 اب ولی نے یہ تیری صورت حسن
 صفحہ دل اُپر اُتاری ہے
 —:O:—

۷

(۳۹۹)

عشق بے تاب جاں گدازی ہے
 حسن مشتاق دل نوازی ہے

اشک خونیں سوں جو کیا ہے وضو
 مذہب عشق میں نہازی ہے
 جو ہوا راز عشق سوں آگا
 وہ زمانے کا فخر رازی ہے
 پاک بازاں سوں یوں ہوا معلوم
 عشق مضمون پاکبازی ہے
 جا کے پہنچی ہے حد ظلمت کوں
 بس کہ تجھ زلف میں درازی ہے
 تجرے سوں ہوا مجھے ظاہر
 ناز مفہوم ہے فیازی ہے
 اے ولی عشق ظاہری کا سبب
 جاوے شاہد معجازی ہے

—:O:—

۲۹

(۴۰۰)

کوچہ یار عین کاسی ہے
 جوگی دل وہاں کا باسی ہے
 پی کے پیراں کی اُداسی سوں
 دل بھی پیراگی و اُداسی* ہے
 اے صنم تجھ جبین اُپر یہ خال
 ہندوے ہر دوار باسی ہے
 زلف تیری ہے موج جہنا کی
 پاس تل اُس کے جیوں سناسی ہے

گھر ترا ہے یہ رشک دیول چیں
 اس میں مدت سوں دل اُپاسی ہے
 یہ سپہ زلف تبھہ زنجداں پر
 ناگنی جیوں کنوئیں پہ پیاسی ہے
 طاس خورشید غرق ہے جب سوں
 ہر میں تپوے لباس طاسی ہے
 جس کی گفتار میں نہیں ہے مزا
 سخن اُس کا طعام باسی ہے
 اے ولی جو لباس تن پہ رکھا
 عاشقان کے نرک لباسی ہے

—:O:—

۵

(۳۰۱)

ترا مکھہ مشرقی - حسن انوری - جلوہ جہالی ہے
 نین جامی - جبین فردوسی - و ابرو ہلالی ہے
 ریاضی فہم و گلشن طبع و دانا دل - علی فطرت
 زبان تیری فصیحی و سخن تیرا زلالی ہے
 نگہ میں فیضی و قدسی سرشت طالب و شیدا
 کمال بدر دل اہلی و انکھیاں سو غزالی ہے
 تو ہی ہے خسرو روشن ضمیر و صائب و شوکت
 ترے ابرو یہ مجھ بیدل کوں طغرائے وصالی ہے
 ولی تبھہ قد و ابرو کا ہوا ہے شوقی و مائل
 تو ہر اک بیت عالی اور ہر اک مصرع خیالی ہے

—:O:—

نہ پوچھو خرد بخود اس شوخ میں صاحب کمالی ہے
 نکاح پاکبازان حسن کے گلشن کا مالی ہے
 نہ جانوں کیا بلا لاوے گی اُس کے کان سوں لگ کر
 بلاے جان مشتاقان کہ جس کا قانون ہالی ہے
سدا اُس سو کھر کا وصف آتا ہے زبان اوپر
 عزیزان طبع میں میری عجب نازک خیالی ہے
 زبان پر قہریاں کی یہ سخن جاری ہے گلشن میں
 کہ عشق سرو قد رکھتا ہے جس کا فکر عالی ہے
 ہمیشہ جیوں صنوبر، راستبازان وجد کرتے ہیں
 مگر قد پری رو مصرع برجستہ حالی ہے
 صیاں ہے شان بیت عبہری تجھ چشم جادو سوں
 کرشمہ تجھ بھواں میں معنی بیت ہلالی ہے
 کہا اُس شکریں گفتار نے میرا سخن سن کر
 کہ طوطی کی زبان اوپر عجب شیریں مقالی ہے
 نہ جانوں کس پری رو کا گزر ہے آج مجلس میں
 کہ حیرت سوں ہر اک گل رو برگ نقش قالی ہے
 ولی وہ سرو قامت ہے بہار گلشن خوبی
 نہ رہنا اُس کی صحبت میں نیت بے اعتدالی ہے

باغ ارم سوں بہتر سوہن تری گلی ہے
 ساکن تری گلی کا ہر آن میں ولی ہے

تجھہ عشق کی سدا سوں لبریز ہوں سراپا
 ہر استخوان میں، میری آواز بانسی ہے
 بولے ہیں اہل دل سب یہ بات تہہ دلی سوں
 عارت کا دل بغل میں قرآن ہیکلی ہے
 تجھہ مکھہ پہ گرچہ نر خط باریک ہے و لیکن
 انکھیاں کوں نر دینے جیوں قطعہ جلی ہے
 اسہد ہے کہ ہووے مجھہ درد سر کا درماں
 جامے کا رنگ تیرا اے شوخ صندلی ہے
 یکبار دل جلے کوں تھیرا کدھی نہ دیکھا
 تیری نگاہ ظالم مافند بیجالی ہے
 آتا نہیں ہے تجھہ بن اک آن خواب راحت
 تکیہ مرے سرہانے ہر چند مٹھالی ہے
 ہرگز ترے دھن میں نہیں رنگ و بو سخن کا
 گویا دھن یہ تیرا تصویر کی کلی ہے
 مجھوں کہا سخن نے لاؤں گا بند گنی میں
 زمرے میں شاعراں کے ہر چند تو ولی ہے

—:0:—

۹

(۲۰۳)

قد میں تیرے وہ خوش خرامی ہے
 جس سوں تجھہ ناز کی تھامی ہے
 گرچہ سب خرب رو ہیں خرب دلے
 سرو میرا سیہوں میں نامی ہے
 ہر پلک تیری اے نگہ بد مست
 نشہ بخشی میں شعر جامی ہے

آتش شوق زلف سوں تیری

دل عاشق کباب شامی ہے

سرو کڑوں با وجود آزادی

تجھہ سستی دعویٰ غلامی ہے

جو بندھا تجھہ نگین لب سوں دل

اُس کوں عالم میں نیک نامی ہے

آتش عشق سوں نکل چلنا

عشق بازوں کے حق میں خامی ہے

تب کا مشتاق جی ہے لچھہ سوں*

کشن سوں جب کہ رام راسی ہے

اے ولی اُس کی بیت ابرو میں

معنی نسخۂ حسامی ہے

—:0:—

۹

(۴۰۵)

گرچہ طناز یار جانی ہے

مایۂ عیش جاودانی ہے

یاد گرتی ہے خط کوں زلف صنم

کام ہندو کا بید خوانی ہے

تجھہ سوں ہرگز جدا نہوں اے جاں

جب تلک مجھہ میں زندگانی ہے

آشنا تو نہاں سوں ہونا

ڈو—رہ گاشن جوانی ہے

دل میں آیا ہے جب سوں سر و رواں
 تب سوں منجھہ شعر میں روانی ہے
 اے سکندر نہ تھوند آب حیات
 چشمہ خضر خوش بیانی ہے
 وقت مرنے کے بولتا ہے پتنگ
 کہ محبت رفیق جانی ہے
 گر چہ پابند لفظ ہوں لیکن
 دل مرا عاشق معافی ہے
 اے ولی فکر صاف صاحب دل
 گوہر بھر نکتہ دانی ہے

—: ۰ :—

۹

(۳۰۶)

مویہو میں تجھہ غم سوں، ضعف و ناتوانی ہے
 تک کرم کرو ساچن، وقت مہربانی ہے
 دیکھئے سوں خوباں کے، منع مت کراے زاہد
 موسم بزرگی نہیں، عالم جوانی ہے
 جیو یاد کرتا ہے، ذو بہار کے خط کوں *
 رات دن برہمن کا، کام بید خوانی ہے
 کفج غم میں تہا نہیں عاشق بلا افگیز
 کہ + شب جدائی میں، آہ یار جانی ہے

* (ن) حق کی یاد کرتا ہے، نو بہار خط کو دیکھ
 ۱ کاف کا ایسا اشباع اہل فارس کے کلام میں بکثرت پایا
 جاتا ہے، متقدمین اردو اور خصوصاً ولی کا یہ استعمال قابل
 تعجب نہیں —

یک سخن تیرے لب سوں، اے مسیح روح افزا
 حق میں جاں نثاروں کے، آب زندگانی ہے
 تجھ سوں ہم نشین ہونا، اے گل بہار دل
 وجہ شادمانی ہے، عیش جاودانی ہے
 نام اُس دو رنگے کا، کیوں نہ ہو گل رعنا
 چہرہ ارغوانی ہے، جامہ زعفرانی ہے
 جب سوں نو خط گلرو، جلوہ گر ہے گلشن میں
 سبزہ کھربائی ہے، رنگ گل خزانی ہے
 سادہ رو جہاں کے سب گوش رکھتے سنتے ہیں
 اے ولی سخن تیرا، گوہر معانی ہے

—————:0:—————

(۲۰۷)

تجھ کوں خوباں میں بادشاہی ہے
 سر اُپر سایۂ الہی ہے
 باعث دلربائی عــــاشق
 خوش نگاہوں میں خوش نگاہی ہے
 کم نکلنے میں اُس پری رو کے
 عشق بازار کی خیر خواہی ہے
 جگ میں تیری بھواں کی شہرت سوں
 کشتی عاشقان تباہی ہے
 قتل عشاق پر باندھی ہے کمر
 غمزدہ تیغ زن سپاہی ہے
 شاہ خوباں کے رخ پہ سبزہ خط
 حسن کی فوج کی سپاہی ہے

کیوں نہ ہو عشق باز خسرو وقت
عشق کا داغ چتر شاہی ہے

نو خطاں کی طرت نہ جا زاہد
زہد و تقویٰ کی وہاں منہاں ہے
عشق بازاں میں ہے ولی ثابت
طالب دلرخاں کماہی ہے

—: ۵ :—

۷

(۸۰+۳)

ست تصور کرو مجھہ دل کوں کہ ہرجائی ہے
چمن حسن پری رو کا تہاشائی ہے
گلرخاں کیوں نہ کہیں تجکوں سکندر طالع
جلوۂ گر بر میں ترے جامۂ دارائی ہے
یاد کرتا ہے سدا مصرع زنجیر جنوں
دل بے تاب کہ تجھہ زلف کا سودائی ہے
چشم خوں بار کوں رونے سے نہیں ہرگز غم
خط شب رنگ ترا سرمۂ بینائی ہے
دیکھ کر اُس کوں ہوے سرو و صنوبر پابند
اس قدر قد میں ترے جلوۂ رعنائی ہے

شیخ ست گھر سوں نکل آج کہ خوباں کے حضور

گول دستار تری باعث رسوائی ہے

اے ولی رہنے کوں دنیا میں مقام عاشق

کوچۂ یار ہے یا گوشۂ تنہائی ہے

—: ۵ :—

جب کیا رات کوں تجھے زلف نے بے تاب مجھے
 تب پریشانی میں جیوں کا دسا خواب مجھے
 تیرے غم کے خیالوں میں پھنسا جب سستی دل
 عشق نے بھر میں غم کے کیا گرداب مجھے
 مضطرب عشق سوں ہوں مجھ کوں ملامت نہ کرو
 تپش دل نے کیا رعشہ سینہاب مجھے
 جب کیا چاہ تیرے چاہ زرخداں کا یہ دل
 چرخ گرداں نے دیا گردش دولاب مجھے
 خم ہوا قوس قزح اُس کا خم ابرو دیکھ
 جن نے دیوار میں غم کے کیا گرداب مجھے
 چمن امید کا گرمی سوں گنہ کی جو سکھا
 ابر رحمت نے کیا فیض سوں شیراب مجھے
 جم کے رتبے سوں ولی مرتبہ اوپر ہے اگر
 جام میں دل کے میسر ہوئے ناب مجھے

سر خوشی حاصل ہوئی ہے آج گوناگوں مجھے
 سبزی خط نے دیا ہے نشہ افیون مجھے
 کشتہ منت نہیں میناے نرگس کا بے ہی
 ہے خیال چشم خوباں بادۂ گلگون مجھے
 لالہ و گل مجھ سوں لے جاتے ہیں رنگ و بوے درد
 گلرخاں کے عشق نے جب سوں کیا ہے خوں مجھے

ہوش کھو نا عاشق بے دل کا کچھ مشکل نہیں
 نام لے اُس رشک لیلیٰ کا کرو معجنوں مجھے
 کیوں نہ ہووے آہ میری ہمسر سر و بلند
 یاد آیا ہے عزیزاں وہ قد موزون مجھے
 کثرت اسباب دل لینے کوں کچھہ درکار نہیں
 یک نگاہ لطف سوں کراے صنم مقتوں مجھے
 آبرو کی کس سوں راکھوں جگ منیں چشم طمع*
 ہر کھڑی کرتے ہیں رسوا دیدہ پر خون مجھے
 کیا ہوا گر عقل دور اندیش کی سنتا ہوں بات
 ہوش سوں کھوے گا آخر وہ لب مے کوں مجھے
 اے ولی رکھہ دل میں آوے وہ صنم آہنگ شوق
 نغمہ عشاق کا آوے اگر قانون مجھے

—:0:—

کیوں نہ حاصل ہو رم آہو مجھے
 اُس کی انکھیاں نے کیا جادو مجھے
 رات آنے کہے پھر آیا نہیں
 پیچ دیتا ہے وہ مشکیں مو مجھے
 اے عزیزاں کیا کروں ، اخلاص کی
 پہونچتی نہیں گلبدن سوں بو مجھے
 کیوں کہ بیٹھوں گوشہ آرام میں
 کھنیچتا ہے وہ کہاں ابرو مجھے

بلبل نالوں ہوا ہوں درد سوں
 جب نظر آیا ہے وہ گلرو مجھے
 شوخی چشم پری کا رنگ ہوں
 حیرت افزا ہے رم آہو مجھے
 دھیان میں بستا ہے وہ خرشید رو
 گرمی غم سوں ہوئی ہے خو مجھے
 اے ولی ہے جگ میں معراب دعا
 قبلہ رو کا ہر خم ابرو مجھے

(۳۱۲)

تجھے نگاہ مست سوں حاصل ہے مد ہوشی مجھے
 تجھے لب خاموش نے بخشی ہے خاموشی مجھے
 غیر سوں خالی کیا ہوں دل کوں اپنے جیوں حباب
 تجھے نگہ نے جب سوں بخشی خافہ بردوشی مجھے
 جام میں روشن ہے جم کی سلطنت کا سب حساب
 عیش سلطان نے دیا فیض قدح نوشی مجھے
 تجھے کھر کی قاب پر طقت رہائی ختم ہے
 جس نزاکت نے دیا میل ہم آغوشی مجھے
 اے ولی از بسکہ اُس کی یاد میں ہے معبود دل
 غیر کے خطرے سوں نسدن ہے فراموشی مجھے

(۳۱۳)

حافظے کا حسن دکھلاتا ہے نسیانی مجھے
 ہے کلید قفل دانش طرز نادانی مجھے

سوج زن ہے دل میں میرے ہر رین میں پیچ و تاب
 جب سوں تیری زلف نے دی ہے پریشانی مجھے
 کیوں پری رویاں نہ آویں حکم میں میرے تھام
 تجھے دھن کی یاد ہے سہر سلیہانی مجھے
 یک پلک دوجے پلک سوں نہیں ہوئی ہے آشنا
 جب سوں تیرے حسن نے بخشی ہے حیرانی مجھے
 اے ولی حق رفاقت کے ادا کرتے کیا
 مستحق مغفرت آلودہ دامانی مجھے

—————:O:—————

۸

(۴۱۴)

مدت ہوئی سبچن نے کتنا بت نہیں لکھی
 آنے کی اپنے رمز و کنایت نہیں لکھی
 میں اپنے دل کی تھکوں حکایت نہیں لکھی
 تیری مفارقت کی شکایت نہیں لکھی
 کرتا ہوں اپنے دل کی نہیں چاک چاک اُسے
 جو آہ کے قلم سوں کتابت نہیں لکھی
 تصویر تیرے قد کی مصور نہ لکھ سکے
 ہرگز کسی نے فاز کی صورت نہیں لکھی
 مارا ہے انتظار نے مجھ کو لے ہندوز
 اُس بے وفا کوں دل کی حقیقت نہیں لکھی
 وہ دل ہے نور حق ستی فارغ کہ جس سنبیں
 مصحف سوں تجھے جہاں کے آیت نہیں لکھی
 کیوں سنگدل تھام مسخر ہوئے؟ اگر
 طالع میں میرے کشف و کرامت نہیں لکھی

تو رہتا ہوں سادگی سستی موہن کی اے ولی
اس خوت سوں رقیب کی غیبت نہیں لکھی

—:0:—

۷

(۳۱۵)

بڑا حیرت میں دل اُس حسن عالمگیر کے دیکھے
مصور دنگ ہے جس جلوۂ تصویر کے دیکھے
ہوا جی محویوں اُس زلف خم در خم کے دیکھے سوں
کہ جیوں ہوتی ہے طالب کی حقیقت پیر کے دیکھے
تری زلفاں کے پیچوں سوں مرے دل کو اندیشہ نہیں
کہ دیوانے کوں جیوں پروا نہیں زنجیر کے دیکھے
مرا دل دیکھ کر غمزدے کوں تیرے ہوئے * ہے خوش وقتی
کہ جیوں ہوتی ہے شادی شیر کوں نہچپیر کے دیکھے
کھلا یوں دل سرا تیری نگاہ تیز کی خاطر
کہاں آغوش جیوں کر کھولتی ہے تیر کے دیکھے
ترے مکہ کے صفے + پر خط لکھا قدرت کے کاتب نے
تعجب میں ہیں سب خطاط اس تحریر کے دیکھے
ولی کے دل کوں یوں ہوتی ہے راحت تجھ گلی بھیتر
کہ جیوں ہوتی ہے خاطر منشرح کشمیر کے دیکھے

—:0:—

۵

(۳۱۶)

شکر وہ کجاں گئی پھر آئی
عیش کی آن گئی پھر آئی

تیرے آنے ستی اے راحت جاں
 شہر کی جان گئی پھر آئی
 پھر کے آنا ترا ہے باعث شوق
 جس طرح تان گئی پھر آئی
 تیرے آنے ستی اے مایہ حسن
 عشق کی شان گئی پھر آئی
 اے ولی قند مکرر ہے یہ بات
 شکر و جان گئی پھر آئی

:۰:

۸

(۳۱۷)

ترا مکھہ ہے چراغ دلربائی
 عیاں ہے اُس میں نور آشنائی
 لکھا ہے تجھ قد اوپر کاتب صبح
 سراپا معنی نازک ادائی
 تو ہے سر پاؤں لگ از بسکہ نازک
 نگہ کرتی ہے تجھ پگ کون حنائی
 ہوا تیری نگہ کی بسکہ ہے مجھ
 ہوا ہے دل مرا تیر ہوائی
 ثنا تیری کیا ہوں ورد از بس
 بجا ہے گر کہیں مجھ کوں ثنائی
 محبت میں تری اے گوہر پاک
 ہوا ہے رنگ میرا کھر بائی
 تری آنکھیاں کی مستی دیکھنے میں
 گئی ہے پارسا کی پارسائی

ولی جلتی* ہے ہر شب بزم میں شمع
پتنگ میں دیکھ کر عشق ریائی

—:0:—

۹

(۲۱۸)

سجین میں ہے شعار آشنائی
نہ کیوں ہو دل شکار آشنائی
صنم! تیری مروت پر نظر کر
ہوا ہوں بے قرار آشنائی
نہت دشوار ہے مجھ دل پر اے جان
زمان انتظار آشنائی
ہوا معلوم تجھ ملنے سوں لائن
کہ رنگیں ہے بہار آشنائی
حیا کے آب سوں باغ وفا میں
رواں ہے جوئبار آشنائی
وفا دشمن نہ ہواے آشنا رو
وفا پر ہے مدار آشنائی
مروت کے ہمیشہ ہاتھ میں ہے
عنان اختیار آشنائی
مدارا ترک مت کراے حیا دوست
مدارا ہے حصار آشنائی
ولی اس واسطے گریاں ہوں ہر آن
کہ تر ہو سبز زار آشنائی

—:0:—

تجھہ مکھہ کا رنگ دیکھہ کنول جل میں جل گئے
 تیری نگاہ گرم سوں گل گل پگھل گئے
 ہر اک کون کیا ہے تاب جو دیکھے تری طرت
 شیراں تری نگاہ کی دہشت سوں تل گئے
 صافی ترے جہاں کی کان لگ بیاں کروں
 جس پر قدم نگاہ کے اکثر پھسل گئے
 مرنے سوں پہلے جو کہ موے اس جگت منیں
 تصویر کی فطرت وہ خودی سوں نکل گئے
 پائے ہیں جو کہ لذت دیں جگ میں اے ولی
 دنیا میں ہاتھ اپنے وہ حسرت سوں مل گئے

—————:0:—————

اندوہ و غم کی بات ترے باج بن گئی
 آواز میری آہ کی پھر تا گنگن گئی
 تا حشر اُس کا ہر ش میں آنا محال ہے
 جس کی طرف صنم کی نگاہ نہیں گئی
 سرمے کا منہ سیاہ کیا اُن نے جگ منیں
 جس کی فین میں پیو کی خاک چرن گئی
 قنہا سواد ہند میں شہرت نہیں صنم
 تجھہ زلف مشکبو کی خبر تا ختن گئی
 اب لگ ولی پیا نے دکھایا نہیں درس
 جیوں شمع انتظار میں ساری رین گئی

—————:0:—————

دیکھہ دستار بسنتی ساقی سر شار کی
 کھل گئی ہیں آج انکھیاں فرگس بیمار کی
 بات رہ جائے گی قاصد وقت رهنے کا نہیں
 دل توڑ پٹا ہے شتابی لا خبر دل دار کی
 بات کہنے کا کبھی جو وقت پاتا ہے غریب
 بھول جاتا ہے وہ سب کچھہ دیکھہ صورت یار کی
 معرکے میں عشق کے ہر بوالہوس کا کام کیا
 دیکھہ حالت کیا ہوئی منصور سوں سردار کی
 اے ولی اُس بے وفا کی مہربانی پر نہ بھول
 دل کا دشمن ہے مگر کرتا ہے باتیں پیار کی

: 0 :

عجب معشوق لڑکا مرھتا ہے
 مٹھائی * قند شکر سوں مٹھا ہے
 سچین ہے ساؤلا سچ کا سچیللا
 کتیللا اور ہتیللا لت پٹا ہے
 سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
 بعشوقہ سر اُپر راؤ بٹھا ہے
 مہاراجا ہے مالک دلبری کا
 بفوج حسن جیوں ہاتی چھتا ہے
 دو چشمت بچھو و خونریز ابرو
 دو بانکی زلف مشکینش پٹا ہے

نظر کرتا ہے مجھ پر یار کج کر

بھلا راوت سپاہی ہت چھٹا ہے

بیک نیم نگاہ دلربائی

ہزاراں عاشقاں کا گھر کٹا ہے

معافی کوں کیا تھا دل دیوں کا

ولی یو بات کہہ کر سب ہٹا ہے *

—: 0 :—

* دیوان ہذا میں غزلوں کی ترتیب ایک خاص حیثیت سے کی گئی ہے۔ یعنی ہر ردیف میں قوافی کو حروفِ نہجی کی ترتیب سے لکھا گیا ہے۔ مثلاً ردیف یا میں جس قدر غزلیں (ہے) کی ردیف کے ساتھ ہیں اُن میں پہلے وہ غزلیں درج ہوں جن کے قوافی میں حرفِ روی (الف) ہے۔ اس کے بعد وہ قافیے جن میں (ب) اسی طرح جتنے حروف میں غزلیں ہیں وہ ابجد کی ترتیب سے مندرج ہیں۔ اس کو ایجادِ بلندہ نہ سمجھنا چاہیے بلکہ اکثر قلمی دیوانوں میں یہی التزام دیکھا گیا جس سے پتا چلتا ہے کہ اس ترتیب کے موجد بھی (ولی) ہی تھے۔ چوں کہ یہ غزل ایک دیوان کے سوا اور دیوانوں میں نہیں دیکھی گئی اور پھر اُس دیوان میں بھی خمسوں کے ساتھ درج تھی اور نیز بعض مصرعے صاف طور سے پڑھ نہیں گئے۔ ان وجوہ سے بغیر التزامِ ترتیب آخر میں لکھی گئی۔ خمسہ جات میں بعض غزلیں ایسی ملیں گی جو دیوان ہذا کی ردیف متن میں نہیں لکھی گئیں۔ اس کا سبب کچھ تو سہوِ نقالی ہے اور زیادہ تر یہ اشتباہ کہ اُن غزلوں کے آخر شعر میں (ولی) کا تخلص نہیں اس لئے قیاس کیا گیا کہ (ولی) نے کسی دوسرے کے اشعار کو متخمس کیا ہے۔ اس غزل کے تیسرے شعر کا دوسرا مصرع نسخۂ منقول غنہ میں بالکل نہیں پڑھا گیا۔ روشِ تحریر کو مد نظر رکھ کر قیاساً موزوں کر دیا ہے۔ اس غزل کا اندازِ گفتار بتانا ہے کہ (ولی) کا ابتدائی کلام ہے نیز یہ کہ تخلصِ میس ہی کے لئے یہ غزل کہی گئی ہے —

مستزاد (۷)

(۱)

بے تاب کیا شوق نے مجھہ دل کوں بدن میں

گل پیرھناں کا

چیو غلچہ کیا بند محبت کے چمن میں

رنگین دھناں کا

مجھہ دل کی نہن عشق سوں گردش میں ہمیشہ

تنہا نہیں خرشید

مشتاق ہو پھرتا ہے سدا ماہ گنگن میں

سیہیں بدناں کا

ست بوجھہ کہ ہے آپ سوں وحشت منیں آہو

اے کشتہ خوباں

پھیلا ہے سحر جا کے یہ اطراف ختن میں

جادو فیماں کا

رکھتا ہے محبت کا سدا داغ جگر پر

ھر لالہ رنگیں

تجھہ عشق سوں کیا حال ہے تک دیکھہ چمن میں

خونیں کفناں کا

فرہاں کی آتی ہے سدا روح صبا ہو

مجھہ شعر کو سننے

مذکور ہے از بسکہ ولی میرے سخن میں

شیریں بچناں کا

والہ

(۲)

لائی ہے لگن تم سوں چھڑا کون سکے گا
 ہے کس میں یہ قدرت
 اب مہجکوں وطن اپنے لجا کون سکے گا
 کر دل سوں رفاقت

ہے نقش کناری کا ترے جامے کے اوپر
 اے ہند کے بانکے
 دامن کون ترے ہاتھ لگا کون سکے گا
 نہیں زور نم طاقت

ہوں خاک تمھاری ہی گلی کا اے * سری جن
 نہیں کام کفن سوں
 اب مہجکوں جنازے میں اُتھا کون سکے گا
 یوں گر ہے حقیقت

مت مار ولی کون میں یہ کہتا ہوں، کہا، کر
 سن بات ہماری
 اس ہجر کے طو مار کو پا کون سکے گا
 بن غمزہ ظرافت

:C:

والہ

۶

(۳)

بہشتے ہیں اپس رنگ سوں اس گل ترے گالاں
 لالے کوں تجمل
 دستے ہیں ترے گل کے اپراں یو بالان
 جیوں باغ میں سنبل

مدت سنی تجھ مکھ کے تصور کوں لکھا ہوں
 سینے کی پتی * پر
 روشن ہیں ترے رنگ کی خاطر میں خیالان
 گلشن منیں جیوں گل

تجھ عشق کی بتی سنی بے تاب ہیں یوں دل
 جیوں آگ پہ اسگند
 تجھ یاد کے گازار میں عشاق ہیں نالان
 پہواں میں جیوں بلبل

صحرا کے تماشے کوں اگر دل منیں رکھ کر
 گھر سوں چلے باہر
 انکھیاں کوں کریں فرش خوشی ہو کے غزالان
 جنگل کے بہتر گل

تجھ پلٹھہ کی مجلس منیں کیفیت سے سن
 دل جوش میں ہے یوں
 سرخوش ہو کے † جیوں رنگ میں آتے ہیں قوالان §
 سن شیشے کی قلقل

تجھہ حسن مبارک کوں جو دیکھا ہے ولی نے
 بولا ہے سخن یو
 اس مکھہ کے صحیفے منیں دیکھے ہیں جو فالان
 خوش اُن کا تفاؤل

ولہ

(۴)

کینا ہے نظر جب سستی تجھہ رشک پری پر
 کھریا ہے چہن مرہ
 باندھا ہے جو گئی جیو کوں تجھہ عشوہ گری * پر
 پھرتا ہے وہ بن بن
 دیکھے سوں ترے داغ کے جاوے کوں جگر پر
 بولا مجھے یوں دل
 کیا خوب اُتھا نقش عقیق جگری پر
 خرشید سوں روشن
 چنچل نے نظر ناز سوں آھو پہ کیا نہیں
 فرگس کی ہے سوگند
 قربان ہوا اُس چشم کی والا نظری پر
 عشاق کا تن من
 ہزار کیا میرے اُپر تیغ زبان کوں
 از بس کہ ہے طرار
 باندھے ہے کھر ناز سوں اب حیلہ گری پر
 وہ شاہد پر فن

اے زہرہ جبین کشن ترے مکہ کی کلی دیکھ

لے ہاتھ میں دل کون

گاتا ہے ہر اک صبح اُتھ رام کلی کون

با زار و نزاری

ترے لب یاقوت اُپر خط خفی دیکھ

اے نو خط ریعان

خطاط جہاں نسخ کیا خط جلی کون

کیوں ہے تو غباری

میں دل کون ترے ہاتھ دیار و زل سوں

ہیہات پیا رے

ست دل سوں بساں اپنے محب ازلی کون

میں پیت سنواری

اے ماہ جبین مہر لقا تیری جبین پر

باصدق و صفامیں

کرتا ہوں ہر اک دم منیں دم ناد علی کون

عوناً تک باری

نہیں منصب و جاگیر نہیں روزِ وظیفہ

اے دلبر جانی

ہر روز ترا قانونِ وظیفہ ہے ولی کون

در لیل و نہاری

مخمسات (۱۲)

۷

(۱)

تجھہ قد نے مجھہ نگاہ کوں عالی نظر کیا
 تجھہ مکھہ نے شوق بدر کوں دل سوں بدر کیا
 لب نے ترے عقیق کوں خونیں جگر کیا
 مستی نے تجھہ نین کی مجھہ بے خبر کیا
 دل کوں مرے بھوان نے تری جیوں بھنور کیا
 تجھہ چشم فیضہ باز کی جرات کوں دل میں رکھہ
 تیری بھوان کی تیغ کی دھشت * کوں دل میں رکھہ
 پلکان کے خنجران کی صلابت کوں دل میں رکھہ
 تیری نگہ کے تیر کی ہیبت کوں دل میں رکھہ
 سورج نے تن اپس کا سراسر سپر کیا
 ہے تجھکوں مرتبے نہیں کیواں سوں برتری
 تجھہ مکھہ کوں دیکھہ دنگ ہیں کیا حور کیا پری
 نا ہیدہ میں کسی نے نہ دیکھی یہ دلبری
 تجھہ مہر کا ہوا ہے دل و جان سوں مشتری
 جب سوں ترے "جہاں پہ مہ نے نظر کیا
 تیرا فراق تھا دل و سینہ پہ مثل سل
 مدت سوں دل رہا تھا ترے غم میں پا بگل
 دیکھا نہ تھا میں خواب میں آرام ایک تل
 تب سوں ہوا ہے مچھل لیلی کی شکل دل
 جب سوں ترے خیال نے دل میں گزر کیا

تیرے درس میں علم معانی پڑھا ہے جی
 تجھ مکھ کو دیکھ شرح بھی * شہسپہ کی لکھی
 لیلاؤتی تو + خواب میں پائی ہے منتهی
 ہر شب تری زلف سوں سٹول کی بحث تھی
 تیرے دھن کوں دیکھ سخن مختصر کیا
 شہرت کا تیری جگ میں بجا ہر طرف دھل
 تجھ سروقد کوں دیکھ ہوے بند جزو د گل
 سرشار تجھ نہیں کے نشے سوں ہے جام مل
 حق تجھ عذار دیکھ سر چاہے رنگ گل
 پیدا ترے لبیاں سستی شہد و شکر کیا
 تیری معاونت میں ہیں نت مرتضیٰ علی
 تو اس سبب سوں مالک سخن میں ہوا بلی
 خرشید کی نہیں ہے تری طبع منجلی
 تیرا یہ شعر جگ میں مؤثر ہے اے ولی
 تو دل میں ہر ایک کے جاکر اثر کیا

—: ۰ :—

والہ

۵

(۲)

مطلب نہیں ہے ہم کوں حسیناں! نعیم کا
 کچھ خوت نہیں ہے ہم کوں عزیزاں حکیم کا
 بندہ ہوں صدق دل سوں نبی اکرام کا
 مجھ درں پر دوا نہ کرو کچھ حکیم کا
 بن وصل نہیں علاج برہ کے سقیم کا

* (ن) کہی شیشے نے تبھی + (ن) یوخیال

ہریک حرف نہ پاوے بنا لب بہ لب سستی
 پایا ہوں عالم عشق معانی قطب سستی
 پیدا ہوا ہے عشق کہو کس سبب سستی
 دیکھا ہوں قد و زلف و دھن پی کا جب سستی
 کپتا ہوں جب سوں ورن الف لام میم کا
 کان ہے عزیز خسرو کیواں کون مرتبہ
 فغفور چین و کشور سلطان کون مرتبہ
 جو حق دیا ہے عاشق بے جاں کون مرتبہ
 جنت میں کب دیا ہے وہ رضواں کون مرتبہ
 جو مرتبہ ہے تیری گلی کے مستقیم کا
 رونے سوں میرے فکر تھے ذرہ وار نہیں
 مجھے دل میں بن فراق ترے اور خار نہیں
 یک پل ترے فراق کی محکوں بنساں نہیں
 پی کے نژدہ انچھو کوں سرے کچھہ وقار نہیں
 عالم میں گرچہ قدر ہے در یتیم کا
 ہادی یو عشق پاک کے عالم میں ہیں علی
 اُن کے معجب کوں حق نے ہے دی طبع منجلی
 اُن کے عدو کے قلب میں ہے سخت کھلبلی
 کرتا ہے اُس کی زلف کی تعریف اے ولی
 جو ہے مرید سلسلہ مستقیم کا

نکو کر آشنائی غیر سون اے سپہتن ہرگز
 نہو اے شمع رو ہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز
 نہ مل مائل ہو ہر طوطی سون اے شکر شکن ہرگز
 نہ مل ہر بلبل مشتاق سون اے گلبدن ہرگز
 ہر اک گلشن میں جیوں فرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز
 فصیحان خلق کے سارے تجھے شیریں بچن کہتے
 پیشانی روز روشن اور زلف کالی رین کہتے
 مبصر ہر جواہر کے تجھے در عدن کہتے
 جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
 تو ہر پلکاں کے کانتاں پر نہ رکھہ اپنے چرن ہرگز
 سدا مشتاق ہے طوبی ترے قد جیوں صنوبر کا
 تجلی میں ترا یہ مکھہ اھے خوشید معشر کا
 دھن تیرا سو خیر انجام ہے یہ جام کوثر کا
 تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
 بجز تجھہ روح کے قائم نہ ہو جگ کا بدن ہرگز
 دو رخسارے ترے روشن یہ دو انور ستارے ہیں
 ترے چنچل نین آگے چکارے کیا چہ کارے ہیں
 عزیزاں مصر کے سارے تری خاطر سنوارے ہیں
 زلیخا سے کتے عاشق ترے پر جیو دارے ہیں
 نہ کر مسکن ہر اک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز

تو ہے محبوب عالم کا ولے عالم سوں ہو یکسو
 تو محبوباں میں عنقا ہے نکو دکھلا کسی کو رو
 جو آتشداں کیا دل کوں، لجاوہاں زلف عنبر بو
 بغیر از عیدمت دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابرو
 نہ مل مہتاب میں بھی کس سراے چندر بدن ہرگز
 جو تیرے عاشق صادق ہیں ان کو این و آن سوں کیا
 جو تجھے ہر ہا کے آراہے ہیں اُن کوں خاں نہاں سوں کیا
 جو دھویا ہاتھ اپس جی سوں اُسے مطلب جہاں سوں کیا
 جو شائق شمع رو کا ہے اُسے وسواس جاں سوں کیا
 نہ دھرنا مثل پروانے کے پروانے کفن ہرگز
 نشانی حق کے پانے کی جہاں کی بے نیازی ہے
 کشائش کام اپنے کی جگت کی کار سازی ہے
 تواضع خاکساری ہے ہماری سر فرازی ہے
 حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
 وہ پائے شرح میں مطلب نہ بوجھ جو متن ہرگز
 سمجھہ اے عاشق صادق تجھے غم عین راحت ہے
 رقیب ناملائم کی ملامت پر ملاحت ہے
 خلق کی سخت گوئی یہ کلام پر فصاحت ہے
 دم تسلیم سوں باہر نکلتا سو قباحت ہے
 نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز
 ولی اس منزل مشکل میں ثابت رکھہ قدم اپنا
 نظر میں رکھہ ہر اک لہجے میں احوال عدم اپنا

اپس مرشد کوں دائم بوجھ رہبر دسیدم اپنا
 غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
 نہ پہنچے گا بغیر از شوق تاحب الوطن ہرگز

—:0:—

ولہ

v

(۴)

عاشق ترے جہاں پہ شیدا ہوے اٹال
 وہ دل میں آڈیلے سوں مصفا ہوے اٹال
 جو رنگ سوں خودی کے تجائی ہوے اٹال
 طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اٹال
 تب عاشقاں کی صف میں تہاشا ہوے اٹال
 رخسار یہ دو مطلع انوار ہیں ترے
 مشہور حسن خلق سوں اطوار ہیں ترے
 عشاق کے برے منہیں بیمار ہیں ترے
 کے دل زلف کے بند میں گرفتار ہیں ترے
 ہو کر اسپر جگ منہیں رسوا ہوے اٹال
 مشہور جگ میں نام سوں تو ساہرو رہے
 اپنے دکھوں کے درد کا تو دکھہ سرو رہے
 تیری صورت * انکھاں کے اگے روبرو رہے
 تجھہ کو جگت میں حسن سوں نت آبرو رہے
 خوبی سستی بہار کے دریا ہوے اٹال

تجھ روپ کے دریا میں دو رخسار ہیں کڈول
 عالم کے دلبراں میں اتا تو ہے خوش شکل
 تیرے آگے سوں ناآہ * گئے دلبراں سکل
 تری آنکھوں کو دیکھ جتے مرگ + تھے چنچل
 وحشی ہو اُٹھکے جانب صحرا ہوے اٹال
 ہے چاند کی نہن تو خوبی کے گنگن منیں
 ہے شمع کی نہن تو ہر اک انجمن منیں
 گلزار ہے بہار سر بے شک دکن منیں
 جو تھے تہاشا بین دکن کے چمن منیں
 تجھ گل اُپر رہ بلبیل شیدا ہوے اٹال
 تجھ در ہا کے غنیم نے گھیرا ہے مالک دل
 آرام نہیں ہے جیو کے کشور کوں ایک دل
 نیناں تری یہ مالک کوں لوٹیں پلک سوں مل
 ہمت کوں مار صبر کوں کتے نپت خجل +
 ہٹنا کے دل ستائے کوں سنتا + ہوے اٹال
 کہتا ہوں تجھ کوں دل سنی سن بات اے صنم
 عاشق اُپر اتا تونہ کر جور ہور ستم
 تیغ تغافل کوں نہ ست اُس پہ دمبدم
 تیری صفت کے بیچ جو کرتا ولی ختم
 تو شعر اس کے جگ میں ہویدا ہوے اٹال

ولہ

(۵)

۹

گلشن میں مجھ سننے کے اے * صاحب جہاں چل
 مجھ دل کے چار باغ میں اے تو نہاں چل
 مجھ طبع کے چمن میں اے * رنگین خیال چل
 میری نگہ کی رہ پہ اے * فرخندہ فال چل
 ہے روز عید آج اے * ابرو ہلال چل
 تجھ زلف مشکبو کی چلی باس گھر بہ گھر
 اس بوسوں آج مست ہیں کیا جن و کیا بشر
 دل تجھ نگہ کے دام میں ہے بند سر بسر
 تیری نگہ کی دید کوں اے نور ہر نظر
 شک نہیں اگر ختن سستی آوے غزال چل
 عالم کے خشک و ترے کیا دل کوں بحر و دشت
 کس اہل دل کوں جا کے کہوں دل کی سر گزشت
 مجھ راز دل کا آج پڑا بام پر سوں طشت
 ممکن نہیں ہے تن کی طرف اس کی باز گشت
 جو دل گیا ہے دلبر دلکش کی فال چل
 ہے سبزہ زار حسن سراپا سواں ہند
 خوبان بانہک سوں بھرا ہے بلاد ہند
 عشاق باصفا کے ہے سینے میں یاد ہند
 پیٹم کی زلف بیچ وسا مجھ سواں ہند
 اس راہ مار بیچ میں اے دل سنبھال چل

* بیگ حرکت

یہ حرف راست جا کے کہو خرقة پوشی کوں
اے کچ خرام چھوڑ دے ظاہر کے جوش کوں
دیتے نہیں ہیں * ساغر دل خود فروش کوں
وحدت کے مے کدے میں نہیں باز ہوش کوں
اس بے خودی کے گھر کی طرف سدہ کو تال چل
دین معمدی سوں ہے در جگ کی آبرو
مطلوب ہے یہ اُس کوں جو ہے کفر کا عدو
کر مختصر جہاں سنیں دنیا کی جستجو +
اے بے خبر اگر ہے بزرگی کی آرزو
دنیا کی رہگزر میں بزرگوں کی چال چل
بوجھا ہوں دل کے فیض سوں سارے جگت کی گت
اے نہ کوئی کام بعز حق کے عاقبت
بد خصلتی کے گل میں نہیں بوے عافیت
گر عافیت ‡ کے ملک کی خواہش ہے سلطنت
خوش خصلتی کے ملک میں اے خوش خصال چل
دل کی بہشت اہل حقیقت کی بزم ہے
وہاں کی شراب صاحب معنی کوں ہضم ہے
عالی ہیں بخت اُن کے جنہیں رہاں کا عزم ہے
اُس انجمن کی سپر کا گر عزم جزم ہے
سایہ نہیں تو پیر کے دائم دنیاں چل
تجھ باج جان و دل کوں نشاط و طرب نہیں
دل بستگی زلف سوں تری بے سبب نہیں

* (ن) ملتا نہیں ہے † (ن) گفتگو ‡ (ن) عاقبت

کہتا ہوں حرت راست اگرچہ ادب نہیں
 آیا تری طرت جو ولی تو عجب نہیں
 آتے ہیں تجھے گلی منہیں صاحب کمال چل

والہ

۱۰

(۶)

فاز سوں آ تجھے خدا کی قسم
 سہریاں ہو تجھے دیا کی قسم
 میں وفادار ہوں وفا کی قسم
 خیر خراہاں میں ہوں خدا کی قسم
 مان اس صادق آشنا کی قسم
 بوالہوس تجھے اُپر رکھے ہے نظر
 جب سوں تجھے حسن کی سنی ہے خبر
 حرت سیرا سن او پری پیکر
 کم نہائی کون مدعا کر کر
 مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم
 دل کوں تجھے عشق سوں ہے غمناکی
 لیکن اس سوں نہیں ہوں میں شاکی
 کم ہے عالم میں عصمت و پائی
 دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
 خوت میں ہوں صدا رجا کی قسم
 گر سخن فہم تجکوں پاؤں گا
 حال دل کا تجھے سناؤں گا

بندہ بے درم کہاؤں گا
 یک * قدم چھوڑ کر نہ جاؤں گا
 معجزوں ہے تیری خاک پا کی قسم
 سب رقیبان ہیں کور دیدوں کے
 ست ہو فرماں میں اُن یزیدوں کے
 سہو کر حرت ان پلیدوں کے
 لطف سوں آ طرت شہیدوں کے
 تعجبوں ہے شاہ کربلا کی قسم
 عشق کے درس کا ہوں میں اُستاد
 طفل مکتب ہے مجھہ اگے فرہاد
 بندہ تیرا ہوں گرچہ ہوں آزاد
 بسکہ رکھتا ہوں تجھہ قدم کی یاد
 دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم
 شوق تیرا ہوا ہے جس کوں امام
 اُن نے پایا ہے مدعاے تہام
 عشق تیرے میں ہے حیات دوام
 عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
 مرقد پاک اولیا کی قسم
 سرکشوں سوں ہے راہ عرفاں دور
 اُن کوں یک آن نہیں ہے بار حضور
 خود نہائی کا ترک یہاں ہے ضرور
 خاکساری ہے حق اگے منظور
 خاک درگاہ مصطفیٰ کی قسم

نقش دنیا کا کھینچ مت دل پر
 دشن ہوش * ہے محبت زر
 عشق کی راہ میں قدم کون دھر
 دل سوں اپنے نکال رہم و خطر
 راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم
 معرفت حق کی کام مشکل ہے
 چشم ظاہر ہیں اس سوں غافل ہے
 اے ولی علم سوں یہ حاصل ہے
 علم انسان کون مکمل ہے
 گل گلزار ہل اتلی کی قسم

—————:0:—————

والہ

۸

(۷)

نیرنگی ترے لب کی مسیحا پہ لکھا ہوں
 افسوں ہے جنوں نسخۂ ایہا پہ لکھا ہوں
 ہرچند کہ غم کون دل رسوا پہ لکھا ہوں
 تصویر تری جان صفا پہ لکھا ہوں
 یو نقش پری پردۂ مینا پہ لکھا ہوں
 اے سرو گل اندام عبث تنگ ہوا توں
 جیوں غنچۂ تصویر کے دل تنگ ہوا توں

شبنم کی گلابی کے اُپر سنگ ہوا توں
 سچھ عاشق یکرنگ سوں دو رنگ ہوا توں
 تیری یو دورنگی گل رعنا پہ لکھا ہوں
 در درھے بہکتا ترے یو * دل کے سبب سچھ
 رونے سرے نے گھیر رکھا گل کے سبب سچھ
 معلوم ہوا آج ترے دل کے سبب سچھ
 یک تل نہیں آرام ترے دل کے سبب سچھ
 یو صورت تل دل کے سویدا پہ لکھا ہوں
 خورشید لپا مار کے سر بام سحر پر
 پروانہ مجلس نے دیا جیو شرر پر
 سجنوں نے دیا شوق بیا بان کے گھر پر
 فرہان لکھا صورت محبوب حجر پر
 میں صورت دلبر دل شیدا پہ لکھا ہوں
 دو پہر تری زلف سوں † سچھ رات ہے کالی
 گلزار کے پھل † بانس سوں صیاد کی جالی
 طاؤس تری تاج سری § دیکھکے خالی
 اے سردسک چشم تجھ انکھیاں کی یو لالی
 نرگس کے قلم سوں گل لالا پہ لکھا ہوں
 از بسکہ ہے تجھ دور میں عافیت مستی
 سب عشرت و آرام ہے در کلفت مستی

* اس مستحسن میں بعض جگہ الفاظ صاف نہیں پڑھ گئے

مجبوراً یا اعتبار کشش حرفوں کی نقل اتار دی ہے —

† (ن) کی † پھول § کلنی

زاہد نہ ہو ہر صبح کون شب * نیت مستی
 تجھے نرگس مخمور کی کیفیت مستی
 اکثر خط ساغر ستی صہبا پہ لکھا ہوں
 اُس سرو بلا کون جو قیامت کا لقب ہے
 ہر دل کے اُپر مہر ہے ہر سر کے عقب ہے
 نالہ ہو رسا کیا کہ رسا زلف کی شب ہے
 اے آہ باندی تجھے اُس قد کے سہب ہے
 تلخواہ تری عالم بالا پہ لکھا ہوں
 ہے بوسہ دلدار میں توصیف کا نکتہ *
 یک دل کون ہویدا جو ہے تشریف کا نکتہ *
 خورشید فاک ہے سری تصنیف کا نکتہ *
 اُس کے دھن تنگ کی تعریف کا نکتہ *
 صنعت سوں والی دیدہ علقا پہ لکھا ہوں

—:0:—

والہ

۷

(۸)

تیرے قدم کے فرش رہ پہرے نہیں سب دن اچھو
 تجھے نقش پا مجھ سپیس کا حب الوطن سب دن اچھو
 مجھ بچاؤ کے یوسف کوں پہ چاہ ذوق سب دن اچھو
 غنچہ نہط تجھ باس کا دل پیریں سب دن اچھو
 مجھ نین کی نعلین نہیں تیرے چرن سب دن اچھو

* (ن) نقطہ

تجھہ نور کی بخشش سنی یہ سرخ اور چندر ہوا
 تیری زلف کی باس سوں یہ مشک اور عنبر ہوا
 یک پل میں تیرا مرتبہ افلاک سو بر تر ہوا
 پیاسے معیان دیکھ کر تو ساقی کوثر ہوا
 فردرس سوں بھی بڑھکے ہے یہ انجمن سب دن اچھو
 یس وطہ والضحیٰ نازل ہوے تجھہ شان میں
 الیل اور والشمس ہے تجھہ زلف و مکھہ کے دھیان میں
 افلاک سب پیدا ہوے لولاک کے الکان میں
 تجھہ یاد سوں راحت اچھو ہر مؤمنان کی جان میں
 تیرے چرن کی خاک سوں روشن نین سب دن اچھو
 تجھہ گل نے دل جا کر دیا گلزار میں ہر گل کے تئیں
 پیچوں میں پھانسا زلف نے ہر حور کی کاڈل کے تئیں
 تجھہ زلف رکھہ نے مبتلا کینے ہیں جزر وورگل کے تئیں
 سائے سوں اپنے کر دیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
 اے رشک گلزار ارم تیرا چمن سب دن اچھو
 دل کی صدف میں کر جتن تجھہ عشق کا گوہر رکھوں
 سہنے کے معدن کے بہتر تجھہ نیہ کا جوہر رکھوں
 دائم سخن کے لب اُپر تجھہ قول کی شکر رکھوں
 ہر دم طبع کے سیس پر تجھہ یاد کا افسر رکھوں
 تیری محبت کا رتن دل میں جتن سب دن اچھو
 معبر جلانے کا حکم خرشید کوں ہر دن کیا
 ہرات مہر کے ہات میں تو نور کی مشعل دیا
 تاروں نے موتی کے طہق پاپے ہیں تجھہ سے اے پیا
 تیرے کرم کے ہاتھ سوں ہر کسی بد بیضا لیا

—————:0:—————

A

سجن کا ذکر میں لندن رٹا ہے
 گراں زخم ستم دل پر بٹھا ہے
 برا اُس کی میں عاشق بولتا ہے
 عجب معشوق لڑکا مرھتا ہے
 مٹھائی قند شکر سوں مٹھا ہے
 نہیں ما نقد تو اے چھپچھپلا
 بلستان جہاں از تو رنگیلا
 نکاح چشم تو افعی ت سیلا
 سجن ہے سانورا + سچ کا سچیللا
 کتیللا اور ہتیللا امت پتا ہے
 رہیاں عاشق از غم پہاڑ تا ہے
 بار عشق میں دل دھار تا ہے

بغمزہ تیر مڑگاں مارتا ہے
 سدا طالب دل اپنا وارتا ہے
 بعشوق سر اُپر راؤ بٹھا ہے
 سو جاذبوں شاہ ہے حور و پری کا
 سجن میرا ہر اک جادو گری کا
 خجل پیش تو نعل جوہری کا
 مہاراجا ہے ملک دلبری کا
 بغوج حسن جیوں ہا قی چھٹا ہے
 فدا کرتا ہوں دل برقرار ہر سو
 چہ گویم شکوہ زان یار بد خو
 خجل پیش نگاہش نہیں آہو
 دو چشمہ بچھو و خوں ریزا برو
 دو بانگی زلف مشکینش پتا ہے
 قلندر ہو، پہرا ہوں ماں تیج کر
 رکھا ہے عشق میں بس پائے رچ کر
 لوری کوں جب کھڑی کرتا ہوں سچ کر
 نظر کرتا ہے مجھ پر یار کچ کر
 بھلا راوت سپاہی ہمت چھٹا ہے
 سبندائے دل بلا ہے آشنائی
 قیامت می شود روز جدائی
 گئی یک بار شرم و فارسائی
 بیک نیم نگاہ دگر بائی
 ہزاراں عاشقاں کا گھر کتا ہے

رسوئی عشق کی میں جا جیوں گا
 برہمن ہوے کر صدقہ لیوں گا
 سجن کوں تا قیامت اہہ ہوں گا
 معافی کوں کیا تھا دل دیوں گا
 ولسی یہ بات کہہ کر سب ہٹتا ہے

ولہ

(۱۰)

فہ تنہا حسن خوباں دلربا ہے
 ادا فہمی سخن دانای بلا ہے
 سخن داں آشنا فضل خدا ہے
 صنم میرا سخن سون آشنا ہے
 مجھے فکر سخن کرنا بجا ہے
 لٹک سوں آ* او سرو کبک رفتار
 دکھا اپنی جھلک اے لالہ رخسار
 کیا ہے دل کوں میرے صحن گنزار
 چہن میں وصل کے ہر جلوہ یار
 گل رنگیں بہار مدعا ہے
 لیا ہے گھیر مشق بے ریا مجھے
 ہرہ آزار و بے صبری دیا مجھے
 پلا دیندار کا شربت پیا مجھے
 تغافل نے ترے زخمی کیا مجھے
 تری یہ کم نگاہی نیہچا ہے

معجب تعجبہ ہر میں ہے اے یار جانی
 نشاط دل لباس زعفرانی
 ترے جلوے سوں پایا ہوں جوانی
 نہ بخشے کیوں ترا خط زندگانی
 کہ موج چشمہ آب بقا ہے
 صف مژگان خرباں ملنے یکسر
 اٹھے ہیں عاشقان پر کھینچ جہد ہر
 ادا کا ہر طرت اُمداد ہے لشکر
 نہیں وہاں آب غیر از آب خنجر
 شہادت گاہ عاشق کر بلا ہے
 وفا ہے بادشاہ عاشقی میں
 تہجیل ہے سپاہ عاشقی میں
 نہیں شوخی نگاہ عاشقی میں
 وہی آتے ہیں راہ عاشقی میں
 کہ جن کو استقامت کا عصا ہے
 گدا ہیں جو محبت کی گلی کے
 سدا وہ ہم سفر ہیں بیجلی کے
 نہیں بلبل وہ ہر گل کی کالی کے
 غنیمت بوجہ ملنے کون ولسی کے
 نگاہ پاکبازاں کیمیا ہے

—————؛ * ؛—————

* اس ردیف و قوافی میں کئی غزلیں دیوان میں موجود
 ہیں اور یہ شعر ایک غزل کا مقطع ہے۔ وہی کی جگہ ولی ہے
 مگر چوں کہ تخلص میں وہی کا لفظ تھا اس لیے وہی لکھا
 گیا۔

ولہ

(۱۱)

یا قوت لب تیرے سبجں یہ دل مرے کا قوت ہے
 اور خیال تیرا دل منیں جیوں کان میں یا قوت ہے
 شہرت سوں تیرے حسن کی معہور سب فنا سوت ہے
 تجھ * یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
 تجھ عشق کا مجھ دل منیں جبروت اور لاہوت ہے
 وہ شاد ہے دنیا میں دل جو پر ہوا تجھ غم سستی
 زخمی تری شہشیر کا بیزار ہے مرہم سستی
 جم جم جو ہے تجھ سوز میں تارتا نہیں وہ جم سستی
 جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھ دم سستی
 نہیں دم کی کچھ پروا اُسے جو عاشق مہبوت ہے
 تجھ شوق سوں یہ دل مرا تجھ مکھ نہن درپن ہوا
 تجھ عشق کے گوہر سستی سینہ مرا معدن ہوا
 تجھ مکھ سرج کی تاب سوں یہ جی مرا روشن ہوا
 تجھ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
 میرے ذہن میں تو سبجں جیسے چند در در حوت ہے
 تیرا ہرہ آکر بسا مجھ خاطر رنجور میں
 آوارگی لے کر ستا اس سینہ معہور میں
 تالا اگن مجھ دل میں یوں جیسے اگن تھی طور میں
 ثابت سبجں کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور میں
 یوں عشق میرا جگ منیں اثبات و ر مٹبوت ہے

تجھہ شوق کے دریا میں دل ماہی نمون پیراک* ہے
 کر صید اس کون اے سجن یہ تجھہ شکار پاک ہے
 تجھہ ماہ بن جگ میں ولی مخمور اور غمناک ہے
 تجھہ جان بن دل کا کفن بے شک کنول جیوں چاک ہے
 تجھہ غم منیوں جھک جھک سجن یہ تن مرا تابوت ہے

ولہ

(۱۲)

مشق کر اے دل سدا تجرید کی
 عاشقی ہے ابتدا توحید کی
 ترک مت کر گفتگو تفرید کی
 جس کون لذت ہے سجن کے دید کی
 اُس کون خوش وقتی ہے صبح عید کی
 اے صلم یک دم نہیں تجھہ سوں جدا
 دور مت بوجھ آپ سوں اے خوش لقا
 جیو سوں حاضر ہوں خدمت میں سدا
 دل سرا موتی ہو تجھہ بالی میں جا
 کان میں کہتا ہے باتاں بھید کی
 چھب ہے تیری نشہ صہبائے حسن
 رنگ ہے تیرا چمن آراے حسن
 قد ہے تیرا رحمت والے حسن
 زلف نہیں تجھہ مکھ پہ اے دریاے حسن
 موج ہے یہ چشمہ خرشید کی

خردسالی میں ہے شوخی معتبر
 اس سبب ہیں عاشقان خوفیں جگر
 مہرباں ہو خط فہایان ہو اگر
 اُس کے خط کی خال سوں پوچھو خبر
 بوجھتا ہندو ہے پاتاں بید کی
 بر میں تیرے ہے لباس صندلی
 رنگ گل ہے تھکوں فرش مٹھلی
 جنت فردوس ہے تیری گلی
 تجھے دھن کون دیکھ کر پرلا ولی
 یہ کلی ہے گلشن اُمید کی

—:0:—

ترجیع بندی (۲)

$\frac{v}{\lambda}$

(۱)

مرے دل میں وہ سرو گلفام ہے
 کہ جس شوخ کا خوش ادا نام ہے
 رخ روشن و زلف مشکین یار
 مجھے یاد ہر صبح و ہر شام ہے
 خلاصی نہیں تا دم زندگی
 نگہ شوخ کی جیو کا نام ہے
 برہ میں طاب مت کرو صبر کون
 برہ دشمن صبر و آرام ہے

جو دل یار کی معجکوں دلیوے خبر
نہیں دل وہ جھشید کا جام ہے

شب و روز مجھے عاشق زار * کون
فراموش کرنا ترا کام ہے

سدا تجھے پری رو کی خدمت منیں
یہی درد مندوں کا پیغام ہے
شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
ترے عشق میں بے خورو خواب ہوں

کہاں ہے عزیزاں! وہ رشک پری
کہ جس ماہ رو کا ہے جگ مشتری

کہاں ہے وہ گلزار باغ وفا
کہ ہے شان اُس کی سدا دلبری

کرے جگ میں شرمندہ خرشید کون
اگر ہر میں پہنے لباس زری

وہی ہے مرے حرف کا قدر دان
کہ جوہر نہ بوجھے بجز جوہری

کرے کیوں نہ عشاق کے دل کون بند
کہ رکھتا ہے انکھیاں میں جادو گری

عزیزاں کسی غیر کون مت کہو
رقیبوں کی دیکھا ہوں میں زری

کہو جا کے میری طرف سوں اُسے
تخلص ہے جس چشم کا عبہری

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
 ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں
 بزورِ فزاکت بزورِ ادا
 صفِ گلرخاں کا ہے تو مقتدا
 مددگار تھے جب تلک بخت سعد
 نہ رہتا تھا یک آن تجھے سوں جدا
 یکایک ترے ہجر نے اے صنم
 دیا معہ سب عشرت ابتدا
 کروں تجھے سوں کیوں آرزوے جواب
 سدا کوہِ تہکین ہے بے صدا
 ترے غم سوں تپتی ہے چھاتی مری
 ہوئے اشک سوں دو نین فریدا
 بجا ہے سدا گر مرا التماس
 کہ سنتے ہیں شہِ عرض حال گدا
 تغافل کو مت کام فرما سچن
 مری بات سنکر براے خدا
 شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
 ترے عشق میں بے خور و خواب ہوں
 ترے دیکھنے کوں اے فرگس نین
 چلے چھوڑ آہو دیارِ ختن
 وہ سافند شمشیرِ فانی ہوا
 جو دیکھا ترے ابروے تیغِ زن
 تری یاد کرنے سوں اے نو نہال
 ہوا دل مرا رشکِ صحنِ چمن

کھر بستہ سرز ہوں جیوں پتنگ

لگی تجھ سوز اے شمع جب سوز لگن

کیا دل نے تیری گلی میں مقام

کہ دائم ہے بلبل کا ڈاکشن وطن

دیا جی جو تجھ فتنہ ناز کوں

ہرا صبح معشر سوں اُس کا کفن

سرا پا بدن گل کے پانی ہرا

ترے غم سوں جیوں شبنم اے گلابدن

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں

ترے عشق میں بے خرو خراب ہوں

ترے ابروؤں کا جو دیکھا کمال

جدائی کا کاسہ لے آیا ہلال

ترے گوش میں گوشوارے نہیں

ہرا نجم کا بدر سوں اتصال

فراموش دل سوں کیا حور کوں

نظر جس کوں آیا ہے تیرا جہاں

مجب ررڑ تھا اور عجب وقت تھا

جدائی کا ہر گز نہ تھا احتمال

نہایت کوں ہووے گاسی پارہ دل

ترے مکھ کے مصحف سوں نکلی ہے فال

جو کچھ اس سوں ظاہر ہوا تھا مجھے

ہرا ہے وہی حال اے نو نہال

تہنا نہیں اور کچھ دل میں

سدا تجھ سوں میرا یہی ہے سواں

شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
 ترے عشق میں بے خور و خراب ہوں
 کہو بات اُس شریخ بے باک کی
 حقیقت کہو اُس ستم ناک کی
 ہوا مجھ پہ ظاہر کہ ہر سیس کوں
 لیاقت نہیں تیرے فراق کی
 زمیں پر رکھا جب سوں اُس نے قدم
 ہوئی شان اُس روز سز خاک کی
 ہوئی برق شاگرد آخر کون آ
 ترے غمزدہ شریخ و چالاک کی
 شراب جوانی سوں سرشار ہے
 کہاں آہ * سنتا ہے غمناک کی
 سدا عاشقان کھینچتے ہیں جفا
 جفا کار ہے گردش انلاک کی
 اپس ناز کے مت ہو فرمان میں
 قسم ہے تجھے ایزد پاک کی
 شتابی خبر لے کہ بے تاب ہوں
 ترے عشق میں بے خور و خراب ہوں
 ترے مکھ کا + اے نازیں یونقاب
 جھلکتا ہے جیوں مطاح آفتاب
 ادا فہم کے دل کی تسخیر کوں
 ترا قد ہے یو مصرع افتخار

بجا ہے ترے حسن کی تاب سوں
 تری زلف کھاتی ہے گر پیچ و تاب
 نظر کر کے تجھ مکھ کی صفائی اُپر
 ھوئی آرسی شرم سوں غرق آب
 ترے عکس پڑنے سوں اے گلابدن
 عجب نہیں اگر آب ھوے گلاب
 کریں بخت میرے اگر تک مدد
 ولی اُس سجن سوں ساون بے حجاب
 تعلل تغافل کا اب وقت نہیں
 مرا حال سذکر اے عالی جذاب
 شتابی خبر لے کہ بے تاب ھوں
 ترے عشق میں بے خور و خواب ھوں

—:0:—

ولہ

درمدح قدوة العارفين شاه وجيه الدين

$\frac{5}{11}$

(۲)

اے تو مقبول سرور عالم
 دے تو فہرست دفتر عالم
 جلوہ گر تو ہے آنتاب یقین
 تجھ سوں روشن ہے پیکر عالم

علم ظاہر و علم باطن سوں
 تو ہے عالم میں رہبر عالم
 دل عرفان سرشت ہے تیرا
 مظهر خلق و مظهر عالم
 ہے زمیں پر یہ آستان شریف
 مرجع خلق و منظر عالم
 نام تیرا ہے ورد صاحب ورد
 ذات تیری ہے مفخر عالم
 دستگیری ہے تیری ظاہری نت *
 جب کہ ہر پا ہو محشر عالم
 ہے ترے نام پر سدا قربان
 روز و شب سال و مہ سر عالم
 تجھ اُپر جیوں سرج ہو بدا ہے
 مطلب جہلہ مضر عالم
 اس زمانے میں حق نے تیکوں کیا
 مہتر خاق و بہتر عالم
 اے امام جمیع اہل یقین
 قبلۂ راستان وجیہ الدین
 اے تو ہے آفتاب عالم تاب
 فینیں تیرے سوں جگ ہے مقصد یاب
 دل ترا کان عالم و بحر عمل
 ہر معانی ہے اس میں درخوش آب

تجھہ مبارک خرد کی * دیکھہ ضیا
 رشک سوں آفتاب ہے بے تاب
 متفق ہو کے عاقلان + نے کہا
 دل کوں تیرے بہکت میں لب لباب
 فکر تیری ہے آب دانش و ہوش
 ہر گل عقل تجھہ سے ہے سپراب
 مکھہ سوں تیرے بچن مبارک سن
 گل کے گوہر ہوا سراپا آب
 اے تو مجھوئے فراست قام
 دل ترا مطلب ہزار کتاب
 تا قیامت گریز پا نہ اچھے
 تجھہ محبت کی آگ سوں سیماہ
 مانگتے ہیں مدد سوں تجھہ شہ کی۔
 روز و شب چند رستم و داراب
 اس زمانے میں بے گھاں بے شک
 تجھہ میں ہے سب طریقۂ اصحاب
 اے امام جمیع اہل یقین
 قبۃ راستاں وجیہ الدین
 فیض تیرا ہے ابر نیسانی
 دو جہاں پر کیا در افشانی
 دل ترا مظہر تجلی حق
 مکھہ ترا رونق مسلمانہ

سجدہ کرنے کوں روز آتا ہے
 چاند سرتا قدم ہو پیشانی
 تیری درگہ کی خاک دیکھ، گیا
 روے آب حیات سوں پانی
 ہر سحر آفتاب کرتا ہے
 تیرے روضے اُپر زر افشانی
 عالماں دیکھ تہجہ فصاحت کوں
 ست دیے دعوتی سخن دانی
 تہجہ دل صاف سوں ہوئی ظاہر
 آئنے میں تہام حیرانی
 ہے ولایت کے تخت پر تہجکوں
 شوکت و حشمت سلیمانی
 زندگی بخش ہے خیال ترا
 یاد تیری ہے آب حیوانی
 جن نے دیکھا ہے پاک مرقد کوں
 اُن نے پایا ہے قرب حقانی
 اے امام جمیع اہل یقین
 قبیلۂ راستاں وجیہ الدین
 اے شہ بہر و بر ہے تہجہ سر پر
 آسماں چتر و آفتاب افسر
 تو ہے مقبول حق کی درگہ کا
 روح تیری کوں عرش پر ہے گزر
 کان فلک کے - لائیکہ دیکھیں
 تہجہ سری کا دجا مہ انور

آسماں سوں اُتر کے آتے ہیں
 تیری مجلس میں نقل ہو اختر
 ہے سزاوار انجمن میں تری
 زہرہ آوے اگر ہو خنیاگر
 وہ ہے روضہ زمیں اُپر تیرا
 شش جہت جس کوں دیکھے ہے ششدار
 کیا کہوں گنبد شریف کوں میں ق
 اوج میں ہے فلک سوں وہ ہمسر
 تجھ سے خرشید کوں وہ پایا ہے
 کیوں نہ ہووے فلک سوں بالا تر
 تجھے سوں سب خادماں کوں نت ہے شرف
 اے سپارک نہاد پاک گُہر
 دو جہاں میں مرا ہے مقصد یہ
 کہ کرو مجھ پہ یک کرم کی نظر
 اے امام جمیع اہل یقین
 قبا۔۔۔۔۔ راستاں وجیہ الدین
 اے گل گلشن حسین و حسن
 تجھے سوں روشن ہوا زمین و زمن
 عالم فرش سوں لجا بر عرش
 حق نے جنت کیا ترا مسکن
 فیض تیرا عیاں ہو جس ساعت
 بحر کا پر گُہر کرے دامن
 گوہر فکر تجھے سوں ہے سیراب
 جوہر عقل تجھے سوں ہے روشن

خلق یوں بہرہ تجھ سوں پاتی ہے
 فیض جیوں آفتاب سوں معدن
 آسماں کے اُپر گداز ہے نت
 شوق تیرے سوں ماہ سپہیں تن
 عشق تیرے کی آگ میں خورشید
 سر سوں لے پگ تلک ہوا ہے اگن
 دیکھنے کوں ترے ہوا مشتاق
 گل فرگس سوں کھول چشم چمن
 یوں تو ہے انتخاب عالم میں
 جیوں کہ ہے آدمی میں نطق سخن
 خوش بصارت بدل کیا ہے ولی
 گرد تیرے قدم کی گھل نہیں
 اے امام جہیج اہل یقیں
 قبلہ راستاں وجیہ الدین*

—: 0 :—

* اس ترجیع بند کو پڑھکر کوئی یہ خیال نہ کرے کہ ولی
 نے شاہ وجیہ الدین قدس سرہ کا زمانہ پایا ہے۔ یہ بزرگ حضرت
 شاہ محمد غوث گوالیاروی کے مرید تھے اور سنہ ۹۹۸ ہجری میں
 فوت ہوئے۔ ان کا مدرسہ اور خانقاہ اور مزار شہر احمد آباد
 میں واقع ہے جس کا فیضان تعلیم شاہ صاحب مبرور کے بعد بھی
 جاری رہا۔ چنانچہ ولی اپنے زمانے میں اُس مدرسہ و خانقاہ
 میں مقیم و مستفیض ہوتے رہے۔ ان دونوں ترجیع بندوں کے
 دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ ولی نے اپنے آخر زمانے میں یا اُس
 وقت میں اس کی فکر کی ہے جب کہ وہ زبان کو بہت صاف
 کر چکے تھے اُن کے ابتدائی کلام میں جو پرانے اور دکنی
 محاورات و الفاظ بکثرت ملتے ہیں ان کا پتا اس میں نہیں۔

قصائد (۶)

در جہد و نعت و منقبت و موعظت

۱۲۳

(۱)

لے زباں پور تو اول اول
نام پاک خداے عز و جل

لائیق جہد نہیں ہے اُس بن اور
اس اُپر متفق ہیں اہل ملل

یاد اُس کی ہے سب اُپر لازم
شکر اُس کا ہے مدعاے سکل

آسماں اور زمین کے سب ساکن
یاد کرتے ہیں اُس کوں ہر پل پل

شکر اُس کا محیط اعظم ہے
وہ ہے سلطان بارگاہ ازل

اُس کے بھیتر اگر شناور ہوں
روزِ معشر تلک سکوں نہ نکل

بعد جہد خداے بے شہتا
یاد کر نعت سید مرسل

جس کی شہت کی ہے قرازو میں
دو جہاں مثل دائۂ خردل

اُس کی مجلس میں آ ہوا ہے کھڑا
صنف آخر میں جوہر اول

گر ہو وہ آفتاب گرم عتاب
آسماں جائیں مثل موم پگھل

دیکھہ اُس کے جلال و عظمت کوں
 بادشاہاں کا رنگ ہے رنگل
 گر کرے بحر پر غضب کی نظر
 ساہیاں جائیں جل کے بھیتر جل
 اُس فصاحت اگے دسے مچکوں
 نطق * سبیاں عبارت مہمل
 کاملاں سوں سنا ہوں یہ نکتہ
 عشق اُس کا ہے ہادی اکھل
 نام اُس کا ہے حرز ہر مؤمن
 یاد اُس کی ہے دافع کلاں +
 دیکھہ اُس زلف و مکھ کوں بے جا ہے
 بحر اور بر میں عنبر و صندل
 بعد اُس آفتاب اقور کے
 چار ہیں اہل علم و اہل عمل
 صاحب صدق و عدل و علم و حیا
 ایک سوں ایک اکھل و افضل
 اُن کوں اصحاب میں سبقت ہے
 دین کوں جو کیسے قبول اول
 ہیں تجے وہ کہ دین کے بل سوں
 کفر کے دست و پا کوں کینے شل
 ہیں تجے وہ کہ جن کے اوہو سوں
 رنگ پکڑا کلام عز و جل

ختم خلفا کی کیا کہڑوں میں بات
جس کے رتبے کا عرش پر ہے محل
جب ہوا وہ سوار دلدل پر
فوج پر فوج دل پہ مارا دل
وہ ہے یکتا دیں کہ جن نے کیا
لاٹھہ مشکل کوں ایک پل میں حل
نام اُس کا کہ جس کے تقویٰ سوں
زور نے زور بل نے پایا بل
ہے علی وہ کہ جس کی دہشت سوں
جی گیا دشمنان کا تن سوں فکل
خون اُس کا عدو کی چھاتی پر
جیوں ہرن کے سننے اریں چیتل
ہیں یہ چاروں ستون شرع متین
دیں کا ہے ان سوں مستقیم محل
مشرق و مغرب و جنوب و شمال
سب کوں ان چار ذات سوں ہے بل
چار عنصر ہیں دیں کے تن کے
چار دیوار باغ شرع نچھل
ہیں یہ اسلام کے صحیفے پر
چار اطراف صورت جدول
نام ان کا ہے عرش کے اوپر
گرچہ ظاہر ہیں آسمان کے تل
بعد ان کے ہیں دو اسم جہاں
نور چشم ییہر مرسل

ہردو سلطان کشور کوئین
 ہردو مقبول شاہ رر ز ازل
 ایک کا تن ہوا ہے اطلس سبز
 ایک خوں سوں زمیں کیا مضمحل
 ملک ہستی میں دشمنان کے سبب
 جو کہ گزرا ہے ان پہ حال گہل
 اس میں دم مارنے کی جاگہ نہیں
 یہاں خموشی ہے سب سستی افضل
 مقصد دو جہاں وہ پایا ہے
 جو کیا جی کوں اُن اُپر بلبل
 کرم حق ہے آرزو سب کی
 ترک دنیوں ہے مدعاے سکل
 گل دنیا کوں زیب تاج نہ کر
 یہ ہے سر پا تاک معیل و دغل
 اس سوں ہرگز نہ باندہ جی اپنا
 کہ مہمدا ہو دین بیچ خلل
 ایک گھر میں رہے نہ نچلی یہ
 طالب یار نو ہے یہ چنچل
 اہل دانش نہ جائیں اس کے نزدیک
 طلب اس کی نہیں ہے جز اجہل
 پر کدورت ہے سر سوں پانوں لگ
 گرچہ ظاہر ہے صورت نرم
 یہ کسی سوں وفا نہ کی ہرگز
 بے وفا ہے مدام یہ کسہل

مثل قاروں نہ باندہ مال سون دل

مت زمیں زندگی میں جائے نکل

اُس کی صحبت میں اے خجستہ خصال

نہیں حاصل بغیر * درد و گسل

یہ ہے پالغز طامعان و حریفان

اکثر اس دیکھ کر گئے ہیں پھسل

ترک کر سب کون بات میری سن

درد شیریں ہے یہ ز شیر و غسل

مرتبہ بوجہ عشق بازار کا

یہ ہیں ملک وفا کے اہل دول

عالمان سوں پچھا ہوں میں اکثر

عقدہ دل کون نہیں کیا ہے حل

جو کہا حال دل کون میں جا کر

بے حجابانہ عشق کے آگل

مرحبا کہئے مجھے بلایا پاس

عقدہ راز کی بتایا کل

یوں کہا دیکھ درس شاہد راز

چھوڑ دے درس قطبی و منہل

پیچ اُس زلف کا نہ پاوے گئی

گر مطول پڑھے و گر اطول

لکھ دے اُس کون زندگی کا خط

سب پری پیکران چین و چگل

اس قدر ہے وہ یار بے پروا
 جب مرے عاشق، اُس کوں آوے کل
 یوں نہ پوچھے کہ کیوں دوانے * نے
 عشق میرے میں جی دیا تلہل
 فیض سوں اُس تین کے اے بیٹا
 نرگسستان ہوا ہے سب جنگل
 وحشت آہواں کوں رام کرے
 گر کرے یک نگاہ وہ چنچل
 جب سوں اُس کا خرام دیکھے ہیں
 چال اپنی بسر گئی منگل
 وصف اُن گیسوؤں کا کیا بولوں
 مشک جس کے اگے ہے بوے بھل
 ہووے غیبت سوں سرکہ پیشانی
 گر سنئے اُس لہاں کی بات ہسل
 جاں نالک ہیں جہاں میں سپہیں ساق
 زرد رو اُس اگے ہیں جیوں پیتل
 گرم رو ہو وہ گر چمن بھیتر
 جیوں گل شمع گل پڑیں گل گل
 جن نے اُس شمع روکوں دیکھا ہے
 جیوں پتنگ + پر گئے ہیں اُس کے جل
 ہو سکے اُس پری کا ہم زانو
 آرسی دل کی جو کیا صیقل

جس رہیں میں اُسے تہہ دیکھوں میں

ہے مرا جیو اُس اُپر ہل ہل

جیوں ستارے تَتے فاک اُپر

یوں انجھو مکھہ اُپر پڑیں تہل تہل

عشق اُس کے کا جو کتک دیکھا

عقل کی فوج میں پڑی ہل چل

دیکھہ اُس آفتاب کیں جا کر

کھل انکھیاں کوں اپنی مثل کنول

عشق مرشد سوں سن کے یہ باتیں

دل سوں ہو حرت پر گیا ہل ہل

تجھہ پیو کے اُلے لگانے کوں

شوق میرا چلا کشادہ بغل

دور کر مکھہ اُپر سوں یہ گھونگھٹ

پاکبازاں سوں کیوں اتا ارچھل

اُس کے بالوں طرف چلا اُتھہ دل

مثل دیوانہ بگ میں تھا سنکل

دیکھہ اُس دل ربا کوں برقع میں

یوں کہا ہو کے مضطر و پیکل

فاخدا ترس آج سوں فہمیں تو

تجکوں بوجھا ہوں میں زُر ز ازل

مجھہ اُپر یوں ستم وراثہ رکھ

گر ہو خوت خدائے عزوجل

سن کے یہ بات مکھہ سوں پرکے کوں

یوں اچھا یا درس کوں دینے بدل

ہوئے کل یا راپس میں ناز و نیاز
 حسن دل کی کلی ہوا ہیکل
 دیکھ اس کون کے یک یک آیا
 یہ سخن مجھہ زباں سوں بہار نکل
 اس قدر ہے صفا ترے مکھ پر
 کہ گیا ہے نگہ کا پاؤں پھسل
 وصف تیرے کا کیوں نہ ہوں عازم
 طبع یہاں دررتی ہے چیزیں کو تل
 اے شفا بخش ! تجھہ قدم کی خاک
 درد کے درد سر کا ہے صلہ
 تجھہ قلم میں جو کچھہ ہے رنگ صفا
 نہ دکھا اُس کون خواب میں مغل
 وہ ہے تیری قباے دارائی
 چرخ اطاس ہے جس اگے کھل
 عشق تیرا ہے موج طوفاں جوش
 جس سون ہے عقل کی بنا میں خلل
 تو تغانل سون دل کون کھینچا ہے
 بوجہی ہری بات میں ہے کیا اٹکل
 دل جو تجھہ زلف بیچ بند ہوا
 کون کھولے یہ عقدہ لادل
 دل ہے اسپند تب سستی جب سون
 غم میں تیرے ہوا ہے تن منقل

قد سوں تیرے یہ جی نہال ہوا
 وصل تیرے سوں دل نے پایا پھل
 جس کوں اے مہ نہیں ہے تیرا وصل
 تنگ ہے اُس پہ نہ طبق کا محل
 جو ہوا تجھہ سوں دور اے خرشید
 ماہ کی مثل وہ پڑا گل گل
 بسکہ دیکھا ہوں آب تجھہ مکھہ کی
 آنسو آتے ہیں مجھہ نہیں میں اُبل
 نور خرشید کی نہٹ اے شوخ
 حسن تجھہ مکھہ اُپر کرے جھلجھل
 دل نے بولا کہ یہ چھلاوا ہے
 دیکھ کر یہ ترا جہاں نہچھل
 آہواں لکھہ دیے غلامی خط
 دیکھہ تجھہ نہیں میں خط کاجل
 دیکھہ تیری یہ چشم رشک غزال
 مدح تیری میں یہ کہا ہوں غزل

—:0:—

غزل

اے یہ تیرے نہیں ہیں دو چنچل
 دیکھنے جن کوں خلق آوے چل
 عاشقاں پر چلا ہے یہ شہزادہ
 ہاتھ میں لے کے تیغ تیز اجل

تجہہ پلک کا بیان کیوں کہ کروں
جس کی ہے یاد مجھ کو نت پل پل

اے عدیم الہام! وہ نہ دیکھے*
گر مکرر دیکھے تجھے احوال

یاد تیری بھواں کی مجھہ دل میں
جیوں مچھی† کے گلے منیں ہے گل

دیکھہ تیری فین میں پتلی کون
عالمہاں میں پڑا ہے جنگ و جدل

ایک کہتے ہیں مکھہ یہ کعبہ ہے
اس میں پتلی نے کیوں کیا ہے محل

اور! ہیں اس اُپر کہ مسجد میں
کن نے دالا ہے طرح رنگ دیول

آخری اتفاق سوں بولا
یہ ہے صبح خدائے عزوجل

اے مہ مہ مہربان کرم سیٹی
شب تاریک بیچ گھر سوں نکل

در فکو تپوے ساتھ آوے گی
آہ مجھہ دل کی ہاتھ لے مشعل

اشک چشم اور غبار دل سوں لے
عاشقان راہ میں گئے دل دل

ہاں مہاں پھسل پڑے اس تہار
تک نزاکت سوں یہاں سنبھال کے چل

کیا کہوں تجھے رقیب کے حق میں
 بابت جس کی ہے تلخ از حنظل
 غیر اس کے کہ روزِ عشرت میں
 ناگہاں اس کوں مکھ دکھاوے اجل

یوں رقیبیاں کی گفتگو ہے قبیح
 جیوں کہ اوّل کی زشت ہے کلکل
 اے (ولی) ترک کر یہ حرتِ دراز
 کہ ہے خیر الکلام قل و دل
 ابر میں یہ نہ بوجھِ فعرۂ رعد
 باجئے وصل کی خوشی کے طبل

دل کوں شادی ہے کیوں نہ باجے آج
 ہر طرف جگ میں قال اور مندل
 خلقِ عالم میں حق کی حکمت سوں
 جب تلک دکھ کو ہے دوا سوں خلل

زندگانی کے دردِ سر کا علاج
 موت ہو دشمنان کے سرِ صندل
 عمر تیری دراز ہو جگ میں
 جب تلک ہوں مطول و اطول

اے (ولی) یہ قصیدہ رنگیں
 جگ میں رکھتا نہیں نظیر و بدل
 جو ہیں پیاسے سخن کے اُن کے نزدیک
 شعر میرا ہے آبِ سوں فرمل

گوشِ حاسد میں جب پڑے یہ شعر
 راکھ ہو جائے رشکِ سوں جل جل

در نعت حضرت خیر البشر صلی اللہ علیہ و آلہ و صحبہ و سلم

۲۹

(۲)

عشق میں لازم ہے اول ذات کوں فانی کرے
 ہو فنا فی اللہ دائم یادِ یزدانی کرے
 یاد کے گلزار پر دو نین کر اور بہار
 پیچ کھا سینے میں دل کوں سندھستانی کرے
 مرتبہ خلت پداہی کا وہ پاوے گا جو گئی
 مثل اسماعیل اول جی کوں قربانی کرے
 جوش دے یکہارگی دریا کوں دل کے لہو ستی
 گوہر انچھواں کوں رو رو رنگ مرجانی کرے
 جو اہس تن کوں گلاوے عشق میں ہر صبح و شام
 وہچہ کامل ہو سو جیسے ماہ تابانی کرے
 سرخرو ہو آبرو دو جگ میں پاوے اے عزیز
 دل کوں لوہو کر اول لوہو سوں جو پانی کرے
 عشق کی آتش میں جالے تن کوں جو گئی رات دن
 وہ قیامت لگ سو جیوں سورج درخشانی کرے
 وہچہ پاوے مطلب راضیۃ مرضیۃ
 معض للہ جگ میں جو اعمال پنہانی کرے
 ورد پڑھنے درد کا انچھواں کی تسبیٰ ہاتھ لے
 دل کوں کر سی پارۂ غم ذکر قرآنی کرے

عشق سوں فارغ جو گئی رہ نعتس اکبر ہے مدام
 ساٹوں کھنڈ پر اگرایواں کیوانی کرے
 وہچھہ داٹا ہے تجھے گردن دوں کوں اے عزیز
 مت کے دنیا کوں جو گئی جگ میں خدادانی کرے
 اپنے مطلب کے سوں ایلوں کا دھی دیکھے جمال
 عشق میں دل کو جو معنوں بیا بانی کرے
 حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیریں بچن
 شوق میں دل کوں جو فرہاد کھستانی کرے
 بوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
 اُس اُپر ہو کر سلیمان شکر رحمانی کرے
 جیوں انگوٹھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
 تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے
 زندگی پاوے ابدانی جگ میں رہ خضر وقت
 جو اپس کوں فدوی محبوب سمجھانی کرے
 یا معبد دوجہاں کی عید ہے تجھے ذات سوں
 خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھے پہ قربانی کرے
 وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھے حسن کے
 بندگی میں آپ کو جیوں ساہ کدھانی کرے
 زینوا العانکم کا گر سنے داؤد ناد
 ہووے خوش، دربار پر تیرے خوش العانی کرے
 نوح تجھے رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
 تجھے غضب کا گر سندر جوش طوفانی کرے

فلک ہے وہ کہ دکھو ! جن نے بے مروت ہو
 سرج کوں سر سوں برہنہ کیا ہے مثل پہننگ
 اثر کیا ہے ہر اک تن میں ناتوانی نے
 ہوے ہیں لوم سوں عاجز جنگل میں شیروپلنگ
 نشانہ گاہ کیسے قاتلاں کے دل کوں تھام
 فلک کے قوس سوں چھوٹے بلا کے جو جو خدنگ
 یگانگت کو اول کی تھام بسری خلق
 رکھی اپس میں عداوت مثال شیشہ و سنگ
 ظلم پہ دل ہے رکھے منہ میں حیف سوں انگ
 لیا ہے خلق نے خاصیت تھام تھنگ
 یہ آسمان ستہگر کی سر کشی دیکھو
 تھام خلق سوں لڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ
 جو سپہم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنہسا
 اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ
 اپس کے دشمن بے دست و پا سوں کر پرہیز
 اگر چہ خاک نشین ہے ولے گزندہ بھجنگ
 جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
 ہوے ہیں گوشہ نشین اہل دانش و فرہنگ
 ہو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ
 کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں سبکوں تنگ
 ترے جو شوق سوں حاصل کیا ہے معویت
 ہے فقر فخر مجھے سبکوں فقر سوں نہیں لنگ
 وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ہے
 کہ جس صدا سوں ہیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

عشق سوں فارغ جو گئی رہ نعرس اکبر ہے مدام
 ساٹوں کھنڈ پر اڈرایواں کیوانی کرے
 وہچھہ دا نا ہے تجھے گردوں دوں کوں اے عزیز
 ست کے دنیا کوں جو گئی جگ میں خدادانی کرے
 اپنے مطلب کے سوں ایلی کا رہی دیکھے جہاں
 عشق میں دل کو جو معجون بیبا بانی کرے
 حشر میں شیریں ہو وہ حق سوں سنے شیریں بچن
 شوق میں دل کوں جو فرہاد کھستانی کرے
 پوریاے بے ریا کوں تخت سوں بوجھے ادھک
 اُس اُپر ہو کر سلیمان شکر رحمانی کرے
 جیوں انگوتھی میں نگینہ یوں کرے تسخیر خلق
 تخت دل کوں جو بہ از تخت سلیمانی کرے
 زندگی پاوے ابد کی جگ منیں رہ خضر وقت
 جو اپس کوں فدوی محبوب سبھانی کرے
 یا محمد دو جہاں کی عید ہے تجھے ذات سوں
 خلق کوں لازم ہے جی کوں تجھے پہ قربانی کرے
 وہ اچھے آزاد جو بازار میں تجھے حسن کے
 بندگی میں آپ کو جیوں ماہ کنعانی کرے
 زینوا الکافکم کا گر سنے داؤد داد
 ہووے خوش، دربار پر تیرے خوش العانی کرے
 نوح تجھے رحمت کی کشتی باج کہیں * پاوے نہ تھاہ
 تجھے غضب کا گر سہندر جوش طوفانی کرے

فلک ہے وہ کہ دکھو! جن نے بے مروت ہو
 سرج کوں سر سوں برہنہ کیا ہے مثال پہننگ
 اثر کیا ہے ہر اک تن میں ناقوانی نے
 ہوئے ہیں اوم سوں عاجز جنگل میں شیروپلنگ
 نشانہ گاہ کیسے قاتلاں کے دل کوں تہام
 فلک کے قوس سوں چھوٹے بلا کے جو جو خدنگ
 یگانگت کو اول کی تہام بسری خلق
 رکھی اپس میں عداوت مثال شیشہ و سنگ
 ظلم پہ دل ہے رکھے منہ میں حیف سوں انگ
 لپا ہے خلق نے "خاصیت تہام تفنگ
 یہ آسمان ستہگر کی سر کشی دیکھو
 تہام خلق سوں اڑتا ہے آپ ہو کے اکنگ
 جو سبم ورز کی فکر میں قدم گھسا سو پنہسا
 اپس کی منزل مقصد کوں کیوں کہ پہنچے لنگ
 اپس کے دشمن بے دست و پا سوں کر پڑھیز
 اگر چہ خاک نشین ہے ولے گزندہ بھجنگ
 جگت کے دیکھکے حالات لاعلاجی سوں
 ہوئے ہیں گوشہ نشین اہل دانش و فرہنگ
 ہو دستگیر مجھے یا علی ولی اللہ
 کہ اس فلک نے کیا ہے کہاں مجکوں تنگ
 ترے جو شوق سوں حاصل کیا ہے معوات
 ہے فقر فخر مجھے مجکوں فقر سوں نہیں لنگ
 وہ شیر حق کہ جہاں میں وہ ناصر دیں ہے
 کہ جس صدا سوں ہیں وحشی جنگل کے مست و تنگ

دنیا کے فتنے و طوفان سوں وہ کنارے ہیں
 جو اُس کے عشق کے دریا میں عاشقان ہیں نہنگ
 خدا نے فضل سوں اُس کو کیا حصار دیں
 فلک ہے جس کے قلعے کی کہینہ ایک انگ
 زمیں پہ وقت اُترنے کے اُس کے عدل کون سن
 گریز پا ہیں ستم آسمان کے لکھ فرسنگ
 یہ دو جہاں کے غم و عیش کون تعباً* وہ کوئی
 جو کُئی کہ اُس کی محبت نہیں ہوا ہے بھڑنگ
 خدا کے حکم سوں ہر پہلوں پہ ہو غالب
 گر آستانے پہ آ اُس کے سر گھسے جیوں سنگ
 سو اک غلام ہے خدمت میں اُس کی ترکش بند
 کہ اُس کے پاس سکھے رستم آکے صیغۂ جنگ
 وہ عہد بس ہے جنے+ سرکشاں کو کر لے زیر
 کہ نام مشہور اُس کا ہے قنبر سرھنگ
 خدا نے اُس کو دیا مرکب ایک دلدل نام
 کیا دریا کوں جو یک پل میں لاکھ بار انگ
 بجائے سورمہ اگر خاک اس قدم کی لے
 فین میں دل کے ستیں قیز رو جگت کے ترنگ
 تو حشر لگ وہ مقدم ہوں باد صر صر سوں
 وہ حال دیکھ کے باد شہال ہو جب دنگ
 شکستہ دل کوں مرے وہچہ موسیائی ہے
 کہ نام پاک ہے اُس کا مدام صیقل زنگ

اُسی کی آل پہ نت ہے (ولی) بلا گرداں
کیا چراغ پہ اُس کے مدام جی کوں پتنگ

—:0:—

دار مداح بیت الحوام

۲۰

(۴)

کیا ہے غم مجھ کوں اگر جگ میں نہیں مونس غم
آہ یہ بس ہے مرے درد کوں دل کے مرہم
جگ کی مجلس سستی دل سوز ہوے بسکہ عدم
شہج کے باج نہ دیکھا ہوں کہیں رشتہ غم
شہج، مجھہ حال پہ دل جال اپس کا سب نس
ہو کے بے تاب دم صبیح چلی ملک عدم
دل پر درد کوں دارو ہے اکن پر روغن
داغ پر داغ ہوا زخم پہ میرے مرہم
تجھہ بن اے پاک گھر دل سوں ہوا حاصل مجھہ
موج دریا کی نہن غم کے پچھے غم پئے ہم*
عشرت جم کی نہن عیش اچھو تجھہ کوں صنم
جام لب تیروے دھن کوں ہو مبارک جم جم
گل کوں غیرت سوں کیا توفیجھہ گلاب اے ظالم
سینہ چاکاں کے اُپر کیا ہے اتا جور و ستم
سیور کرنے کوں ترے سکھہ کے چمن کی اے گل
جگ میں آیا ہے سو گلزار ارم ست آدم

تیر تجہہ عشق کا منگتا ہے اپس سینے میں
 جیوں کہاں چاند تواضع سوں فلک پر ہو خم
 صاف تجہہ مکھہ پے سوں کیوں عرق نہ ہو غرق حیا
 جاں ہوے گل کے گہر آب مثال شبلم
 گرمی ہشر سوں دل کوں نہیں ہرگز مرے غم
 تاب خرشید سوں نہیں آب گہر ہوتا کم
 ہو کے غواص میں دریا میں بدن کے دیکھا
 صدف دل ہے حقیقت سوں گہر کی معرم
 دل کے دریا کوں ترقی کے اُپر فت ہے نظر
 اُس کی نسبت ہے سہندو سوں ہر اک آن میں کم
 خلقت حق میں تو عرفاں کی نظر کھوں کے دیکھ
 درے درے کے بہتر یہاں ہے جدا اک عالم
 اُس کے مشتاق ہیں سب اہل زمین اہل سما
 شوق کا جس کے لیا چرخ پہ خرشید عالم
 خاکساروں کے انچھو حق کوں ہیں منظور نظر
 جیوں کہ مقبول ہے خرشید کو بھوئیں سوں شبلم
 آرسی دل کی سکے شمع نہن روشن کر
 جو ہوا عشق میں پروانہ صفت جل کے بہسم
 سیاہی * غم ہوئی ہے صبح نہن روشن و صاف
 کہ وہ خرشید کرے گہر پہ مرے آئے گرم
 راز اسرار کوں گئی جگ کے صفے کے اوپر
 گر منگے + لکھنے تو جیوں ہووے قلم سوسوں قلم

آگ دوزخ کی اچھے اُس پہ قیامت میں حوام
اے (ولی) صدف سوں دیکھا ہے جو گئی بیت حرم

—: ۰ :—

درمدح حضرت میراں مکی الدین

قدس سوره

۳۸

(۵)

دیکھے نظر سوں اگر یہ جہاں دورانی
شرم سوں مصر بسے جا کے ماہ کنعانی
توے جہاں کی یہ آرسی جو گئی دیکھے
تو حاصل اُس کوں نہ ہووے سوائے خیرانی
جنوں ہے یہ کہ اچھے جی کوں اُس کے جمعیت
تری زلف ہے جسے باغی پریشانی
توے یہ غمزدخوں ریز سوں ہوا معام
کہ عاشقان کوں اُسی سرں ہے عید قربانی
ستمگراں کے اُپر فخر ہے ترا برج
کہ تجھ عہد میں ہے جو رو جفا کی ارزانی
توے حکم منیں ہے کثرت جفا اس قدر
سے نزدیک وفا کی ہے جیوں فراوانی
توے فراق نے عشاق کوں کیا اسدیان
غلامے خون جگر ہووے لباسِ ہریانی
تجھہ اشتیاق کی آتش سوں سرفراز ہے دل
کہ سر پہ آگ کا شعلہ ہے تاپِ سطلانی

تو مہر سوز سوں یوں مہرباں ہے عاشق پر
 ننگے کے حال پہ جیوں موسم زمستانی
 تری برہ میں جو دانش کی آرسی کوں رکھا
 عیاں دے ہے اُسے صورت پشیمانی
 جگت میں تجھہ خم ابرو کی کج نگاہی دیکھہ
 تپے ہیں آب میں سو تا قدم الیمانی
 یہ کیا ہے زلف سحر ساز جس کے دیکھے سوں
 گئی ہے عابد و زاہد سوں سبھ گردانی
 تری یہ تیغ تغافل سوں خالق ہوئی بسمل
 رہے ہیں دنگ ہو جیوں کر نگاہ قربانی
 تری زلف سوں لیے کافراں سرشتہ کفر
 ترے جمال سوں ہے رونق مسامانی
 بھڑے ہوئے پہ کیسے سرو سے کئی آزاد
 ہنسی ہو ہنس کوں دکھاوے تو گر خرامانی
 تری کے ملک سو آکر ہوا سراپا چمن
 یہ نعل لب کے تماشے سوں رنگ مرجانی
 ترے چمن کی صبا گورے چراغ کوں گل
 گل چراغ دے جیوں گل گلستانی
 حسن کے ملک اچھو تجھہ اُپر مسلم منت
 اچھو ترے یہ مدد شہسوار گیلانی
 (ولی) یہ وقت اگر اُس قدم سوں عار کوے
 دکھے وہ پل میں صفا سوں گئی پشیمانی
 اسید وار ہوں تیری جناب سوں دائم
 کہ دل مرے کوں کرے تو چراغ نورانی

عیاں ہے نام مبارک ترا (محبی العین)
 ترے اسم میں ہے خرشید کی درخشانی
 مکان حشر ہو فردوس کی نعم روشن
 تری نگاہ کرے گر بہار افشانی
 بجائے خالی عجب کیا جو آ کرے مسکن
 تجھے آستان کے اُپر سرستہ صفاہانی
 مشائخاں جو کیسے ہیں مدام کسب شرت
 تری جناب سوں پائے ہیں قرب حقانی
 وہ آفتاب نہط جگ منیں ہوا روشن
 ترے جو نقش قدم پر گھسا ہے پیشانی
 بغیر تمام باطن کسی پہ ظاہر نہیں
 ترے سنے میں جو ہیں راز ہائے پنہانی
 سخن ترا ہے نزک عاشقان کے یوں مسند *
 کہ جیوں کلام نبی یا کلام ربانی
 تری مدد سوں ہے اکثر ضعیف کوں قوت
 دیے ہیں مور کو یہاں حشمت سلیمانی
 جگت کے بیچ وہ قانون شفا کا کیوں بوجھ
 جو تجھے سوں فیض نہ لیوے حکیم یوقانی
 یہ ممکنات میں تمکین ترے پہ ہوئی ہے ختم
 اِتا جہاں منیں ہے مہتج † تو را ثانی
 ہے تجھے نزک نظری ☒ کوں حکم بد یہی ☒ کا
 عیاں ہے دل پہ ترے بسکہ راز سبھانی

یقین ہے یہ کہ فلاطون و بو علی دونوں
 ترے نزدیک ہیں جیوں کو دک دبستانی *
 زمیں میں جا کے چھپے منفعل ہو جیوں سحاباں
 ترے آگے جو کیسے + دعویٰ سخن دانہ
 خدا کے فضل سوں مستند نشیں ہو تم اُس کے
 بنی ہے نور سوں جس کے یہ شکل انسانی
 تری کلی میں میسر ہو جس کوں بستر خاک
 تصور ہے کہ منگے پھر کے قصر کیوانی
 تری جناب سوں کینہ جو گئی کہ دل میں رکھے
 تو اُس پہ طعن کریں سب بھرد و نصرانی
 دُنوں جہاں میں کرے دُغر ہر سخاں پر
 تو گر قبول کرے اس (ولی) کی نادانی
 یقین ہے مجکوں کہ کر یہ قصیدہ رنگیں
 سنبیں تو وجد کریں انوری و خاقانی

دارمدح حضرت شالہ وجیہ الدین نورالدہ مرقیہ

۲۷

(۶)

ہوا ہے خلق اُپر پھر کے فضل سبحانی
 کیا ہے ابر نے رحمت سوں گوہر افشانی
 یہ آب صاف میں گوہر کوں دیکھہ خجاست سوں
 صدف کی بیت میں گل کر ہوا ہے جیوں پانی

تھام پات "یسبح بحمدہ" کے بحکم
 زبان حال سوں کرتے ہیں ذکر سبحانی
 قطار قطار شبیم سوں آج سہڑا خضر
 لے سبچہ ہاتھ میں کرتا ہے ادنیہ خوانی
 ہر اک طرت جو ہوئی بسکہ ریش باران
 کیا ہے آج تفرج نے جوش طوفانی
 اس آب روح فزا کے کھال لطف کون دیکھے
 چھپا ہے پردہ ظلمت میں آب حیوانی
 ہوئی ہے غنچہ نہیں جگ کون بسکہ چھپیت
 عجب ہے اب رہے سنبل مٹیں پریشانی
 ہر ایک قطار شبیم ہے غیرت گوہر
 ہر ایک پات پہ برسا جو ابر فیسانی
 ادب سوں حضرت حق کے زبکہ سہتے ہے
 ہر اک کلی ہے سو جیوں کردک دبستانی
 چمن میں اُس کے کرم نے دیا ہے حکمت سوں
 ہر ایک پھول کی پکھڑی کون رنگ مرجانی
 یہ لطف دیکھہ ہوا ہے دماغ بسکہ بھال
 بدل ہوئی ہے اتنی حافظے سوں تسپاتی
 تھام مالک ہوا حق کے فضل سوں آباد
 رہا فہم ہے جگت میں نشان ویرانی
 جو اس کے بھید کے پیاسے تھے وہ یہ پانی دیکھے
 پیسے ہیں آب فہم رازہاے پندہانی

زہے بہار، جلوت، زہے بہار، طوب،
 کہ بلبلاں نے لیا شیوہ غزل خوانی
 سو اس بہار میں آیا ہے عرس حضرت کا
 ہوئی ہے پھر کے عیاں حشمت سلیمانی
 چراغ گرد میں روضے کے جو ہوے روشن
 ہر اک چراغ ہے جیوں آفتاب نورانی
 ہوا ہے بسکہ طراوت سوں یہ مکان سرسبز
 ہر اک سفال پہ دستا ہے رنگ رباعانی
 چراغ یہاں کے ستارہ نمن ہیں گرداں نت
 دیے ہیں چرخ کون تعلیم سبکہ گردانی
 ہوا ہے گنبد یو نور آج طبلہ مشک
 ز بسکہ عود و عنبر کی ہوئی فراوانی
 قہر ہے آج لطافت سوں غیرت گلزار
 کیا ہے خلق نے اس پر جو بس گل افشانی
 وہ جسم روح اور اس کا ہے جسم مرقد پاک
 کہ جس کے گرد لائیک کریں سبق خوانی
 یو دین پاک میں بے شک ہے تو وجہ الدین
 عدم ہے آج زمیں کے اُپر ترا ثانی
 تری طبع کون دیا حق نے فہم پر مقصد
 تری زباں کون سزاوار ہے سخن دانی
 ہے ملک دیں میں تری ذات کون شہنشاہی
 ہے نقد عالم ترا سکھ مسلحانی

ہر اک کوں اُس سوں خبر نہیں ہے جگ کے صفحے پر
 تجھے جو کشف ہوے رازِ ہائے پنهانی
 دیا ہے حق نے تجھے جامع الکمالاتی
 عطا کیا ہے تری ذات کوں ہمہ دانی
 عجب نہیں جو دے * عقل کوں وہ آج سبق
 جو اس جناب میں آکر کیا سبق خوانی
 تجھے آفتاب سوں جو گئی کیا ہے کسبِ شرف
 وہ سرخ رو ہے سو جیوں جوہر بدخشانی
 رہیں اپس میں ابھی دنگ ہو سو جیوں تصویر
 ملائکاں جو دکھیں یہ جہاں فررافی
 خدا کی یاد میں ازبسکہ معویت ہے تجھے
 ہوی ہے ختم تری ذات پر خدا دانی
 تو وہ ہے فیض رساں جگ میں اے مبارک ذات
 کہ تجھے سوں فیض ایسے عالمان ربانی
 تجھے آستیاں پہ سرج تاکہ آ کرے سعادت
 ہوا ہے سر سوں قدم تک تہام پیشانی
 تری جناب سوں ہے فیض طالبان کوں مدام
 ترے کرم سوں ہے اکثر کوں قرب حقانی
 تری ہے ذات سراپا حقیقت انسانی
 اگرچہ حق نے دیا سب کوں شکل انسانی
 ترے کرم سوں ہوا دل خوشی سوں آج بدل
 وہ غم کہ طول میں تھا جیوں شب زمستانی

تجھ آستان مبارک پہ مثل نقش قدم
 رکھے ہیں سیس چہ ایرانی و چہ تورانی
 تری جناب کا وہ صحن ہے سراپا نور
 کہ جس کی خاک پہ از سرمہ صفاہانی
 وہ آب خضر سوں دل سرد کیوں نہ ہو دائم
 یہ حوض پاک سوں جو گئی کہ آپیا پانی
 نزدیک حوض کے کنواں * ہے آبروے نین
 کہ جس کی چاہ میں دائم ہے ماہ کدھانی
 عجب یہ جاے مبارک ہے مورد رحمت
 نہیں ہے رات کہ نہیں اس میں ذکر قرآنی
 وہ فیض بخش ہے مسجد مکان پر جستہ
 کہ جس کے وصف میں بولا ہوں کعبہ ثانی
 فلک پہ فخر زمیں کو کرے تو نہیں ہے عجب
 کہ اُس کے سر پہ یہ گنبد ہے تاج خاقانی
 ہے اُرسی کی نہط مدرسہ یہ روشن و صاف
 نگاہ کوں ہے تماشے سوں اُس کے حیرانی
 ترے جو ذکر میں رہتے ہیں ذاکراں دائم
 ہے اُن کوں حضرت داؤد کی خوش البھانی
 کیے ہیں وصف ترے گرچہ صد ہزاراں نے
 ولے (والی) نے کیا مدح میں گلستانی
 نئے قلم ہے مرا فیشکر سوں شیریں تر
 کیا ہوں بسکہ حلاوت سوں شکر افشانی

لکھا ہوں دل کوں (ولی) کے یہ مصرع عرو فی
کہ ایں قصیدہ بیاضی * بود نہ دیوانی

— : ۵ : —

مثنویات (۲)

۳۱

(۱)

الہی ! دل اُپر دے عشق کا داغ
یقین کے نین میں ست + گھل ما زاغ
الہی ! عشق میں مشاق کر مجھ
اپس کے شوق کا مشتاق کر مجھ
شریعت کا جہاں ہے شارع عام
یہ تن کا وہانچہ کر آغاز و انجام
عیان کر دل اُپر راز طریقت
سنے پر کھول ابواب حقیقت
پرکھنے معرفت کا جوہر صاف
اپس کے فرض سوں کر دل کوں صراف

* اہل عجم کا خاص دستور تھا اور اب بھی عام رواج ہے کہ
بہتر اور نفیس کلام کو دیوان سے الگ ایک بیاض مہوں بطور انتخاب
درج کر لیا جاتا ہے - ایسے کلام کو اصطلاحاً بیاضی کہتے ہیں - یہ
خیال کہ یہ اصطلاح قیاسی ہے تھیک نہیں جب کہ عرفی سا مسلم
استاد اپنے قصیدے میں کہتا ہے جو ابوالفتح کی شان مہوں
لکھا ہے : —

زمانہ خواند و فلک بر بیاض دیدہ نوشت
کہ ایں قصیدہ بیاضی بود نہ دیوانی

+ لگا

چہن میں شوق کے دل کھول جیوں گل
 اسی گل کے اُپر کر دل کوں بابل
 مجھے دے نقش گل سوں دل میں داغاں
 مرے مقصد کے روشن کر چراغاں
 برہ کی بارگاہ میں مجھ کوں جا دے
 مجھے اس شوق کی عشرت سدا دے
 یہ دل معہور کر جیوں شیشہ مل
 پریشانی نہ دے مانند سنگدل
 محبت کی عطا کر مے پرستی
 اپس کی معرفت کی بخش مستی
 جہاں کی فکر سوں آزاد کر مجھے
 اپس کی یاد سوں آباد کر مجھے
 برہ کے باغ میں دے آب داری
 ہمیشہ رکھ جھڑی فیٹاں کی جاری
 مجازی کی مجالس سوں جدا رکھ
 مجھے اس پلٹہ سوں نا آشنا رکھ
 حقیقت کی زلف کا کھول بستار
 سو یک یک تار کا مجھے کر گرفتار
 شتابی سوں دے اے ساقی مہرباں
 برہ کا جام جیوں سورج درخشاں
 کہ خورشید نبوت کی مدح میں
 کنول کا دل کھلا سینہ کے دح * میں

* منتخب اللغات میں اس لفظ کے معنی کسی چیز کا زمہن
 میں پوشیدہ کرنے کے لکھے ہیں مگر یہاں ربط کلام سے دوحہ (باغ)
 کا متخف قیاسی معلوم ہوتا ہے۔

معبد وہ کہ جس کے حق میں لولاک
 کہا ہے خالق املاک و افلاک
 عجب گلزار ہے وہ مظهر گل
 کہ ہے جس باغ کا خرشید اک گل
 وہی ہے بے دلاں کا دل کشا باغ
 وہی ہے عاشقان کا مرہم داغ
 اُسی کا ذکر ہے ایہاں موسیٰ
 اُسی کی باد اطہینان موسیٰ
 وہی ہے باغ اقدس سرور دین
 کہ جس کے باغ کا روضاں ہے گل چین
 کھلا کوئین میں وہ دین کا گل
 دو جگ مشتاق اُس کے مثل بلبل
 دو عالم جسم وہ ہے جان عالم
 نیناں امرا * رہی سلطان عالم
 دکھایا عاشقاں کوں عشق کی راہ
 کیا عارف کوں عرفاں بیچ آگاہ
 ہوا جو کوئی اُس گل سوں معطر
 رہا وہ مست ہو، تا روزِ معشر
 کیا حق اُس ابوالا روح خاطر
 مرتب چار دیوار عناصر
 ہوا جب چار باغ دین روشن
 شریعت کا کھلا اُس بیچ گلشن

* یہ لفظ پڑھا نہیں گیا

سنواری گرد اُس کے چار دیوار

حقیقت میں سمجھو، ہیں یار وہ چار

وہ ہیں مقبول درگاہ صہد کے

وہی ہیں منتخب اس چار جہ کے

دے * اے ساقی پیا پے جام دو چار

کہ مائل ہوں اُسی سے کامیں لاچار

جو ہنسنے وہ مجھے یک جوش مستی

فراوشی میں بھولے خود پرستی †

— : 0 : —

ایضاً در تعریف شہر سورت

عجب شہراں میں ہے پر نور یک شہر

بلا شک وہ ہے جگ میں مقصد دھر

رہے مشہور اُس کا نام سورت

کہ جاوے جس کے دیکھے سب کدورت

جگت کی آنکھ کا گویا ہے یہ نور

اچھو اس نور سوں ہر چشم بد دور

* بیک حرکت

† جیسا کہ مقدمے میں ظاہر کیا ہے یہ مثنوی کسی کتاب (مثنوی) کا ایک ٹکڑا معام ہوتی ہے۔ اور غالباً وہ مثنوی شاہ مجلس ہوگی۔ اس خیال کی تائید قطعاً تاریخ کے اُن دو شعروں سے ہوتی ہے جو اُسی وزن میں کہے گئے ہیں، جن کو آئندہ صفحات پر درج کیا ہے۔

شہر جیوں منتخب دیوان ہے سب

ملاحمت کی وہ گویا کھان ہے سب

سرج سن آب اُس کی جگہ میں کانپا

سمندر موج زن رگ رگ میں کانپا

کنارے اُس کے اک دریاے تپتی

کہ دنیا دیکھنے کوں اُس کے تپتی*

کہا سب تن خجالت سوں یہ جیوں عرق

ہوا دریا اُس کے عرق میں غرق

شہر سوں ہے وہ ہم بازو ہمیشہ

دریا سوں ہے وہ ہم پہلو ہمیشہ

کہ آب خضر کی ہے اُس میں تاثیر

ہوا دیتی ہے اُس کی یاد کشمیر

وہاں اشنان جب کرتا ہے عالم

صبح ہور شام چپ+ کرتا ہے عالم

عجب قلعہ ہے وہاں اک با قریبہ

انگوٹھی میں دنیا کے جیوں نگینہ

نوک قلعے کے بارگاہات ہے وہاں

کہ دائم گلرخاں کی ہات ہے وہاں

رہے اس حاشیے پر جائے آرام

طلسمی باغ وہاں ہوتا ہے ہر شام

اے+ بلبل پاک بینی سوں نظر کر

کثافت کی نظر سوں بس حذر کر

کھلے ہیں ہر طرت رخسار کے گل
 ہر اک گل کے نرک وہاں پر ہے سنبل
 جو گئی دیکھا ہے اُن کا باغ رخسار
 ہوا اک دید میں وہ معبود دیدار
 جو ہیں وہ محض تصویرات اخلاص
 سو عاشق پروری میں وہچہ وہیں خاص
 کہاں ہے ساقی اخلاص انگیز؟
 محبت کی کرے سی مجھہ اُپر ریز!
 صفائی سوں کھلے مجھہ جیو کا باغ
 کروں اُس دُر کی کون سرہم داغ
 اہے (سورت) حقیقت کی نشانی
 کہ ہیں مسہور وہاں اہل معانی
 شرافت میں یہ ہے جیوں باب مکہ
 تو ہے سب ملک پر اُس کا جو سکہ
 اگر دیکھے ہیں لوگاں شام و تبریز
 نہ دیکھا کوئی ایسا ملک زرخیز
 کہ اُس بہیتر کئے ایسے ہیں تنجار
 کہ قاروں کون نہیں اُن کے نرک بار
 اُقی آتش پرستان کی ہے بستی
 سکھ نہروں واں آتش پرستی
 فرنگی اس میں اتے ہیں گلہ پوش
 عدد وہاں جن کی گنتی میں ہے بے ہوش
 وہاں ساکن اتے ہیں اہل مذہب
 کہ گنتی میں نہ آویں اُن کے مشرب

اگرچہ سب ہیں وہ ابنائے آدم
 والے بینش میں رنگا رنگ عالم
 بھری ہے سیرت و صورت سوں سورت
 ہر اک صورت ہے وہاں اُن مول * صورت
 ختم ہے اسرداں پر رو صفائی
 ولے ہے بیشتر حسنِ نسائی
 سبھا اندر کی ہے ہر اک قدم میں
 چھپا اندر سبھا کو لے عدم میں
 کشن کی گوپیاں کو نہیں ہے یہ نسل
 رہیں سب گوپیاں وہ نقل، یہ اصل
 زلف اور مکھ کے طالب سوں پچھو بات
 جسے ہر دن ہے عید ہر رات شہرات
 ہزاراں اس سبب شیدا ہیں بہار
 کہ ہیں وہاں غنچہ لب داگھا گل
 نہ گئی دقت سوں کھینچے شوخ چنچل
 وہ مکھ کے باغ کن دیوار آنچل
 نظر بھو کر دیکھو ہر گل بدن کوں
 کہ ہے پردے سوں بے پروا اُن کوں
 رہے وہاں عاشقاں کوں عام آواز
 کہ نہیں پردہ بغیر از پردہ ناز
 کسی کوں نہیں نظربازی بنا چین
 گتیلے ہیں رات دن سب غرفۂ نین

ہر اک لب ہیں سو جیوں یاقوت آن ہوں
 کرے وہ بات جب میٹھے لبوں کھول
 وہ باتاں نہیں سراپا ہے مٹھا قند
 کہ جن باتاں اُپر ہے نیشکر بند
 پڑا شیریں بچن سن اُن کے بس جو
 پھنسا اس شہد میں جا کر مگس ہو
 ہوا اُن کوں فکلا کام دشوار
 رہا تھا آخری دم لگ گرفتار
 شہر بھیتر جو آوے نہان کا دن
 ہندو کی قوم کے اشنان کا دن
 ہر اک جانب دکھوں میں فوج در فوج
 تجلی کے سہندر کی اُٹھے موج
 نین کی بیٹھے کشتی پر تو اے پاک
 یہ طے کر سہج میں موج خطرناک
 مہربان ہو کے اے ساقی کوثر
 کرم سوں کشتی سے مچکوں دے بھر
 اپس کے لطف سوں کر دے عطا می
 جو اس دشتے میں دریا کوں کروں طی
 عیث باتاں ہیں بس کر اے (ولی) تو
 نہ کر مقصد سوں اپنے کاہلی تو*

* یہ اشعار بھی مثنوی نمبر (۱) کے ہم وزن ہیں بعض دیوانوں
 میں یہ دونوں ٹکڑے بلا فصل لکھے ہوئے ہیں۔ ہم نے مضمون کی
 نوعیت دیکھ کر جدا جدا درج کیا ہے۔ اس مثنوی کے آخر شعر کا
 دوسرا مصرع پھر اُس خیال کی تائید کرتا ہے کہ یہ دونوں مثنویاں
 ضرور مثنوی دہ مجلس یا کسی اور مثنوی کے حصے ہیں۔

قطعات (۶)

۱۳ در فراق گجرات

گجرات کے فراق سوں ہے خار خار دل
 بے تاب ہے سنئے منہیں آتش بہار دل
 مرہم نہیں ہے اس کے زخم کا جہاں منہیں
 شہشیر ہجر سوں جو ہوا ہے نگار دل
 ازل سوں تنہا ضعیف پہ پا بستہ سوز میں
 جیوں بال ہے آگن کے اُپر بے قرار دل
 اس سیر کے نشے سوں اول تر دماغ تھا
 آخر کوں اس فراق میں کھینچا خمار دل
 میڑے سنئے میں آکے چہن دیکھ عشق کا
 ہے جوش خوں سوں تن میں مرے لالہ زار دل
 حاصل کیا ہوں جگ میں سراپا شکستگی
 دیکھا ہے مجھہ شکیب سوں صبح بہار دل
 دھرت سوں دوستان کے ہوا جی مرا گداز
 عشرت کے پیرہن کوں کیا تار تار دل
 ہر آشنا کی یاد کی گرمی سوں تن منہیں
 ہر دم میں بے قرار ہے مثل شوار دل
 سب عاشقان حضور اچھے پاک سرخ رو
 اپنا اپس لہو سوں کیا ہے نگار دل
 حاصل ہوا ہے مجھ کوں تھو مجھہ شکست سوں
 پایا ہے چاک چاک ہو، شکل افار دل

مبہر نہیں ہوا ہے بدن سوز ہجر سوں
 اسپند کی مثال ہے آتش سوار دل
 افسوس ہے تہام کہ آخر کو دوستان
 اس سے کدے سوں اُٹھکے چلا سدا ہمار دل
 لیکن ہزار شکر (ولی) حق کے فیض سوں
 پھر اُس کے دیکھنے کا ہے اُمیدوار دل *

—————(۲)—————

حسن دلبر کا خواب میں دیکھا نور حق تھا حجاب میں دیکھا
 خود فنا ہو کے ذات میں ملنا یہ تھا شا حجاب میں دیکھا
 —————(۳)—————

سجن کے حسن کا قرآن پڑھا ہم نے نظر کر کر
 نہ پایا کچھ غلط اس میں دکھا زیر و زبر کر کر
 کلام العشق ہونا کوں سنا حکمت سوں منطق میں
 وگرنہ اس مطرل کوں سنا تھا مختصر کر کر
 —————(۴)—————

† نگاہ تیز و پلک تیز، غمزہ تسپیر تیز
 ہوئے ہیں دل کے لئے یہ تہام فشتہ تیز

* اس قطعے سے بعض لوگوں کا خیال ہے کہ ولی گجراتی تھے
 حالانکہ اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ وہ یہاں بطور سیر و تفریح یا
 کسی تعلق خاص سے قیام پذیر تھے۔ نیز یہ قیاس ہو سکتا ہے کہ
 شہر گجرات کے لئے یہ قطعہ کہا گیا ہے جبکہ وہ سید معالی کے
 ہمراہ صوبہ پنجاب میں سرحد و شہرہ تک گئے ہیں۔

† بمبئی کے چھپے ہوئے دیران میں یہ دونوں شعر ایک ساتھ
 اور ایک جگہ لکھے ہوئے ہیں۔ پہلے شعر کا مقفی و مردف ہونا
 بتاتا ہے کہ دوسرے شعر میں بھی یہی التزام ہوتا مگر وہاں صرف
 قافیہ پر انحصار ہے۔ چون کہ دونوں شعروں میں بلیغی مقصور
 یک گونہ ربط پایا گیا اس لئے بذیل قطعات درج کئے گئے۔

گنج مخفی کی نہیں گنجی ہے بسم اللہ بن
 قفل دل گھلتا نہیں ہے گا ہمارا آہ بن
 روں فیل آنکھوں سے جاری ہے ندی نالے ہیں آب
 باؤلی ہر دلی ہے یوسف کی زلیخا چاہ بن

ہوا ہے ختم جب یو درد کا حال
گپارا سو پوتھا اکتا لپسواں سال
کہا ہا تھف نے یو ذاریخ معقول
”(ولی) کا ہے سخن حق پاس مقبول“
۱۴ ۱۱ ۱۱

اے جیو دو عالم کا ترے مکہ پہ فدا
محتاج تری ذات سوں سپ شاہ و گدا
مجھہ عاجز بے کس پہ نظر رحم سوں کر
اے منظر ہر ناظر و منظور خدا !

مے خانہ جنگ کا جسے سر جوش کیا
اُس ہاتھ سوں عالم نے قدح نوش کیا

اُس سید عالم کوں جو دیکھا یکبار
یکبار کی عالم کوں فرا موش کیا

————— (۳) —————

تجھہ عشق سوں عشاق کا من آگ ہوا
خرشید نمون، تھام تن آگ ہوا
ہر تختہ لالہ پہ لکھ لالی سوں
تجھہ رنگ کی زہیرت سوں چمن آگ ہوا

————— (۴) —————

دل، جام حقیقت مٹی جو مست ہوا
ہر مست مجازی سوں زبردست ہوا
یہ باغ دسا نظر میں تنکے سوں کم
اور عرش عظیم پگ تلے پست ہوا

————— (۵) —————

کسوت کوں اپس رنگ سوں گُلفام کیا
جب بر میں دوداسی کوں گل اندام کیا
دو دام یہ، بادام نہیں، دوچے زلف
شش دام میں، شش جہت بے آرام کیا

————— (۶) —————

تجھہ نہیں میں جی دام محبت دیکھا
تجھہ لب منیں، دل جام مروت دیکھا
تجھہ سکھ کے بہتر روز دساروشن مجھہ
تجھہ زلف میں دل شام مشقت دیکھا

————— (۷) —————

یکبارگی تجھہ دیکھنے مجھہ دل، مل جا
گل تل ہو رہا۔ گال میں تل مل جا
سنسار کی آنکھیاں جلے، سب جیو جلے،
چپنے کا بھروسا کسے، یک تل مل جا

————— (۸) —————

یہ ہستی موہوم دسے مجھ کوں سراب
پانی کے اُپر نقش ہے یہ مثل حباب
ایسے کے اُپر دل کوں نہ کرہر گز بند
آپس کوں نہ کر خراب اے خانہ خراب!

————— (۹) —————

سورج کے اُپر جوش کرے شرم و حجاب
کر دور کرم اپنے سوں اس مکھہ سوں نقاب
تجھہ مکھہ کی تجلی سوں پڑے جوت تھام
بولیں کہ ”ہوا ہے آج۔ یہ یوم حساب“

————— (۱۰) —————

تجھہ لب میں دستا ہے مجھے آب حیات
تجھہ زلف کی ظلمات میں ہے لیلِ برات
اے سبزۂ خضر! تجھہ قدم سوں شاید
اس آب حیات کوں ملے راتِ برات

————— (۱۱) —————

منگتا ہے مرا دل کہ اِیس کے لئے ہات
اس حسن کی دولت سوں دے یک بوسہ زکات

تجھہ حکم پہ یہ داد و دھش ہے موقوف
تاخیر نہ کر اس منیں، ہے بات کی بات

—————(۱۲)—————

تجھہ مکھہ کا ہے یہ پھول چہن کی زینت
تجھہ شمع کا شعلہ ہے اگن کی زینت
فردوس میں نورگس نے اشارے سوں کہا:
”یہ نور ہے عالم کے نین کی زینت“

—————(۱۳)—————

ہے حسن کی اقلیم میں تو شاہ ہنوز
خوبی کا تری مشتری ہے ساء ہنوز
اس وقت میں تو ہے مالک مصر بہار
یوسف کوں ہے تجھہ عزیز کی چاہ ہنوز

—————(۱۴)—————

رکھتا ہوں میں دل میں درد جاں کاہ ہنوز
اے شوخ نہیں ہوا تو آگاہ ہنوز
تجھہ غم سوں ہیں گر چہ چشم پر آب ولے
سینے میں بجایا ہے آتش آہ ہنوز

—————(۱۵)—————

نہیں نقد خزینے میں مرے غیر از داغ
جس داغ کی حسرت سوں ہوا لالہ داغ
سینے میں اک غم کا محل باندھا ہوں
ہیں آہ کے جس بیچ کئی لاکھ چراغ

رکھ دھیان کون ہر آن تو معبودِ طرت
 رکھ سپس کون ہر حال میں مسجودِ طرت
 معدوم کون ، موجود سوں کیا نسبت ہے
 اولیٰ ہے کہ سائل ہو تو موجودِ طرت

دیوانِ ازل بیچِ خدایے بے چوں
 یہ حکم کیا عام کہ ”ہاں گن“ فیکوں
 افرادِ دو عالم کا بندھا شہراز
 اس دفترِ کونین پہ فہرست ہے توں

تجھہ عشقِ سوں نت بے سرو سامان ہوں میں
 تجھہ زلفِ سوں بے تاب و پریشان ہوں میں
 تجھہ مکہ کی صفائی کون نظر میں رکھ کر
 مدتِ ستی جیہوں آئینہِ حیران ہوں میں

ہے مکہ کون ترے دیکھہ گلا شرمِ سوں ماہ
 یہ چاہِ زنج کی لے گیا یوسفِ چاہ
 تجھہ نہیں کے جلوے کون جو نرگس دیکھی
 اس کثرتِ جلوہ سوں ہوئی خیرہ نکا

اے خلقِ زیب و زین! مجھہ حال کون دیکھہ!
 اے جدِ حسنِ حسین مجھہ حال کون دیکھہ!

تجھہ باج مجھے نہیں ہے دوجا جگ میں
شاہنشہ مشرقین! مجھے حال کون دیکھے!

—————(۲۱)—————

تجھہ یاد کے تئیں روح سوں ہمد کھتی
تجھہ نام کے تئیں * دافع ہر غم کھتی
تجھہ باج دُجے کون جرنہ دیکھے بہتر
تو خلق تجھے ”سید عالم“ کھتی

—————(۲۲)—————

وہ زلف سپہ دل، کھند انداز ہوئی
اس مرغ اُپر دل کے سو جیوں باز ہوئی
بے کس کون اپس کس سوں بندھے کس کون دکھو
ناکس کے بھل کر کے سر افراز ہوئی

—————(۲۳)—————

تجھہ فیض سوں افکھیاں کوں مری نت ہے تری
تجھہ یاد سوں ہر اشک مرا رشک پری
از بسکہ ترا جہاں سینے میں رکھا
پایا ہے سرے خیال نے دیدہ وری

—————(۲۴)—————

یہ نہیں ترے مجھ کوں دسیں جنجالی
اور کان میں بالا کے فزک یہ بالی

کھو زلف کون سہجھا کہ فکو مار کسی*
مشہور مثل ”سانپ لڑا منہہ خالی“

—————(۲۵)—————

منصور تری دار اُپر حیراں ہے
قضاۃ تری راہ میں سر گرداں ہے
دربار میں تیرے نہیں موسیٰ کون بار
یہ نور ترا بوجھ، ترا درباں ہے

—————(۲۶)—————

کونین حسن حسین کا مہنوں ہے
اس یاد سوں عشرت کا سِندھ سحرزوں ہے
ایسوں کے اُپر روا رکھا داغ، فلک
جس داغ سوں لائے جگر پر خوں ہے

فردیات (۳۰)

—————(۱)—————

باغ حق کے نہیں کوئی واقف ہماری آہ کا
مدھے یہ دیوان بے تاب کی بسم اللہ کا

—————(۲)—————

مذہب عشق میں تری صورت
دیکھنا ہم کون فرض عین ہوا

(۳) —————

خجالت ستنی ہر غنچہ گریباں میں رکھے سر
گر باغ میں منکور ہو اُس تنگ دھن کا

————— (۴) —————

دیکھہ تجھہ ابرو کوں شکل کڑم جادو نگاہ
مارکے مانند کھایا تجھہ زلف نے پیچ و تاب

————— (۵) —————

جن نے تیرے حسن کے دریا کوں دیکھا آنکھ بھر
وہ ہوا خالی اپس سوں جگ میں مانند حباب

————— (۶) —————

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھہ بن اے صنم
جب سوں دیکھے ہیں تری تصویر یاراں الغیبات

————— (۷) —————

حسن اُس کا ہوا ہے خوش خط آج
ہے سزاوار گر دیوے * اصلاح

————— (۸) —————

کرتا ہوں جاں سپاری، کتھنی ہیں ہاتھ جسکے
کرنے کوں دل کا چونا آتا ہے پان کھاکر

————— (۹) —————

تجھہ جام لب سوں بوند پڑے خاک جم میں گر
لے جام مثل لالہ نکالے وہ بھوئیں سوں سر

—————(۱۰)—————

گر تو منگتا ہے کہ دیکھوں رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صبرا پکڑ

—————(۱۱)—————

میں نہ جانا تھا کہ تو ناداں ہے
دل دیا تھا تجھ کوں دانا بوجھ کر

—————(۱۲)—————

نکو کر آشنائی غیر سوں اے سیم تن ہرگز
نہ ہواے شمع روہر انجمن میں شعلہ زن ہرگز

—————(۱۳)—————

دکھنی زبان میں شعر سب کہتے ہیں لوگ اے (ولی)
لیکن نہیں بولا کوئی یک شعر خوش شیریں نہط

—————(۱۴)—————

اُس کے نہانے کی سن خبر آیا
چشمہ آفتاب گرم نسل

—————(۱۵)—————

کیوں مارتے ہو تیخ سجن! ہم میں دم نہیں
پنہاں نگہ تھہاری یہ گپتی سوں کم نہیں

—————(۱۶)—————

اور مجھہ پاس کیا ہے دینے کوں
دیکھ کر تجھ کوں روئے دیتا ہوں

—————(۱۷)—————

قسم تیرے تغافل کی کہ نرگس کی قلم لے کر
تری آنکھیاں کے آہو کوں لپا ہوں خون جادو سوں

—————(۱۸)—————

کشتی پہ مجھ نہیں کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بندھ چلے ہیں

—————(۱۹)—————

نہ جانوں وہ ہلال ابرو کدھر کون
چلا ہے باندھ تیغ مغربی کون

—————(۲۰)—————

کیا غم ہے اُس کوں گرمی خورشید حشر سوں
بغت سیاہ جس کے سر اوپر ہے سائبان

—————(۲۱)—————

ترشی چین و شکر لب یار
حق میں میرے ہے شربت لیچوں

—————(۲۲)—————

تجھہ زلف سوں اے غیرت لیاؤ!
بید خواناں ہوئے ہیں سب مجھوں

—————(۲۳)—————

گدھاں کے سپہ نامے سوں کیا غم اُس پریشاں کوں
جسے یہ زلف دستاویز ہے روز قیامت میں

—————(۲۴)—————

دور ہے لیکن نرک دستا ہے مجھہ
دل ہوا تجھہ دیکھنے کوں دور ہیں

—————(۲۵)—————

دستا ہے توںچھہ مجھکوں جدھر دیکھتا ہوں میں
تیرے خیال بیچ ہوا دل ہزار ہیں

—————(۲۶)—————

ہر نقش پا سوں دیدۂ قہری دے اگر
وہ سرو خوش خرام چلے سیر باغ کوں

—————(۲۷)—————

گر تھنا ہے کہ ہوں روشن دلاں میں سر بلند
مجھ سوں پروانے اُپر ہو موم دل اے شمع روا!

—————(۲۸)—————

یاد میں تجھ قد کی اے گلزار حسن!
آہ میری سبز * ہے مافند سرو

—————(۲۹)—————

کیا کام اُس کوں پھر کے شراباً طہور سوں
پی جس نے تجھ لبیاں سوں شراب دو آتشہ

—————(۳۰)—————

از بسکہ شکستہ دل ہوں غم سوں
لکھتا ہوں شکستہ خط سوں نامہ

—————(۳۱)—————

اے کعبہ رو کھڑا تو ہوا جیوں ادا کے سات
بولے اکابران نے کہ ”قد قامت الصلاة“

—————(۳۲)—————

لام + نستعلیق کا ہے اُس بت خوش خط کی زلف
ہم تو کافر ہوں اگر بندے نہ ہوں اسلام کے

* (ن) تیر

+ یہ شعر دیوان مطبوعۂ نول کشر لکھنؤ میں ولی سے منسوب
اور دوسرے تذکروں میں کسی اور کے نام سے درج ہے۔

—————(۳۳)—————

اُس ملاحمت کے فون کی لذت
جس کا دل ہو کباب سو جاتے

—————(۳۴)—————

توی انکھیاں نے مجھہ اے شوخ بدست
چھکاٹی ہے چھکاٹی ہے چھکاٹی*

————— ۳۵) —————

جب کہ تو فین میں سہاتا ہے
جیو میرا انکھاں میں آتا ہے

—————(۳۶)—————

درزن کوں، کہا، کیا ہے ترے ہر میں دکھا تک
ہوای کہ نہ کچھ چھپو شدا ہے کہ سنا ہے

—————(۳۷)—————

مکھہ ترا بحر حسن و زلفاں موج
گردش چشم عین طوفاں ہے†

—————(۳۸)—————

تجھہ طرف اکثر ہیں آہن دل رجوع
دل ترا کیا سنگ مقناطیس ہے

—————(۳۹)—————

پی کوں دیکھا نہیں ہوں اس نوبت
دل مرا اس سبب سوں جھانجھہ میں ہے

* (ن) چھکاٹی

† ایک قلمی دیوان میں یہ شعر اس طرح دیکھا گیا:

نہیں کشتی تری دو پتلی نوح
تس میں گردش سو عین طوفاں ہے

شعلہ خرو جب سوں فطر آتا نہیں
تب سوں انگاروں پہ لوٹتے ہے (ولی)

نوٹ:- اشعار مفردات مختلف دواویں اور تذکروں سے منتخب کئے گئے ہیں۔ بعض اشعار کے انداز بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ ان قوافی و ردیف میں پوری غزلیں کہی ہوں گی۔ کوشش و تلاش کی گئی ہے اور کی جا رہی ہے کہ جہاں کہیں ولی سے منسوب کردہ کلام مل سکے تو یکجا کر دیا جائے، تصحیح اور تہقید اگر اس وقت نہ ہو سکے تو آئندہ ہو سکے گی۔



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ وَهُوَ وَاحِدٌ رَبُّ قَدِيرٌ

و صلی اللہ تعالیٰ علیٰ رسولہ و آلہ الامجاد

تاریخ دیوان ولی

۲۸ فصلی ۱۳

شاعری بود در زمان سلف
 مایهٔ فاز شد ز بهر خلف
 نام فامی او (ولی الله)
 ریخته گوی بود و ژورت نواز
 باشد استاد ریخته گویان
 زو بهانده بهندیان احسان
 طرح دیوان ریخته وی ریخت
 پیش از عهد وی کسی نریخت
 (رودکی) شد بفرس موجد آن
 در زبان عرب (مهلل) دان
 یادگار (ولی) ولی بود
 متفرق بدهر و فرسوده
 حالیان مجتمع شد و تازه
 بر رخ آن کشیده شد غازه
 زادهٔ خواهرم علی احسن
 حافظ و حاجی و شهید و من
 شاعری راست بسکه دلداد
 شهره اش دور دور افتاده
 از تلامیذ میرزا داغ است
 سخن و شگفته چون باغ است
 الهیصل شد او چو آماده
 چند نسخه بدستش افتاده

از کلام ولی قاسی دهر
 آنچه فی الوقت یافت شهر بشهر
 نیز در حال آن سخن آرا
 نظر اُفتاد مختلف آرا
 یافته در کتب بچند جهات
 اشتبا هے بنام و نیز صفات
 سعی موفور و کوشش بے حد
 کرد در جست و جوے آن جد و کد
 نظر آمد چو منتشر اقوال
 داد رویش بسے توزع بال
 مختلف یافته چو تذکرها
 بہر اکثر نگاشت تبصرها
 خس و خاشاک شبہ پاک برفت
 حق بود این کہ بس گہرہا سفت
 مدّتی صرف کرد در تحقیق
 دُرّش آمد بکف بسان عقیق
 پیش آورد بہر جوہریاں
 باید آن را خرید بادل و جاں
 سر نو داد نسخۂ ترتیب
 مع تذکرش بخوبی و تہذیب
 نسخۂ فادوہ شدہ تدوین
 ہمتش را ہزارها تحسین

بمن بندگان کرد استعدا
سال تو قریب آن کنم املا

واقعی واقعات نظم کنم
گام خون را برون ازین نه زلم
گل و بلبل نشد شعار من
سافر و مل نشد یثار من

فلهذا ضروری از احوال
ساخته نظم این شکسته بال

مثنوی را دهد چه طول (جلیل)
که زیکسال او قتاده علیل

مات برفکا شته ست جلی
سال تبعهیح (ارمغان ولی)
۱۳ هـ ۳۸

سال طبعش زبس فراغ دلی
گفت (دیوان ریخته زولی)
۱۳ هـ ۳۹

————— (وله) —————

ولی الله آن فاسی دهر خود
در اردو شده شاعر مستند

کلامش که چون درخوش آب بود
پئے شائق خویش کهیاب بود

علی احسن آن زاده خواهرم
نهوده ازان چند نسخه بهم

پیشانی بسے بوده و مختلف
بسے اتم ساختش مؤلف

مرتب ہمہ از سر نو نمود
 ز ذکر مصنف بر آں برفزود
 پئے، ناظراں تحفہ نادرست
 کند قدر کاو بر سخن قادراست

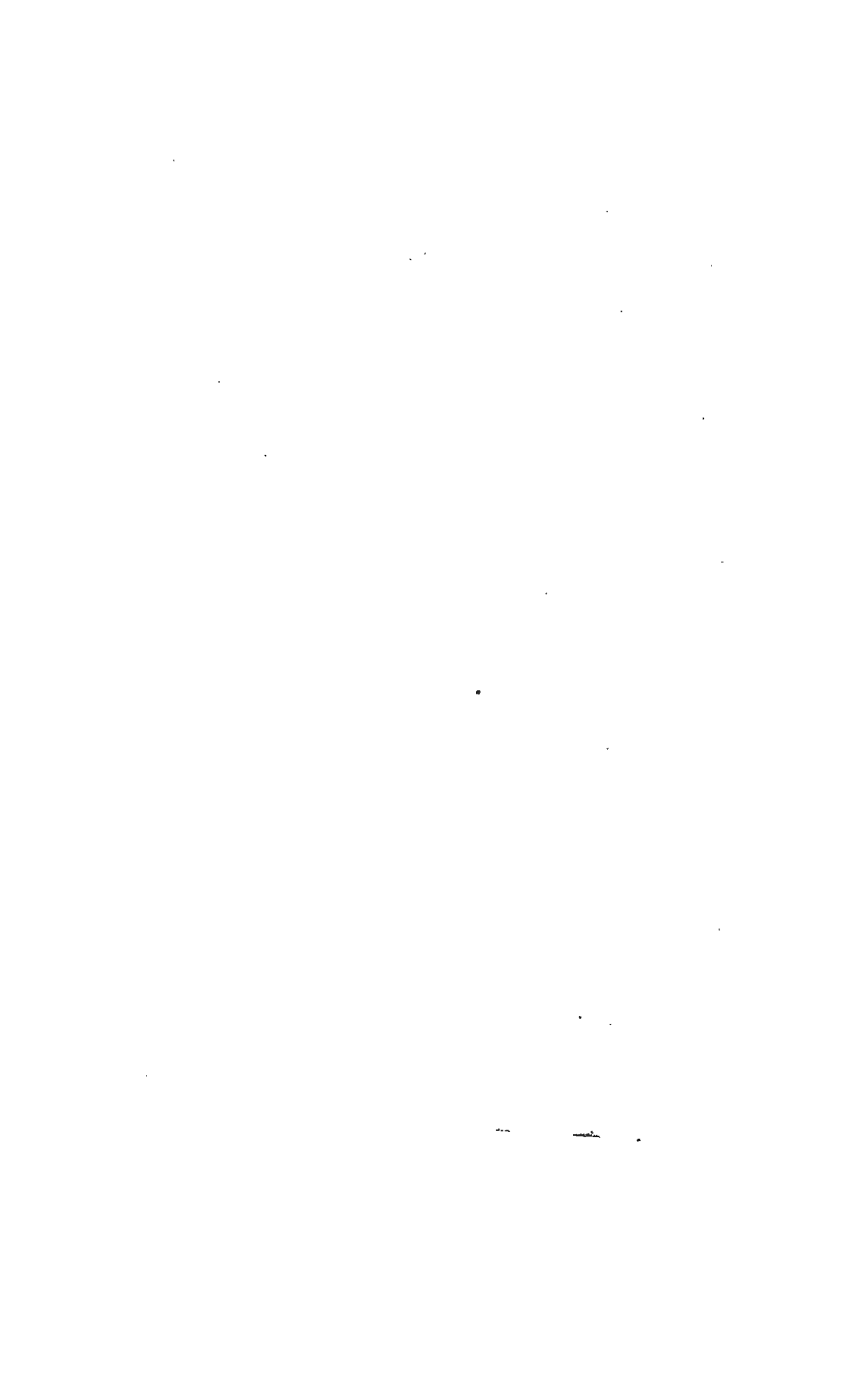
بتاریخ ہجری دیوان قلم
 علی حقّ مثنوی زدرقم
 پئے سال فصلی آں بے تاریخ
 بخوانی (کلام فصیح و بلیغ)
 ۲۷ ۱۳

خاکسار افسردہ دل جلیل
 ۳۹ ۱۳

(رباعی تاریخی از راقم حروف بصنعت مستزاد)

معنیت سے کیا جھج یہ کہیاب سخن تھا بے سرو پا
 گلریز ہوا شوق تو پھولا یہ چمن صد شکر خدا
 تاریخ سنئے بغور ہو صاحب فن ہے لطف نیا
 دیوان ولی ختم بوجہ احسن اب آئے ہوا
 ۳۸ ۱۳





ضمیمہ اول

الف

—:۱:—

* نازنین ناز سوں صحن میں آ
فرہ، گل سب ہوئے چمن میں آ
جان خوباں کی اب ہوئی مجلس
ماہ ہو کر توں انجمن میں آ
کھول کر اس دہاں کے غنچے کوں
طوطی مانند توں بچن میں آ
میں ہوں تیرے فراق سوں اندھا
مرد مک ہوئے مجھہ نین میں آ
آرزوے (ولی) کوں اے گُلو!
یک دو ساعت توں میرے تن میں آ

—:۲:—

سر و قد تجھ پہ وار کر تالا
ہے یو شہشاد تیرا متوالا
چہرہ سرخ، خال مشکیں سوں
نقل اُٹھائے ہیں دیکھہ سب لا لا

* (ن) ۷ مہیں یہ غزل ہے اور کسی نسخے میں نہیں ہے —

کیوں تماشے چلیا چمن کے توں
 سرو قد تجھہ انگیں ہے کیا بالا
 ہنسلی تجھہ گل میں دیکھہ کہتے ہیں:
 چاند سین سکھہ کا ہے یو ہالا
 نین سرگوں کی گھانس پکڑی مکھہ
 دیکھہ تیری انکھیاں کا دنبالا
 طرہ زر لباس سبزہ پہ دیکھہ
 سرو پر ہے آتش کا پر کالا
 جب سوں آیا عشق کے کوچے میں
 باغ فردوس دل ستیں جالا
 جب چلیا وہ کھر میں خنجر رکھہ
 عاشقان کا خدا ہے رکھوالا
 قہر سوں جب چلیا وہ غصے میں
 صف عشاق سب دیے تالا
 سر عشاق سب اکھٹے کر
 ہاتھ میں لے چلا ہے مند مالا
 سحر، جادو میں تجھہ نہیں ساتھی
 سب پھرا دیکھہ شہر بڈگالا
 * توں رقیباں سوں زینہار نہ مل
 بے توقف کر ان کا مون کالا

ہوش تب سوں ہوا ہے متوالا +

داغ دیتا ہے تجھہ بننا لا لا

اشک غاٹاں ہیں ؟ ہاتھ میں مالا

جب سوں لاگا ، نکاح کا بھالا

سپر کرتا ہوں عالم بالا

تو کیوں دیتا ہے اب مجھے بالا

ہونس جاں ہے آہ اور ☹️ نالا

روز ہجراں کا ہوے ۞ منہ کالا

ہم دو شہر ہنگالا

* ن ۳ تا ۵ میں یہ غزل ہے -
 † (ن ۵) نر والا
 § (ن ۴) ہے '۵' کی (ن ۵) ونازو
 ¶ (ن ۴) ہوئے نہ

II اینتہتا ہے رقیب ہم سوں (ولی)

موت میں فیچ کھائے سر والا

—————:۴:—————

چشم دل بر میں خوش ادا پایا

عالم دل کوں مبتلا پایا

سیر صحرا کی توں نہ کر ہرگز

دل کے صحرا میں گر خدا پایا

جب نہ آیا شکم کے آہ مادر میں

ابتدا سوں جو ۞ انتہا پایا

اسم الہ سوں چشم = احمد میں

آرزو سوں میں صد فزا پایا

نہیں ۛ غلط اس میں کچھہ سخن حق کے ۛ

حق ستیں حق کوں حق نہا پایا

نقد شاه نجف ولی الہ

پیر کامل علی رضا پایا

۞ اس معانی کوں بوالہوس، ناداں

کیونکہ سبجھے (ولی) نے کیا پایا

II (ن ۵، میں صرف یہ مقطع نہیں ہے) آہ (ن ۵، نہا

شکم) ۞ (ن ۵، نہ) = (ن ۵، جسم) ۛ (ن ۵، نہ)

ۛ (ن ۵، ہے حق) : ۞ یہ غزل (ن ۱۴، ۵، میں ہے)

—————: ۵: —————

* کفنی پنہا کے مجکوں لباسی کیا پیا
 یک جیو ایک † دل میں در بھاسی کیا پیا
 اس کا † فراق یار ‡ بھبھوت عشق کا چڑھا §
 مت † میں برے کے مجکوں سنیاسی کیا پیا
 رے قات، شین، عین، † تو مجھ لاملال سیں †
 مجھ پر آپس کے گھر منیں کاسی □ کیا پیا
 اپنی برے کی تیغ سوں مجھ دل کوں کات کات
 مجھ زندگی سوں آہ اداسی کیا پیا
 قاحشر دے (ولی) کوں کفن اپنے عشق کا
 ہے ہے برے کی قبر میں باسی کیا پیا

—————: ۶: —————

جب کہ وہ رشک پری جلوہ گر ناز ہوا
 دل کی تسخیر کے تئیں مظہر اعجاز ہوا
 سبزہ خط نے رخ یار کو بخشا ہے جلا
 دیکھ یہ رنگ عجب اُٹھنے پرواز ہوا

—————: ۷: —————

بیداد ہے بیداد ۱۱ کہ وہ یار نہ آیا
 فریاد ہے فریاد ۱۲ کہ غم خوار نہ آیا

* یہ فزل ن ۴ و ۷ میں ہے ————— ن ۷ - یک چھڑ دے کے
 † ن ۷، آسن — † ن ۷، بار — § ن ۷، لگا — † ن ۷، متھ
 † ن ۷، قات، شین، عین، — † ن ۷، میں — □ ن ۷، میں اکاسی
 † یہ دو شعر ن ۲، ۳، ۷، میں - رباعیات میں درج ہیں، مگر نہ
 یہ رباعی ہے نہ قصیدہ ۱۱ ن ۳، ۴، ۵، فریاد، فریاد ۱۲ ن ۳، ۴، ۵،
 بیداد، بیداد

صد حیف ہے صد حیف کہ یک ناز اداسوں
 یکبار مرے ہر میں وہ + دلدار نہ آیا
 اغماض کیا، چلتا † رہا مجھ کوں نہ پوچھا
 کیا تجھ کوں مرے حال پہ کچھ پیار نہ آیا
 میں جیو کوں رکھیا عشق کے بازار میں لیکن ⑤
 ہیہات مرے جیو کا خریدار نہ آیا
 کیا ہے سبب اس وقت (ولی) جیو کوں لیٹے
 لے ہات خنجر قاتل خوفناک نہ آیا ⑥

—————: ۸ :—————

بیت ابرو ز بس ❦ خیال کیا
 اپنے تن کوں میں جوں ہلال کیا
 (۹) اُس برہمن بچے نے شہر شہر بید
 تیغ ابرو کوں پند مال کیا
 ماہی دل کا + شکار کرنے کوں
 کھول زلفاں سجن † نے جال کیا
 مغفل اوپر نہیں خواب مجھ
 جب سوں آغوش کا خیال کیا
 جز دو دشنام ❦ نہیں سنیا ہے (ولی)
 جب سجن پاس \$ عرض حال کیا ۹

* ن ۳ - و ۵ - ن ۷ - با ————— ن ۳، مذہب ————— ن ۳، جاتا
 \$ ن ۳ اس، ن ۴، تم ————— ن ۳، اوپر ————— ن ۳، نسدن
 ① یہ غزل ن ۲، ۷ میں ہے، ن ۵ کے حاشیہ پر ہے، ہر مصرع کا
 نصف اول کٹ گیا ہے ————— ن ۳ میں مقطع نہیں ہے۔
 ❦ ن ۴ کا جب ن ۴، داکوں † ن ۳، صدم ————— غیر دشنام ————— \$ سیتی
 ۹ یہ غزل ن ۴ و ۳ میں ہے، مگر دوسرا اور چوتھا شعر ن ۳
 میں نہیں ہے

: ۹ :

آج کی رین معکرو خواب نہ تھا
 دونوں انکھیاں میں غیر آب نہ تھا
 خون دل کون کیا تھا میں نین رُخ •
 اور شیشے میں شراب نہ تھا
 آج کی رین درد غم میاں
 کوئی معبہ سار کا خراب نہ تھا
 مجلس شوخ میں معبہ کچھ بھی
 حجت وصل کون جواب نہ تھا
 کرتلطف سوں آئے مل جاتا
 حق کے نزدیک کچھ عذاب نہ تھا
 ماہ اندھکار تھا کہ جیوں میرے
 پاس میرا جو مہتاب نہ تھا
 آہ پر آہ کہینچیا تھا میں
 آج کی رات کچھ حسرت نہ تھا
 کیا سبب تھا کہ وہ نہیں آیا
 کہ اُسے معبہ سنی حجاب نہ تھا
 کلے شوخ اے (ولی) کرنا
 ہر کسی کن تجھے صواب نہ تھا +

: ۱۰ :

اس سیدنا پر نت اچھو سایا سدا رحمان کا
 جس کے لبہاں کے رشک سوں نال خوں ہر امرجان کا

اُس گلشنِ رخسارِ ہر ہو گوئی گوسے گریبک نظر
 خطرانہ لارے دل بہتر وہ جنتِ رضوان کا
 جتنے زبردِ روبرِ صفحے پہ اُس مکہ کے کیا (۹)
 گویا کہ کیتا ختم ہے سو بار و قرآن کا
 سبزا نہیں آغازِ یو، دستا ہے جو اُس مکہ اُپر
 یوحسن کے مصحفِ اوپر خوش خطِ راہِ ریحان کا
 ابرو کہاں دو کھینچ کر، ہلکاں کے تیر آپس لگا
 جاتا ہے کس کے قتل کوں وہ شوخِ خونیں شان کا
 جامہ کلابی پر میں کر، صہبا فتنِ ساغر سوں بھر
 کرنے داونا، کس کھر (۹) رہزن چلیا ایہاں کا
 درس بدل اُس ماہ کی ہے آرزو زہرہ کوں نت
 مجلسِ ملیں ٹک آئے گر، گانے کے تئیں یک تان کا
 اے شیخ تیرے حکم میں وہ شوخ کیونکر ہوئے گا
 پھیتا سجا ہے سراو پر اُن نے جو فا فرمان کا
 دکن میں تیرے شعر سن، شوقی ہوے تیرے (ولی!)
 جسکے لگیا ہے دل کے تئیں خوش شعرِ تعبہ دیوان کا *

—————: | :—————

رخ ترا اے پری نہ خواب ہوا
 یو جدائی مجھے عذاب ہوا
 ہجر تیری کی آگ پر دل جل
 آہ کے بیچ میں کباب ہوا
 عشق کی بزم میں بجا نہیں مجھ
 سب رگیں تار، تن رباب ہوا

مجھے تورا جعفری لہن سدا رکھے
 رخ ترا گر گل کلاب ہوا
 خون دل کھینچے کوہر یک نین
 اے دلا شیشہ شراب ہوا
 عشق پیچاں نے، حال میرا دیکھے
 تاب نالا کے پیچ و تاب ہوا
 تیرے دیوان حسن میں جاناں !
 بیت ابرو کا انتخاب ہوا
 قول اپنے سین مست پھر اے ساجن!
 وو حدیث (کا) مجھے لباب ہوا
 عشق کے درس کے بھیتر قریاں
 بحث تیری سوں لاجواب ہوا
 اب (ولی) سوں نہو توں رو گرداں
 تیرے کارن جو وو خراب ہوا

—————:۱۲:—————

یارو! سلام میرا اس یار سین کہو جا
 مجھے ہجر کے یو دکھ کون دلدار سین کہو جا
 جاتا ہوں درس بن میں اب حال میں بھی ہمیں؟
 یو سب موی مصیبت عیار سین کہو جا
 کیتا بھی مکر توفت آرحم کر، و گر نہ
 والدہ میں مرونگا مکار سین کہو جا
 مجھے دل کی ابتری کون لہ کارنے تم
 کاکل سین اُسکی یارو ہر تار سین کہو جا

مخروح دل کوں میرے نازو ادا۔ سوں اپنے
 ہنگی (۹) علاج کرنا طراز سین کہو جا
 تجھ وصل میں (ولی) کا جاتا ہے جیو بدن سوں
 • تک آکے دیکھہ جانا غمخوار سین کہو جا

—————:۱۳:—————

وہ باندھا جب گلابی سر پہ پھپھتا
 چمن میں بلبلاں آکے جھپھپتا
 دیا ایسی ادا سین پیچ پر پیچ
 کہ کئی عاشق کے جی اُس میں اپیتا
 تری مکھ پر تجلی بہت دستی
 مگر توں حسن کا معدن سپیتا
 (ولی!) مرہم نہیں اُس کا کسی طور
 کہ جن نے عشق کا کھایا جھپھپتا+

—————:۱۴:—————

خدا نے تم کو سجن! شاہِ پے نظیر کیا
 ترے جو خال ہے مکھ پر اسے وزیر کیا
 ہن سوں درس! رہے بے سبب سو کیا معنے
 کہو ہن نے ترا کیا گندہ کبیر کیا
 کہا ہوں صدق سوں دل کے سجن! توں باور کر
 ہوا مرید میں تیرا سو تجکوں پیو کیا
 جگت میں ہیں جتنے خوباں بسے ترے تابع
 سبھوں نے مل کے آپس کا تجھے اسیر کیا

ترے نین کی خماری سوں مست پھرتا تھا
 زلف کے بیچ * میں لے کر مجھے اسیر کیا
 (ولی) کوں دیکھہ کے یارو! خدانے دنیا میں
 + سجن کے حق میں دعا کے تئیں فقیر کیا

—————: ۵۱ :—————

ہوا حق میں سرے خونخوار چیرا
 بندھیا جب سوں گل آزار چیرا
 بجا ہے پیچ کھارے حال عاشق
 سجن کے سر اوپر بلندار چیرا
 ہمارے دل کوں زخمی کرے خاطر
 بندھیا ہے سر اوپر نکدار چیرا
 آپس کے بند میں آلودہ کر کر
 مجھے غم دے گیا خمدار چیرا
 تجھے ہے ات پتی دستار زیبا
 نہ بھایا شوخ کھڑکی دار چیرا
 سبب ہے سرور قد پر اے عزیزاں!
 ہوا خوبی سوں بر خوردار چیرا
 فدا ہے اے (ولی) دیکھن کوں اُس کا
 دیکھیا یکبارگی دیدار چیرا ‡

* بیچ ' ۹ —+ صرف ان ۳ میں ہے — ‡ یہ غزل ان ۴ میں ہے ۔

 :۶۱:

تجھہ نین کے شہسوار سوں، لڑکوں سکے گا
 بن نیند اس، انکھیاں کوں پگڑ کوں سکے گا
 خوش آب حیاتی ستی ہے لب یو لبالب
 سبزے بغیر اس لب کوں انپڑ کوں سکے گا
 تجھہ زلف کے تاران میں ہے سحر کا بستان
 اس سحر کے طومار کوں پڑ * کوں سکے گا
 بدمست دو پستان ترے سینے پہ ہیں قائم
 اُن باج بھی اس صدر پہ چڑ + کوں سکے گا
 دریائے برہ غم میں مجھہ ہے یو فس دن
 اس بحر میں دل باج سو پڑ کوں سکے گا
 مانند (ولی) تجھہ سوں جو پایا شرف رصل
 اُس باج اِس دل سوں بچھڑ کوں سکے گا +

 تن

 :۷۱:

جب سوں دیکھا ہوں زلف کی (میر) امت
 یاد میں اُس کی تن کیا سب کھت
 ہوش آر کر گیا ہے میرا دیکھ
 پیچ چورے ترے کی سب امت پت

 * ۶۶ (چوہلیا) + ۶۷ (چوہلیا) * ۶۸ (چوہلیا) + ۶۹ (چوہلیا)

جاوے تجھیں اولاً اپنمے سوں رستم تل
 کروو غمزل تل دیرے کا دیکھے تھت
 اور نہیں کام معکوں کچھہ ساجن!
 عشق تیرے کا نت ہے مجھہ کھت پت
 ہجر تیرے سوں اے پری پیکر!
 اشک پڑتے ہیں چشم سین پت پت
 خاک مکھہ پر لگا کے جوگی ہو
 لیکے بیٹھا ہوں تجھہ برہ کی مت
 تجھہ بنا اب نہیں مجھے طاقت
 کب تلک جیو کروں اپس کا کھت
 تب سین معنوں نہن ہو پھرتا ہوں
 جب سوں تجھہ مکھہ کی مجھہ لگی ہے چت
 اب (ولی) پر پیلا! رحم کر توں
 کب تلک اُس ستی کرے گا ہمت *

ش

۱۸:

اے بلبل زباں توں نہ کر اختیار بھٹ ‡
 ہے باغ دھر سین گل آتش بہار بھٹ
 توڑیا ہے سنگ خارہ سینہ جو ہو آپ کا
 ناقص ستیں کیا ہے جو کامل عیار بھٹ

* یہ غزل ن - ۳۰ میں ہے — ‡ یہ غزل ن ۲، ۳، ۴ میں ہے۔

نہیں عام شہود میں حقیقت کوں راہ دھرت
 حیران عشق کوں نہ کرے بیقرار بحث
 دیکھا نہیں ہے پھر کے کدھو صورتہ وقار *
 بزم جہاں میں جس کوں کیا بیقرار بحث
 برجا ہے اُس کوں ابن شیاطین کہوں اگر
 جگ میں جو کوئی کیا ہے (ولی) اختیار بحث

—————: ۱۹: —————

شوخی تمکش دل رہا ہے الغیث
 دشمن مہرو وفا ہے الغیث
 وہ قیامت قامت رشک پرو
 حق میں ہمنما کے بلا ہے الغیث
 ہر نگاہ یار خوش انداز یار †
 دل پے میرے بے خطا ہے الغیث
 عاشقوں کے حق میں وہ شوخ طبع
 بے میا ہے پر جفا ہے الغیث
 وہ ہلال ابرو برنگ ماہ نور
 ان دنوں میں کم نہا ہے الغیث
 پائمال قاتل رنگیں ۱۵۱
 خون عاشق بر ملا ہے الغیث

* ن ۳ صورت کدھو پیدر کردوفا (غ) ——— + صحیح بیوقار معلوم

ہوتا ہے ——— † ن ۲ ناز ——— S یہ شعر دیوان میں ردیف

ہذا کہی پہلی ہزل میں ہی ہے

بس کہ بس اولاً اینم و نغوار نین *
 خون دل دل پیا ہے الغیات +
 ذام میں زلف کھند انداز کے
 آ (ولی) بیدل پھسپا ہے الغیات ⑤

+ مارنے میں عاشق مسکین کے
 اے سجن تھکوں نغا (نفع) نہیں الغیات

خواب خوش آتی نہیں ہے شب کوں تجھ یاد وصال
 جب سون دیکھا ہوں تصور شاد یازاں الغیات

— ۲۰ —

و شراب شوق سون تیری ہوا بنائے قدح
 تری دو نین دسپیں مچکوں خوشنمائے قدح
 (ولی) ہے مست قلح زار زار و حدت کا
 نہ حاجت اس کوں صراہی ، نہ التفائے قدح

ی

● سجن کے غم سون نکلتا ہے فالۃ بیتاب
 ہر ایک رگ سستی قار رباب کے ساندہ

* ن ۳، دل — + یہ شعر ن ۳۰۲ میں اور ہے — ⑤ یہ غزل
 ن ۱۱ میں ہے — + غزل ۹۹ میں ن ۳ میں یہ شعر اور ہے —
 + غزل ۱۰۱ میں ن ۱۵ میں یہ شعر اور ہے — + غزل ۱۰۹ ن ۱۴
 میں دو غزلوں میں تقسیم ہے۔ ایک مطلع اور ایک مقطع یہ ہے —
 ⑥ یہ شعر تمام نسخہ ہائے قلمی و مطبوعہ میں موجود ہے —

اشک جو پڑتے ہیں نت سبجھ چشم سے جہر جہر سفید
 ہجر کے دوران میں دستے ہیں جیروں اختر سفید
 ہجر سوں تیری سدا انکھیاں جو میری اشک جا
 گل * میں خواباں کے ہو پڑتے ہیں وہ ہر یک لڑ سفید
 آرزو میں وصل کی تیرے ہمیشہ جو رہا
 سو سرے سر کے ہوئے بگلے کے جیسے پر سفید
 آئینہ دیدار سوں آ سبجھ نہیں کو نور بخش
 یو نہیں تجھ سکھ بنا رو رو ہرٹے دل پر سفید
 پیچ اپنی چیرۂ اُجلے کوں جو اپڑا دیا
 عاشقاں کوں مارنے کھینچا ہے جیروں خنجر سفید
 شعر تیرا اے (ولی) سنتا ہے جو کوئی دل سنی
 وہ لے جاتا شوق سوں مثل در ر گوہر سفید †

ن

مجھ بعد از ہزاراں دن پری پیکر لکھا کاغذ
 تسلی سیں، دلا سے سیں، فرضی کر (؟) لکھا کاغذ
 نہ تل تو عشق سوں میرے کہ آخر فضل ہے میرا
 تعلق سیں، توحم سیں، مجھ دلبر لکھا کاغذ

خوفی میں اڑلا اپنی نکل جا جیوں کوں مجنوں توں
 کہ یکدم مثل لیلے کے تجھے میں پھر لکھا کاغذ
 یو راہ عشق آساں نہیں، سمجھ کر رکھہ قدم اس میں
 کہ یوں کر عشق کی رہ کا مجھے رہبر لکھا کاغذ
 شب یلدا (ولی) اوپر ہوئی ہے صبح جوں روشن
 (۹) * کہ اُس کو حسن کے گھن کا ابن چندر لکھا کاغذ

۰۶

—————:۲۳:—————

+ کیتا ہے نظر جب سیتی اُس رشک پوری پر
 بانڈھیا ہے جو کو جیو کوں اُس چہند بھری پر
 دیکھے ہے ترے داغ کے جلوے کوں جگر پر
 کیا خوب اُٹھا نقش عقیق جگری پر
 چنچل نے نظر ناز سے آھوپہ کیا نہیں
 قرباں ہوا اُس چشم کی والا نظری پر
 ہموار کیا آپ اوپر ترک وفا کوں
 بانڈھیا ہے کھر ناز سوں بپ حیلہ گری پر
 بوجھا ہے (ولی) تب سیتی مرنے سورج کوں
 کیتا ہے نظر جب سیتی دستار زری پر

نہ مل ہو بلبل مشتاق سوں اے گلبدن ہرگز
 ہواک گلشن میں جیوں نرگس نہ کھول اپنے نین ہرگز
 جہاں کے گلرخاں سارے تجھے نازک بدن کہتے
 تو ہر پلکان کے کائنات پر نہ رکھے اپنے چرن ہرگز
 تو بے شک روح ہے جگ میں خلاصہ چار عنصر کا
 بجز تجھے روح کے قائم نہ ہوے جگ کا بدن ہرگز
 زلیخا سے کہتے عاشق ترے پر جیو وارے ہیں
 نہ کر مسکن ہواک یوسف کا یہ چاہ ذقن ہرگز
 بغیر از عید ست دکھلا کسی کوں یہ ہلال ابو
 نہ مل مہتاب میں بھی کس سوں اے چندر بندن ہرگز
 جو شاق شمع روکا ہے اُسے رسواس جاں سوں کیا
 نہ دھر نامئل پروانے کے پرواے کفن ہرگز
 حقیقت کے لغت کا ترجمہ عشق مجازی ہے
 وہ پائے شرح میں مطالب نہ بوجھے جو متن ہرگز
 دم تسلیم سوں باہر نکالنا سو قیاحت ہے
 نہ دھر اس دائرے سوں ایک دم باہر چرن ہرگز
 غنیمت جان اس تن کے قفس میں مرغ دم اپنا
 نہ پہنچے گا بغیر از شوق تاجب الوطن ہرگز *

س

—: ۲۵:—

* بغیر حق کے نہیں ہے مجھے کسی سون آس
 کہ اُس ہتھیلے سبب کون لے آوے میرے پاس
 تمام گلشن عالم کو تھوندہ دیکھا ہوں
 پیا کی یک گل گلشن میں نہیں ہے ہرگز باس
 کیا ہے تب سیتی خورشید کو خجل آئے
 لیا ہے جب سون اپس ہر منیں لباس طاس
 ز بسکہ شوخ ستہگر دگر شرابی ہے
 اسی سبب سیتی ہرگز نہیں ہے مجھے سون راس
 ہوا ہوں بسکہ ترے ہجر میں ضعیف سبب!
 رہا نہیں ہے بدن میں مرے ندراسی ناس
 ترے عرق کی کچھہ اک بوے ہے گلاب منیں
 اسی سبب ستی لیتا ہوں میں گلاب کی باس
 تری گلی میں (ولی) آسا ہے مدت میں
 درس دکھا کے رقیبہاں کون مجھے نہ کر تو فراس

—: ۲۶:—

+ میں جب ستی دیکھا ہوں بہار گل فرگس
 ہے وحشی دل تب سون شکار گل فرگس
 کیوں بار نگہ ہوئے تجھے انکھیاں کے چمن میں
 پلکان ہیں مری خار حصار گل فرگس

* یہ غزل صرف ن ۱۴ میں ہے — + ن ۲، ۳ میں اسی زمین
 میں در ہزلہ ہے، ایک ہزل یہ ہے، اور ایک درج دیوار ہے۔

بیمار ہے اے یار تری چشم کے دوراں
 آدیکھہ تک یہک دیدہ زار گل فرگس
 فرگس کوں کیا دیکھہ اُس کے زین پر نثار
 * کر نقد دل اپنے کوں نثار گل فرگس
 آیا ہے (ولی) مطلع رنگیں لے ترے پاس
 یو مطلع رنگیں لے بہار گل فرگس

ص

—: ۲۷:—

+ مہر اوج حسن کی جھلکار کا ہوں میں حریص
 جلوۂ رخسارۂ دلدار کا ہوں میں حریص
 شیشۂ دل میں سرے ہے بادۂ لعل پیا
 اس سبب، جم! ساغر سر شار کا ہوں میں حریص
 ذوق دل کوں کیونکہ لذت بخش ہوئے شہد و شکر
 بوسۂ شیریں لعل یار کا ہوں میں حریص
 تلخ باتوں سوں ہر یک کے کیوں نہ ہووے ترشرو
 اُس شکر لب کی مٹھی گفتار کا ہوں میں حریص
 ہے حلاوت بخش ذوق دل ترا شیریں بچھن
 اس سبب تیرے (ولی) اشعار کا ہوں میں حریص

* یہ شعر دونوں نسخوں میں غلط ہے —+ یہ غزل صرف ن

—:۲۸:—

نہیں مرے دلکوں تری زلف کے چوگان سوں خلاص
 زلف تیری سوں لینا ہے مجھے یک روز قصاص
 عشق کی رہ میں جنے * سر کوں دیا ہے جگ میں
 حق کے نزدیک اچھ کا سو وہی خاص الخاص
 جب لٹک چال سجن کی مجھے یاد آتی ہے
 دل مرا رقص میں آتا ہے مثال رقص
 رکھہ رقیباں سپہ رو کے سجن کوں دل میں
 پی! ندھو صغٹہ خاطر ستنی حرت اخلاص
 اے (ولی) قدر ترے شعر کی کیا بوجھ عوام
 † اپنے اشعار کوں ہرگز توں نہ دے جز بخواص

ط

—:۲۹:—

جاتا ہے تو اوروں طرت سو مرتبہ اے سبز خط
 یک بار اس مخلص طرت کرتا نہیں رہ کوں غلط
 دلبر کے ہونٹھوں کے تلے چاہ زنج پر خوں نہیں ●
 سرخی سے لکھ کر لب کے تئیں بھی سرخ راکھ ہیں نقط
 اس بس جدائی میں تری، دل پر ہجوم غم ہوا
 جاری ہیں انجھواں سوں ⑤ میرے سیل حیوان ہمچو ⑥ شط

* ن ۲، راہ میں جن — یہ نزل صرف ۳، ۴ میں ہے —

● ن ۳، خوں میں — ⑤ ن ۴، نت انکھیاں سوں —

⑥ ن ۴، انجھواں مثل —

دو جا نہیں کچھ مدعا اس عاشق جانباز کوں
 ہے آرزو دل میں مرے پیتم کے ملنے کی فقط
 دکھنی زبان میں شعر سب لوگاں کہے ہیں اے (ولی)
 لیکن نہیں بولا ہے کوئی یک شعر خوشتر زیں نہط*

ظا

—————:۳۰:—————

جو یار نہیں ہے مرے پاس از بہار چہ حظ
 وگر وجہ نہ ہوے دل کا غم گسار چہ حظ
 اگر چہن میں نہیں باس میرے پیتم کی
 تو میرے دلوں زگل گشت لالہ زار چہ حظ
 ہوتا ہے جیو سرا شاد اُس کی ہنسی سوں
 اگر جو ہنس کے نہ کہے + بات گلزار چہ حظ
 کہے سنے سستی لوگاں کے بغض رکھہ دل میں
 اگر ہوں پہ † اچھے سہربان یار چہ حظ
 (ولی) کے دل میں نہیں غیر سینہ صافی کچھ
 اگر ملیا جو کپت سوں وہ دل شکار چہ حظ

⊙ جبیں پر اُس کے دائم جلوہ گر نور سعادت ہے

⊙ کیا ہے حافظ قرآن توں نے جس کوں یا حافظ

*غزل ۲۹ و ۳۰، ن ۳، ۳، میں ہیں۔ † ن ۳، کئی۔ ‡ ن ۲ پہ نہ اچھے۔

⊙ غزل (۱۵۷) میں، ن ۲، ۳ میں یہ دو شعر اور ہیں۔

⊙ یہ مصرعہ دونوں نسخوں میں یوں ہے: —

”کیا ہے جس کوں توں نے حافظ قرآن یا حافظ“

مگر یہ صحیح یہ نہیں معلوم ہوتا بلکہ جس طرح ہم نے لکھا

ہے یہ تھیک ہے اُس لئے کہ اس غزل کا قافیہ کوں، ہوں، سوں ہے۔

اور پوری غزل انہیں قوافی میں ہے۔

وہی محفوظ ہے نت گردشِ دوراں کی آفت سوں
جو کوئی وردِ زباں دل کیا ہے تبکوں یا حافظ

ع

—:۳۱:—

* دیکھہ یو جمع عندلیباں جمع
غنچہ گل کیا گریباں جمع
اُس مکان سے توں بھاگ اے دافا
جس مکان میں ہوئے ہیں ناداں جمع
عشق کے رمز سوں نہیں آگاہ
کیا ہوا توں کیا کتاباں جمع
کوئی مقابل نہ آسکے اُس کے
گر اچھیں جگ کے سارے خوباں جمع
شاعروں میں اِسی کا نام کیا
جب (ولی) نے کیا یو دیواں جمع

—:۳۲:—

گر پڑے انکھیاں میں میری اُس کی صورت کی شعاع
موندلیوں انکھیاں کے تئیں تا کوئی نہ پاوے اطلاع
یار جاتا ہے سفر کوں مجھ سے + رخصت ہوئے آج
اے عزیزاں سخت ہے میرے اوپر روز وداع
پیو رقیباں سوں ملا رہتا ہے جیوں شیر و شکر
مجھ سے سیتی ہر روز اُتھہ کرتا ہے و و بد خونزاع

* یہ غزل صرف ن ۲، ۳ میں ہے — + ن ۲ سوں — † ن ۲ کر —

اُتھ گیا ہے دل سوں اُس کے شوق پڑھنے کا پیا!
 جن کیا ہے جگ منیں تجھ مکھ کے مصحف کی سہا
 اے (ولی) ہر کوئی نہیں ہے قابل فیض اللہ
 * عارفان کون حق نے بخشا ہے جہاں میں یو متاع

غ

بان جفا کے نام سوں یک آن نہیں قرار
 تن عاشق ضعیف کا لرزاں ہے + جوں چراغ
 تجھ ماہتاب حسن کو دیکھت سدا سجن!
 اس نور کی جھلک سوں پشیمان ہے جوں چراغ +

ق

* قولوا احبا بنا فاین طریق
 جانو ۱۱ اس راہ کون میں ۱۱ کر تحقیق

تجھ دھن کا کلام سو ہو جہے
 حق نے بخشا ہے ۱۱ جس کون فکر عہیق

* یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — + اصل میں ارزاں لکھا ہے ۔
 مگر یہ کسی طرح صحیح نہیں معلوم ہوتا یہاں لرزاں ہی ہو
 سکتا ہے — † غزل ۱۵۹ میں ن ۴ میں یہ دو شعر اور ہیں —
 * یہ غزل صرف ن ۳، ۴ میں ہے — ۱۱ ن ۳ جاؤں — ۱۱ ن ۳
 سوکر — ۱۱ ن ۴ بخشا —

واندہوے گا اس کمر کا پیچ
 دور کر دال سستی خیال دقیق
 گر چہ ہے نشہ باندہ نو میں
 بس ہے مجھہ عشق کی شراب رحیق

اے (ولی) آرزو سدا ہے یہی
 کہ ملے مجھہ سوں وہ رفیق شفیق

ل

—————:۳۴:—————

• طالب ترے سو طالب مولیٰ ہوے اتال
 تب عاشقان کی صف میں تہاشا ہوے اتال
 کئی دل زلف کے بلند میں گرفتار ہیں ترے
 ہو کر اسیر جگ منیں رسوا ہوے اتال
 تجھہ کوں جگت میں حسن سوں نت ابرو ہے
 خوبی سستی بہار کے دریا ہوے اتال
 تیری انکھاں کو دیکھ جتے مرگ تھے چنچل
 وحشی ہو اُتھکے جانب صحرا ہوے اتال
 جو تھے تہاشابین دکن کے چمن ملیں
 تجھہ گل اُپر وہ بلبل شیدا ہوے اتال
 تیری صفت کے بیچ جو کرتا [ولی] ختم
 تو شعر اُس کے جگ میں ہویدا ہوے اتال

یہ فزل دیوان میں نہیں ہے، خمسے سے لی گئی ہے۔

 :۳۵:

* نازمت کر تجھے ادا کی قسم
 بے تکلف ہو مل خدا کی قسم
 زلف و رخ ہے ترا جو لیل و نہار
 مجکوں واللیل والضحیٰ کی قسم
 سرو قد کون کشیدہ قامت یار
 راست بولیا ہوں تجھے ادا کی قسم
 مصحف مکہ ترا ہے صورت فجر
 مجکوں النجم اور ہوا کی قسم
 ظلم مت کر سخن! (ولی) اوپر
 تجکوں اُس شاہ کربلا کی قسم

 :۳۶:

* تک مکہ دکھا ہمیں کو تمہیں کون خدا کی قسم
 تک بھر کے آنکھ دیکھوں ہمیں کون خدا کی قسم
 تیری گلی مقام میں اپنا کروں سدا
 اس بات سوں نہ تل سوں ہمیں کون خدا کی قسم
 جب سوں دکھا گلاب کلی کی نہیں (کا) مکہ
 نہیں آرزو کہ دیکھوں سہیں (؟) کون خدا کی قسم
 بولیا (ولی) یو بھر عجب لطف سوں سنو
 بیتاب کر دو جام سخن کون خدا کی قسم

خیر خواہاں میں ہوں خدا کی قسم
 مان اس صادق آشنا کی قسم
 کم نہائی کو مدعا کر کر
 مت کہیں جا تجھے حیا کی قسم
 دیکھ اے شوخ تیری بے باکی
 غوت میں ہوں سدا رجا کی قسم
 یک قدم چھوڑ کر نہ جاؤنگا
 مجھ کوں ہے تیری خاک پا کی قسم
 لطف سوں آطرت شہیدوں کے
 تجھ کوں ہے شاہ کربلا کی قسم
 بسکہ رکھتا ہوں تجھے قدم کی یاد
 دل ہوا خوں مرا حنا کی قسم
 عاشقوں کوں نہیں ہے موت سوں کام
 سرقد پاک اولیا کی قسم
 خاکساری ہے حق آگے منظور
 خاک درگاہ مصطفیٰ کی قسم
 دل سوں اپنے نکال وہم و خطو
 راہ سیدھی ہے رہنما کی قسم
 اے (ولی) علم سوں یہ حاصل ہے
 گل گلزار ”ہل اتئی“ کی قسم*

 :۳۸:

* زاف کوں کھوں دام کرتے ہیں
 آہوے دل کو رام کرتے ہیں
 دیکھہ تجھہ اعل لب کی کیفیت
 زاهدان سے حرام کرتے ہیں
 بلبلاں چھوڑ کر چمن کو سجن!
 تجھہ گلی میں مقام کرتے ہیں
 گلرخاں فیض لب کے پانی کوں
 باد اعل جام کرتے ہیں
 نازک ناز شوخ چشماں کے
 دل میں عاشق کے کام کرتے ہیں
 کم نگاہی سوں دیکھتے ہیں (ولی!)
 کام اپنا تہـام کرتے ہیں

 :۳۹:

* دلبران ہر کوں تیرے کوثر نہ کہوں تو کیا کہوں
 میتھے ترے لبوں کو شکر نہ کہوں تو کیا کہوں
 ہیں تجھہ دھن صدف میں دندان بھی (یہ) موتی
 یک یک یو بے بہا ہیں جوہر نہ کہوں تو کیا کہوں
 لٹکی لٹاں میں تیرے دستی ہیں مانگ، موتی
 کالی رین کے بہیترا اختر نہ کہوں تو کیا کہوں

خوبیاں کی صف میں ہے تجھ آج بادشاہی
 تجھ سب پر سورج کو چہتر نہ کہوں تو کیا کہوں
 خوبی ترے حسن کی عالم میں ہو رہی ہے
 اس جگ کے بیچ ڈانی چندر نہ کہوں تو کیا کہوں
 یونین تیرے دونوں تکتے کیسے ہیں دلکوں
 ہر یک مڑے کون اس کے خنجر نہ کہوں تو کیا کہوں
 کاٹل کے تار مکھ پر تیرے جو ہیں پریشاں
 دل عاشقان کا اس پر ابتر نہ کہوں تو کیا کہوں
 تجھ شعر کا آواز سب جگ میں ہوا ہے
 تیرے (والی) سخن کون گوہر نہ کہوں تو کیا کہوں

—: ۳۰ :—

عشق میں آئے نا نکل جاناں
 ہوش اپنے سوں بلکہ گل جاناں
 اس برے کی بھنی منی پرے کر
 سوم کی مثل ہو پگل جاناں
 تیغ ابرو صنم کی لے جیو پر
 آہ چپ کرے پھر سنبھل جاناں
 ہے لکن کل سے دلوں کی جب
 عشق میں گھنٹے جیوں صندل جاناں
 عشق کا گھات اولاً چرے کر
 خوت میں پھر کے نا پھسل جاناں
 سوز سوں عشق یار کے یاراں!
 جیوں شمع سر سوں گل کے جل جاناں

دست معشوق کے سین اُڑھ رہے زہر
 جیوں شکر مکھ میں دھر نکل جان
 یار درشن کوں جب بلاوے تجھے
 سٹل بھلی کے تب اُچھل جان
 اس محبت کے جل میں دل کر چاک
 اے (ولی) تو ب جیوں کنول جان

————— ۳۱ : —————

اُس سیدنا سوں یاراں میرا سلام کہناں
 ہوں یاد میں تمہاری ہر صبح و شام کہناں
 رو رو کے تجھے درس بن، انکھیاں سفید، رخ زرد
 ہوکر رہیا ہے قد یوں جیوں کر کہ لاہ کہناں
 تجھے دام زلف کی میں تعریف ہو رہا تھا سوں
 آہوے دل کوں اپنے کیتا ہوں رام کہناں
 شمشیر سین بھواں کی مارو گئے ایک سبکوں
 مشرق سوں تا بغرب یا قتل عام کہناں
 فرماں میں دشمنان کے ہوکر نہ بھول سبکوں
 بہر خدا عزیزاں خیر الکلام کہناں
 دیکر نبات لب سوں سبکو توں جیو دینا
 یونیں تو اے عزیزاں جیو ناں تھام کہناں
 جب سوں وہ روے روشن دستا نہیں ہے سبکوں
 میرے پہ تب سوں کھانا، سونا حرام کہناں
 ہے گا مکان تمہارا دارالسرور سارا
 سبکوں ہے غم الم کا نسدن مقام کہناں

اجوال پر (ولی) کے کر رحم کی نظر توں
اُس سیدہ سین جا کر ایتنا پیام کہتاں

—————: ۴۲: —————

بس ناز سوں سکھلاتیاں اُس غمزہ غماز کوں
دل لے لیا، جاں لے لیا، اب حد رہی نہیں ناز کوں
دزدی کروں میں کس برا تجھ لعل شکر ریز سوں
ہر سو جو تو ہتھلاٹیاں مڑگان تہر انداز کوں
کب لگ چھپا کر میں رکھوں تجھ بے رحم سین درد کوں
جا چوک میں کہتا ہوں اب تجھ درد کے میں راز کوں
تسبیح نہ دے مجھ ہات میں، خرقہ نہ رکھ لاسیس توں
زہاں سین نسبت نہ دے مجھ زندہ شاہد باز کوں
جو ساز تھا اے مدعی مجلس سین توں کیتا برون
اب آگ دینی تجھ ستی اس مجلس می ساز کوں
ہاں اے (ولی) جب لگ جیسے دل رکھ تو قید غم منیں
نہیں ہے رہائی از قفس مرغان خوش آواز کوں *

واو

—————: ۴۳: —————

غنجہ نہط تجھ باس کا دل پیرہن سب دن اچھو
مجھ نہیں کے نعلین میں تیرے چرن سب دن اچھو

* اوپر کی چاروں غزلیں ن ۴ کے سوا کسی فہرست میں
نہیں ہیں۔

پیاسے معہبان دیکھ کر پیوں ساقی کوثر ہوا
 فردوس سوں ہے جلوہ گر یو انجھن سب دن اچھو
 تجھ یاد سوں راحت اچھو سب مؤمنان کی جان میں
 تیرے چرن کی خاک سوں روشن زمین سب دن اچھو
 وہ سایہ قامت کیا پیدا گل و سنبل کے تئیں
 رشک گلستان ارم تیرا چھن سب دن اچھو
 تیرے کرم کے ہاتھ سوں موسیٰ ید بیضا لیا
 ہمد دم عیسیٰ کا توں امرت بچن سب دن اچھو
 ہر دم طبع کے سیس پر تجھ یاد کا افسر کہوں
 تیری محبت کا رتن، دل میں جتن سب دن اچھو
 تجھ باج مخصوص جہاں رو ذات عالی چار ہیں
 اُن کی محبت کا (ولی) دل میں وطن سب دن اچھو *

-----: ۲۲ :-----

رحم سوں مجھ طرف پیا آتکھ
 تا کہ دیکھوں ترا وہ روشن مکھ
 درد کیا مجھ پہ سخت تجھ بن ہے
 دیکھ تو آئے حال میرا تکھ
 اشک سوں تیرے قد کے گلشن میں
 تالیاں سرو کی پڑیں جھکھ جھکھ

غم ترا یار جب سوں مجھ کوں ہوا

بھاگ تن میں مرے گیا سب سکھ

اے (ولی) ہے کتنوں پرہ کا غم

* حق نہ دیوے کسی کے تئیں یہ دکھ

—————: ۳۵: —————

تعریف اس یوی کی جسے تم سناؤ گے

تا حشر اُس کے ہوش کوں اُس میں نہ پاؤ گے

جس وقت اُس کے حس کو دیکھو گے بے حساب

چہراں ہو کیونکہ جامے میں اپنے سناؤ گے

جس وقت سر کرو گے بیاں اُس کی زلف کا

سردا زدوں پہ غم کے سید روز لاؤ گے

طوبی طرف نہ دیکھو گے ہرگز نکلاؤ بھر

کر اُس کے قد سوں جیو کو اپنے لگاؤ گے

دیو گے اگر (ولی) کوں جزا اُس کے لطف کی

+ آتش نون رقیب کا سینہ جلاؤ گے

—————: ۳۶: —————

علوم نہیں کن نے مرے دل کوں لیا ہے

کس شوخ سٹہگر نے مجھے پیچ دیا ہے

اُس شوخ نظر باز کا انداز نگہ کا

دیوانہ مرے دل کوں کہو کن نے کیا ہے

ظاہر میں تر و تازہ و باطن میں سرا داغ

جہوں لالہ اسے بوجھ کے یہ رنگ دیا ہے

* صرف (ن ۴) میں ہے —

+ صرف (ن ۷) میں ہے —

عاشق کون ہے بیتابی و بے طاقتی دل
بن عشق جو عالم میں فراغت سوں جیا ہے

تلہا نہیں سرشار (ولی) شوق سوں تیرے
* تجھوہ عشق کا اس بزم میں جو جام پیا ہے

—————: ۳۷: —————

تجھوہ یاد کی تسبیح سوں سینہ مرا ملکوت ہے
تجھوہ عشق کا معجہ دل منیں جبروت اور لاهوت ہے

جم گرچہ غالب دم پہ ہے قائم ہے جی تجھوہ دم ستی
نہیں دم کی کچھ پروا اُسے جو عاشق مہبوت ہے

تجھوہ روپ کے گلزار سوں تن من مرا گلشن ہوا
میرے نین میں تو سجن جیسے چند در حوت ہے

ثابت سجن کے عشق سوں جیوں حال تھا منصور مہن
یوں عشق میرا جگ منیں اثبات اور مثبتوت ہے

تجھوہ جان میں دل کا کفن بیشک کنول جیوں چاک ہے
تجھوہ غم منیں جھک جھک سجن یہ تپ ہوا قابوت ہے

—————: ۳۸: —————

تری زلف کے پیچ میں چھند ہے
کہ جس چھند میں چند در چند ہے

خیال زلف تجھوہ رسا کا صنم
عشاقان کے دل کا علی بند ہے

* یہ غزل ن ۴۲ میں ہے اور ولی نے اسے مخمس بھی کہا ہے۔
+ اس غزل پر ولی نے خمسہ کہا ہے کسی دیوان میں نہیں ہے۔

برہ آگ تیرا سرے کہت منیں
جو بندہ کیا بند در بند ہے

تکلم ہے تجھ لب سوں یوں خوش مزہ
جو بیجا کیا شعر* اور قند ہے

دیوانہ کیا ہے (ولی) کون سدا
تری زلف میں کیا سخن آچھند ہے

—————:۴۹:—————

رنج اچھے تو غم نہ کر بند خزان بہار ہے
غم کی اندھاری سوں نہ تر آب پچھیں بہار ہے
لت کے پھندے میں جا پھنسا مرغ دلم بدوق خود
باز خود اس قدر چرا مضطر و بیقرار ہے
ابرو و چشم و زلف و بار † خال و خط اُس نگار کا
② خلجرو سحر و عقرب و دائۃ و دلم و مار ہے

—————:۵۰:—————

تری آنکھیاں اوپر از بس بہار نسیم خوابی ہے
گویا جامی سوں یہ ③ مضمون رنگین ④ انتہابی ہے
رہے کیوں ہوش عاشق کا سلامت دیکھہ یو آفت
تبسم ہے، نگہ ہے، زلف ہے، چیرا کلابی ہے

* غالباً یہ لفظ صحیح شکر ہے۔ + یہ غزل صرف ن ۲
میں ہے۔ † بال ۹ — ② ن ۲ میں فردیات میں یہ شعر ہیں
غالباً پوری غزل ہوگی دو شعر ضائع ہو گئے — ③ ن ۳ ۴ سقے —
④ ن ۷ مضمون جامی سوں یو رنگ —

ہوا ہے آگ کا شعلہ درس دے دل رہا اپنا †
 دکھانا آگ کوں مصحف کہ □ یو مسئلہ کتابی ہے
 (ولی) اُس بے وفا کے قول پر کیا اعتبار آوے
 ۵ کہ ظالم ہے، دورنگی ہے، ستمگر ہے، شرابی ہے

—: ۵۱ :—

سدا ہم کو خیال رنگِ روئے یار جانی ہے
 دھارے شیشہٴ دل میں شرابِ ارغوانی ہے
 زبانِ حال سوں کہتا ہے خضر سبزۂ فو خط
 ثنا ۵ گویا صنم کے لب کا آب زندگانی ہے
 کیا ہے حسن کی شادی میں از بس بے تکلف ہو
 سراپا عشق کے ہر میں لباسِ زعفرانی ہے
 تواضع کی توقع نہ ڈھالیں ۵ سوں نہ رکھ اے دل ۵
 کہ بے باکی و شوخی لازمِ وقتِ جوانی ہے

• ن ۴، اٹھا۔ † ن ۷ عشق — † ن ۲ دلربائی کے —

□ ن ۷، مصحف کون کہ —

۵ ن ۱، ۵، ۹ میں غزل نمبر ۳۹۵ سات شعر کی ہے، چوتھا،
 پانچواں، نواں شعر نہیں ہے۔ ن ۲ تا ۴ میں دو غزلہ ہے پہلی
 غزل ۵ شعر کی ہے۔ دوسری ن ۲ میں اٹھ شعر کی، ن ۳ میں
 دوسری ۲ شعر کی ن ۴ میں پہلی سات کی، دوسری ۶ شعر کی،
 ن ۷ میں ۱۳ شعر کی ایک غزل ہے۔ دو مطلع ہیں مگر مقطع
 ایک ہی ہے۔ بقیہ شعر ن ۲، تا ۴ و ۷ کے اوپر درج ہوئے۔ مندرجہ
 بالا مقطع میں ن ۷ میں بجائے (ولی) کے (سجھ) ہے —
 ۵ ن ۵، بھائی — ۵ ن ۵ تا ۷، نو بہاراں — ۵ ن ۱، ہرگز

ہوا ہے شوق زلف مو کمر سوں جو سخن سرزد *
(ولی) وہ شعر نازک موج دریائے معانی ہے †

ثلاثی †

دیکھ غمزدے ترے کا جور و جفا
ہوش عاشق کا اُڑ چلے بہوا
قہر ہے قہر تیرے ناز و ادا
نت کیا مجھ پہ تو ستم دلبر
پھر توں ایسا نہ کر مرے جیو پر
رحم کر رحم توں برائے خدا
تیرے مکھ بن مرے پہ ہوتا دکھ
مت چھپا مجھ ستمی اپس کا مکھ
قال دے مکھ ستمی نقاب جیا
نہیں کہتا کوئی تجھ سوں میرا درد
گل کے اس دکھ میں دل ہوا سب زرد
سہر کر کر کہہ توں اے باد صبا
پیو! رقیبیاں پہ نت کرم مت کر
رات دن مجھ اُپر ستم مت کر
بات ہے دور یہ ز راہ وفا
صادق عاشق ہوں میں ترا دلدار!
مت کر میرے تئیں (توں) گھر گھر خوار

* ن ۵ خوش سخن میرا — ن ۶ جوش میرا من — † یہ غزل
تمام نسخوں میں موجود ہے، غالباً ترتیب کے وقت سہوا
رہ گئی — † یہ ثلاثی صرف ن ۴ میں ہے —

جگ کرے گا ترے پہ اس سوں ہنسنا
 دیکھ کر مکھ ترا سے یہ چہب
 کہ ترا فتنہ پھر آتا ہے سب
 لے کے بد میں وہ تیرے قد کا عصا
 تیرے مکھ کی بنا اے نور نین
 بلبلان کے نظر میں گلشن
 دشت کر بل† کا جیوں ہوا ہے نہا
 دیکھ کر مکھ ترے کا سور جھک
 بولتا ہے وہ روز حشر تلک
 منبر آسماں پہ اُس کی ثنا
 زخم عشق لگے مجھے کاری
 اب سچن زود تر بدلداری
 جائے کر توں (ولی) کے دکھ کی دوا

چار در چار*

صنم سات جب آئے یاری لگے
 یو دکھ درد آہر ساری لگے
 جسے عشق کا تیر کاری لگے
 اُسے جیونا پھر کے بھاری لگے

ہوا یار کون دیکھہ اول جو دھک
 رہے فیر جاری سدا اُس کے چک

نچھوڑے محبت کوں دم مرگ لگ
جسے یار جانی سوں یاری لگے

سدا جس کے دل میں رہے یاد یار
وہ رو رو اُٹھے ہجر سوں زار زار
نہ ہووے اُسے جگ میں ہرگز قرار
جسے عشق کی بے قراری لگے

نہ کر بات اے جان ہر ایک سوں
مگر بولنا مجھہ سوں نت † بیگ توں
کہ ہر وقت مجھہ عاشق پاک کوں
پیارے! تری بات پیاری لگے

یو سن بات کوں دل ستیں گلبدن
خوشی سوں سنو † کھول اپنا دھن
کرے توں (ولی) سوں اگر یک بچن
رقیبان کے دل میں کٹاری لگے

مستزاد (۱)

دل چھوڑ کے یار کیونکہ جاوے کہتا ہے عیاں
زخمی ہے شکار کیونکہ جاوے ہسمل ہے یہاں
جب لگ نہ پیسے شراب دیدار از جام لبث

انکھیاں کا خہار کیونکہ جاوے بے بوسہ آں
 ہے حسن ترا ہمیشہ یکساں در ناز و ادا
 جنت سوں بہار کیونکہ جاوے از باد خزاں
 انجواں کی مدد اگر نہ ہووے در فرقت تو
 مجھہ دل کا غبار کیونکہ جاوے شاہد ہیں انکھیاں
 ممکن نہیں اپ (ولی) کا جانا از کوچہ تو
 *ہے عاشق زار کیونکہ جاوے کرتا ہے فغاں

—————(۲)—————

*کیتا ہوں ترے نازوں کو میں ورد زبان کا
 ہر دم میں دھن سوں
 کیتا ہوں ترے شکر کو عنوان بیاں کا
 ہر موے بدن سوں
 جس گرد اپر پاؤں رکھیں تیرے رسولان
 اے بار خدا یا
 اُس گرد کون میں کھل کروں دیدہ جاں کا
 صدیق ہو من سوں
 مجھہ صدق طرت عدل سوں اے اہل حیا دیکھہ
 الفت کی نظر بھر
 تبجھہ علم کے چہرے پہ نہیں رنگ گہاں کا
 سرمست بدن سوں
 ہر ذرۂ عالم میں ہے خورشید حقیقی
 اے ماہ منور

یوں بوجھ کہ بلبل ہوں ہر ایک غنچہ دہاں کا
 عشاق کی بن سوں
 کیا سہم ہے آفات قیامت سستی اس کوں
 اے سرور عالم
 کھایا جو کوئی تیر تجھہ ابرو کی گھاں کا
 بے رنج ہے بدن سوں
 جاری ہوئے انجھواں سرے یو سبز خط دیکھہ
 فیماں سستی دل کی
 اے خضر قدم سپر کر اس آب رواں کا
 تک پاک چرن سوں
 کہتا ہے (ولی) دل سستی یو مصرع رنگیں
 رجبی کی نہن آ
 ہے یاد تری سبکوں سبب راحت جاں کا
 ہر دم کے بچن سوں

مخمس [۱] *

رحم کر تجکوں، دلداری کی قسم
 سہر کر تجکوں سروری کی قسم
 مکھہ دکھا ماہ افوری کی قسم
 مان توں سہرو مشتری کی قسم
 ہے تجھے شیشہ و پری کی قسم

بات نہ شمس میں ہے اظہر تر
 حسن کا تخت و تاج ہے تجھہ سر
 سن توں خوباں کے سر کا ہے افسر
 مکھہ دکھا دکھہ میرا توں آساں کر
 تجھہ کوں خوباں کی افسری کی قسم
 عشق کی رہ کا مجھہ سفر ہے گا
 اس ملیں غم ترا خطر ہے گا
 مشکلاں سوں مجھے گذر ہے گا
 عاشقان کوں توں راہبر ہے گا
 رہ بتا تجکوں دلاہری کی قسم
 مکر کیتا تو مجھہ سوں چلند در چند
 اب نہ کر توں مرے سوں ایتنا فند
 زلف مشکین کا مجھہ پہ کر کے کھند
 جیو میرے کوں فا کر اُس میں بند
 تجکوں ہے زلف عنبری کی قسم
 یہ (ولی) ہے بندہ ترا کہتر
 بلکہ ہے کہتراں میں احقر
 بندہ پرور ہے توں سدا دلبر
 کر بندے پر کرم کی یک توں نظر
 ہے تجھہ بندہ پروری کی قسم

مخمس [۲] *

ہمسر ہو ترے دعوے میں از کون سکے گا
 غواص ہو تجھ بھر میں پڑ کون سکے گا
 ہم وصل ہر تجھ ساتھ بچھڑ کون سکے گا
 تجھ غمزدہ خوں ریز سوں از کون سکے گا
 تجھ ناز سہنگر سوں جھگڑ کون سکے گا

کیا طاقت تعریف ترے حسن کی دل کوں
 ہے رات سہی رنگ کہاں تیرے سوں دل کوں
 تجھ حسن کے بازار میں دیوانہ دل کوں
 بن زلف کی زنجیر جکڑ کون سکے گا
 اے داربا عیار مرے دل کی خبر لے
 پھرنا ہوں سدا سوں تجھ زلف کی جھر لے
 یو مرد نک چشم نے سوسے کا خنجر لے
 پھرتے ہیں سیہ مست ہو شمشیر نثار لے
 بن فیلد اُن آنکھیاں کوں پکڑ کون سکے گا
 ہے گلبن پر بار ترے حسن کا خوش جھب
 الواح دسیں بھرتے (?) آنگ کے کھب کھب
 کیتا ہوں تپاں دیکھ میں سیہاب کوں جب تب
 ہیں خضر کے چشمے سوں ترے لب یو لبالب
 بن سبزہ خطاں کوں انہر کون سکے گا

معصور کیا جگ کوں سجن تیری گلی نے
 دیکھہ نا سکے تجھہ چشم سوں چنپے کی گلی نے
 سانپاں کوں کرے دنگ تری لڑ کی جھلی نے
 تجھہ زلف کا بستار لکھا آج (وای) نے
 اس سحر کے طومار کوں پڑ کوں سکے گا

مخمس *

ہوس دل میں سدا تیرے ہے سونے ہور کھانے کا
 پھرے اس فکر میں تسدن ہو اندھا بیل کھانے † کا
 ارے بیہوش اگر کچھہ اندیشہ ہے واں کے جانے کا
 عبث غافل ہوا ہے فکر کر کچھہ پیو کے پانے کا
 صفا کر آرسی دل کی سکندر ہو زماں کا
 ترے دل کوں سمجھہ یو ہے خدا کے راں کا گلبن
 نکو کر خار و خمس سیتی یو اُس گلبن کے تمیں گلشن
 بہار رنگ و بو منگتا ہے کر سیر آن یو گلشن
 چراغ دل اگر گل ہے تو جیو گل کر اُسے روشن
 کہ یو تحفہ ہے سالک کوں نرک حق کے ایجانے کا
 نہ کر توں دوستی دنیا سوں جو مکار فاحش ہے
 جو اس کے سکر میں سارا گیا نت اس کو کاہش ہے
 کہ دنیا دھل در گنبد ہے ہور آواز درفش ہے
 نہ پاوے دین کی لذت جسے دنیا کی خواہش ہے
 قفل ہے لذت دنیا حقیقت کے خزانے کا

* یہ خمسہ صرف ن ۷ میں ہے — † کو اہو

نہیں مہر و وفا کیں و مگر یو گلرخاں میں ہے
 ہمارا دل رکھے وو جو ہمارے دل رکھاں میں ہے
 ہماری بات کی لذت جو چاکھے سو چکھاں میں ہے
 نہیں یو آہ ہور زاری جو سینے ہور انکھاں میں ہے
 سہجہ بیشک یو افسوں ہے اپس پیو کے لبھانے کا
 ولایت صادق پاوے وہی ہے شیر دل جس میں
 دیا آ جذبہ کامل دکھائی اس کے تئیں اس میں
 و گرفتہ شیر مردی ولایت کہاں جس تس میں
 (ولی) تجھ کوں رکھیں گے شیر مرداں اپنی مجلس میں
 رہے گر سگ ہو دائم تو نبی کے آستانے کا

قطعات *

— (۱) —

یوسف حسن آج دستا ہے جا کے ایلیہ کوں جیو ترستا ہے
 مدعوں کوں کہو کہ جیو دیونگا ورنہ دیونگا جو جیو میں دستا ہے

— (۲) —

آہ سوں سچھ جگر میں چھید ہوے
 فاش سچھ عاشقی کے بھید ہوے
 اُس سید دل سوں جا کہو یاراں
 رو رو دیدے مرے سفید ہوے

* یہ چار شعر، ن ۴ میں رباعیات میں لکھے ہیں۔ مگر یہ
 وزن رباعی کا نہیں اس لئے بہ ذیل قطعات درج ہوے۔

فردیات

— (۱) —

مجھ اچرچ یہی آتا پیپا کے پان کھانے کا
نجانوں کیا سبب یاقوت اصلی کے رنگانے کا *

— (۲) —

گھنٹالے ہال ہالے کے بلا کی بیل ہیں گویا
جلم عاشق کشی کرنا سکھی کے کوہیل ہیں گویا

— (۳) —

اپنی انکھیاں کو نگاہ کرو
آج مضمور ہیں پیپا کیا ہی

— (۴) —

صبا (گر) جو توں ہے مہرباں تو (جا کہ) بول دلبر سوں †
کہ تجھہ ادھر ‡ کے طلب میں یو جیو ادھر آرہا

— (۵) —

اے پتنگ جل کہ تجھہ موے پیچھے
شع ثابت قدم ہے جانے میں

— (۶) —

کشتی پہ مجھہ نہیں کی انجھواں کے قافلے چڑھ
مقصود کے حرم کوں احرام بند چلے ہیں

* اس زمیں میں غزل نمبر ۲۹ دیوان میں ہے۔
† قوسین میں جو الفاظ ہیں یہ زیادہ معلوم ہونے ہیں مگر
اصل میں لکھے ہیں — ‡ ہونٹ

—(۷)—

پیو کی آنکھیاں میں نشہ معجون
گویا نرگس کے لالہ در در ہے

—(۸)—

انجو کی فوج کا اے شاہ خوباں
دیا ہوں تجھے محلے میں محلا

—(۹)—

گر تو چہتا ہے کہ دیکھے رنگ وسعت مشربی
صدق نیت سوں شتابی دامن صہرا پکڑ

—(۱۰)—

اُسی کی زین میں مورت پیپا کی نت بھری ہوگی
جگر کے کات عینک کوں چنی جگ پر دھری ہوگی

—(۱۱)—

اس صنم نے جب نکالا مکھہ سنی اپنی نقاب
صبح صادق کا گریباں پہاڑ جیوں سورج دسا

—(۱۲)—

سغلی بیکسی کی فوجاں نے
شہر دل کوں کیا ہے ویراں آ

—(۱۳)—

موہن ادھر رنگین بدل کھا پان مسی لائے ہیں
لب پر شفق اور شام کوں ایک تھار کر دکھلائے ہیں

—(۱۴)—

تجھہ گال پر نہ کا نشان دستا مجھے اس دھات کا
روشن شفق پر جگمگی جیوں چاند پچھلی رات کا

—(۱۵)—

اُجالے کوں اس مکہ کے دیکھے ستی
خجالت سوں کئی رات چندر چھپا

—(۱۶)—

عشق کرناں تو ایک سیں کرنا
عشق دو تھور پے حیائی ہے

—(۱۷)—

قرے سوں میاں آنکے (یہ) چھوٹتا کیا بھارا ہے
توری انکھیاں انکے جاذباں چکارا کیا چکارا ہے

—(۱۸)—

خال بھی مکھہ پر قرے یوں جو دے
جوں کہ بیٹھا زاغ آ گلشن بھیتور

—(۱۹)—

نقاشی جیوں (فازو) ادا مجھہ یار کی نا لکھہ سکا
سیں اُس کی صورت اور ادا دل کے صفحے پر سب لکھا

—(۲۰)—

مارے پلک کے تیراں محبوب آپ دھس دھس
روژن ہوا ہے سب تن جیتا اتال بس بس

—(۲۱)—

قہر نے لات جب مارا مرے معشوق کے مکھہ سیں
ہوا حیران و سرگرداں خجالت سوں حشر لگ رہ

—(۲۲)—

مکھہ ترا جوں روز روشن زلف تیری رات ہے
کیا عجب یہ بات ہے یک تھار دن اور رات ہے

—(۲۳)—

آج دلبر نے مجھہ پیام کیا
شکر اللہ فلک نے کام کیا

—(۲۴)—

نا جوت ہے الہاس کوں ظالم ترے دندان کی
نارنگ دستا لعل میں تیرے لب خندان کی

—(۲۵)—

کونش چشم دکھا سبکوں دیے ہیں بالے
گوشہ چشم سستی ٹیکھے بہت گھر گھالے

—(۲۶)—

خوبان کی مجلس منی پر تو اُسی کا شمع ہے
بوجھ وہی اس بات کوں، خاطر کہ جس کی جمع ہے

—(۲۷)—

شاخ گل ہے یا نہال راز ہے
سرو قد ہے یا سراپا ناز ہے

—(۲۸)—

دو آہ شوق مشتاقاں فہیں
خط فہیں یوحسن کا آغاز ہے

—(۲۹)—

تیری آنکھیاں کے سامنے سرمہ ہوا ہوں میں
اے سنگدل ہنسی کوں توں ترے نظر میں لا

—(۳۰)—

تخصیل حاصل نہیں اُسے جس میں جو قیل و قال ہے
اُس کوں تدہاں فاضل کہتا جو فارغ التحصیل ہے

—(۳۱)—

نبض عاشق میں تان کا ہے جیو
تانت بھینے میں راک بوجھا ہوں

—(۳۲)—

توں ہے حق سستی ہم زبان ہم کلام
ترا قاب قوسین ادنیٰ مقام

—(۳۳)—

تجھہ شمع رو سے روشن ہوتی ہے شب کی مجلس
معشوق چاہتے ہیں پروانگی وہاں کی

—(۳۴)—

کچھ بھلا نہیں رقیب کوں لگتا
ایک پاپوش خوب لگتی ہے

—(۳۵)—

میں نے چوچی اھیرنی کی ملی
مجرکو اُس نے نہ کچھ ملائی دی

—(۳۶)—

جب نقش اُس صدم کا نقاش کھینچتا ہے
بازو کے کھینچنے میں وہ ہات کھینچتا ہے

—(۳۷)—

پوچھا چنچل سے مستی میں تری کا ہے کی انگیا ہے
چھپا چھاتی چھبیلی ہات سوں ہنس کر کہی ملہل

—(۳۸)—

چھبیلی چھب سوں درزن کا ہلانا ہات تک دیکھو
یو کچھہ سپتی نہیں (لیکن) مرے دل کو اڑھاتی ہے

—————(۳۹)—————

پوچھا سالن کو دو گیندیاں سو کیا سفین کیسے ہر میں
 کہا تجھے کیا غرض اس سوں چلا جاہر یک کچھ ہے
 سچ

—————(۴۰)—————

دیکھ کر پاؤں کی تری مہندی
 سبکوں تلواروں سوں آگ لاگی ہے

—————(۴۱)—————

میں کہا تیرے بدن پر کیا بھلی لگتی ہے راکھ
 ہنس کہا جوگی بسر نے خاک لگتی ہے بھلی

—————(۴۲)—————

یار کون دیکھ میں ہوا قربان
 اس تجارت میں سبکوں راز ہے

—————(۴۳)—————

اُس سرو قد کے خم سوں گردن میں طوق بھا کر
 قہری نہن الم سوں کو کو پکارتا ہوں

—————(۴۴)—————

غرور حسن ست اے چار ابرو اب کرم کرنا
 پڑا ہے مڑ توے، یاقوت پر قیمت کون کم کرنا

—————(۴۵)—————

مہ جبیں پر لگے کیوں تیکا
 ماہ میں کام کیا ہے دیو بیکا

—(۱۴۶)—

* یک شمع گر در پیش و پس راکھے ہزاراں آرسی
دستا ہے نور ہر یک منے لیکن وہی یک شمع ہے

—(۱۴۷)—

+ دیکھا نہیں کسی نے دن رات میں اچھوں لگ
مہتاب کے اُجالے میں آفتاب دیکھا

—(۱۴۸)—

دونوں بواں کے میانی تیکا نہیں زری کا
ہے قوس کے برج میں جھلکار مشتوی کا

—(۱۴۹)—

تو چند کہوں بات تری خوش شکلی کی
اے شہزادے غمزدے نے جو کی سر بھلی کی

—(۵۰)—

رخسارۂ معشوق نہاں شہ بہ تہ زلف
سورج نہیں دستا جو ہوا ہو بدای کی

* اس شعر تک فردیات ن ۴ میں ہیں — + ذیل کے فردیات
ن ۷ میں ہیں —



ضمیمہ نمبر ۲

فہرست اختلاف نسخ کلیات ولی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱	۱*	۱	۱	فانوں	نام ' ن ۱ ' ۷
۱	۱	۲	۱	دکھیں	دھریں ' ن ۵
۱	۱	۱۵	۲	ہو	یوں ' ن ۲ تا ۷ : بجز ۴
۱	۱	۱۵	۳	بوجھ کے	بوجھ کہ ' ن ۲ تا ۴
۱	۱	۵	۱	سہم	بیم ' ن ۸
۱	۱	۶	۱	آنچھو	آنچواں ' ن ۷
۲	۲	۲	۱	بات میں	پل میں ' ن ۱
۱	۱	۲	۱	میں	سوں ' ن ۵
۱	۱	۲	۲	لکھوں	لکھو ' ن ۵
۱	۱	۳	۱	بھجلی	پہنچتی ' ن ۶
۱	۱	۱۴	۱	بوجھو	بوجھو ' ن ۵ تا ۷
۱	۱	۱۴	۱	بوجھو	سمجھو ' ن ۲
۱	۱	۵	۱	گریاں ہے	ہے گریاں ' ن ۱ تا ۷
۱	۱	۵	۲	سنیا ہے	سنی ہے ' ن ۲ ، ۴
۱	۱	۵	۲	سنی ہیں	سنی ہیں ' ن ۵

* ن ۱۴ کا ابتدائی ورق نہیں ہے، اس وجہ سے یہ غزل اس میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متبن	لفظ نسخ
۲	۲	۵	۲	سلیا ہے جب سوں	سلیا ہے جب سستی
				آواز تری روشن	آواز تیرے منہ
				بھائی کا	چھپانے کا
					ن ا حاشیہ *
۳	۳	۷	۲	ذوق	شوق ن ا تا ۷
۳	۳	۸	۱	لکھ سکے کیونکر	کھوں سکے لکھ کر
					ن ا تا ۷ چو ن ۵
				لکھ کر	لکھوں کر ن ا تا ۷
۳	۲	۱۱	۲	اُن لے پھل ہرگز	پھل جہاں میں اُن
				جہاں میں	لے ہرگز ن ا تا ۷
				ہرگز زندگانی کا	ایام جوانی کا ن ۵
				آیا ہے	آتا ہے ن ۲
				کیا	کیسے ن ۲ تا ۴
				کو انیلندی	کوں اونیلندی
					ن ا تا ۷
				نہیں	پن نے ن ۸
				ساقی نے	ساقی کی ن ۲ تا ۴ ۵
				ساقی نے	ساقی کے † ن ۸
				بوجھو	بوجھو ن ۳ تا ۸
				بوجھو اب	بوجھو کیوں ن ۷ ۸

* اس مصرع کی وجہ سے یہ شعر دوسری غزل کا ہو جاتا ہے ۔

دیکھو غزل ۲۹ دیوان ہذا —

+ اکثر جگہ کوں (کو) لکھا گیا ہے اس کا مستندہ آئندہ دینا

بھٹا ہے —

† (کے) یہاں غلط ہے ۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۳	۳	* ۴	۱	پری (خ)	پری دو 'ن ۲' ۶
"	"	۶	۱	نہوں	ہے اے 'ن ۲' ۷
۴	"	۸	۲	بے حسابی	بے حسابی 'ن ۵' ۸
"	۴	۱	۱	نہیں سلتا کوئی	نہیں گئی تا سنے †
					ن ا تا ۵ ۷
					نہوں کوئی سنے 'ن ۶
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کن 'ن ۲ تا ۴' ۸
"	"	۱	۲	کس سوں	کس کوں 'ن ۹' ۸
"	"	۲	۱	نہوں	کیا 'ن ۴
"	"	۲	۱	اُتھ کے	اُس کی 'ن ۳
"	"	۲	۲	ہمارے اشک جاری کا	ہماری اشک باری کا
					ن ا
"	"	۳	۱	نکلتا ہے جو باہر	نہوں سوں جو نکلتا ہے
					انجھو باہر 'ن ا تا ۷
"	"	۴	۱	کہ جس	جسے 'ن ۷
"	"	۴	۱	حد ہو نہایت	حد و نہایت 'ن ا تا ۴' ۴
					تا ۵
"	"	۴	۲	انتظاری	بیقراری 'ن ا تا ۵
"	"	۵	۱	مکھ	میں 'ن ۲ تا ۴' ۶
"	"	۵	۲	لیا (لے)	لا 'ن ۲ تا ۵

* ۴، ۳، ۱ میں یہ شعر نہیں ہے اور فٹ نوٹ میں دوسرا مصرع
یہ بتایا گیا ہے: معجب کچھ لطف رکھتا ہے (نکھ چشم شربی کا)
مگر قویہ بین والا نسخہ انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے —
† پہلے مصرع میں پہلی جگہ دوسری جگہ بد ستور —
‡ صرف ن ا - میں کئی کی جگہ (کو) کوئی کا مختلف ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵	۱۴	۶	۱	میں یک یک پر	میں یک یک پر
				سوں	ن ۲
۱۶	۱۵	۶	۱	میں یک یک پر	اوپر یک یک سوں
				سوں	ن ۵
۱۷	۱۶	۶	۱	یک پر سوں	یک سوں کہ 'ن ۱
۱۸	۱۷	۶	۱	یک پر سوں جھوں	یک سر سوں جو کوئی
				جوگی	ن ۱۴
۱۹	۱۸	۶	۱	سوں جیوں جوگی	سو (جیوں جوگی)
					ن ۳، ۶
۲۰	۱۹	۶	۱	یک پر سوں	یک پر کہ 'ن ۷
۲۱	۲۰	۷	۱	پتلی	کہنکی 'ن ۱
۲۲	۲۱	۷	۱	پتلی	پتلیاں 'ن ۳، ۱۴
۲۳	۲۲	۷	۱	سوں	کر 'ن ۵
۲۴	۲۳	۱	۱	ماہ	مہر 'ن ۱ تا ۷، ۸
۲۵	۲۴	۲	۱	نہن	میں 'ن ۱ تا ۷
۲۶	۲۵	۳	۱	ہے	سوں 'ن ۱ تا ۷
۲۷	۲۶	۱۴	۱	کوں	کے تائیں 'ن ۳
۲۸	۲۷	۵	۱	خضر	سبز 'ن ۳، ۱۴
۲۹	۲۸	۵	۱	خفکی و	خشکی اور 'ن ۵
۳۰	۲۹	۷	۱	خمر شید سوں	خورشید سستی ہوا ہے
				ہمسری کرے ہے	ہمسری 'ن ۱ تا ۷
۳۱	۳۰	۸	۲	تکبہ ہے	ہے بند 'ن ۱ تا ۷
۳۲	۳۱	۹	۱	کوئی	کوئی کہ 'ن ۲، ۳، ۵
					'۷
۳۳	۳۲	۱۰	۱	دولت	شوکت 'ن ۱

صفحہ	قزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵	۵	۱۰	۲	چاکھا	چاکھیا 'ن ۱ *
۶	۶	۱۵	۱	تو واقف نہیں	گر عشق حقیقی سوں
				عشق حقیقی سوں	توں واقف نہیں - ن ۱ تا ۷
۷	۷	۵	۱	یہ	یو قدیم نسخوں
					میں ہر جگہ (یو) اور
					مرتب صاحب نے ہر
					جگہ (یہ) لکھا ہے
۷	۷	۵	۱	ہوں	ہے 'ن ۵
۷	۷	۵	۱	سختن	بچن 'ن ۲ ۵
۷	۷	۵	۱	سختن	زبان 'ن ۳
۷	۷	۲	۲	اُس	تجہ 'ن ۲ تا ۷ ۸
۷	۷	۵	۱	نگہ نے مسجد	بھول کی مسجد نے
				میں	ن ۳ ۵
۷	۷	۶	۱	راز	سر 'ن ۵
۷	۷	۶	۱	فقر	عشق 'ن ۲ تا ۷
۷	۷	۱	۱	منیں	میں کوئی 'ن ۵
۷	۷	۱	۱	ہے	اے 'ن ۲
۷	۷	۱	۲	چاند کوں ہے	آسمان پر چاند کوں
				آسمان پر	ہے 'ن ۱

* قدیم نسخوں میں فعل ماضی یاے مخلوط کے ساتھ لکھا ہے۔ اور مرتب صاحب نے اکثر و بیشتر موجودہ رسم خط کے موافق صرف ایک جگہ بتا دیا جاتا ہے —

+ قزل ۶ ن (۱) میں نہیں ہے —

‡ قزل ۷ ن (۱) میں نہیں ہے اور اُس کا تیسرا چوتھا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

§ یہ قزل ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷	۸	۲	۱	زاہد نے صلم	زاہد اے صلم، ن ۱
					تا ۷، ۸
۱۱	۱۱	۲	۲	ترک کر	ترک کر کر، ن ۷
۱۱	۱۱	۲	۲	تسبی	سبکھ ۱ تا ۷، ۸
۱۱	۱۱	۲	۲	کوں ہے	کوں، ن ۷
۱۱	۱۱	۲	۲	تجہہ	ہے، ن ۸
۱۱	۱۱	۳	۱	ستی	ستیں، ن ۱، ۲، ۷ (قدیم املا)
۱۱	۱۱	۳	۲	لے پتی دستار	طرہ طراد، ن ۲
۱۱	۱۱	۵	۱	بلبلیں	بلبلوں، ن ۱ تا ۷، ۸
۱۱	۱۱	۵	۲	زندگی بھر	زندگی میں، ن ۱ تا ۷
۱۱	۱۱	۵	۲	کدھی	کدھیں، ‡ ن ۱ تا ۶
۱۱	۱۱	۶	۱	آنجھو سستی	آنجھواں سیتی، ن ۱
					۲ تا ۷، ۵
۱۱	۱۱	۶	۲	عبد	عہد، ن ۱، ۷
۸	۹	۱	۱	دیکھنا	دیکھناں، §
۱۱	۱۱	۱	۱	رخسار	دیدار، ن ۸
۱۱	۱۱	۱	۲	مطالع	مطالعہ، ن ۱، ۵، ۶
۱۱	۱۱	۱	۲	مطلع الانوار	مطلع انوار، § ۱، ۳، ۴

* (ن) ۲ میں اس غزل کا چوتھا شعر نہیں ہے —

+ یہ شعر (ن) ۴ میں ایک دوسری غزل کے تحت میں لکھا ہے —

‡ قدیم املا دکھانے کے لیے یہ نسخہ لکھا گیا ہے —

§ قدیم املا میں 'مصادر ایک مزید نون غلہ کے ساتھ لکھے جاتے تھے —

§ (ن) ۵ میں حاشیے پر لکھا ہے: "کتاب است تصنیف عرفی

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸	۹	۲	۲	چہرہ گلنار	چہرہ گلنار ن ۱
”	”	۳	۱	تھا	ہوں ن ۲، ۳
”	”	۳	۲	مشتاق	محتاج ن ۱ تا ۷
”	”	۱۵	۲	چلکار	چلکار ن ۴، ۵
”	”	۵	۲	طرہ طرار	طرہ دستار ن ۸
”	”	۶	۱	یک	یو ن ۳، ۴
”	”	۶	۱	بچن	سختن ن ۲، ۴
”	”	”	۲	نسخہ اسرار	سبکۂ ابرار * ن ۶
”	”	۹	۲	کی	کوں ن ۱ تا ۷
”	”	۱۰	۲	ہے دیوانہ	دیوانہ ہے ن ۲، ۵
۹	۱۰	۱	۱	اُس یار	تجہہ یار ن ۸
”	”	۳	۱	ہوئے گا کیا	کیا ہوئے گا ،
”	”	”	”	”	ن ۲، ۵
”	”	۵	۱	ہوا ہے	ہوا توں ن ۴
”	۱۱	۱	۱	ہو	ہوئے ن ۱ تا ۷
”	”	۲	۱	تیار	طیار (اختلاف املا)
”	”	”	”	”	قدیم ن ۱، ۴، ۷
”	”	”	۲	ہاتھ	ہاتھ ن ۱ تا ۵
”	”	”	۲	پلکں	مڑگں ن ۵

* ایک کتاب کا نام ہے —

+ اس غزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

” قدیم نسخوں میں ہر جگہ ”ہوئے“ لکھا ہے —

○ قدیم کتب میں اکثر یہی املا ہے۔ اور یہی دکھانے کے لیے

لکھ دیا ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰	۱۱	۱۴	۲	بکاوے	نپاوے، ن ۲، ۴
					۷، ۶
۱۱	۱۲	۵	۱	چہووں	چوں، ن ۱، ۲، ۳
۱۲	۱۲	۱	۲	چدھیا ہے	چڑھا ہے، ن ۱۵ تا ۶
					چوا ہے، ن ۲، ۷
۱۳	۱۳	۲	۱	کھش کی	کیش کا، ن ۳، ۵، ۷
۱۴	۱۴	۲	۲	مارتا ہے	مارتے ہیں، ن ۵
۱۵	۱۵	۳	۱	اجازت ہو	خبر ہووے، ن ۸
۱۶	۱۶	۳	۱	سوں	تھے، ن ۲ - میں، ن ۳، ۴
۱۷	۱۷	۱۳	۲	مشہور ہے مذکور	مذکور ہوا ہے جگ میں، ن ۵
۱۸	۱۸	۵	۱	کرے تا	کرے گا، ن ۶
۱۹	۱۹	۵	۱	پڑی دو سے	شکر لب سوں، ن ۲ تا ۷
۲۰	۲۰	۵	۲	لیا ہے اس سبب	مرے دل نے لیا ہے اس (یو، ن ۵)
۲۱	۲۱	۶	۱	دل نے مرے	سبب، ن ۲ تا ۷
۲۲	۲۲	۶	۱	جو گئی تیری	ولی جو کوئی (مقطع) ن ۳
۲۳	۲۳	۶	۱	بے مروت	نہیں مروت، ن ۲ تا ۴
۲۴	۲۴	۶	۱	کر	سوں، ن ۳
۲۵	۲۵	۶	۲	کیوں کہ ہووے	اُس کوں کیوں ہووے
۲۶	۲۶	۶	۲	اُس کوں تیری	تیری اُس، ن ۲

صفحہ	غزل	شعر	صورت	لفظ بہمن	لفظ نسخ
۱۰	۱۲	۶	۲	ہووے	ہوئے ن ۲، ۳
۱۱	۱۱	۷	۱	تپری	سجن کی ن ۳
۱۲	۱۱	۷	۱	سجن کی	تپری ن ۴
۱۳	۱۱	۷	۱	سجن کی	کی سجن ۵ تا ۷
۱۴	۱۱	۷	۱	تپ	ن ۲
۱۵	۱۱	۷	۱	ہر یک	ہر یک کی ن ۲، ۴
۱۶	۱۱	۷	۱	شیریں	دشن ن ۲ تا ۸
۱۷	۱۱	۷	۲	ولی	اگر ن ۳
۱۸	۱۱	۷	۲	اُجھ	اُجھ ن ۲، ۴ تا ۷
۱۹	۱۱	۷	۲	اُجھ	اُجھ ن ۸
۲۰	۱۳	۳	۱	پایا وہ	پایا ہے ن ۲
۲۱	۱۱	۵	۱	تپری	تپری ن ۱ تا ۷
۲۲	۱۱	۵	۱	ہوں	ہے ن ۱ تا ۷
۲۳	۱۱	۵	۲	ہیں جیروں	ہے جوں ن ۱ تا ۷
۲۴	۱۴	۱	۲	دھاوا	دھاوا دھاوا ن ۱ *
۲۵	۱۱	۳	۱	سوں تپری	تپری سوں ن ۱ تا ۷
۲۶	۱۱	۳	۲	سداں	سداں ن ۱ تا ۷
۲۷	۱۱	۳	۲	دزدان	دزدوں ن ۱، ۳ تا ۷
۲۸	۱۱	۴	۱	دوچے	ہر یک ن ۲، ۴
۲۹	۱۵	۲	۱	کوں	سوں ن ۱

* (ن) ۱ کے حاشیہ پر: یعنی ہجوم بسملی بسملی اعلیٰ کثرت —

+ مرتب صاحب نے ہر جگہ نون غلہ سے لکھا ہے اور نسخوں میں ”سدا“ ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲	۱۵	۲	۲	رہس کا رہس کا	آس کا ' ن ' ۱ اتس کا (آنش کا) ' ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۱	پد	میں ' ن ' ۴
"	"	۳	۱	دئی	دیا ' ن ' ۱ تا ۴
"	"	۴	۱	دریا میں بہم کے	یہاں بہم کے دریا
"	"	"	"	یہاں	میں ' ن ' ۱ تا ۷
"	"	۴	۱	گرداں ہے	کھیتا ہے ' ن ' ۳
"	"	"	"	"	کھویا ہے ' ن ' ۲
"	"	۵	۱	ہر پھر	پھر پھر ' ن ' ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	چوڑی کہ	ہو کے ' ن ' ۲ تا ۴
"	"	۵	۲	تیرے میتھ	تیری میتھی ' ن ' ۱
"	"	۵	۲	یہاں	زباں ' ن ' ۱ لہاں ' ن ۲ تا ۴
"	"	۵	۲	جب سوں پڑیا ہے	پایا ہے جب سوں ' ن ۱ تا ۷
"	۱۶	۲	۱	مجھ کوں	مجھے پد ' ن ' ۱ ' ۴
"	"	۲	۱	یو	یوں ' ن ' ۱ ' ۴
"	"	۳	۱	عشاق کوں ستھرت	خود سوں صفا عاشق ' ن ۲ ' حیرت سوں
"	"	"	"	سوں	ہمہ عالم ' ن ' ۴
۱۳	۱۷	۱	۱	گر کوئی مجھے	مجھ کوں گر کوئی ' ن ۱ تا ۷
"	"	۱	۲	تا دم آخر	آخر دم لگا ' ن ' ۱ تا ۴
"	"	۳	۱	مجھ کوں	مجھ کوں ' ن ' ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۳	۱۷	۵	۲	حسرت	حسرت 'ن ۳' ۱۶' ۸
"	"	۵	۲	لچھس	لکھن 'ن ۱' ۲' ۱
"	"	۷	۱	گرفتاری	غلامی کے 'ن ۲'
"	"	۸	۱	کر	وہ 'ن ۸'
"	"	۹	۱	جو اُن	جو اُس 'ن ۱' تا ۶
"	"	۹	۱	کے	مہاں 'ن ۱۲'
"	"				کوں 'ن ۴' ۷
"	"	۹	۱	دو جام می	نظر بھر کر 'ن ۴'
۱۴	* ۱۸	۸	۱	ہوے ہیں	میں ہے یوں 'ن ۱۲'
"	۱۹	۱	۱	تار	ساز 'ن ۵'
"	"	۱	۱	جال	کال 'ن ۱' تا ۷
"	"	۱	۲	دیکھے	جلوے 'ن ۸'
"	"	۱	۲	پورا مصرعہ یوں ہے :	ہوا ہے اُس کے جلوے سوں پریشاں حال عاشق کا 'ن ۱' تا ۷
"	"	۲	۱	ہوئے	ہولوں 'ن ۲'
"	"	۲	۱	بہاں	سختن 'ن ۵'
۱۵	"	۳	۲	زمین بھقاری میں	زمین میں بھقاری کے ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	نال	مال 'ن ۳' ۶
"	"	۱۰	۲	ایفا	ایفاں 'ن ۲'
"	"	۵	۱	آزمانے	آزمانی 'ن ۲' ۵ تا ۷

* اس غزل کا چھٹا شعر 'ن ۳' ۱۶' ۸ اور ساتواں 'ن ۱' تا ۶

میں نہیں ہے —

۱ قدیم نسخوں میں ہر جگہ نوں غلہ کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصراع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۵	۱۹	۵	۲	پی	پیو * ن ۱ تا ۶
..	..	۶	۱	کیا ہے	کیا منجھہ * ن ۶
..	..	۶	۲	معلوم	تم فہم * ن ۲
..	..	۷	۱	یوچھہ	یوچھہ * ن ۲
					(قدیم اصل)
..	..	۹	۱	سمکن نہوں	ہرگز نہوں * ن ۱
					نہوں ہوئی * ن ۲
..	..	۶	۲	بنا	بندھا * ن ۲
					۵ تا ۷
..	..	۹	۲	جال	خیال * ن ۷
..	..	۱۰	۱	سین — خروش	کے خروش اور * ن ۵
..	..	۱۱	۱	ہے درد	دل پر کہ * ن ۲
..	..	۲	۱	جذب سوں یو کا	عاشق کی * ن ۴
					یو کا جذب سوں
..	..	۲	۲	کرنا	ن ۱ تا ۷
..	..	۲	۲	قرب سوں درد	درد تب سوں * ن ۱
					تا ۴، ۶
۱۶	..	۳	۱	دیر ہوں	دیا ہے * ن ۵ — دسوں
..	..	۱۵	۱	آنجھو	ہوں * ن ۲
..	..	۱۵	۱	سہرے	اشک * ن ۱
..	..	۱۵	۱	سہرے	سہرے کچھہ * ن ۱
					تا ۴
..	۲۱	۱	۱	کیا ہوں	کیا ہے * ن ۲

* قدیم نسخوں میں ہر جگہ اسی طریقے سے ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶	۲۱	۱	۲	مہری	توریٰ ن ۲
۱۷	۲۱	۲	۱	شم کے	عشق ن ۷
۱۸	۲۱	۱۴	۲	دور ہمیشہ ہے	ہے دور ہمیشہ ن ۷ تا ۷
۱۷	۲۱	۸	۲	خوابان نامی	خوابان کی نامی
۱۸	۲۱	۹	۲	سجین	صنم ن ۳ تا ۶
۱۹	۲۱	۹	۲	سجین تجوہ	صنم کی ن ۳، ۴
۲۰	۲۱	۱۰	۱	سوں ہم	سیتی ن ۱، ۴ تا ۷
۲۱	۲۱	۱۱	۱	مست آنکھوں	بیت ابرو ن ۸
۲۲	۲۱	۱۱	۱	اے ساقی	اور گردن ن ۲
۲۳	۲۲	۱	۱	مرتبہ ہے	رتبہ ن ۲، ۳ - ہوئے
۲۴	۲۱	۲	۱	جامہ زیبوں	ن ۲ تا ۴، ۶، ۷
۲۵	۲۱	۱۴	۱	سوں پوچھہ	کوں پوچھہ ن ۵
۲۶	۲۱	۱۴	۲	نہیں	نہوں وہ ن ۲ تا ۶
۲۷	۲۱	۵	۲	چہرے	شہرے ن ۲ تا ۵، ۸
۲۸	۲۱	۶	۱	میں بے در	ہے بے در ن ۲، ۵
۲۹	۲۱	۶	۲	مفاساں	مفاسوں ن ۲ تا ۶
۳۰	۲۱	۷	۱	ہے بند	بندھا ن ۸
۳۱	۲۱	۸	۱	بشکل	بسان ن ۲، ۴، ۵
۳۲	۲۱	۸	۱	شان	شکل ن ۳ تا ۵

* (ن ۷) میں اس غزل کا پانچواں اور آٹھواں ن ۳ میں چھٹا شعر (ن ۳، ۲) میں دسواں شعر نہیں ہے —
 + یہ غزل (ن ۱) میں نہیں ہے —
 + اس غزل کا چوتھا شعر (ن ۷) میں اور نواں (ن ۲) تا ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸	۲۳	۹	۱	ہے جگ میں روشن	روشن ہوا ہے ن ۵
۳۳	۲	۱	۱	آپ	یہ ہے ن ۲ تا ۵ ۷
۳۳	۳	۱	۱	سے	سوں ن ۳ تا ۷
۳۳	۳	۲	۲	نہ	اس ن ۳
۳۳	۱۵	۱	۱	تجھہ پلکان کوں	پلکان بولتا ہے ن ۲
۳۳	۱۵	۲	۲	بولیا	تا ۴
۳۳	۱۵	۲	۲	کے صید کوں چنگل	کوں صید کرتی ہے
۳۳	۱۵	۲	۲	ہے	چنگل ن ۳
۳۳	۵	۲	۲	نہ پوچھے	جوں ن ۲ - توں ن ۷
۳۳	۵	۲	۲	غمگین	پوچھے ن ۲ تا ۵
۱۹	۲۴	۳	۱	خونخوار و صہاد	مسکین ن ۳ تا ۷
۳۳	۲۵	۱	۱	نکھر گھٹ	صہاد و خونخوار ن ۵
۳۳	۱	۲	۲	دیکھیں	مگر گھٹ (یا) کمر
۳۳	۲	۱	۱	دیکھ	گھٹ (؟) ن ۲ تا ۴
۳۳	۲	۱	۲	پڑتے	دیکھے ن ۱ - ۵
۳۳	۲	۱	۲	بات	دیکھا ن ۲ تا ۴
۳۳	۲	۱	۲	بات	زلف کی ن ۳ تا ۵
۳۳	۲	۱	۲	بات	گھونگھٹ ن ۲ تا ۴
۳۳	۲	۱	۲	بات	گرتے ن ۵
۳۳	۲	۱	۲	بات	پات ن ۱ - ۳ تا ۵
۳۳	۲	۱	۲	بات	پاتھہ ن ۴ - پات
۳۳	۲	۱	۲	بات	ن ۷

* یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے۔

یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے (ن) ۵ میں مقطع حاشیہ پر تھا کہ گپا ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	افظ نسخ
۱۹	۲۵	۳	۱	تجھہ نہیں دیکھئے	تجھہ نہیں کے دیکھن
				کوں	کا ' ن ا تا ۵
	۲۲	۳	۱	دل تھاتھہ کر	کر تھاتھہ دل ' ن ا
	۲۲	۳	۱	تھاتھہ	تھاتھہ (تھہ) ن ۸
	۲۲	۳	۱	چکا تھا	چلا تھا ' ن ا ۵ تا ۷
					چلا ہے ' ن ۲ تا ۴
	۲۲	۳	۲	غمزے	غمزاں ' غمزیاں ' ن ۳ ، ۴
	۲۲	۳	۲	ناچار	لاچار ' ن ۶ ، ۷
	۲۲	۵	۲	میں *	میں ' ن ۶
	۲۶	۱	۱	دل میں اس کے	اُس کے دل میں
	۲۶	۱	۱	کدھی	کدھیں ' ن ا تا ۷
	۲۶	۱	۱	کدھی	کسی ' ن ۷
	۲۶	۱	۲	جو ہوا ہے	ہے جو پیو کے ' ن ا تا ۷
۲۰	۲۶	۳	۱	زور	ذورہ ' ن ا تا ۷
	۲۶	۴	۱	کسو ' کوں جو	کسی کوں کہ ' ن ا تا ۷
	۲۷	۱	۱	مکھہ	لب ' ن ا تا ۷
	۲۷	۲	۱	پر جستہ	پر جستہ ہے ' ن ۲
	۲۷	۲	۱	خوبی ہے	خوبی ہا ' ن ا ۵
					عالی کا ' ن ۲ ، ۴
					عالی ہے ' ن ۳
	۲۷	۳	۱	گٹنی ہے	گٹھا ہے ' ن ۲ ، ۴ ، ۷
	۲۷	۳	۱	مستخمل کی	مستخمل کا ' ن ۲ ، ۴
	۲۷	۳	۱	پاؤں	پاواں ' ن ۳

* ستہ اور میں کا قدیم املا (مون) بھی ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰	۲۷*	۳	۱	سرخی	نرمی، ن ۳، ۴ تا ۸
					گرمی، ن ۲
		۳	۲	دنکیوں	دوشن، ن ۱
		۱۴	۱	حلاوت	حکایت، ن ۱۴
		۱۴	۱	شیریں	دنکین، ن ۳، ۱۴
		۵	۱	سوں	سو، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	دل نشہوں نے اس	اس سبب ہر دل
				سبب	نشہیں، ن ۳، ۴
		۶	۲	شہرہ	شور، ن ۱، ۵
		۷	۲	پھر کے	مجدد کوں، ن ۲ تا ۵
۲۱		۸	۲	تو	سو، ن ۱ تا ۷، ۸
		۹	۱	سن کر	سنائے، ن ۱ تا ۷
		۹	۱	گو سن کر	کے سنائے، ن ۵، ۷
		۹	۲	یہ شعر میں تیرے	تجربہ شعر میں ہیکہ
					ن ۱
		۹	۲	شعر	بہت، ن ۲
	۲۸	۲	۱	دیکھئے	دیکھئے، ن ۱، ۶
		۳	۲	ایک نقطہ	ایک نقطہ، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	مجدد شوق	تجربہ شوق، ن ۱ تا ۷
		۶	۱	نہیں	نہیں، ن ۲-۴، ۵، ۷
		۷	۱	تجربہ شعر	مجدد شعر، ن ۱ تا ۷
		۷	۲	قدسی	قدسان، ن ۱ تا ۷

• یہ مصرعہ اول (ن) ۱ میں یوں ہے :

ستیا ہے خواب متسل نے تری پاواں کی نرمی سوں

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۱	*۲۹	۱	۱	ہے گا فکر کر	ہے کیا فکر کر، ن ۲، ۳
۲۲	،،	۲	۱	کر چیوں گل	ہے فکر کر کچھ، ن ۷
،،	،،	۳	۱	ہے خواہش	جوں گل کر، ن ۳، ۴
،،	،،	،،	،،	،،	خواہش ہے، ن ۱ تا ۵، ۷
،،	،،	۱۴	۲	یہ اُس	اُسی، ن ۳
،،	،،	۵	۱	ہے جہوں	ساجن، ن ۲ - لیکن، ن ۵
،،	،،	۵	۲	تیو تجھ	پیو تجھ، ن ۲
،،	،،	۶	۱	دستا	دھسنے کی، ن ۱ - دھسنا، ن ۲ - جلنا، ن ۷
،،	،،	۶	۱	دل کو	دل میں، ن ۱ -
،،	،،	۷	۱	دکھیں گے	مچکوں، ن ۳، ۴
،،	،،	۷	۲	دھے گر	گدھوں گے، ن ۱ -
،،	،،	۷	۲	ہو کر دائم	کہیں گے، ۲، ۳، ۵، ۶
،،	،،	،،	،،	،،	دھے گا، ن ۱
،،	،،	،،	،،	،،	ہو دائم توں، ن ۲
،،	،،	،،	،،	،،	تا ۵
۲۳	‡۳۱	۱	۱	خونخوار	خون ریز، ن ۲ تا ۴، ۷

* یہ غزل (ن) ۱۴ میں نہیں ہے، صرف آخری شعر اور مقطع ہے —

+ یہ شعر (ن) ۳ میں نہیں ہے - پہلا مصوعہ (ن) ۱ و ۷ میں وہ ہے جو متن کے قمت نوٹ میں ہے —

‡ غزل (۳۰) انجمن کے کسی نسخے میں نہیں اور غزل (۳۱) (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرعہ	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۳	۳۱	۳	۱	نظر	نگہ، ن ۲
”	”	۳	۲	اُن انکھیاں	اُس انکھیاں، ن ۲ تا ۵
”	”	*۱۵	۱	چشموں	چشمے، ن ۳ تا ۷
”	”	۱۵	۲	اُنتر	انپڑ، ۳ تا ۵، ۷
”	”	۵	۲	پڑہ کون	پڑ کون، ۵ تا ۷
”	۳۲+	۱	۱	ہوگا	ہوے گا، ن ۱ تا ۷
”	”	۳	۲	کی، تاب	کا، ن ۲ - آب، ن ۵
”	”	۱۵	۲	سدیلے کا	سدیلے کے، ن ۳، ۴ -
”	”	”	”	”	سدیلے پڑے، ن ۵
۲۴	”	۶	۲	تیزی انکھاں کے	انکھیاں کوں تیزی
”	”	”	”	”	ن ۷
”	”	۶	۲	دیکھے	آنگے، ن ۴
”	”	۷	۲	مقصد	مطلب، ن ۴، ۷
”	۳۳	۱	۲	ہر یک	یکساں، ن ۳
”	”	۱	۲	نہال	خوش حال، ن ۴
”	”	۲	۱	آوے گا گر	آوے گا جب، ن ۲
”	”	”	”	”	تا ۱۴
”	”	۲	۲	آگے	دیکھے، ن ۲
”	”	۳	۱	اُس کی بھواں کا	طالب تری بھواں کا
”	”	”	”	طالب	ن ۲ تا ۷
”	”	۱۵	۲	کا سال	میں سال، ن ۸
”	”	۵	۱	جو چمن	ہے چمن، ن ۲ تا ۴،
”	”	”	”	”	۴، ۷

* یہ شعر (ن) ۲ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل (ن) ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۲۱۵	۳۳	۵	۱	چمن مہن	چمن کا ' ن ۲ ' ۸ ' ۳
۲۲	۵	۱	۱	ہے بلبل	وہ بلبل ' ن ۲ ' جو بلبل ' ن ۳ ' ۴ ' ۷ ' ۶
۲۳	۶	۲	۲	تجھ سے صاحب	حاضر گو بھر لال ' ن ۲ ' ۵ ' کمال ' ن ۷ ' ۷
۲۴	۱۰	۱	۲	ہے تیری	ہیں تیرے ' ن ۷ ' دی بادشاہی حق نے
۲۵	۲	۲	۱	بادشاہی	تجھ ' ن ۷ ' ۶ ' یو کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۲۶	۳	۲	۱	سری جن	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۲۷	۳	۲	۲	میں	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۲۸	۱۰	۲	۲	پیکان	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۲۹	۵	۱	۱	تم ' خوباں	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۳۰	۵	۲	۲	ترا غم میں	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۳۱	۴	۱	۱	دیکھا میں	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۳۲	۹	۱	۱	چرب سی	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱
۳۳	۱۰	۱	۱	درد	جا کشور ' ن ۸ ' اے ساجن ' ن ۶ ' کوں ' ن ۶ ' بھال ' ن ۸ ' تو ' آفاق ' ن ۷ ' ۶ ' ترے غم کا ' ن ۶ ' کوں ' ن ۷ ' دیکھا ہوں ' ن ۷ ' ۶ ' چوب سوں ' ن ۸ ' سوز ' ن ۶ ' ۱

* یہ غزل ۱ تا ۵ قدیم قلمی نسخوں میں نہیں ہے —

+ ن ۷ ' ۶ ' میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ شعر ۷ ن ۷ میں نہیں ہے اور شعر ۸ و ۹ ' ن ۶ و ۷ میں

نہیں ہیں —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵	۳۴	۱۰	* ۲	چلتا ہوں ترا درد میں	اس درد کا درماں کسی ' ن ۶ ' ۷ دارو ' ن ۷ یار ' ن ۶ گل باغ ' ن ۵ مجھے اُس ' ن ۲ - جو اُس ' ن ۴ ہوئی ' ن ۱ تا ۷ ہیں ' ن ۸ ہرگز ' ن ۲ مجھے کوں ' ن ۴ عشق ' ن ۵ عقل ' ن ۵ روح ' ن ۴ نہ جاوے گی کہو تا ۷ عقل کوں ' ن ۱ تا ۷ تب ' ن ۶ کون بجز وصل ' ن ' ۶ ۷ پڑا ' ن ۴ جاکے ' ن ۳
۲۶	۳۵	۲	۱	ناز	
۲۷	۳۶	۲	۲	چمن زار	
۲۸	۳۷	۳	۱	کہ اُس	
۲۹	۳۸	۵	۱	ہٹی (ہوی)	
۳۰	۳۹	۶	۱	مجھے سوں	
۳۱	۴۰	۶	۲	درد	
۳۲	۴۱	۶	۲	عشق	
۳۳	۴۲	۹	۱	حسن	
۳۴	۴۳	۱۰	۱	نہ جاوے گی کہو	
۳۵	۴۴	۱۰	۲	زہد کی	
۳۶	۴۵	۱۰	۲	میت	
۳۷	۴۶	۱۱	۱	کو بجز درد	
۳۸	۴۷	۱۳	۲	تیرے	
۳۹	۴۸	۱۴	۲	آکے	

* ن ۶ میں دوسرا مصرعہ یہی ہے :- اس درد کا درماں کسی
دلبر سوں کہوں گا، مگر یہ غلط ہے، دلبر قافیہ نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

‡ یہ شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ مثنیٰ	لفظ نسخ
۲۷	۳۵	۱۵	۱	حال	شوق، ن ۵
”	”	۱۵	۱	ہمسر	ہمسرہ، ن ۶
”	”	۱۵	۲	تروی	ترے، ن ۸
”	”	۱۶	۱	ہے تر حم کا محل	اب ولی حال سوں
”	”	”	”	حال ولی	بے حال ہوا، ن ۵
”	۳۶	*۱	۲	اگر توں	اگر تجھے، ن ۵
”	”	۳	۱	اشک	آٹھ کے، ن ۶
”	”	۳	۱	نہ تو	نکو، ن ۱ تا ۵
”	”	۴	۱	کب لگ	کب تک، ن ۸
”	”	۴	۱	غلچہ لب	غلچہ مکھ، ن ۱
”	”	”	”	”	۵، ۶
”	”	۴۵	۱	اوس کی نمط	رخ کوں تیرے دیکھ، ن ۸
”	”	۵	۱	نمط	نمن، ن ۱، ۲
”	”	۵	۲	لتک سوں	تک یک توں، ن ۱
”	”	”	”	”	۵، ۷ - تک توں
”	”	”	”	”	ن ۲ - کے تک توں
”	”	”	”	”	ن ۴ - لتک توں
”	”	”	”	”	ن ۶
۲۸	۳۷	۱	۱	وہ ناز ہو	وہ نازنوں، ن ۱ تا ۷
”	”	۲	۲	مارنے کا	مارنے کوں، ن ۵
”	”	۳	۱	جن کی ہے	ہے جن کی، ن ۱، ۶

* ن ۲، ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

+ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

‡ (ن) ۴ میں یہ غزل نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸	۳۷	۴	۱	کیا	کیوں 'ن ۱
"	"	۵	۲	نیری	تیرا 'ن ۱ تا ۵
"	"	۶	۱	مجھ پر	تجھ پر 'ن ۵
"	۳۸	۱	۱	کتاب حسن	کتاب الحسن 'ن ۱
					۶۷
"	"	۱	۱	صفا تیرا صفا	صفا اندر صفا 'ن ۵
"	"	۱	۲	نرے ابرو	اوپر ابرو 'ن ۲ تا ۴
"	"	۲	۲	یوتل جھوں	یو پتلا 'ن ۱ - یو تل
					مجھ 'ن ۲ تا ۴
"	"	۳	۱	بظاہر	پونگ 'ن ۱، ۵ تا ۷
"	"	۳	۱	مخزن	محشر 'ن ۱، ۵
"	"	۴	۱	اشارت کر انکھاں	اشارات انکھاں 'ن ۱
					تا ۳، ۷
"	"	۴	۱	ہوں بھمار میں	مہوں بھمار ہوں 'ن
					۳، ۴
"	"	۴	۲	قرا لب	نرے لب 'ن ۱ تا ۷
"	"	۴	۲	مسیح وقت	مسیحا وقت 'ن ۵
					تا ۷
۲۹	"	۴	۱	اورد	ہور 'ن ۱
"	"	۶	۲	کشور	محشر 'ن ۱، ۴ تا ۸
"	"	۶	۲	ملیں	ستنی 'ن ۸

• دونوں شعر (ن) ۷ 'مہوں نہیں میں۔

† یہ شعر (ن) ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

‡ (ن) ۲ تا ۴ میں پانچواں شعر 'اورد (ن) ۳، ۲ میں چھٹا

شعر نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۹	۳۹	۱	۱	تو اب ہے جو	توں آج ہے 'ن ا تا ۷
۳۰	۳۰	۲	۱	صفے	صفحے 'ن ا '۲
۳۱	۳۱	۳	۲	مراد	۷، ۶
۳۲	۳۲	۳	۲	ہر	مداد (سہاوی) 'ن ا
۳۳	۳۳	۴	۲	خوہ	ہے 'ن ۵
۳۴	۳۴	۵	۲	جوہ	جوں 'ن ۸
۳۵	۳۵	۱	۱	جو تل	ہو تل 'ن ا تا ۷
۳۶	۳۶	۳	۱	اور	ہور 'ن ا تا ۷
۳۷	۳۷	۴	۱	پتلی ہے دیا	پتلی ہو ہے یا 'ن ا
۳۸	۳۸	۴	۱	۲- پتلی ہے کہ دیا	۲- پتلی ہے کہ دیا
۳۹	۳۹	۴	۲	ہے ہو نائفہ	ن ۵
۴۰	۴۰	۴	۲	بہتر	یا ہے نائفہ 'ن ا
۴۱	۴۱	۵	۱	کی نہیں ہے	۷، ۵
۴۲	۴۲	۳	۱	مکہ	اوپر 'ن ۳، ۴
۴۳	۴۳	۶	۱	خط ترا ہے اگرچہ	کا نہیں ہے 'ن ۴، ۵
۴۴	۴۴	۶	۲	کا کل اس پر مگر	خط 'ن ا '۷، ۸
۴۵	۴۵	۱	۲	مشتاق ہوں تجھ	فلط است 'خط ترا
۴۶	۴۶	۱	۲	درس کا تک درس	ہے 'ن ا
۴۷	۴۷	۱	۲	دکھا جا	کا کل اس کے آپر 'ن ا
۴۸	۴۸	۱	۲	دکھا جا	مشتاق درس کا ہوں
۴۹	۴۹	۱	۲	دکھا جا	تک یک درس
۵۰	۵۰	۱	۲	دکھا جا	دکھا جا 'ن ا تا ۳

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱	۱۴۲*	۲	۱	آزردہ	بہرہ + ن ا تا ۷
۳۲	۱۴۲*	۲	۱	نہ کر	سوں یک ' ن ۵
۳۳	۱۴۲*	۳	۱	اے حسن کے دریا	تجھ آتش غم میں ' ن ۳
۳۴	۱۴۲*	۳	۲	تک مکھ کوں	یک آنکھ دکھا ' ن ۳
۳۵	۱۴۲*	۳	۲	دکھا	آگے مری آگ ' ن ۲
۳۶	۱۴۲*	۵	۱	جات ہوں	جاتا ہوں ' ن ا تا ۷
۳۷	۱۴۲*	۵	۲	سوں کہ	ستی ' ن ۵
۳۸	۱۴۲*	۶	۱	جب بوسہ	میں بوسہ ' ن ا تا ۷
۳۹	۱۴۲*	۶	۱	طلب میں	طلب جیوں ' ن ا تا ۷
۴۰	۱۴۲*	۲	۳	چوں ' ۲ - ۳ - جب	چوں ' ۲ - ۳ - جب
۴۱	۱۴۲*	۷	۱	مدت سوں	ن ۵ ' ۷
۴۲	۱۴۲*	۷	۲	اک بار تو آئی	ہر صبح ' ن ۲ - نسدان
۴۳	۱۴۲*	۷	۲	تو بھی اے جگر آہ	سوں ' ن ۳
۴۴	۱۴۲*	۷	۲	کی ' ن ا تا ۶	تو بھی اے جگر آن
۴۵	۱۴۲*	۷	۲	تو بھی اے جگر آن	کے ' ن ۵ - اے درد
۴۶	۱۴۲*	۷	۲	جگر آہ کی ' ن ۷	جگر آہ کی ' ن ۷
۴۷	۱۴۲*	۷	۲	کر کے ' ن ا تا ۵	کر کے ' ن ا تا ۵
۴۸	۱۴۲*	۷	۲	جا کروں	تا کروں ' ن ۵
۴۹	۱۴۲*	۲	۲	صبا کوں	صبا کا ' ن ا تا ۷

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معین	لفظ نسخ
۳۱	۱۴۳	۲	۲	ساتھ لہا	تھاٹھ کیا ' ن ۵
۳۲	۱۱	۳	۲	کہتی ہے	کہتی ہے ' (کہتی ہے)
					ن ۱ تا ۷
۳۳	۱۱	۳	۲	زندگی میں	زندگی کون ' ن ۱ تا ۵-۷-۱۰
۳۴	۱۱	۱۵	۲	نے لیا ہے	یہی چھپا ہے ' ن ۲
					نے کیا ہے ' ن ۵-۶
۳۵	۱۱	۱۵	۲	گہن	گہن ' ن ۱ تا ۷
۳۶	۱۴۳	*۷	۱	چلیں	چلے ' ن ۱-۶-۷
۳۷	۱۱	۷	۲	شہرت پڑی جو	شہرت ترے ' ن ۱
				اشک کی میرے	(مرے ' ن ۲ تا ۷)
					انجھو کی پڑی
					جب ' ن ۱ تا ۷
۳۸	۱۱۱۴	۱	۲	یہ	یہ ' ن ۵-توں ' ن ۱
					تا ۳-۴-۷
۳۹	۱۱	۲	۱	نہیں دل ہے	دل نہیں ہے ' ن ۱
					تا ۵
۴۰	۱۱	۲	۲	ناز بھری	مان بھری ' ن ۱ تا ۵-۷
۴۱	۱۱	۳	۱	اس رہیں اندھیری	اس رات اندھاری
					میں ' ن ۱ تا ۷
۴۲	۱۱	۳	۱	تس سوں	تجھہ سوں ' ن ۱
					تا ۷

* انجمن کے کسی نسخے میں شعر ۵، ۶ نہیں ہیں —

† ن ۱۴ میں یہ فزل نہیں ہے —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۳	۱۵۵	۵	۲	ہوا ہوں	ہوا ہے 'ن ۵' ۷
۳۴	۱۵۶	۱۵	۱	ہو	ہوی 'ن ۱' ۲' ۵ تا
					۷ 'ہوین' 'ن ۳' ۴
"	"	۱۵	۲	بے وفا	دل دبا 'ن ۸'
"	"	۵	۱	شرق آب	شرق عرق 'ن ۲' ۴ تا
					۸' ۷
"	"	۶	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہے 'ن ۱' ۷ تا
"	۱۵۷	۲	۱	مطلوب	مقصود 'ن ۳' ۵ تا
"	"	۳	۱	نہیں رہا	رہا نہیں 'ن ۵'
"	"	۳	۲	دیکھی ہے	دیکھا ہوں 'ن ۱' ۷ تا
"	"	۱۵	۱	دریا کی	دریا کوں 'ن ۱' ۳ تا
					۷ تا ۳
"	"	۵	۲	شرمگین	سرمگہں 'ن ۵'
۳۵	۱۵۸	۱	۲	جھوٹوں	جی کوں جیوں 'ن ۲' ۸ - جی کوں
					میں 'ن ۵'
"	"	۲	۱	سوں کہہ سکوں	سو کہہ سکوں کیوں
"	"	۳	۱	کیوں کر	میں 'ن ۱' ۷ تا
"	"	۳	۱	دخ کوں ہور ابرو	چہرہ و ابرو 'ن ۷' - دخ پہ دوا برو 'ن ۳' - دخ کوں و ابرو 'ن ۲' ۶' ۷
"	"	۳	۲	گھٹا	گلیا (گلا) 'ن ۱' ۷ تا
"	"	۳	۲	سرج ہے	ہے سور 'ن ۱' ۶ تا - ہے سو دج 'ن ۷'

صفحہ	قزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۱۴۸	* ۱۴	۲	گھلی ہے جدا	گھلی ہے جدی ' ن ۷' ۴' ۱
۳۶	۱۴۹	۱۵	۲	اور - گھلا	ہور ' ن ' ۱ ' ۳ ' ۴ گلیا ' ن ۶ -
۳۷	۱۵۰	۵	۲	اُس کا	اس کوں ' ن ۱ تا ۷
۳۸	۱۵۱	۶	۱	میں کیا کہوں	کیا کہوں درجے ' ن ۱ تا ۷
۳۹	۱۵۲	۶	۱	رقیبان	رقیبان ' ن ۱ ' ۴
۴۰	۱۵۳	۶	۲	دل مرا اب مجھے	مجھے سوں میرا دل اے ' ن ۱ تا ۷
۴۱	۱۵۴	۷	۱	پورا مصرعہ : نہ	نہ بوجھہ (نہ بوجھو) ن ۳ ' نہ بوجھہ ' ۳
۴۲	۱۵۵	۷	۲	دوسروں کی طرح	دل میں بوجھہ ن ۷ (دل میں دوچہ) طالبان ہر ایر مجھے ' ۳ ن ۱ تا ۷
۴۳	۱۵۶	۷	۲	جدی - ہوں	جدی ' ن ۲ تا ۷ - ہور ' ن ۱ تا ۷
۴۴	۱۵۷	+ ۸	۱	مصرعہ ملندرجہ متن و فنت نوٹ	تری جھلک کوں بھیتر آئیے کے دیکھا جوں ' ن ۱ ' ۵ ' ۷ (ہوں) ن ۵ ' ۷ ()
۴۵	۱۵۸	۸	۲	سرج ہے سرخ	تپاں ہے سورج ' ن ۱
۴۶	۱۵۹	۸	۲	و بیتاب	تو بیتاب ' ن ۸

* یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

+ یہ شعر ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	صورۃ	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۵	۴۸	۹	۱	ترے	مرے 'ن ۲
"	۴۹	۱	۱	ہے قہقہہ سوں	ہے وسعت 'ن ۸
"	"	۱	۲	مرہم کا	مرہم سوں 'ن ۱ تا ۷
۳۶	"	*۲	۱	جہاں کے ہوں بے	دنیا کے بیغرض ہوں 'ن ۱ تا ۷
"	"	"	۲	سداں	سدا 'ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۱	یوں مکتو ہوں	گمگام ہوں 'ن ۲
"	۵۰	۱	۱	بے تاب	تلہائی 'ن ۱
"	"	۳	۲	سیلے کا	سیلے میں 'ن ۶
"	"	۴	۱	ہوا - ہوں	موا 'ن ۱ '۶ - ۵
"	"	۵	۲-۱	حلوای - بچن	ن ۳ '۵ - ۴
"	۵۱	۱	۲	جھلکار	چھلکار 'ن ۷
۳۷	"	۲	۱	ریشک	حسن 'ن ۳
"	"	۲	۱	جدا ہوا	ہوا جدا 'ن ۷
"	"	۲	۱	توں	ہوں 'ن ۱
"	"	۲	۲	تب سوں متجکوں	حق میں مرے 'ن ۱
"	"	"	"	"	متجکوں تب سوں 'ن ۱
"	"	"	"	"	"
"	"	۳	۱	تسکین	رنگیں 'ن ۲ '۵
"	"	+۵	۱	تسکین دہی نہیں	کوں نہیں دہی ہے 'ن ۳
"	"	۵	۲	اُس	اِس 'ن ۸

* ن ۴ میں صرف پہلا 'دوسرا شعر ہے —

+ چوتھا شعر اس غزل کا 'ن ۲ '۳ میں نہیں ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷	۵۱	۶	۲	نروار	نروار، ن ۱، ۳
”	۵۲	۱	۱	اگر	اگر، ن ۸ (اگر) ن ۴
”	”	۱	۲	پھر طور	کوہ طور، ن ۳
”	”	۴	۱	بن مہن جاتے	بن تھے (سے) خالی ن ۲، چلتے جاتے
”	”	۴	۱	” ”	ن ۸ پھولتے تھے خالی
”	”	۵	۱	ہے دائم	ن ۲، ۴ ہے واہاں، ن ۲، ۴
”	”	۵	۲	چپٹی میں	ن ۸ دھے وہاں، ن ۳
”	”	۵	۲	جا کے دیکھو	ن ۱ توجہ میں، ن ۸ دیکھو جاکر، ن ۱
۳۸	”	۷	۱	ولی کے	تا ۷، ۸ ولی کوں، ن ۲ تا ۴
”	”	۷	۱	اُملت	اُبل، (حاشیہ ن ۱)
”	”	۷	۲	اے بھکر حسن	اے تجھ حسن میں دیکھا، ن ۲ تا ۴ (اے کی جگہ اب ن ۲)
”	”	۷	۲	پور	نور، ن ۶، ۸
”	۵۳	۱	۲	اے وحشی	توں وحشی، ن ۲
”	”	۱	۲	نخچہر	زنجیر، ن ۸
”	”	۱	۲	آلودہ زرد	آلودہ زردوں، ن ۵
”	”	۳	۱	ہات	دل، ن ۱ تا ۵، ۷، ۸
”	”	۳	۲	اے ناداں	حاصل اُس کوں، ن ۱

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸	۵۳	۱۴	۱	جگ میں اُس کو	اُس کوں جگ میں
					ن ا تا ۴، ۶، ۷
۳۹	۵۴	۱۴	۲	لاگا ہے	لاگے گا، ن ا - لائے ہیں
					ن ۲ تا ۵
۴۰	۵۵	۵	۲	موج کی	موج سوں، ن ا تا ۷
۴۱	۵۶	۵	۲	دالی	دالا، ن ا تا ۷
۴۲	۵۷	۶	۱	جب سنا	جوں سنا، ن ا - جو
					سنا، ن ۲
۴۳	۵۸	۴	۱	کوئے ہیں	کیا ہے، ن ۶
۴۴	۵۹	۸	۲	ہے مہوس	جوں مہوس، ن ۲ تا ۴
۴۵	۶۰	۸	۲	سیلے میں	دل میں ہے، ن ۲ تا ۴
۴۶	۶۱	۹	۱	ملیں	میں سب، ن ۵، ۸
۴۷	۶۲	۹	۲	ہے ہو	ہیں ہو، ن ۱، ۶، ۷ -
					دیکھو، ن ۲ تا ۵
۴۸	۶۳	۱۰	۱	بو جھٹے	پوچھتے، ن ۶، ۷
۴۹	۶۴	۱۱	۱	نام یاد	نامدار، ن ۵ (۹)
۵۰	۶۵	۱۱	۱	جدوں ہوتا ہے	ہوتا ہے جیوں، ن ۱، ۵
۵۱	۶۶	۱۱	۲	جہوں ہوتا ہے	ہوتا ہے، ن ۶، ۷
۵۲	۶۷	۱۱	۲	نسدن	نسدن جوں، ن ۶، ۷
۵۳	۶۸	۱۲	۱	بت کی جو	بت کی کہ، ن ۱، ۶
۵۴	۶۹	۱۲	۱	ہوئی ہے منتقص	منتقص ہوئی ہے، ن ۱
					منتقص ہو رہی، ن ۶
					منتقص ہوئی ہے یوں
					ن ۵

* یہ شعر، ن ۳، ۴ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۳۹	۵۳	۱۲	۲	نمط	صفت، ن ۵
"	"	۱۴	۲	اطراف اُس کے گروہو	گروہ تو کبے اطراف، ن ۳
"	۵۴	۱	۲	بلکہ عسل ہے نقل	بلکہ عسل ہو اصل، ن ۱، بلکہ اصل ہو عسل، ن ۲ تا ۷
"	"	۱	۲	اصل	نقل، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۱	صدف پر	صدف میں، ن ۱ تا ۷
"	"	۳	۲	سب کی عقل	سنگ عقل، ن ۱، ۴، ۵
"	"	۱۴	۱	میرا سخن	سینکھہ عقل، ن ۲، ۳ سخت کے عقل، ن ۷
"	"	۱۴	۱	تو نیچہ ہے	میر سخن، ن ۱، ۳، ۴، ۸
"	"	۱۴	۲	تجہ	توں جو ہے، ن ۱ توں ہے، ن ۲
"	"	۱۴	۲	جب سوں سہل	جیب سہل، ن ۲ تا ۸
"	"	۵	۱	بہار	جیبہ سہل، ن ۱ تہار، ن ۱ تا ۷
"	"	۵	۲	ملیں	انگے، ن ۱
۲۹	"	۵	۲	اس نہیں بل	اُس نہیں نبل، ۱، ۴ ۴، ۷ - اُس تے نبل، ن ۳، ۵ اُس تھے نبل، ن ۲ اُس نہ مثل، ن ۸

* تیرھواں شعر، ن ۱ تا ۷ میں نہیں ہے۔ انتہائی معلوم ہونا ہے۔
+ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے۔ ارد ن ۶ میں ردیف نون میں
ہے "یہ لدا،" —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۱۴۰	* ۵۵	۱	۱	جو عاشق و شہدا	جو عاشق شہدا، ن ۲
					۳، ۴، ۷ - عاشق س
					شہدا، ن ۴
۱۱	۵۵	۳	۱	تو لا ہے	لائے ہیں، ن ۲، ۴، ۷
					۸ - لہا ہے، ن ۳، ۴
۱۱	۵۵	۱۵	۱	جوہراں	گوہراں، ن ۲، ۴، ۷
۱۱	۵۵	۵	۱	کوں	دل، ن ۸
۱۱	۵۶	۲	۲	سوں	تہوں، ن ۲
۱۱	۵۵	۳	۱	تہشے سا	تہشے سوں، ن ۲ تا ۴
۱۱	۵۵	۳	۱	ازکا	ادھکا، ن ۲ تا ۴
۱۱	۵۵	۱۵	۲	شبلم عرق جس	شبلم عرق کا جب اُڑا،
				سوں اُڑا	ن ۲ تا ۴ - شبلم عرق
					کا جب سوں اُڑ، ن ۷
۱۵۱	۵۵	۶	۲	کوں لپٹا	کفن کا، ن ۸
					کوں (ہلکا) ہلکیا، ن ۲
					۴، ۷
۱۱	۵۵	۷	۱	حال سوں	آہ سوں، ن ۴
۱۱	۵۷	۱	۱	یہ ہو	کایو، ن ۱ تا ۷، اوپر
					ن ۱ حاشیہ
۱۱	۵۵	۱	۱	لالے کا دل	لالا، ن ۱ - کا مکھ، ن ۸
۱۱	۵۵	۱	۲	کا ہالا	کوں ہالا، ن ۱، ۴، ۷ -
					پر ہالا، ن ۲ تا ۴

* یہ غزل ن ۱، ۵ - میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۱، ۵ میں نہیں ہے، پانچواں شعر ن ۳ میں اور چھٹا

ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ	قزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۱	۵۷	۲	۱	بسرہ ہے وہ کونہیں	کونہیں کوں بسرہ ہے وہ ن ا تا ۷
۱۴۲	۵۸	۳	۱	صحبیت	مجلس، ن ا، ۷ - مبحث، ن ۲ تا ۴ ا حاشیہ
۱۴۳	۵۹	۳*	۱	ہنئی (ہوی)	تھی، ن ا تا ۷ سب، ن ا، ۲
۱۴۴	۶۰	۴	۱	یوں	غمزاں، ن ا، ۳، ۴
۱۴۵	۶۱	۵	۱	شمزے	سو جوں، ن ا، ۲، ۴ تا ۷
۱۴۶	۶۲	۶	۱	سوچی	جلتے ہیں، ن ا کی اوجھڑ، ن ا، ۳ - لے اوجھڑ، ن ۲، ۴
۱۴۷	۶۳	۷	۱	چلتا ہے	سرخی پر، ن ۲ تا ۵، ۸، ۷
۱۴۸	۶۴	۷	۱	کے اوجھڑ	ہوے روشن، ن ا تا ۷ صد پارہ، ن ۴ تا ۸ - صد چاک، ن ا تا ۵
۱۴۹	۶۵	۳*	۱	سرخی کے	سبزی، ن ۲، ۴، ۵ ہوش عاشق، ن ۲ تا ۴، ۸، ۷
۱۵۰	۶۶	۵	۲	سبزہ	بہواں - ہر مصرع مصرع، ن ۲ تا ۷
۱۵۱	۶۷	۵	۲	ہوش عالم	
۱۵۲	۶۸	۷	۱	بہواں - ہر مصرع	

* یہ شعر، ن ۳ میں نہیں ہے۔
+ یہ شعر، ن ۷ میں اور نواں شعر کسی نسخے میں نہیں غالباً
الہامی ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۳	۵۹	۸	۱	دیکھی ہے	دیکھا ہے، ن ۲ تا ۷
۴۴	۶۰	۸	۲	چھٹا - معال	چیو ناس، ن ۱، ۴ تا ۹ - وبال، ن ۷
۴۵	۶۱	۱	۲	نام	ناؤں، ن ۲ تا ۹
۴۶	۶۲	۱۵	۲	جس بے گلہ یہ	جس کے اوپر یوں، ن ۲ - جس کے گلے پہ، ن ۳
۴۷	۶۳	۵	۱	انہماط	جس کے سہلے پہ، ن ۵ - جس کی گلہ پہ، ن ۶ (؟)
۴۸	۶۴	۴	۱	ترے رنگ زلف کا	اے سجن، ن ۷
۴۹	۶۵	۷	۲	مشکبوں رقم	مرے رنگ زرد کا، ن ۱ تا ۷
۵۰	۶۶	۲	۲	تا (مجم)	زردی قلم، ن ۱ تا ۷
۵۱	۶۷	۲	۱	اس وقت	ہو، ن ۶ - اور، ن ۴ - و، ن ۷
۵۲	۶۸	۲	۱	اے دریائے حسن	اے نا خدا، ن ۲، ۳
۵۳	۶۹	۲	۱	اے دریاے حسن	اس وقت پر، ن ۲ - ترس از خدا، ن ۳ - اے بیداد گر، ن ۱
۵۴	۷۰	۲	۱	پڑا ہے	۵، (حاشیہ) ۸ - آنکر (؟) ن ۴
۵۵	۷۱	۱۵	۱	قربان نا فرماں ہوا	ہوا ہے، ن ۲، ۴
۵۶	۷۲	۱۵	۲	قربان نا فرماں ہوا	فرماں میں نا فرماں ہوا، ن ۱ تا ۸

* تمام نسخوں میں فتنہ نوت والا شعر ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۴	۶۱	۵	۱	ثابت ہے دائم	ثابت قدم ہے، ن ۱۔
”	”	۵	۱	جیوں ولی	اے ولی، ن ۱ تا ۳
”	”	۵	۲	تجہہ سے	جو تجہہ، ن ۲۔ تیری ن ۴
”	”	۵	۲	جو جیو سوں	جیو جاں سوں، ن
”	۶۲	۱	۱	جیو یہ	جلوے، ن ۵۔ جیو یہ یو، ن ۷
۴۵	”	۲	۱	روز سپید	روز سفید (؟) ن ۴
”	”	۳	۱	زلف کے	عشق کے، ن ۱ تا ۷
”	”	۳	۲	اُس کا تقا	اُس کوں ٹوٹا، ن ۱ تا ۷
”	”	۱۵	۱	ہے اے نور عین	اے نور نہیں، ن ۱ تا ۷
”	”	۱۴	۱	ملیں	میں ہے، ن ۱ تا ۴
”	”	۵	۱	کرتا ہوں	میں نے کیا، ن ۴
”	”	۶	۱	تیری انکھیں	تیر، ن ۸۔ انکھیاں، ن ۱ تا ۷
”	”	۶	۲	ہر نگہ ہے	نگہ نگہ، ن ۲ تا ۵۔ ۷۔ مد نگہ، ن ۱
”	”	۹	۲	مڑے	نگہ، ن ۸
۴۶	۶۳	۱۵	۱	یاد حسن	ترا حسن، ن ۳۔ تیری یاد، ن ۲

+ یہ آٹھواں شعر دہ گیا ہے :

اے گل باغ ادا! سرور ترے قد آنکھے

دل یہ دھری آزاد کے صورت سوہاں ہوا

† سرور، ن ۵ — لے، ن ۲۔ دکھ، ن ۵۔ ہر، ن ۶

لفظ نسخہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۴۶	۶۳	۴	۲	صافی سوں	صافی میں، ن ۱، ۳
۴۷	۶۴	۴	۲	گل کس واسطے	۴، ۷ - صافی پہ، ن ۲
۴۸	۶۵	۳	۲	نقش پا کہ زیلت	کلیک واسطی، ن ۱ (۹)
۴۹	۶۶	۲	۲	تو جاں رہا وہاں	یا حیا، ن ۸
۵۰	۶۷	۲	۲	تجہہ مکہ کے	نقش پاک زیلت، ن ۱ تا ۷
۵۱	۶۸	۲	۲	دیکھنے کوں	تو جہاں دھتا ہے واہاں، ن ۱ تا ۷
۵۲	۶۹	۷*	۱	ہے آج	تجہہ یاد میں زبیکہ، ن ۱ تا ۷
۵۳	۷۰	۷	۱	جگ میں مجکو	ہے گرچہ، ن ۱
۵۴	۷۱	۲	۱	صافی اُس کوں حاصل	مجکوں جگ میں، ن ۱ تا ۷
۵۵	۷۲	۲	۱	ہو وے مثل آرسی	مثل آرسی صافی اسے
۵۶	۷۳	۲	۱	حاصل ہو وے	حاصل ہو وے، ن ۱ تا ۴
۵۷	۷۴	۲	۱	مثل آرسی	ہو وے حاصل جو، ن ۱
۵۸	۷۵	۳	۲	اُس کے آگے	مثال، ن ۴، آئینہ، ن ۵
۵۹	۷۶	۵	۱	نہیں رات دن	اُس انجے یو، ن ۱، ۲، ۵
۶۰	۷۷	۵	۲	ماہ رشک ماہ	نا رات دن، ن ۱ تا ۴
۶۱	۷۸	۲	۲	بیداد (اول)	رشک سیتی ماہ، ن ۱
۶۲	۷۹	۴	۱	موزوں کیا ہے	ہیمات، ن ۸
۶۳	۸۰	۴	۱	موزوں کیا ہوں	موزوں کیا ہوں، ن ۸
۶۴	۸۱			موزوں کیا، ن ۱	موزوں کیا، ن ۱
۶۵	۸۲			موزوں کئے ہیں	موزوں کئے ہیں، ن ۲
۶۶	۸۳			موزوں کئے، ن ۳	۷، موزوں کئے، ن ۳

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۸	۶۷	۵	۱	گوش میں - فریاد	دل میں 'ن ۴، ۲ - آواز' ن ۸ دل' ن ۱
دو	۶۸	۲	۲	دکھ	پہرا میں' ن ۱ تا ۴ جس سے وہ' ن ۳، ۴ جس سوں وہ' ن ۲ جس میں کہ' ن ۱
دو	دو	۳	۱	پہرا ہوں	ایسا' ن ۳، ۴ گہل' ن ۸
دو	دو	۴	۲	جس سیتی	خوں ہو گیا' ن ۲ ولیکن' ن ۳ تا ۵ ایسا' ن ۱
دو	دو	۴	۲	دیس	کچھ نقد جان کا
دو	دو	۶	۱	گل	ولی کی' ن ۱، ولی کوں' ن ۲، ۴، ۷ ولی سوں' ن ۳، ۴ بس میں' ن ۵ دو شوخ' ن ۱ (حاشیہ) یو سخن' ن ۵ بیگانہ' ن ۱، ۲، لگے' ن ۱ بیگانگی کی' ن ۴، ۷ طرز' ن ۴، ۴ بیگانے سوں' ن ۴، ۷ (بیگانہ) یو' ن ۴
دو	دو	۶	۱	چیوں سو ہوا	ولی پر
دو	دو	۶	۱	ہوں لیکن	نہیں کئی
دو	دو	۷	۲	تجھ سے	وہ یاد
دو	دو	۸	۱	کچھ نقد جان کا	سخن
دو	دو	۸	۱	ولی پر	بیگانی لگی
دو	دو	۸	۲	نہیں کئی	بات
دو	دو	۹	۱	وہ یاد	یگانے کی
دو	دو	۱۰	۲	سخن	
دو	دو	۱۱	۲	بیگانی لگی	
دو	دو	۱۲	۲	بات	
دو	دو	۱۳	۲	یگانے کی	

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۴۹	۶۹	*۳	۱	نسٹ	صفت، ن، ا، نسٹ، ن، ۵
۵۰	۷۰	۳	۲	افسوس	یکبار، ن، ۴، ۷
۵۱	۷۱	۳	۲	خوش باس	خوش باس، ن، ۸
۵۲	۷۲	۳	۲	بچھا نے	بچھا نے، ن، ا، ۴، ۷
۵۳	۷۳	۴	۲	پھاس	آس، ن، ا، ۴ تا ۸
۵۴	۷۴	۵	۱	انہ	آب، ن، ۴-موم، ن، ۸، ۶
۵۵	۷۵	۵	۱	صفت	نسٹ، ن، ا، ۲، ۵ تا ۷
۵۶	۷۶	۵	۱	ہوں	نسٹ، ن، ۴
۵۷	۷۷	۶	۱	مرے سیلے پہ	ہے، ن، ا
۵۸	۷۸	۶	۱	جس باج مرے سیلے	سیلے پر مرے، ن، ۴
۵۹	۷۹	۶	۱	پہ ہر آن ہے یک	۷، ۶
۶۰	۸۰	۷	۱	سال	از بسکہ ہے بن یار ہر
۶۱	۸۱	۷	۱	دل کی	یک آن یک یک
۶۲	۸۲	۷	۱	معنی، ناز	سال، ن، ا
۶۳	۸۳	۷	۱	مکشرد	کے کی، ن، ا، میں کہ
۶۴	۸۴	۷	۱	تدبیر	ن، ۴، ۵، کہلے، ن، ۶
۶۵	۸۵	۷	۱	دام دہ	عالم راز، ن، ۸
۶۶	۸۶	۷	۱	جن	مخزن درد، ن، ۵ تا ۷
۶۷	۸۷	۷	۱		تقدیر، ن، ۸
۶۸	۸۸	۷	۱		دام دہ، ن، ۸
۶۹	۸۹	۷	۱		جو، ن، ۲، ۳، ۵، ۶

* تھسرا اور چوتھا شعر، ن ۲ میں نہیں ہے۔

+ یہ شعر، ن ۲، ۵ میں نہیں ہے۔

† یہ شعر، ن ۲ میں نہیں ہے۔

‡ ۷۰ تا ۷۸ غزلوں دیوان (۱) میں نہیں ہیں، کچھ اور اقل

غائب ہیں۔

لفظِ مثنوی	لفظِ مثنوی	مصرع	شعر	غزل	مستفحہ
عشق نے جسکوں جنوں میر کیا، ن ۷	عشق بے پیہر کوں جن پیہر کیا	۲	۵	۷۱	۵۱
پائے، ن ۵ - نکھچیر، ن ۸	فوج - زنجیر	۲	۱	* ۷۲	۷۲
کوں اپنی، ن ۵ - ۶	اپنی کوں	۲	۲	۷۳	۷۳
سے اپنی، ن ۸					
جیو سوں، ن ۲، ۳	مستفحہ سوں	۱	۳	۷۴	۷۴
نہ ہو بیزار، ن ۸	ہوا ہے بیزار	۱	۳	۷۵	۷۵
شوق، ن ۸	شوق	۲	۴	۷۶	۷۶
زگاہ تیز، ن ۸	نگہ کے تیز	۱	۲	۷۷	۷۷
ولی کادل، ن ۲ (مقطع نسخہ ۲)	کی شکل دل	۱	۴	۷۸	۷۸
کیتا ہے، ن ۵	سرچا ہے	۱	۷	۷۹	۷۹
جو، ن ۷، ۶	جیوں	۱	۲	۸۰	۸۰
جدا، ن ۸، ۶ - شعلے ن ۶	گھلا - پرتو	۱	۳	۸۱	۸۱
یاد، ن ۲ تا ۸	شوق	۱	۳	۸۲	۸۲
یو، ن ۲ تا ۴، ۶ - ۷	تو - سب	۱	۴	۸۳	۸۳
سوں، ن ۲ تا ۴					
شوق میں، ن ۲ تا ۴، ۶	شوق نے	۱	۵	۸۴	۸۴
کی فوج بھیج شکست، ن ۲ تا ۴، ۶ - ۷	کے بھیج فوج شکست	۱	۶	۸۵	۸۵
تھا دعویٰ، ن ۳، ۴، ۷	دعویٰ تھا	۱	۳	۸۶	۸۶

* نسخہ ۴ میں بھی یہ غزل نہیں ہے۔

+ نسخہ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے۔

† نسخہ ۵ میں بھی یہ غزل نہیں ہے۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۵۴	۷۵	۳	۱	اکسلیت	کاملیت، ن ۲ تا ۴، ۸ تا ۹
۵۵	۷۶	۲	۱	ہم سوں کہوں نہ ہوں	کیوں نہ ہم سوں ہوں، ن ۶، ۷
۵۶	۷۷	۲	۲	جٹھیں	جسے، ن ۲ تا ۷
۵۷	۷۸	۲	۲	عشاق کا	عاشق کا سب، ن ۵
۵۸	۷۹	۲	۲	خوہں قدان	خوہں قدوں، ن ۳، ۷، ۹
۵۹	۸۰	۲	۲	جگ نے	حق نے، ن ۲ - جگ میں، ن ۳ تا ۹
۶۰	۸۱	۱	۱	تجکوں خلق	خلق تجکوں، ن ۲ تا ۷، ۵
۶۱	۸۲	۱	۱	اے اکمل	اے گلرو، ن ۵، ۷
۶۲	۸۳	۱	۱	نفع جو - اور	جو نفع، ن ۲ تا ۷ - ہور، ن ۳ تا ۵، ۷
۶۳	۸۴	۱	۱	اور - طعن	ہور، ن ۳ تا ۹ - طعنہ، ن ۳ تا ۴
۶۴	۸۵	۱	۱	طعن عاشق پر	عاشق اوپر طعنہ، ن ۲
۶۵	۸۶	۲	۲	تو	یو، ن ۲ تا ۴، ۷
۶۶	۸۷	۲	۲	یہاں کیئے	کہتے یہاں، ن ۲ تا ۷
۶۷	۸۸	۱	۱	گاز مت	گاز ست، ن ۲ تا ۷
۶۸	۸۹	۲	۲	جس کوں	جس کن، ن ۲ تا ۷، ۵
۶۹	۹۰	۱	۱	براگی جو کھاتے ہیں	پرت کی جو کلتھا پہلے، ن ۲ تا ۸ - راکھے، ن ۵

صفحہ	قزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۵	۷۷	*۲	۱	پرت کا پانی	نہر نہاں کا، ن ۸ تا ۸
،،	،،	۳	۱	سکھی	سکھاں، ن ۲ تا ۶
،،	،،	۳	۱	یہ کسوت اور	اچھو کسوت، ن ۳
،،	،،	۳	۱	دھیلے جی سوں جو	دھیلے جو جیو سوں، ن ۲ - جو کوئی ھ جیو سوں، ن ۳ - وہ ہیں جو جھو سوں، ن ۴ - وہ ہیں گئے جیو سوں جو، ن ۵
،،	،،	۴	۱	گلا بے میں	ملائے کوں، ن ۸
،،	،،	۴	۲	غم کا - گھر سبکوں	غم کے، ن ۲ تا ۷ - گھر کوں مجھ، ن ۵ تا ۷
،،	،،	۵	۱	کئی - جو کہے	دوجا، ن ۵ - کہ اُس ن ۳، کہیں ن ۵، کوئی، ن ۲، ۴
،،	،،	۵	۱	پیتم کوں	پیتم سوں، ن ۴، ۷
،،	،،	۵	۱	سمجھا کر	سمجھاوے، ن ۳
،،	،،	۵	۲	دکھوا کوں	پیتم کے، ن ۴
،،	،،	۵	۲	بچھو ہی سوں	بچھو ہی تم، ن ۵
۵۶	،،	۶	۱	مکھل	چمن، ن ۲
،،	،،	۶	۱	بنایا	بنائی، ن ۲، ۳، ۵
،،	،،	۶	۱	ہوں میں دل جاں	ہوں میں چاواں سوں ن ۲، ۳ - روز اول سوں، ن ۵ - ہوں میں انکھیاں سوں، ن ۴ - ہوں میں چاں دل سوں، ن ۶

• دوسرا شعر ن ۲، ۳ میں اور تیسرا شعر ن ۷ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۷	۶	۱	اُسے یکبارگی	ایتنا سا جن اُسے ن ۳
”	”	۷	۱	سہلیاں	سکھیاں سب ن ۲ ۳ د -
”	”	۷	۲	کسو - اور	کسی ن ۲ تا ۷ - ہوڑ ن ۳ د ۵ تا ۷
”	* ۷۸	۱	۱	تو یو گھر بار	یو گھر اور بار ن ۲ ۴ د
”	”	۱	۲	نا چہے - مجھ کو	نا چہے ن ۲، ۴ تا ۷ - مجھ کو ن ۴، ۶، ۷
”	”	۲	۱	مندی گھر واسوں	مندی گردن منہیں بھا کر ن ۲، ۵
”	”	۲	۲	تھو چھہ یک یک کر	یو نہ چھہ یک یک کر ن ۲
”	”	۲	۲	اِتا	پہا ن ۲، ۵
”	”	۳	۱	جب سوں	جب سے ن ۴، ۷
”	”	۳	۱	تھی	ہے ن ۵ تا ۷
”	”	۴	۱	کہے گا - کرتا ہے	کہنے گا ن ۴، ۷ - کرنا ہے ن ۴ تا ۷
”	”	۵	۱	بچھایا ہوں	بچھائی ہوں ن ۵
”	”	۵	۱	انکھاں اپنی	میں انکھیاں کوں ن ۲ ۴ د

* یہ غزل ن ۱، ۳ میں نہیں ہے۔
 + یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔ ن ۵ کے آدھے مصرعے شروع - سے
 حاشیے پر ہونے کی وجہ سے کٹ گئے ہیں۔
 † یہ شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔
 ○ ن ۲ میں نہیں ہے۔

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۵۶	۷۸	*۶	۱	تسہیں	ہسہوں، ن ۵ - ہسن ن ۷
”	”	۶	۱	نا کرو گے مجھ	نا کریں گے مجھ، ن ۵، ۴
”	”	۶	۲	چوڑا گھجگہری کا	چوڑا، ن ۴ تا ۶ - کھچکڑی، ن، ۶، ۷
”	”	+۷	۲	ایسے کوں پھر آدھا ر	اُس کوں نیں، ن ۵ - نر آدھا ر، ن ۲، ۵
۵۷	۷۹ †	۳	۲	تار ساز	کار ساز، ن ۸
”	”	۴	۲	ملکو نماز	میل نماز، ن ۵
”	”	۵	۱	کس ادا	اِس ادا، ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
”	”	۵	۲	ناز و نیا	ناز ایاز، ن ۲، ۵، ۶، ۸
”	”	۶	۱	مصرع قد	مصرعہ سرو، ن ۲
”	۸۰	۳	۲	حبیا	صبا، ن ۱، ۴
۵۸	”	۶	۱	گل	گوئی، ن ۱
”	”	۶	۱	مکھ سا	مکھ، ن ۱
”	”	۷	۱	مجھ سخن	اِس سخن، ن ۱، ۵
”	”	۷ †	۱	بوجھ	پونچے پہنچے، ن ۱، ۸
”	۸۱	۳	۲	دائِم	اکثر، ن ۱، تا ۷
”	”	۴	۱	ہر آن ہے	نہیں ہے بجز، ن ۳ تا ۵

* یہ شعر: (ن) ۲ میں نہیں ہے —

† یہ شعر (ن) ۴ میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل (ن) ۴ میں نہیں ہے —

○ یہ غزل ن ۲ تا ۵ میں بہ عنوان ”باز گشت“ آخر دیوان

میں دیگر اصناف کے ساتھ ہے —

صفحہ	غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۵۸	۸۱	۵	۲	جگ کے	جگ میں، ن ۱ تا ۷
۶۰	* ۸۳	۱	۲	یہ کہہ دیا	میں کہہ دیا، ن ۲ تا ۵
۶۰				اگن کا ہے	ادا سوں ہے، ن ۱، ۲
۶۰		۲	۱	جہان میں	جگت میں، ن ۱ تا ۸
۶۰		۲	۲	سر سوں	شومروں، ن ۱ تا ۷
۶۰		۳	۱	مکھہ گتاب کی	مکھہ کی تاب کی، ن ۸
۶۰		۴	۱	ہو نکلیا سنے کوں	ہوے سینے کوں کھول کر ن ۱
۶۰		۴	۲	عشق	لطف، ن ۸
۶۰		۵	۱	نور سوں	نور تھے، ن ۲، ۳ (تھے بمعنی سوں)
۶۰		۵	۲	ہندوے زلف کی ہے	ہندو زلف نے لی ہے، ن ۳
۶۰					ہندو زلف بولی ہے، ن ۴
۶۰					ہندوے زلف کوں ہے، ن ۵
۶۰					ہندو زلف لپا ہے، ن ۶
۶۰					ہندو زلف لیے ہے، ن ۷
۶۰		۶	۱	چن نے	جو کوئی، ن ۵
۶۰		۶	۱	کیٹا ہے	کیٹا ہے، ن ۱ تا ۴، ۶ کرتا ہے، ن ۵

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۰	۸۳	۶	۲	نظر بہر کبر	نظر بہر بہر ' ن ۱
۶۱	۸۵	۱	۱	نازنین کی میں	بہر بجا ' ن ۲ تا ۴
۶۲	۵	۵	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	پہر اے تن پہ ' ن ۷
۶۳	۶	۶	۱	یوں مفت مانگنا	پہن ' ن ۸ ' ۵ ' ۳ ' ۱
۶۴	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	پہن ہوں نظر ' ن ۵ ' ۱
۶۵	۷	۷	۲	مجبکوں بات	اختار ' ن ۷ تا ۷
۶۶	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	نازنین کی دیکھا ہوں
۶۷	۷	۷	۲	مجبکوں بات	میں ' ن ۵ ' ۴ ' ۱
۶۸	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	نازنین کی دیکھا ہوں
۶۹	۷	۷	۲	مجبکوں بات	ن ' ۳ ' ۱
۷۰	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	خیال ہے ' ن ۲ ' ۱
۷۱	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۲	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۳	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۴	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۵	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۶	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۷	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۸	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۷۹	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱
۸۰	۷	۷	۱	کی قیمت ہے دو جہاں	یہ یو قیمت جہاں ' ن ۵ ' ۱

• اس غزل کا چوتھا شعر ن ۲ ' ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ فزول	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۶۲	۸۵	۷	۱
دوجا بھی اک سوال- سر۔ یو دوجا سوال' ن ۷			
۷	۷	۲	۲
کہ تیرے ہیں لب' ترے ہیں یو لب' ن ۳، ۴			
۵			
کہ شیریں ہیں لب' ن ۵			
۷	۸	۱	۱
سن یہ دوجا سوال- میں دوجا سوال سن' ن ۷			
۸	۸	۲	۲
رہا			
۹	۹	۱	۱
غصہ کیا			
۹	۹	۲	۲
چو ناز اُٹھا وہ			
۱۰	۱۰	۱	۱
آخر- کر نظر			
۱۰	۱۰	۱	۱
چپو میں' ن ۱ تا ۶ -			
۱۰	۱۰	۲	۲
رکھ نظر' ن ۱			
۱۰	۱۰	۲	۲
شہریں - رطب			
۱۰	۱۰	۱	۱
آخر' ن ۲ تا ۷ - عجب			
۱۱	۱۱	۱	۱
نکالا ہے			
۱۱	۱۱	۱	۱
نکالا ہے			
۱۱	۱۱	۱	۱
سختی کا			
۱۱	۱۱	۱	۱
طومار			
۱۱	۱۱	۱	۱
تجار' ن ۸ - ہدیار' ن ۱ -			
۱۱	۱۱	۱	۱
تکرار' ن ۱ (حاشیہ)			
۱۱	۱۱	۱	۱
تیرے غم کی جو' ن ۲			
۱۱	۱۱	۱	۱
کہ تیرے غم کی			
۱۱	۱۱	۱	۱
کردش میں' ن ۱ تا ۸			
۱۱	۱۱	۱	۱
کردش میں' ن ۱ تا ۸			
۱۱	۱۱	۱	۱
نسن' ن ۲ - نمط' ن ۱			
۱۱	۱۱	۱	۱
طرح			
۱۱	۱۱	۱	۱
انکھیاں کے			
۱۱	۱۱	۱	۱
انکھیاں میں' ن ۱، ۵			
۱۱	۱۱	۱	۱
ہوے ہیں' ن ۱ - پرتو' ن ۵			
۱۱	۱۱	۱	۱
ہوا ہے - جلوہ			

* پہلا مصرعہ' ن ۱۰ میں یوں ہے :

یکبار اس میں سنکے یہ دوجا سوال بھی

+ اس شعر کا دوسرا مصرعہ' ن ۱ میں ساتویں شعر کا ہے اور
اس کا دوسرا مصرعہ اس شعر کا، اور یہی تھیک معلوم ہوتا ہے۔

لفظ متن	شعر مصرع	مفعول	فعل
بات ہے نیت، نیت، ن ۱ -	بات ہے تیری	۱	۳ ۸۹ ۶۵
بات اہ نیت، ن ۲ تا ۴، ۷ -			
بات ہے وہ نیت، ن ۵ -			
بات تری ہے، ن ۶			
دکھیں دیکھیں لب لب لب	دکھیں لب لب	۲	۳
ن ۱ تا ۷			
عمیاں اچھے، ن ۱ تا ۵	عمیاں دھ	۱	۱۴
حکم پاوے، ن ۵ - حکم	حکم لہوے	۲	۱۴
ہووے، ن ۲ تا ۴			
حکم ترے لب لب لب لب	حکم لہوے لب	۲	۱۴
ن ۶، ۷	سوں ترے		
مچھ ہے یو، ن ۱ - مری ہے	مری یہ ہے	۱	* ۵
یو، ن ۴ تا ۷			
ہے اے ولی، ن ۲ - میں	میلے ولی	۱	۷
ہے ولی، ن ۵			
دل، ن ۸	چیر	۱	۱
انفا، ن ۲، ۴ - ایسا،	ایسی	۱	۱۴
ن ۱، ۳، ۵ تا ۷			
جگمگات، ن ۵	جھلجھلات	۱	۱۴
تک، ن ۱، ۷	یک	۱	۵
سن ہو میرا حرف، ن ۱، ۲، ۴، ۶ - سن میرا ہو حرف،	سن مری ہو بات	۲	۵
ن ۳، ۵، ۷			
سرج نے جو، ن ۲	سرج چپ سوں	۲	۲
شہرت، ن ۲ تا ۵، ۷	شہرت	۲	۲

لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ فزل	صفحہ فزل
حلقہاں ' ن ۱ - دیا ' ن ۲	حلقے - کھا	۲	۱۵ ۹۱ ۶۶
گردوں کوں یے ' ن ۵ ' ۷ ۸	گرداب کوں	۲	۱۵ " "
آکر ' ن ۲ تا ۷	اکثر	۱	۵ " "
زلف ہے کشن ' ن ۱ تا ۸	نہن نرگس ہے	۲	۵ " "
رخ بدری ' ن ۱ تا ۷	رخ بدری ہے	۲	۵ " "
سین ' ن ۱ تا ۷	بچن	۲	۵ " "
کیہوں ' ن ۱ تا ۶ (قدیم املا)	کیہو	۱	۱ " "
اب تو ' ن ۱ - تک توں ' ن ۵	گاہ	۱	۷ " "
درس ' ن ۱ تا ۷	درشن	۱	۷ " "
تہار ' ن ۱ تا ۵ - تہاؤن ' ن ۸ ۷	تہور	۲	۳ ۹۲ ۶۷
ولی ' ن ۳ ' ۴ ' ۱۰ مس	ولی کے مس	۲	۵ " "
میں ' ن ۲ تا ۴ ۵	میں ہے		
روز وحشت ' ن ۱ تا ۶	زور وحشت	۱	۲ ۹۳ " "
پھر صیاد ' ن ۴ تا ۱۰ ۷	بہر صاد	۲	۳ " "
صہاد ' ن ۳			
دکھا کر ساغر گردش ' ن ۱ ۲ ۳ ۴ ۵ ۶	دیکھا ساغر کی	۱	۴ " "
گردش کوں	گردش کوں		
گردش ساغر ' ن ۳ ' ۴ ۷			
خیال اُس سر و خیال یار بے پروا ' ن ۶	خیال اُس سر و خیال یار بے پروا	۱	۷ ۹۳ ۶۸
قامت کا			
جس کوں ' ن ۱ تا ۷	جس کی	۲	۱ ۹۴ " "
رعایت ' ن ۳ ۴	حسایت	۲	۲ " "
عشاق کئے خون روا کدے خون رواں ' ن ۱	عشاق کئے خون روا	۱	۳ " "
حق کی عنایت	حق کی عنایت	۲	۱ " "
نور کی آیت ' ن ۲ تا ۴			

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۹۸	۹۴ ۵	۱	ہر درد پہ کر
۹۹	۵	۲	دکھہ سوں
۱۰۰	۹۵ * ۱۴	۲	لانا ہے
۱۰۱	۱۴	۲	بہواں
۱۰۲	۹۶ ۳	۲	شوا
۱۰۳	۱۴	۱	عشقی) سوں
۱۰۴	۵	۲	ہے لب یاقوت
۱۰۵	۹۷ ۲	۲	بنائیں
۱۰۶	۱۴	۱	کاجل
۱۰۷	۱۴	۲	کہ برجھی کوں
۱۰۸	۴	۲	پکڑ
۱۰۹	۵	۱	سختن
۱۱۰	۵	۱	سر کر
۱۱۱	۵	۲	ہے عشاق کا
۱۱۲	۹۸ + ۲	۱	گلزار حسن
۱۱۳	۳	۱	تیر بلا
۱۱۴	۵	۲	جس ملیں گلقد
۱۱۵	۳	۲	سا ہے

* اس غزل کا قافیہ و ردیف ن (ا) میں ” ادا نہت“ حیا

نہت“ ہے، مگر غلط معلوم ہوتا ہے —

† یہ غزل ن ۱، ۱۴، ۵ میں نہیں ہے —

‡ چوتھا شعر ن ۲، ۳ میں نہیں ہے اور چھٹا شعر ن ۶، ۷ میں

نہیں ہے

اصلاحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۱ ۹۸	۶ ۱	خالق سہوں	جگ کے قہوں ' ن ۳۲
۷۲ ۹۹	۷ ۱	سہوں (ولی)	اے (ولی) ن ۳۲
۷۳ ۱۰۰	۷ ۲	وہ سراپا	گل سراپا ' ن ۳۲
۷۴ ۱۰۱	۱ ۱	کو میرے	میرے کوں ' ن ۳
۷۵ ۱۰۲	۱ ۲	مرض کو میرے	رنج میرے کوں ' ن ۳
۷۶ ۱۰۳	۲ ۱	دین و ایمانم	دین و ایمان ' ن ۳
۷۷ ۱۰۴	۲ ۳	دل کے ٹکڑے دھلے کو	دل کے دھلے کوں رضا
۷۸ ۱۰۵	۲ ۳	جانہیں	نہوں ' ن ۳
۷۹ ۱۰۶	۴ ۱	روز و شب آتا ہے	روز شب آتا ہے ' ن ۳
۸۰ ۱۰۷	۱ ۱	(مصرعہ اول)	میرے دل کے غم کی
۸۱ ۱۰۸	۱ ۱		پہونچانے کی قہوں ' ن ۳
۸۲ ۱۰۹	۸ ۱	(مصرعہ اول)	بسکہ کثرت ہے گلی میں
۸۳ ۱۱۰	۹ ۲	اُس کوں کچھ	ماتہ کی ' ن ۳
۸۴ ۱۱۱	۱۱ ۲	اُس بجز	اُس کے قہوں ' ن ۳
۸۵ ۱۱۲	۱۱ ۲	سو بار	اُس بغیر ' ن ۳
۸۶ ۱۱۳	۱ ۲	پریشان	صد بار ' ن ۲ تا ۵
۸۷ ۱۱۴	۲ ۲	سب تار	پریشان سو ' ن ۲ تا ۴
۸۸ ۱۱۵	۲ ۲		پریشان ہو ' ن ۵ -
۸۹ ۱۱۶	۲ ۲		ہر تار ' ن ۲ تا ۵

* یہ غزل صرف ن ۳۰ ۸ میں ہے ۔

+ شعر ۶ ' ن ۳ میں نہیں ہے ۔

+ (ن) ۳ میں دسواں شعر نہیں ہے ۔

§ یہ غزل ن ۱۰۱ ۷ میں نہیں ہے ' ن ۵ کے حاشیہ پر ہے

نصف مصرعے ضائع ہو گئے ہیں ۔

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۳ ۱۰۰	۳ ۱	دیکھو ہے باغ میں	نہوں دیکھتا ہے باغ میں
۷۳ ۱۰۰	۳ ۱	کہاں	ن ۲ تا ۵
۷۳ ۱۰۰	۳ ۲	آنکھوں کا تھرے	تھری آنکھوں کا
۷۳ ۱۰۰	۳ ۲	آنکھوں کوں تھری	تھری نہوں کوں ن ۲ تا ۵
۷۳ ۱۰۰	۵ ۲	مہرے سخن کا	تیرے سخن کا آج
۷۳ ۱۰۰	۲ ۳	خوب	ن ۲، ۳
۷۳ ۱۰۰	۱ ۲	شوخی کے غمزے سنی	شوخی چنچل چلیلی
۷۳ ۱۰۰	۱ ۲	بیدار	(سو) فریاد ن ۴
۷۳ ۱۰۰	۱۴ ۲	تب سوں - فرہاد	اس سوں - فریاد ن ۴
۷۳ ۱۰۰	۵ ۱	چیوں ولی کے	اے ولی اس ن ۱۶
۷۳ ۱۰۰	۱ ۲	حرف بے	حرف سے ن ۱۶
۷۳ ۱۰۰	۲ ۱	دل پر	دل بر ن ۱۶
۷۳ ۱۰۰	۱۴ ۲	ولا بالقلب ہے	والفی القلب شے ن ۴
۷۳ ۱۰۰	۵ ۱	خدا نہیں	خدا تھے (سے) ن ۱۶
۷۳ ۱۰۰	۵ ۱	ولی بوجہ	صلم تجھے ن ۳
۷۳ ۱۰۰	۲ ۱	یارو کہوں کس سوں	بولو میرے شہ کو ن ۱
۷۳ ۱۰۰	۳ ۲	باتاں	اک بات ن ۱
۷۳ ۱۰۰	۱۴ ۱	غم سوں	غم میں ن ۱
۷۳ ۱۰۰	۱۴ ۲	یانی	پیالا ن ۱
۷۵ ۱۰۰	۵ ۱	دل میں دائم	دل میں روز و شب ن ۱
۷۶ ۱۰۰	۱ ۲	لیکھا ہے	لیکھا ہے ن ۱ تا ۳، ۵ تا ۷
۷۶ ۱۰۰	۱ ۲	کیتا ہے	کیتا ہے ن ۴

* یہ غزل صرف ن ۱۶ میں ہے —

+ یہ غزل صرف ن ۱۶ میں ہے —

‡ یہ غزل صرف ن ۱ میں ہے —

صفحہ فہرست	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۶	۱۰۴	۱	۲
		نازد ادا کا حساب	نہیں سوں رنگ شراب
			ن ۳
		چو تا ہے	چکتا ہے 'ن ا تا ۷ - گرتا
			ہے 'ن ۵
		رنگ شراب	سارا عتاب 'ن ۳
		نو بہار	بے نیاز 'ن ۴
		مو' نہیں	نا توں 'ن ۵
		آگے ترے	تیرے انگے 'ن ا تا ۷
		لکتا ہے	لکھتا ہے 'ن ۳ ۵
		اکثر - کرے گی	آکر 'ن ۵ - کرے گا 'ن
			ا تا ۵
		مردم	عالم 'ن ۲ - عاشق 'ن
			ا تا ۳ ۵ تا ۷
		حسن دیکھ کہ	حسن کا ہے 'ن ۵
		صلح	سجین 'ن ۳ ۴
		ا تھا	ایعتا 'ن ا تا ۵ 'ا تھاں
			ن ۶
		نگر	ملک 'ن ا تا ۵
		دلیری	دلہراں 'ن ۳ ۵
		تجکوں دیا ہے	آکے دیا تجکوں باج
		خراج	ن ۱ ۳ - آکے دیے
			تجکوں تاج 'ن ۲ -
			تجکوں دیے آکے باج
			ن ۴ تا ۷
		قرا ہے	ہے تیرا 'ن ۲ ۵

صفحہ فہرست شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۷۷ ۱+۵ ۵ ۱	میں مرا تجھے سوا نہیں	میں میرا سو تو تجھے ہے، ن ۱، ۳، ۴، ۶، ۷ میں مرا سو وہ تو تجھے ہے، ن ۲ میں مرا ہے سو تو تجھے ہے، ن ۵ کسی، ن ۱ تا ۷ - کوں، ن ۴ سجھ، ن ۲ تا ۷ عشاق کے سنے، ن ۵ کا اُٹھا ہے، ن ۱، ۵، ۷ سنے کے، ن ۱، ۲ - سنے کا، ن ۳، ۴ ترک، ن ۱ تا ۴ - باز، ن ۶ کرے سوں دل، ن ۳ ہے، ن ۱ تا ۵ اپنا یا ہوں، ن ۱ - کہتا ہوں، ن ۴ میں نیاز، ن ۱ تا ۷ تاج، ن ۴ ہوا، ن ۴ - ہوا کوں، ن ۱ تا ۷ ہیں، ن ۳، ۴ - بے شمار ن ۱ تا ۸ دونوں کی، ن ۳، ۴ اس آنکھیاں کے، ن ۲ تا ۴ نہیں کی، ن ۲ تا ۴ طلب کرے، ن ۲ تا ۴، ۷
۲ ۵	کسو - سوں	
۱ ۶	سجھ	
۲ ۱ ۱+۶	سینے سوں عاشقاں کے اُٹھے	
۲ ۱	سینے سوں	
۱ ۲	برق تاز	
۱ ۲	کوں دیکھ دے	
۲ ۴	ہیں	
۲ ۵	لایا ہوں	
۲ ۵	تیری نذر	
۱ ۶	آپ	
۲ ۶	کیا، ہوا سوں	
۱ ۷	ہے، نیش راد	
۱ ۸	نہیں کو، کہ	
۲ ۸	اس کے دل کا	
۱ ۹	نہیں نے	
۱ ۱۱	کرے طلب	

لفظ متن	لفظ نسخ	صفحہ	فول	شعر	مصراع	لفظ متن
چونا	چوناں (قدیم املا)	۷۸	۷	۱	۲	چونا
ن	ن ا س ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
نکھ	ن ۲ - کے رنگ	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
جاکے	ن ا تا ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
سنگ دل	ن ۶ ۷	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دل کوں دل سوں	ن ۲	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دل نے دل کوں	ن ۳ ۴	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
کل خود	ن ۳ ۴	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دوڑے	ن ۲ تا ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دیکھے	ن ا تا ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
چڑھی یو	ن ا تا ۴	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
ہے روز نہان	ن ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
آتا ہے	ن ا تا ۷	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
کی پہنچ ہے	ن ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
جان بوجھ	ن ۲	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
سوں	ن ۲	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
انجان	ن ا تا ۷	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
در لعل	ن ا تا ۷	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
لینا ہے	ن ۲ ۴ ۵ تا ۶	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دیتا ہے	ن ۳	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
جہاں مہوں	ن ۲ تا ۷	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
توی سستی	ن ا تا ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
تب سوں چمکت	ن ا	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
تب سستی چمک	ن ۵	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
دام دیو	ن ۵ شمشاد	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
ن ۳ ۴	ن ۳ ۴	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ
سالی عشرت بہار	ن ۲	۷۹	۳	۱	۱	نہیں کی نیغ

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۱	۱۰۹ ۴ ۲	ہلال ابر' ن ۸ - ہلال بدر
		ن ۴
۸۲	۱۱ ۴ ۲	ہروے' ن ۲ تا ۴' ۷
		مے پرستوں' ن ۱' ۵ تا ۷
	۱۱ ۵ ۲	لکھیں' ن ۲ - ہوں ن ۷
		میں' ن ۱ تا ۵
	۱۱ ۷ ۱	منجھہ اُپر' ن ۱ تا ۷
	۱۱ ۸ ۲	جلوۂ حذائے' ن ۱' ۲
		جلوۂ صفائے' ن ۵
۸۳	۱۱۰ ۱ ۱	توں' ن ۲' ۳' ۵' ۶' ۸
	۱۱ ۳ ۱	ترے لبان پتہ یو خط' ن ۵
		خط
	۱۱ ۳ ۱	بول اے' ن ۴
	۱۱ ۳ ۱	اُڑیا' ن ۲' ۴' ۶ - اُڈھیا' ن ۱
	۱۱ ۴ ۲	لے جانے یو' ن ۱ تا ۴
	۱۱ ۵ ۱	ہوا' ن ۸ - لبان' ن ۴
	۱۱ ۵ ۱	بیہتی' ن ۳' ۵ - سہتی' ن ۴
		کی اہتی' ن ۷
	۱۱ ۵ ۲	ہوا' ن ۳ تا ۵ - پیا' ن ۴
	۱۱ ۱ ۱	ہے' ن ۱ تا ۴
	۱۱ ۱ ۲	لگی ہیں' ن ۱' ۵
	۱۱ ۱ ۲	پٹکے کوں گجرات کی
		مسلسل' ن ۵' ۸
	۱۱ ۲ ۱	سجین کی' ن ۱ تا ۵' ۷
		چشم

* فہرستہ نمبر ۱ ردیف 'ج' میں اس غزل کے دو شعر اور ہیں —

صفحہ	فزل شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۳	۱۱۱	۲	۱	سرخ خواب آلودہ ن ۱ ' ۲
۸۴	۱۱۲	۲	۲	خونی ن ۱ ' ۳ ' ۵ ' ۶
۸۵	۱۱۳	۱	۱	کھینچتا ہوں کھینچتا ہے ن ۱ ' ۳
۸۶	۱۱۴	۱	۲	منقل مشعل ن ۳
۸۷	۱۱۵	۲	۲	ہے زیب در گلزار ن ۱
۸۸	۱۱۶	۲	۲	تا ۳ ' ۵ ' ۷ - ہے زیب در
۸۹	۱۱۷	۱	۱	گلزار ن ۷ - ہے زرک دو
۹۰	۱۱۸	۱	۱	گلزار ن ۸ - ہے زیب پر
۹۱	۱۱۹	۲	۲	گلزار ن ۸
۹۲	۱۲۰	۲	۲	اے پری دو ن ۲ ' ۸
۹۳	۱۲۱	۲	۲	بن وفا ہے بن وفا ن ۲ ' ۴
۹۴	۱۲۲	۱	۱	ترا ہوا ہے قد اے دلبریا
۹۵	۱۲۳	۲	۲	ن ۱ ' ۵
۹۶	۱۲۴	۲	۲	لیے ہیں ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۷
۹۷	۱۲۵	۱	۷	اس ن ۲ ' ۴ - باب ن
۹۸	۱۲۶	۱	۱	۱ - ۳ - میں ن ۵ -
۹۹	۱۲۷	۲	۲	رکھیا ہوں ن ۵ -
۱۰۰	۱۲۸	۲	۲	سقیلے ہوں ن ۲ -
۱۰۱	۱۲۹	۲	۲	جوں کہ ن ۲ ' ۳
۱۰۲	۱۳۰	۲	۲	کے ہیں ن ۳ ' ۵ ' ۷
۱۰۳	۱۳۱	۱	۲	چلے جب ن ۳ ' ۴
۱۰۴	۱۳۲	۲	۲	میں ہیں ن ۱ ' ۵
۱۰۵	۱۳۳	۱	۲	پائیکل ن ۳ ' ۷
۱۰۶	۱۳۴	۲	۲	ہے سو ن ۱ ' ۵ ' ۸

* ن ۱ کے حاشیہ پر اس مصرعہ کا یہ نسخہ ہے: "خیال یار کی

راحت کوں اشک خونی سوں" —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۸۶	۱۱۴	۷	۲
۸۷	۱۱۵	۲	۱
۸۸	۷	۲	۱
۸۹	۳	۱	۱
۹۰	۳	۱	۱
۹۱	۳	۱	۱
۹۲	۱	۲	۱
۹۳	۱	۱	۱
۹۴	۱	۱	۱
۹۵	۱	۱	۱
۹۶	۱	۱	۱
۹۷	۱	۱	۱
۹۸	۱	۱	۱
۹۹	۱	۱	۱
۱۰۰	۱	۱	۱
۱۰۱	۱	۱	۱
۱۰۲	۱	۱	۱
۱۰۳	۱	۱	۱
۱۰۴	۱	۱	۱
۱۰۵	۱	۱	۱
۱۰۶	۱	۱	۱
۱۰۷	۱	۱	۱
۱۰۸	۱	۱	۱

* اس غزل کا تیسرا شعر ن ۴ میں اور چارچواں شعر ن ۵

میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصروح	لفظ معنی	لفظ نسخ
۹۰	۱۱۸	۳ ۱	ہلک
			نہیں' ن ۴ - آنکھوں' ن ۵ - ننگہ' ن ۸
۹۱	۱۱۹	۱ ۲	جیسے
			جیسوں' ن ۱ ۴ تا ۶ (قدیم املا)
۹۲	۱۲۰	۲ ۲	نہ
			نہ' ن ۱ ۴ ۶ ۷ - ہے جوں' ن ۵
۹۳	۱۲۱	۲ ۲	دولت
			دولت' ن ۲ تا ۴ ۸ دنہاں' ن ۲ (قدیم املا) وحشت' ن ۱ تا ۷
۹۴	۱۲۲	۱ ۵	جن نے
			جس نے' ن ۲ - جٹے' ن ۳ - جن نہیں' ن ۴
۹۵	۱۲۳	۱ ۶	درس - دائم
			درس' ن ۱ - اے شوخ' ن ۲ آنکھوں' ن ۲ - آنکھیں' ن ۳ (قدیم املا)
۹۶	۱۲۴	۱ ۸	آنیلہ وار
			آنیلہ وار' ن ۱ تا ۳ ۵ تا ۸ جو کمر باندھکر تو - نوں کمر باندھکے جب' ن ۱ تا ۷
۹۷	۱۲۵	۱ ۳	جی کوں
			جی کوں' ن ۲ ۴ جو لگی عین' ن ۱ ۵ ۷ اُس کوں' ن ۴ ۶ ۷
۹۸	۱۲۶	۱ ۱	نہیں ثانی
			ثانی نہیں' ن ۱ ۶ ۷ ہے شرق' ن ۱ - ہوئے غرق' ن ۲ - شونہیں غرق' ن ۳

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۹۳ ۱۲۲	۵ ۱	یک بو یاسمن	تک بو یاسمن 'ن ۱' ۳' ۴' ۷' ۹'
			تک باد سمن 'ن ۲' خوشبو
۹۴ ۹۵	۶ ۱	جلاتی ہے	جلاتی ہیں 'ن ۱' ۴ -
			جلاتی 'ن ۵
۹۵ ۱۲۳	۶ ۱	تڑے شوقوں	شوق سوں تڑے 'ن ۵
	۷ ۲	دکن	دکن 'ن ۱' ۷ (قدیم املا)
۱۲۳ * ۱۲۴	۹ ۱	سوں تڑ	سوں تڑ 'ن ۳' ۳ (ہر شعر میں ردیف ہے)
۹۵ ۱۲۴	۲ ۱	راست کیشاں سوں - راست کیشوں سوں 'ن ۱'	۶ - راست کیٹا ہوں 'ن ۷
		دل باہر دل سوں	دل باہر سوں 'ن ۲' - باہر
			سہتی 'ن ۳' تب باہر
			سوں 'ن ۷
	۳ ۱	نہ لوں ہر گز	نہ پیوں ہر گز 'ن ۱' ۴' ۷' ۹'
			۷' ۹'
	۴ ۱	جو کیا	چوں کیا 'ن ۱' ۴' ۵' ۷
	۴ ۱	کہا	کہیا 'ن ۵
	۵ ۲	سنیے	سنیوں توں 'ن ۱' ۲' ۵' ۷ -
			سنیے تب 'ن ۳' ۴
	۵ ۲	یتیم اٹھ جان سوں - جان و دل سوں 'ن ۱' ۷	۷
	۵ ۲	حسان عجم	خوبان عجم 'ن ۱' ۴

* ن ۲ - میں چوتھا شعر نہیں ہے۔ پانچویں شعر کا پہلا مصرعہ جو فٹ نوٹ میں بطور نسخہ دیا ہے، انجمن کے کسی نسخے میں نہیں آتا۔ شعر 'ن ۲' ۴ تا میں نہیں 'ن ۳' میں آتھویں شعر کا پہلا مصرعہ یوں ہے: "اے سچے توں غضب سوں رنگ چمن"۔

لفظ ممکن	لفظ ناممکن	مبلغہ فوٹ	شعر مصرع
ملم خانے میں	ملم خانے پہ' ن ۲ تا ۶	۹۵	۱۲۵ ۲ ۱
انکھان میں شوخ	نوا' ہے چلچلائی ہو'	" "	۲ ۱
اور چلچل	۹۵' ن ۳ تا ۶	" "	۳ ۲
عوے توپان	دیکھو توپان' ن ۵	" "	۳ ۲
آہوے مکتوا' شہوں	عوے' ن ۵ - مکتوا'ے	" "	۳ ۲
	چوں' ن ۵		
مکھ	ملم' ن ۳ - خط' ن ۱	۹۶	۴ ۱
اگر دیکھو وہ	جو دیکھو اُس کی' ن ۷	" "	۴ ۲
دام	جال' ن ۱ تا ۵ ۷	" "	۵ ۱
اغل دیں	آپ میں' ن ۵	" "	۵ ۲
گئی	کپڑا' ن ۱ (مرد چکھ)	۱۲۶	۱ ۲
ایا لازم	اِتا' لازم' ن ۱ تا ۵ ۷	" "	۳ ۱
نہیں تجھ پر	جے تجھ پر' اوپر' ن ۵ -	" "	۳ ۱
	مرونی تجھ پر' ن ۱ تا ۴		
	۷ ۰ ۶		
خون نے سودا ہے	خون نے سودے کا غلبہ'	" "	۴ ۱
قلبہ	ن ۲		
نیشتر	نشتراں' ن ۴	" "	۴ ۲
عاجزاں	عاجزوں' ن ۳ تا ۴	۱۲۷	۱ ۱
توں	یوں' ن ۱ تا ۵ ۷ - یوں' ن ۲	۹۷	۳ ۲
اپے	میرے' ن ۱	" "	۴ ۱
گر ہے انصاف	تجھ دہائی ہے' ن ۴	" "	۵ ۲
جان	موش' ن ۱ تا ۵ ۷ -	۱۲۸	۱ ۲
	دلکون' ن ۳ تا ۴		
میں ہے وہ	مفتوح ہے' ن ۶ - میں (وہے)	" "	۲ ۱
	ن ۵ تا ۶		
نہیں سوں	دل میں' ن ۱ تا ۷	" "	۲ ۲

لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ فزل	صفحہ فزل
لفظ نسخ			
ستا (ستیا) ن ۱ تا ۷	دیا ۲	۱۲۸	۹۷
گزر کر ن ۵	اثر کر ۲	۵	۱۱
خونی ن ۱ ۵	خونیں ۲	۱	۱۲۹
کوں کہ ن ۱ تا ۴، ۷-۷	کوں ۱	۲	۹۸
کوں جو ن ۵			
گزر کر ن ۱ تا ۳	اثر کر ۲	۴	۱۱
پونچا ہے ن ۳ ۶-۶	ہوچھا - جو کوئی ۲	۵	۱۱
ہے جو دل ن ۷			
نا مہر ن ۵	بے مہر ۲	۷	۱۱
ہے ہ ن ۱ تا ۷	یہ ہے ۱	۸	۱۱
یو ن ۲، ۴ - جا ن ۵	یوں ۱	۳	۱۳۰
جیو ن ۲ تا ۴	دل ۱	۵	۹۹
آتا ہے ن ۱ تا ۷، ۸	آیا ہے ۱	۵	۱۱
بنایا ہے ن ۲ تا ۷	بنائی ہے ۲	۳	۱۳۱
دیکھا جو ن ۵	دیکھا ہوں ۱	۴	۱۱
ہوا ن ۱ تا ۳	ہوئی ۲	۴	۱۱
آئی ہے تیرے شکر لب	ہے کہ آئی ہے تیرے ۲	۲	۱۳۲
کی ن ۵	لب کی ۱		
رہا تجھے غم ن ۵	پوا تجھے غم ۱	۳	۱۱
زلفاں کی سنبیل نے	زلفاں کے سنبیل کی ۲	۳	۱۱
ن ۱ تا ۴، ۷-۷			
برہ ن ۷ - کی نیچہ ۳، ۴	پرت ہے پلنگہ ۱	۴	۱۱
اس رہ کے خطر ن ۱ تا ۷	اس رہ کا خطر ۲	۴	۱۱
وصف پر نگر ن ۴، ۶-۶	وصف ہو کمر ۲	۷	۱۱
سیر ن ۵	ن گر *		

* ن ۳ میں جگہ خالی ہے۔ ن ۲ میں یہ مصرع ہے :

”کہ جوں مشتاق ہوں معشوق کی عاشق خبر سن کر“

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسف
۱۰۰ ۱۳۳	۲	۲	عناات کون تھوڑے ن ۱ تا ۷
۱۰۱	۳	۱	گر پہنچے گز
۱۰۲	۳	۰	خدا ز اعد کون
۱۰۳	۳	۰	مسجد میں
۱۰۴ ۱۰۱	۴	۲	و ہمیں آوے کدیم
۱۰۵	۴	۰	بو سی
۱۰۶	۵	۲	ہا تا ۱ سور
۱۰۷	۵	۲	باسک
۱۰۸	۵	۲	سو پوچ و تاب
۱۰۹	۵	۰	سور
۱۱۰ ۱۳۵	۱	۲	چو ن ۱ تا ۶
۱۱۱	۲	۱	آئی ہے
۱۱۲	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۳	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۴	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۵	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۶	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۷	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۸	۲	۱	آوے دل سوں
۱۱۹	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۰	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۱	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۲	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۳	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۴	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۵	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۶	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۷	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۸	۲	۱	آوے دل سوں
۱۲۹	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۰	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۱	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۲	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۳	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۴	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۵	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۶	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۷	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۸	۲	۱	آوے دل سوں
۱۳۹	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۰	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۱	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۲	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۳	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۴	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۵	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۶	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۷	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۸	۲	۱	آوے دل سوں
۱۴۹	۲	۱	آوے دل سوں
۱۵۰	۲	۱	آوے دل سوں

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ تسع
۱۰۴ ۱۳۸ ۵ ۲	جن - کے غم سوں -	جس کے 'ن ا تا ۷ - دیکھ
	لعل ہے - خونیں	ن ۶ - لالہ ہے 'ن ا -
	جگر	خونی جگر 'ن ا
۱۰۵ ۱۳۹ ۱ ۱	خشم سوں	چشم سوں 'ن ۲ تا ۴
		۶ '۷ - ہجر ن ۵
، ، ۳ ۱	کہیں	لکھ 'ن ۳ '۴ '۵ کہے
		ن ۲ '۷
، ، ۳ ۱	جوہر شناساں	جوہر شناس 'ن ا تا ۴
	دیکھ تجھ حسن	حسن تجھ دیکھ
		ن ا تا ۷
، ، ۳ ۲	ترا شاہ	ترا شے ہیں 'ن ۲ تا ۷
، ، ۴ ۱	لکھنے مہن - اُس	لکھتے ہیں 'ن ۲ تا ۴ -
		تجھ 'ن ا تا ۷
، ، ۵ ۱	جب لکھا	جو لکھا 'ن ۱ '۲ '۵
		۷ - جوں لکھا 'ن ۳
		۴ '۶
، ، ۳ ۱	سچ سوں	دھج سوں 'ن ۲ تا ۴
		۷ 'سچ سوں 'ن ا
، ، ۳ ۱	آوے انجمن میں	مجلس میں آوے 'ن
		۱ - آوے وہ چمن میں
		ن ۵ -
، ، ۳ ۲	ہوویں	ہوے 'ن ۴ '۵ '۷
، ، ۴ ۱	دھن	دھاں 'ن ۲ تا ۴
، ، ۵ ۱	یوخط	اس خط '۲ تا ۵ '۷ -
		نوخط 'ن ا '۶
، ، ۱ ۱	صلم	سجن 'ن ۴ '۶ '۷
، ، ۳ ۱	شوق کے دو ابرو	شوق چار ابرو 'ن ا -

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۶	۱۴۱	۳	۱
میں 'ن' ۲ 'سین' ن	سوں		۷ '۶' ۴ '۳' ۱
عاشق سوں	۱	۵	عاشق کا 'ن' ۱ تا ۴
ہانہ سوں	۲	۵	ہاتھ کا 'ن' ۳ تا ۴
اے رنگیں بہار گل	۱	۷	اے رنگیں گل بہار گلاب
فطرت			ن ۳ تا ۴ - اے رنگیں بہار
گلشن حسن 'ن' ۲			
سن کے کہ ہے	۱	۸	سن یہ خبر 'ن' ۱ سلگر
کے 'ن' ۵			
دریئے شدار	۲	۸	ہے دریئے شکار 'ن' ۱
سلم	۱	۱	سجن 'ن' ۱ تا ۷
درد اُس کا	۲	۱	درد اُس کا 'ن' ۱ تا ۷
تجہہ لطف	۱	۳	تجہہ زلف 'ن' ۲ تا ۵
لطف کے زلال نے	۲	۳	لعل لب کے آب نے 'ن' ۱
نور کا	۱	۵۵	نور کوں 'ن' ۱ تا ۷
تجہہ رخسار کی	۱	۲	تجہہ مکہ کی صدم 'ن' ۷ '۴' ۲
خواب میں	۱	۵	رات کوں 'ن' ۱ تا ۷
جان جانا ہے	۱	۸	جان جاتی ہے 'ن' ۱ تا ۶
مثل	۲	۹	شغل 'ن' ۱ تا ۷
اُس خط	۲	۳	تجہہ خط 'ن' ۱ تا ۷
ہے تعجب - یہ کہ	۱	۶۶	تجہہ تعجب 'ن' ۶ تا ۷
اسبند ہو	۱	۷	تجہہ کہ 'ن' ۲ تا ۵
			اسبند کرے 'ن' ۱ تا ۷

• چوتھا اور پانچواں شعر 'ن' ۲ '۳' میں نہیں ہیں —

'ن' ۱ میں چھٹا شعر نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۰۹ ۱۴۴	۲ ۷	جگ منہیں	چنگ مہیں ' ن ۱ تا ۵
۱۱۰ ۱۴۵ *	۱ ۲	گلستان کا	گلستان مہیں ' ن ۳، ۲
، ،	۱ ۳	تار ہے نہیں - جو	تازہ ' ن ۶ ' ۷ - جو
		دستے	دستا ' ن ۶ ' ۷
، ،	۲ ۳	گلشن ہے گن	ہے باغ لگن ' ن ۲
			ہے باغ کہن ' ن ۳
، ،	۱ ۴	میں نکو جا	منیں مت جا ' ن ۶ ' ۷
، ،	۲ ۵	وطن بیچ	جو من بیچ ' ن ۲ ' ۳
۱۱۱ ۱۴۷ †	۱ ۲	دیکھا جو	جو دیکھا ' ن ۶ ' ۷
، ،	۲ ۲	اپس سوں	اپس کا ' ن ۶ ' ۷
، ،	۲ ۴	بتجھا تو میری	دے آس میری یاس ' ن ۶ ' ۷
۱۱۳ ۱۴۹ †	۱ ۱	نہیں یہ خط بہ	نہیں خط گرد اعل
		گرد لعل مہنوش	شوخی مہنوش ' ن ۲ ' ۳
، ،	۲ ۱	خرشید	امود ' ن ۲ ' ۳
، ،	۱ ۲	ہوا	ہوے ' ۶ ' ۷
، ،	۱ ۳	ہوا ہے	نہیں گر ' ۲ ' ۳
، ،	۱ ۴	ترے جلوے سوں	ترے باج اے گل نرگس
		ہے گل تازہ و تر	چمن میں ' ن ۲ ' ۳
، ،	۲ ۴	چمن مہیں	فغان ہے ' ن ۲ فغان ' ن ۳ -
، ،	۱ ۵	ہے ہلال ابرو	اے ہلال ابرو ' ن ۲ ' ۳

* ن ۲ ' ۳ میں ردیف گل نرگس ہے اور دو غزلہ ہے - ن ۱ ' ۴

۵ میں یہ غزل نہیں ہے —

† غزل ۱۴۶ کسی قدیم نسخے میں نہیں صرف ن ۶ ' ۷ میں

ہے ' غزل ۱۴۸ ' کسی نسخے میں نہیں ہے —

‡ یہ غزل ن ۱ ' ۴ میں نہیں ہے - چھٹا شعر ن ۶ ' ۷ میں

نہیں ہے —

صفحہ قبل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۳	۱۱۹	۷	۱
		ولی کوں یاد تھوی	سدا ہے کی ولی کوں یاد
		د مبدم ہے	تھوی ن ۲، ۳
»	»	۷	۲
		یک آن	کوئی آن ن ۲، ۳، ۴، ۷
»	»	۷	۲
		خاطر سوں	خالی ہو ن ۲ - میں اس
			سوں ن ۳
»	»	*	۲
		شوق سوں ہیں	کی می سوں ہے ن ۲، ۳
			مست و وقت نوت
۱۱۴	۱۵۰ + ۲	۳	۲
		عشق سوں	عشق کا ن ۲، ۳، ۴، ۷
»	»	۴	۲
		لیلا ہوں	لہاتاں ۱ - پایا ن ۲ - الیا
			ن ۳، ۴، ۵، ۷ - یا ن ۵ -
			لیتا ن ۶
»	»	۵	۲
		کب عزیز ہے	کھا ن ۵ - عزیز ہیں
			ن ۱ تا ۷
»	»	۶	۲
		تجہ بن اک پل	تھوی وصل بن نہیں جگت
			میں علاج ن ۴
۱۱۵	۱۵۱ + ۳	۱	۲
		دل کے	دل کوں ن ۶، ۷
»	»	۳	۲
		شوخ	شوق ن ۶
»	»	۴	۱
		کاسہ	کاسہ ن ۶ (قدیم ملا)
۱۱۶	۱۵۲	۴	۲
		غم گسار	شرمسار ن ۱ تا ۷

* ن ۲، ۳ میں فٹ نوت والا شعر ہے - اور ن ۶، ۷ میں متن والا ہے -

+ تیسرا شعر ن ۱، ۵ میں اور چھٹا شعر ن ۱ تا ۳، ۵ میں نہیں ہے -

۱ یہ قبل صرف ن ۶، ۷ میں ہے سناواں شعر کسی نسخے میں نہیں ہے -

مذکرہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۱۶ ۱۵۲ ۵ ۱	لیل تار	دین تار' ن ۲
، ، ۵ ۲	تجہہ زلف کی	جو تجہہ زلف کی یاد' ن
	جو یاد	۱ تا ۵ ، ۷
، ، ۶ ۲	جگ کے شغل ہیں چا کہی (چاہ کے ؟)	شغل ہے' ن ۱ - چاک شغل
		ہے (؟) ن ۲ - شغل خاک
		ہے' ن ۳ - خاک شغل ہے
		ن ۴ -
، ، ۷ ۱	حال کوں	حال پہ' ن ۱ تا ۷
، ، ۱۵۳ ۱ ۱	جال	حال' ن ۱ تا ۶
۱۱۷ ، ، ۲ ۲	یو ہے	یو ہے' ن ۱ ۳ تا ۷
، ، ۳ ۱	جگ مٹیں	جگ مٹیں' ن ۵
، ، ۳ ۲	رکے ہے	آتی ہے' ن ۱ تا ۷
، ، ۳ ۲	باغ عیش	باغ عشق' ن ۲ ، ۴
، ، ۴ * ۱	دل سے	دل سوں' ن ۱ تا ۷
، ، ۱۵۴ ۴ ۱	اہل سخن	اہل ہوس' ن ۱ تا ۷
، ، ۴ ۲	ہنچہ نہیں	ہنچہ نہیں' ن ۱ تا ۷
، ، ۵ ۱	مت کرو	مت کہو' ن ۲ تا ۷
۱۱۸ : ۱۵۵ ۲ ۱	کا ، بقا صلہ	کیوں نہ ہو سجن'
		ن ۲ ، ۳
، ، ۲ ۲	ہے سرمہ میڈی	جوں سرمہ متجہہ آنکھیاں
		آنکھوں میں تیرا میں تیرا ہے' ن ۲ ، ۳ -
، ، ، ،	غبار خط	بہار خط' ن ۲

* چوتھا شعر ن ۲ ، تا ۴ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل صرف ن ۲ ، ۳ میں ہے —

مفتوحہ غزل	شعر مصرع	لفظ مطاب	لفظ نسیم
۱۱۸ ۱۵۵	۳ ۱	کون - موج	نہ - شوخ ن ۳۰۲
.. ..	۴ ۲	مشکدار	نو بہار ن ۲
.. ..	۵ ۱	(مصرعہ اولیٰ)	راہی ا دیا کے دولت
۱۱۹ ۱۵۶	۱ ۲	مصدقہ مصطفیٰ	بوس و گزار سوس ن ۳۰۲
.. ..	۲ ۲	امید گلشن پ	نہی مصطفیٰ ن ۴
.. ..	۳ ۲	اس قتال	امید کے گلشن بہ ن ۴
۱۵۷ ۱۵۸	۱ ۲	(دور مصرعہ)	یو قتال ن ۴
..	کہ ارنے غلط میں رکھنا
..	میں سے منجوں یا حافظ
.. ..	۲ ۲	مشکل مری	ن ۳۰۲ یہی مصدح ہے
.. ..	۲ ۲	کہتا ہوں میں	مشکل مری ن ۲
..	میں سے	میں سے مصدح کہتا ہوں
.. ..	۲ ۱	وہی بس اعتقاد	ن ۳۰۲ (مصدقہ)
..	صاف سوس کہتا	وہی یہ کہ کہتا ہے
..	نہ یہ	صاف سوس کہتا
.. ..	۲ ۱	رکھنا ہمیشہ	ن ۳۰۲
۱۲۰ ۱۵۹	دب سوس دیکھتا ہے	مستحوظ رکھنا ن ۲
..	وقت فوت	دب سوس دیکھتا ہے
۱۲۱ ۱۵۹	۳ ۲	صاف	ن ۳۰۲

۱۲۱ ۱۵۹ (۱۵۹) ۳ ۲ صاف
 ۱۲۰ ۱۵۹ (۱۵۹) ۳ ۲ صاف

۱۲۰ ۱۵۹ (۱۵۹) ۳ ۲ صاف

۱۲۰ ۱۵۹ (۱۵۹) ۳ ۲ صاف

۱۲۰ ۱۵۹ (۱۵۹) ۳ ۲ صاف

صفحہ غزل شعر مصحح	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۱ ۱۹۰ ۱ ۲	ہر دو	دونوں ن ۱
،، ،، ۲ ۱	نور چہاں	نورالعیان ن ۱
،، ،، ۳ ۱	میں غمیں آگ	میں ہاک، غم میں ہیں
،، ،، ۳ ۲	سرو پا لگیں	سر پاؤں لگ ن ۱
،، ،، ۳ ۲	سنا ید	سئے یو ن ۱
،، ،، ۵ ۱	دیں کے	ویسے ن ۱
۱۲۲ ،، ،، ۶ ۱	سر پہ لیا	سب پہ ہوا ن ۱
،، ،، ۷ ۲	آئی کہاں سوں	کہاں سین آئی یو خزاں
،، ،، ۸ ۱	دین کے خالص	دیں کا ہے خالص ن ۱
،، ،، ۸ ۱	غم کے بتے کے اوپر	غم کی کسوٹی اوپر ن ۱
۱۲۳ ۱۹۱ ۱ ۱	جو نظر	چوں نظر ن ۲، ۳، ۵، ۶
،، ،، ۳ ۱	اب کوں	مکھ ن ۴ - کا ن ۱
،، ،، ۳ ۲	یک نظر گر تو	تک نظر گر توں ن ۳ - تو
،، ،، ۳ ۲	نظر تک جو ن ۲، ۳	
،، ،، ۳ ۲	گر تو شکر حارف	کوں شکر ہر طرف ن ۵
،، ،، ۴ ۲	تجھ، حسن کا	تجھ، عشق کا ن ۱ تا ۷، ۸
،، ،، ۵ ۱	مال کی آرزو	آرزو مال کی ن ۱۴، ۶
،، ،، ۵ ۲	خدا ہیں	خدا دوست ن ۱ تا ۸
،، ،، ۱ ۱۹۲	ہوا ہوں سو سوں	ایمان ن ۳ تا ۷، پھا ن ۱
،، ،، ۱ ۲	ہوا ہوں ن ۱ تا ۷	
،، ،، ۱ ۱	دل گر	دل گل ن ۲
،، ،، ۲ ۲	(ربیع) اور	ہور ن ۳، ۴ - د ن ۱، ۵ تا ۷
،، ،، ۳ ۱	کوں عاشق سوں	سوں ن ۱، ۲، ۴ تا ۷ -
،، ،، ۲ ۱	عاشق کوں ن ۱، ۲، ۴ تا ۷	

[illegible]

۸۔ نئے میں : مشرقی اور اولی نائیہ ہے۔

یہ سب باتیں "ب" کی سی ہیں اور "ا" میں مقتطی یہ ہے :

مذہب کی بنیاد پر نہیں لیکن اس کی بنیاد پر ہے

پیشانی و دست راست و پای چپ - - - - - پای چپ و دست چپ و پیشانی

[Handwritten signature]

ایک طرف سے تو یہ کہیں کہیں سے ہوتا ہے

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۲۵	۱۶۴	۱۴	۱
نکاح شوق سرکش	نکاح شوخ سرکش	ن ۲، ۴	۷
۱۲۶	۱۶۵	۵	۱
توں روشن	توں روشن	ن ۱	۷
۱۲۷	۱۶۶	۶	۱
لیا ہے گھیر کر تجھے	لیا ہے گھیر کر تجھے	ن ۲	۷
اہر غم نے ہر طرف لہو کا بھرا ہے	اہر غم نے ہر طرف لہو کا بھرا ہے	ن ۲	۷
۱۲۸	۱۶۷	۷	۲
تجھے بن نہیں آئی	تجھے بن نہیں آئی	ن ۲	۷
۱۲۹	۱۶۸	۸	۳
لا تا ہے	لا تا ہے	ن ۷	۳
۱۳۰	۱۶۹	۹	۲
سی ہے پلک	سی ہے پلک	ن ۷	۲
۱۳۱	۱۷۰	۱۰	۱
کسے ہے	کسے ہے	ن ۷	۱
۱۳۲	۱۷۱	۱۱	۱
اے صدم ترے رخ	اے صدم ترے رخ	ن ۷	۱
کی ہے وہ چمک	کی ہے وہ چمک	ن ۳، ۴	۴
۱۳۳	۱۷۲	۱۲	۲
ہے مدام شمس فلک	ہے مدام شمس فلک	ن ۳، ۴	۴
۱۳۴	۱۷۳	۱۳	۱
جذاب حق	جذاب حق	ن ۳، ۴	۴
۱۳۵	۱۷۴	۱۴	۲
فلک کے	فلک کے	ن ۳، ۴	۴
۱۳۶	۱۷۵	۱۵	۱
اُس دن	اُس دن	ن ۳، ۴	۴
۱۳۷	۱۷۶	۱۶	۲
تالوں کوں	تالوں کوں	ن ۳، ۴	۴
۱۳۸	۱۷۷	۱۷	۱
لب ترے کا	لب ترے کا	ن ۳، ۴	۴
۱۳۹	۱۷۸	۱۸	۲
بھلاؤں	بھلاؤں	ن ۳، ۴	۴
۱۴۰	۱۷۹	۱۹	۱
وہ آیا	وہ آیا	ن ۳، ۴	۴
۱۴۱	۱۸۰	۲۰	۲
نقش سب ما سوا	نقش سب ما سوا	ن ۳، ۴	۴
کے ہو گئے حک	کے ہو گئے حک	ن ۳، ۴	۴

* غزل ۱۶۵ کسی نسخے میں نہیں ہے اور غزل ۱۶۶ ن ۷، ۷ میں ہے۔ دوسرا مطلع ان میں بھی نہیں ہے۔
† صرف ن ۳، ۴ میں یہ غزل ہے۔

صفحہ غزل شعر مصراع	لفظ متون	لفظ نسخہ
۱۷۳ ۱۳۳	۱ ۲ کوہنچا	کوہنچا ' ن ۱ تا ۷
۲ ۳ " "	۲ ۳ اور	اور ' ۱ تا ۷
۱ ۴ " "	۱ ۴ کٹی شکاراں نے	کٹیں شکاریاں نے ' ن ۱ تا ۷
۱ ۵ " "	۱ ۵ کرم - کی کرو	رحم ' ن ۱ تا ۷
۱۷۴ ۱۳۴	۲ ۵ نمیں	نمیں ' ن ۱ تا ۷
۱ ۱ ۱۷۵	۱ ۱ کس سوں	کس کن ' ن ۱ تا ۷
		کس سے ' ن ۱ تا ۷
		کیسے ' ن ۵
۲ ۲ " "	۲ ۲ بار بارواں دل	بار بارواں دل ' ن ۱ تا ۷
۲ ۴ " "	۲ ۴ رہو رہے	دل نے ' ن ۱ تا ۷
۱ ۵ " "	۱ ۵ سن کیوں سکے	دیونکر سنے ' ن ۱ تا ۷
۲ ۵ " "	۲ ۵ زبان دل	فغان دل ' ن ۱ تا ۷
۱ ۱ ۱۷۶	۱ ۱ سوں میں	سوں شوا ' ن ۱ تا ۷
۲ ۱ " "	۲ ۱ تہیہ جتنا سوں	مندیں میں تہیہ سوں ' ن ۵
۱ ۴ ۱۳۵	۱ ۴ طویب سوں	طایب سقے ' ن ۱ تا ۵
۱ ۱ ۱۷۷	۱ ۱ امدت لعل	امدوت ' ن ۱ تا ۷
	(ردیم)	لعل ' ن ۱ تا ۷ (قدیم املا)
۱ ۳ " "	۱ ۳ امدت شوا اس	امد شوا اس کا ' ن ۱ تا ۷
	۱ ۳	امد شوا اس کا غلام ' ن ۵
۱ ۴ " "	۱ ۴ کیا کروں	کیا کروں ' ن ۱ تا ۷
۱ ۵ " "	۱ ۵ کہو	وا کیوں ' ن ۵

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ استن	لفظ نسخ
۱۳۶ ۱۷۸	۲ ۱	ضرر - آہ	حذر ' ن ۲ - حال ' ن ۲
، ،	، ۶ ۱	شوق میں	شوق سوں ' ن ۱ قا ۳ ۵ قا ۷
، ، ،	۲	ہے بلبلاں کے دل	ہے دل میں بلبلاں کے ن ۱ ۳ تا ۷
، ،	۷ ۲	ہوے سے	ہو کی سے ' ن ۱ ۳ تا ۵ ۷
۱۳۷ ۱۷۹ *	۴ ۱	تروار	تلوار ' ن ۲ ۵ ۷
۱۳۸ ۱۸۱	۳ ۲	سب	سو ' ن ۲ تا ۴ ۶ ، ہیں ' ن ۵
، ،	۴ ۲	کا چترنا	کارناں یو ' ن ۱ - کارنا سوں ' ن ۲ - کارنا سو ' ن ۴ ۵ - کارنا ن ۶ - (کارنا) - کانپانا ' ن ۷ -
، ،	۴ ۲	اشکل	اٹکل ' ن ۱ - اٹکل ' ن ۵ ۷ مشکل ' ن ۲ تا ۴
، ،	۵ † ۱	تھلگ	درگ ' ن ۱ تا ۷
، ،	۵ ۱	دیکھے - کا ہو	دیکھیں ' ن ۱ - کے ہوئیں ' ن ۱ ہوئی ' ن ۲ تا ۴ ۶ ۷
، ،	۶ ۱	ہے اما	ہے لیکن ' ن ۲ ۵ ۷

* غزل ۱۸۰ کسی نسخے میں نہیں ہے —

† یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ سخن	لفظ نسخ
۱۳۸	۱۸۱	۲	انصل
			لاحل ن ۱ ۶ ۷
			بے حل ن ۵ ۱ (حش)
			چوندے ۰ چوندے ن
			۱ تا ۷
			خط کا کجل ن ۱ ۵
			۰ ۶ - آج کجل ن ۷
			غم تھے ۰ غم ن ۳ ۴
			چھوٹے یو ن ۱ تا ۶
			سے بے جا ہے ن ۱ تا ۴
			جلوہ بد مست ن ۱
			۱ تا ۷
			اے دام عشاق ن اقام
			مشتاق ن ۱ (حش)
			ولی تیری گلی کون (ولی) یوں دیکھ بولیا
			دیکھ بولا — تجھے گلی کون ۰
			ن ۲ ۴
			جینو مرا ایے نہ ایے جینو مرا ہمت (ہاتھ)
			لے نہ لے ۰ ن ۱ تا ۷
			دوسرے کی جا دوسرے کی جاکر غزل ۰
			ن ۲ تا ۵
			وغم ایس دل میں رکھ کے وغم دل میں
			رکھ ۰ ن ۱ ۳ ۴ - رکھ نہ ن
			۷ - رکھ نہ ۰ ن ۵

اس غزل کا چھٹا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ انسج
۱۴۰ ۱۸۳	۴ ۱	ظلم سے دل	ظلم سستی ' ن ۲ تا ۴
۱۱ ۱۱	۵ ۱	رسم وفا	سہر وفا ' ن ۲ ' ۳
۱۱ ۱۱	۵ ۱	رسم وفا ہاتھ	ہاتھ سوں اپنے وفا ' ن ۴ ' ۷
۱۱ ۱۱	۵ ۲	غیر سوں	کس سوں اے ' ن ۱ تا ۷
۱۴۱ ۱۸۴	۱ ۱	ہے قوت ' کھاتا ہوں	مجھے قوت ہے کھانا ' ن ۳ تا ۵ - کھایا ' ن ۲
۱۱ ۱۱	۱ ۱	محبت	محبت ' ن ۱
۱۱ ۱۱	۱ ۲	راحت	الفت ' ن ۵
۱۱ ۱۱	۲ ۱	اسکان کے	اسکان کے آ ' ن ۵
۱۱ ۱۱	۳ ۱	دیکھ	دیکھا ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
۱۱ ۱۱	۴ ۲	مجنوں ہیں	مجنوں ہے ' ن ۱ ' ۵
۱۸۵ ۱۱	۲ ۲	قم ہے قم (غ)	قم ہے قم ' ن ۲ (صحیح)
۱۴۲ ۱۱	۳ ۱	دل پہ ہے نوبت	دل کوں تجھے باج ہے پریشانی ' ن ۲
۱۱ ۱۱	۳ ۲	نہیں میرا دویم ہے	نہیں میرے دویم ہیں ' ن ۲
۱۱ ۱۱	۴ ۲	جسکوں دیکھو سو	جسکے دیکھ سوں ' ن ۲
۱۸۶ ۱۱	۱ ۱	دل کوں لے	دل لے جا ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
۱۱ ۱۱	۳ ۱	ہے بہت	ہے نہت ' ن ۳ - بہت ہے ' ن ۴ ' ۷
۱۱ ۱۱	۳ ۱	اُس رخ پر	تجھے مکھ پر ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
۱۱ ۱۱	۳ ۲	اُس چہرہ	تجھے چہرہ ' ن ۲ تا ۴ ' ۷
۱۴۳ ۱۸۷	۲ ۲	دوروں کا	دورے کا ' ن ۱ تا ۷

* صرف ن ۲ میں یہ غزل ہے -

† ن ۱ ' ۵ ' ۶ میں یہ غزل نہیں ہے -

لفظ متن	لفظ مصرع	صفحہ	فصل	شعر
کہ بھگی' ن ۵	کہہ سکیے	۱	۳	۱۸۷ ۱۴۳
رخسار لب' ن ۲ تا ۴	رخسار و لب	۲	۵	،، ،،
داستان پرہ ملیں مجھ'	داستان عشق	۱	۳	۱۸۸ ،،
ن ۲ تا ۴	ہیں			
بخت سیاہی' ن ۳ و ۴	بخت سیاہوں	۱	۷	،، ۱۴۴
کرتے مہں' ن ۱ تا ۵ و ۷	کرتے کون	۱	۳	۱۸۹ ،،
کرتے ہوں' ن ۶				
سجوں کی' ن ۱، ۳، ۴	صلہ کی	۱	۵	،، ،،
۶، ۷				
مہجرت' ن ۱ تا ۷	مہجرتوں	۱	۱	۱۹۰ ،،
مچھوے سین نکو کرو کم'	اے صدمہ رو نہ	۲	۱	،، ،،
ن ۲	کر کم			
نا ایک پل' ن ۱ - تاپک	تاپک پاپک	۲	۲	،، ۱۴۵
ٹہری' ن ۲ تا ۴				
تجھہ کن آوے گا' ن ۳، ۴	آوے تجھہ پاس	۲	۲	،، ،،
تجھہ بھوں کون جب	ٹہری بھوان کو	۱	۳	،، ،،
سوں دیکھا تجھہ پاس'	جب سوں دیکھا			
ن ۱ تا ۷	ہے			
کے شرموں' ن ۱ تا ۵ و ۷	کے چہ مہں	۲	۵	،، ،،
کے چہ مہں' ن ۶				
شوق' ن ۲ تا ۴	سہو	۲	۲	۱۹۱ ،،
عاشقان کون' ن ۱، ۴ تا ۷	عاشقان پر	۲	۳	،، ،،
ہر گز' ن ۳، ۴	جگ مہیں	۱	۴	،، ،،
زلف سوں' ن ۳، ۴، ۶	زلف نے	۲	۴	،، ،،
ان ۴ مہں نسخہ ملدرجہ				
(فٹ نوٹ)				

صفحہ	غزل شعر	مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۴۶	۱۹۱	۶	۱	نظر میں جب ہوا پھندا وہ گلوں جب سوں
				ستی آیا وہ گلوں جب میں ' ن ا تا ۷
۱۹۲ *	۱	۲	۱	احکام ' ن ا ' ۵ ۷
				کٹی ' کدھی کٹیں ' کدھیں ' (ہر جگہ
				سب نسخوں میں)
				آپ نے ' ن ا ' ۵ - آپ ہی
				ن ۷
				خلنجر ' ہوں ہے خلیجر سستی ' ن ا ' ۵
				لیکر چوکھا کیا ہے دام دام ' ن ا ' ۷
				دام دام (صحیح)
۱۴۷	۱۹۳	۳	۱	کر نا سکے ' ن ا تا ۵
				شانہ ' ن ا
				انشا ' ن ا ' اُن نے '
				ن ۳ تا ۷
				میں دریائے خوں ' ن ۵ تا ۷
				کشتی کوشی کا کشتی کوش ' ن ا ' ۶ ۷
				بھواں ' ن ۲ - دھن ' ن ۳ -
				میں ' ن ۷ - مجھ ' ن ۵
				رنگ ' ن ۲ ' ۳ ۵
				کے تیز ' ن ا
				شہر ' ن ۳ ' تیر فلک '
				ن ۲ ' ۱ ۵

* یہ غزل مرتب صاحب کو صرف ایک دیوان میں ملی ، مگر انجمن کے ن ۳۲ کے سوا سب نسخوں میں موجود ہے۔ اور (چھتا) ساتویں شعر میں سمجھ میں نہ آیا ' ن ا کا نسخہ صحیح ہے جو ہم نے دیا ہے ۔

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۴۷	۱۹۳	۸	۱
خونی	خونی		
۲	۸	۲	۲
اور	اور		
۲	۹	۲	۳
نب سوں	نب سوں		
۲	۱۰	۲	۳
اُس موں	اُس موں		
۱	۱۱	۱	۷
ہتجر موں	ہتجر موں		
۱	۱۲	۱	۷
وقت میں	وقت میں		
۲	۱۳	۲	۴
لٹ پٹی	لٹ پٹی		
۲	۱۴	۲	۴
لٹ پٹی	لٹ پٹی		
۲	۱۵	۲	۴
دل مے عشاق کے	دل مے عشاق کے		
۲	۱۶	۲	۴
نکلا	نکلا		
۲	۱۷	۲	۴
ہو روشن سواد	ہو روشن سواد		
۲	۱۸	۲	۴
نکلا	نکلا		
۲	۱۹	۲	۴
سرو قد	سرو قد		
۱	۲۰	۱	۷
مورے	مورے		
۱	۲۱	۱	۷
لکھ میں	لکھ میں		
۲	۲۲	۲	۷
رکھ میں ناؤں	رکھ میں ناؤں		
۱	۲۳	۱	۷
تھوڑی میں	تھوڑی میں		
۱	۲۴	۱	۷
جو مے	جو مے		
۱	۲۵	۱	۷
نجلی مے	نجلی مے		
۲	۲۶	۲	۷
جب سوں تبرا	جب سوں تبرا		
۱	۲۷	۱	۷
مکھ	مکھ		
۱	۲۸	۱	۷
احوال سوں	احوال سوں		

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۰ ۱۹۷ ۳ ۱	دے ہیں	دے متجھ ' ن ۲ تا ۴ -
		دے ہے ' ن ۵ ' ۷
۵ ۲	جی سوں	جیو سوں ' ن ۱ ۵ تا ۷
		دل سوں ' ن ۲ تا ۴
۶ * ۱	مختصر	مختصر ' ن ۱ ۴ ' ۵
۶ ۲	جی کو	جیو سوں ' ن ۱ تا ۷
۷ ۱	میں عشق سوں	تجھ عشق ' ن ۳ - میں
		ن ۱ ' ۵
۱۰۱ ۱۰ ۱	کعبے کوں مدعا	کعبے کے مدعا کوں ' ن ۱
	کے	
۱۹۸ ۲ ۱	امیدوار - رہ	امیدوار اچھو ' ن ۸ -
		اچھو ' ن ۱ تا ۷
۳ ۲	سفید	سپید ' ن ۳ ' ۴
۴ ۱	ایس کے حق کوں -	اپنے ' ن ۱ - اسکوں ' ن
	نچنٹ.	۴ ' ۲ - نچنٹ ہو ' ن ۱ تا ۵
۵ ۲	جس کے سب -	جس نزدیک ہیں ' ن
	ہیں	۱ ' ۳ ' ۵ - ہے ' ن ۴ ' ۴
		۶ ' ۷
۱۹۹ ۲ ۲	تپیں	جلیں ' ن ۸ - تپو نہیں ' ن ۱ - ہوئی ' ن ۲ - ہوئیں ' ن ۷

* چھٹا اور آٹھواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

† یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے - ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے - اور قافیہ نون جمع کے ساتھ چلیں ' تلسلیں وغیرہ ' ن ۴ ' ۵ میں دوسرا شعر نہیں ہے - تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل	شعر مبدوع	لفظ ممکن	لفظ نسخ
۱۵۲	۱۹۹	۴	۱
		پھرتا ہوں	پھرتیاں عین 'ن' ۵
			پھرتی عین 'ن' ۴ - پھرتا
			یہ 'ن' ۶
			یہ 'ن' ۱ ۵
	۵	۲	ہیں -
	۶	۱	ہو تو
			تو 'ن' ۶ ہوں تو 'ن' ۷
			عجب عی نہیں 'ن' ۶
			کد اُسکوں 'ن' ۱ تا ۷
			بسے 'ن' ۴ ۵ خواہاں
			نہ 'ن' ۵ 'ن' ۶
			۴۰۱
			دکھتیاں 'ن' ۱ ۴ -
			نہیں 'ن' ۵
			شمع 'ن' ۵ ۶ - دل
			میں مرے آ 'ن' ۲ تا ۴
			بسان 'ن' ۵ - ہے 'ن' ۱
			ولی کے دل کی 'ن' ۱
			۱ تا ۷ - کروں 'ن' ۱ تا ۷
			عوی ہے 'ن' ۲ - ہوے
			ہیں 'ن' ۳
			سین 'ن' ۱ ۳ تا ۵ ۷
			بندی میں 'ن' ۳ ۴
			کی بوند رخی (یا) اُہے
			ن ۱ - کی دارو ہے 'ن' ۷ -
			۶ کوونکہ دھے 'ن' ۳ ۵ -
			کپڑوں نہ دھے 'ن' ۳ ۴ ۶

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ ممکن	لفظ نسیج
۱۵۴ ۲+۱ ۱۲ ۲	گر ملے	جب ملے 'ن ۱ تا ۵-
		جو ملے 'ن ۱ حاشیہ
۲+۲ * ۲ ۱	یہ ہیں غالب ترے	ہیں ترے ہاتھ پر یو'
	یہ	ن ۵
۲+۲ ۲	پھر - نہ کر	بلد' ن ۱ ق ۴ ، ۶-
		نکو' ن ۱ ۴
۱ ۴	نہ وعدہ صبح کا کر صبح یہ وعدہ نہ کر آج	
	مجھ کو آج	مجھ کو' ن ۱ تا ۷
۱ ۵	اپس کے مکھ	اپس نگہ' ن ۳ ، ۴
۲ ۵	کے اشارے	کی اشارت' ن ۲ ، ۵
۱ ۶	فیض اثر	فیض ابر' ن ۱ ۳ تا ۵
		فیض ہوا' ن ۲
۲ ۶	جگ میں	جگ کے' ن ۱ ق ۴ ، ۶ ۷
۱ ۷	تو اُس کو مہر	تو اس یہ مہر' ن ۱ ق ۴ ۶
		اسے مہر' ن ۵
۱۵۵ ۲+۳ ۳ ۲	ہے تیرا	ترا ہے' ن ۱ ۳ تا ۵
۱ ۷	کیا ہوں	کیا ہے' ن ۳ ، ۴
۲+۴ ۲ ۱	مغز پروانہ	مغز پروانہ' ن ۷
۱۵۶ ۱ ۶	جل	گل' ن ۱ تا ۷
۱ ۷	کرتا ہے	کیتا ہے' ن ۱ تا ۷
۲+۵ ۱ ۲	آٹیلے میں	آرسی میں' ن ۲

* ن ۱ ، ۳ ، ۴ میں ردیف سٹخن ہے مگر صحیح نہیں —

+ تیسرا شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

‡ ن ۲ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے —

Δ یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ شزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۶ ۵-۲	۲ ۴	میرے انچھو کی انچھواں کی میرے
ن ۱ ۲		
۱۵۷ ۲-۷	۲ ۱	آئی روانی ناز سوں آوے
ن ۱ ۲		آب روانی 'ن ۲' ۴ ۵
ن ۱ ۲		ناز میں آوے 'ن ۵'
ن ۱ ۲		پہچھل 'ن ۱' ۵-۵ کے بیچ
ن ۱ ۲		
ن ۱ ۲		اوت میں پردے اوٹھ 'ن ۱' ۲ - مکھ
ن ۱ ۲		سے اٹھا پردہ 'ن ۴'
ن ۱ ۲		چھپا دے 'ن ۲'
ن ۱ ۲		چپ ہوں فلکی 'ن ۵'
ن ۱ ۲		نچا دے 'ن ۱' ۴ ۲
ن ۱ ۲		لینجاوے 'ن ۵'
ن ۱ ۲		جی تان لیا 'ن ۱' ۶
ن ۱ ۲		نگیں 'ن ۶' لگیں سارے
ن ۱ ۲		ن ۸ - بکین سارے
ن ۱ ۲		ن ۱ - لگے پیاری 'ن ۲'
ن ۱ ۲		قام
۱۵۸ ۷ ۲	۲ ۷	ولی کو گم یک ولی بد کوں گر جام
ن ۱ ۲		ن ۲ تا ۴ - ولی کوں آگر
ن ۱ ۲		جام 'ن ۵' ۶

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۸ ۸+۲ *	۱ ۲	نہیں پہنچتی (یونچتی) ن ۱) پہنچتی نہیں ن ۲ تا ۶- پہنچتی ہ ن ۵
۱ ۴	سرو عریاں	سرو دغا ن ۲ ۶ ۷
۲ ۴	رسوا کیا	کیا رسوا ن ۱ تا ۶
۱ ۵	پری روہ	پریروے ن ۱ ۵
۱ ۷	گلرنگ کا	گلرنگ کے ن ۱ ۵ ۶
۱ ۷	جامہ زیدوں	جامہ زیبیاں ن ۲ ۵
۱ ۸	آں-اگر	جاؤں ن ۲ تا ۴
		جدھاں ن ۶
۲ ۳ ۹+۲	چقساق	چخساخ (۹) ن ۴
۱ ۴	رکھا سر	رکھوں سر ن ۱- رکھے
		سر ن ۲ تا ۴ ۶ ۷
۲ ۴	حلا	حیا ن ۲ تا ۴
۱ ۵	بات مت کر	سر کی دے مت ن ۱- سرمت کہے-۲- سرگھے مت ن ۳ ۵، سرکش مت ن ۴
۲ ۲ ۱+۲	کبھو	کبھوں ن ۱ ۶- کدھیں ن ۳ ۴ کبھیں- ن ۵

* اس غزل پر ن ۷ میں یہ نوت لکھا ہے اور قابل توجہ ہے :
اسی غزل (کی نسبت) کو طبقات الشعراء (مولفہ منشی قدرت اللہ
صدیقی مراد آبادی سنہ ۱۱۸۸ھ) میں حضرت شاہ گلشن کی طرف
منسوب کیا ہے - جسکو حضرت نے خود (بطور) تبرکاً ولی گجراتی
کو مرحمت فرمائی تھی اور اسی پر ولی کے ریتختہ کی بنیاد
— ہے

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۵۹ + ۲۱۰ ۴ ۱	نہیں	نہ کوئی 'ن ۱
		نکو 'ن ۳ تا ۷
۱ ۴	طیب سوں	طیب کوں 'ن ۲ تا ۶
۲ ۵	رات دن سبھے اپنے	رات دیمس 'ن ۱ تا ۶
		سبھے سبھے 'ن ۱ تا ۶
		سبھے میرے 'ن ۲
۱۶۰ + ۲۱۱ ۱ ۲	تجھے	اُسے 'ن ۱ تا ۶ ۷
۲ ۱	دلالت کی نظر	ایک رقت نظر 'ن ۱
		رعبت کی نظر 'ن ۳ ۴
۲ ۴	جانے ہوں	جاری ہوں 'ن ۱
۲ ۶	ہوں مغز - نمط - ہوں -	ہے مغز 'ن ۱ - نس 'ن ۲
		سوں 'ن ۲
۲ ۶	لے گئے کو تلک	لے گئے گئے 'ن ۱ ۲
		گئے گئے لیکے 'ن ۷
۲ ۵۶	پورا مصرعہ :	کیا موال لیا کوئی کہے
		ایک شکر سوں 'ن ۵ -
		گویا یو لبان کوئی کہے
		لب کی شکر سوں 'ن ۶
۲ ۳ ۲۱۲	سفر	سفر 'ن ۱
۱ ۴	سبھے	سبھے 'ن ۱ تا ۷
۱ ۵	ہے دل چسپ	کساں ہے 'ن ۱
۱ ۲ ۲۱۳	اُس اوپر	اُسی پر 'ن ۳ تا ۵

* ن ۳ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے۔

" اُس لفظ پر 'ن ۱ میں یہ حاشیہ ہے۔ یعنی خوش آمدائے پسند

آمد - یہ مقطع 'ن ۲ تا ۴ میں نہیں ہے - 'ن ۱ کا لفظ مرجع ہے۔

صلحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۱ ۲۱۳ ۳ ۱	پلک ہاتھ لے یو	نگہ ن ۱ - سوں ترا یو ن ۱
		۶ - سوں یو ترا ن ۲ تا
		۷ ۵
، ، ۴ ۱	یک پل	یک تل ن ۱ تا ۳
، ، ۵ ۱	میری	تیری ن ۵
، ، ۵ ۲	تب شعر مرا	یو ن ۱ ۵ تا ۷ - تو ن ۲
		تا ۴ - شعر ترا ن ۵
۱۶۲ ۲۱۴ ۴ ۱	جب سوں	تب سوں ن ۳ ۴
، ، ۵ ۱	جو تیرے	ہے جو اس ن ۳ ۴
، ، ۵ ۲	تعبیر	قائید ن ۱ تا ۴ ۶ ۷
، ، ۱۵ ۱ * ۱	نور چشم	شوخی چشم ن ۲ ۵
، ، ۱ ۲	اُس پر	تس پر ن ۵
، ، ۳ ۲	باندھا ہے - دل	باندھے ہیں ن ۳ تا ۷
		جیو ن ۳ ۴
، ، ۴ ۲	عاشق - لپک	عالم ن ۵ - کتک ن ۱
		۳ تا ۶ - لٹک ن ۷ ۸
۱۶۳ ۲۱۶ ۲ ۱	کی قلم لے کر	کی قلم ادب ن ۱ ۶ -
		کے ورق ادب ن ۲ تا ۴ ۷
		کا قلم لے کر ن ۵
، ، ۲ ۲	خون آہو	چشم آہو ن ۲ تا ۴
، ، ۳ ۲	لے پیا	لے گیا ن ۱
، ، ۴ ۱	سختن ادب	سختن گو پر ن ۱
، ، ۵ ۱	کھا تعجب ہے	گر تعجب نہیں ن ۲
		یو عجب کیا ہے ن ۵
		کیا عجب ہے گا ن ۶

* ن ۲ میں یہ غزل نہیں ہے۔

+ چوتھا پانچواں شعر ن ۴ میں نہیں ہے۔

لفظ متن	لفظ مصرع	صفحہ غزل	شعر مصرع
دوانے کے ن ۱ ' ۳ ' ۷ -	دوانے کا	۱۹۳	۱۹۲ ۵ ۲
دوانے کون ' ن ۵			
تیرے ' ن ۲ تا ۴	میرے	۷	۱
قرب جانب ' ن ۱	سوی جانب	۲۱۸	۲
۴ ' ۳			
جانان ' ن ۱ ' ۵ - نادان ' ن ۲ تا ۴	اے دانا	۳	۱
ہے سہر-باغ جوانی ' ن ۱ - ملک جوانی ' ن ۱ تا ۷	ہے	۴	۱
ہر چہرے کا ' ن ۲ تا ۵	ہر چہرے کی	۲۱۹	۲
معلی کون ' ن ۲ تا ۴	معلی نہیں	۴	۲
لہلہ ' ن ۲ تا ۷	لہلہ	۵	۲
جالہا ' ن ۱ تا ۴ ' ۶	جالا	۲۲۰	۱
چل ' ن ۵ - چلہا ' ن ۷			
شمع ' ن ۳ ' ۴	طبع	۱	۱
تویو ' ن ۳ ' ۴	تویہ	۲	۱
لب ہے ' ن ۲ تا ۶	لب نہیں	۴	۱
بہرہ ' لب ' ن ۲ ' ۴ - بہرہ ' ن ۵	بہرہ ملک	۴	۲
آ مچکوں ' ن ۱	مچکوں	۴	۲
بھوں ' ن ۵ ' ۸	اچھوں	۵	۱
پر خون کون ' ن ۱ ' ۲	پر خون کون	۲۲۱	۲
۵ ' ۴	میں		

• غزل ۲۱۷ ن ۴ میں نہیں اور شعر ۴ ن ۳ میں نہیں ہے۔

• یہ غزل ن ۱ میں اور دوسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ		
۱۶۹	۲۲۱	۴	۱	بوجھ	بوجھ 'ن ۳ تا ۷
۱۷۰	۲۲۱	۴	۲	کوں	میں 'ن ۱ تا ۴-کن 'ن ۷
۱۷۱	۲۲۱	۵	۲	حلقے نے جس کی	جس کی زلف کے پیچ
۱۷۲	۲۲۱	۵	۲	زلف کے	نے 'ن ۲ تا ۴
۱۷۳	۲۲۱	۶*	۱	کسب عزت	بسکہ عزت 'ن ۵
۱۷۴	۲۲۱	۷	۱	لبریز ہے	لبریز ہیں 'ن ۱، ۲، ۴
۱۷۵	۲۲۲	۱	۱	بے تاب	کی آب 'ن ۱-بے آب 'ن ۲، ۵ تا ۷
۱۷۶	۲۲۲	۲	۱	اُس کے دیکھ کر	دیکھ 'ن ۱
۱۷۷	۲۲۳	۵	۱	رکھا	لکھا 'ن ۳، ۵، ۷
۱۷۸	۲۲۴	۱	۱	جس نے	جن نے 'ن ۱ تا ۹
۱۷۹	۲۲۴	۲	۲	پلہاں	سیلہ 'ن ۲، ۴
۱۸۰	۲۲۴	۲	۲	دیکھا ہے - تلوار	دیکھا 'ن ۳، ۴-تروار
۱۸۱	۲۲۴	۳	۲	بخشا ہے	بخشے ہیں 'ن ۱ تا ۴
۱۸۲	۲۲۴	۳	۲	بخشا ہے	بخشوں ہیں 'ن ۴، ۵، ۷
۱۸۳	۲۲۴	۳	۲	اعصا	عاما 'ن ۲ تا ۴، ۶
۱۸۴	۲۲۴	۳	۲	اعصا	آسا 'ن ۱، ۵
۱۸۵	۲۲۴	۴	۱	لاے ہیں	لہاتا ہے 'ن ۱-لایا ہے 'ن ۲ تا ۴
۱۸۶	۲۲۴	۵	۱	کے ہیں	کا ہے 'ن ۱، ۲-ملیں 'ن ۳

* ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے —

+ یہ غزل ن ۳، ۴ میں اور تیسرا شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۶۸ ۲۲۴ ۵ ۲	دائم دل ملیں	پلہاں 'ن ۱-بر ملیں 'ن
		ا تا ۸
۱ ۶ " "	دیکھا ہے	دیکھے ہیں 'ن ۲ تا ۴
		دیکھاں ہے - ن ۵
۱ ۶ " "	مکھہ کوں اے رشک	مکھہ کے تگن اے رشک
	چمن	حسن 'ن ۲
۲ ۶ " "	چہرہ زار ہوں	چہرے ہیں 'ن ۲ تا ۴
		چہرہ زیا ہے 'ن ۵ ۶
۲ ۶ " "	عشق گل گلزار	تعبہ عشق کے گلزار
		ن ۴ ۵ - حسن گل گلزار
		ن ۲
۲۲۵ ۳ ۱	اُس کا	اسکوں 'ن ۱ ۷ - اسکے
		ن ۳ تا ۵
۲ ۵ " "	سختن	سجین 'ن ۱ ۳ تا ۷
۲۲۶ ۱ ۱	سختن	بچن 'ن ۱ تا ۷
۱ ۳ " "	عشاق کی صفت	عاشق کے سفر میں (۹)
	میں	ن ۲ ۴
۱ ۴ " "	رنگ کی شوخی	نہیں کی 'ن ۴ - خوبی
		ن ۱ تا ۷
۲۲۷ ۲ ۱	آج وہ	آج ہو 'ن ۲ تا ۷
۲ ۲ " "	لگا ہے جا	لگا ہے آ 'ن ۲ تا ۵
۱ ۴ " "	صاحب درد کئی	صاحب دل کوئی 'ن ۵
۱ ۵ " "	نظارہ سوں	کسر سوں 'ن ۱ تا ۵
۱ ۵ " "	کسر اُس	نظارہ اُس 'ن ۱ تا ۵
۲۲۸ ۲ ۲	نذر	نظر 'ن ۱ ۲ ۵ ۶

* مطلع کے دونوں مصرعے ن ۳ میں اُلٹ پلٹ ہیں - چوتھا شعر بھی نہیں ہے -

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۰ ۲۲۸ ۳ ۲	دیکھا	دیکھ ' ن ا ۷۱
۲۲۹ ۲ ۱	بخشی ہے	بخشا ہے ' ن ا تا ۷
۳ ۱	غم سعی آشک کا	غم منوں ' ن ا ' ۵ - اشک سوں ' ن ا
۳ ۲	اس سقری	ہم سقری ' ن ۲ ' ۳ - ۵ ہے سقری ' ن ۴ ' ۷
۵ ۱	پتا چاک ہووے	سنا چاک ہوے ' ن ۳ تا ۷
۱۷۱ ۶ ۱	کھا پیچ	کھا زھر ' ن ۲ ' ۴
۲۳۰ ۱ ۱	چمپے کی کلی	چمپلی کی کلی ' ن ۲ تا ۴ ۶ - چمپے ' ن ا ' ۵ ' ۷
۲ ۲	جو کرے	جن کھا ' ن ا - جو کھا ن ۲ تا ۷
۴ ۱	آتش رنگ	آتش گر کوں ' ن ۲ - آتش گھر ' ن ۳
۵ ۱	دل سوراخ	ہے دل سوراخ ' ن ا ' ۵
۸ ۱	مصرع برق	شعلہ برق ' ن ۵
۱۷۲ ۲۳۱ ۱ ۱	نہ لے	نہ لہا ' ن ا ' ۵ - نہلا ' ن ۳ ' ۴ ' ۷
۲ ۲	نسخ کئے	نسخ کیا ' ن ۴ ' ۷ - کٹیوں ن ۵
۳ ۲	صبح کوں	صبح میں ' ن ا تا ۵
۵ ۱	ماتہ جبین	صبح جبین ' زہرہ لقا ' ن ا مہر لقا
۵ ۱	جبیں دیکھ	جبیں پر ' ن ا ' ۳ تا ۷

* یہ غزل ن ۲ میں نہیں ہے اور اس کا چوتھا شعر ن ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل	شعر	مضمون	انفرادی	تلفظ نسخ
۱۷۲	۲۳۱	۶	۱	ایسی - محبت - ن ۷۹
..	..	۲	۲	شوروں کا نام - ن ۴۰۳
..	۷۹ - ۲۳۱ - ن ۵
..	۲۳۱	۱	۱	مکھڑے - ن ۲ تا ۴ - ۷۹
۱۷۳	..	۲	۲	بڑیکی - ن ۲ تا ۴
..	۲ تا ۷
..	..	۳	۱	سُں - ن ۲ تا ۷
..	..	۴	۱	سجے اُس مکھڑے کا - ن ۱
..	سجے اُس کا - ن ۴
..	..	۲	۲	سجے سب بوجھ - ن ۱ تا ۴
..	۷ - ۲ - جو بوجھا ہے
..	ن ۲
..	..	۱	۱	اُس کے مکھڑے کی - ن ۴
..	۲ - جو ہے - ن ۴ - ۵
..	ن ۲
..	..	۲	۲	سجے - ن ۴
..	۳۳۱	۲	۱	ذوق - ن ۱ تا ۳
..	..	۲	۲	سجے - ن ۷
..	..	۳	۱	سجے - ن ۸
۱۷۴	..	۲	۱	دیا یوں - ن ۱ - کیا ہیں
..	ن ۲ - ۳ - ۵
..	..	۱	۱	سجے اُس کے - ن ۵ تا ۷
..	۳۳۱	۳	۱	سجے کے - ن ۱ تا ۷
..	..	۲	۲	سجے - ن ۱ تا ۴
..	۲ - ۳ - ۵

۱۷۴ - ۳۳۱ - ۲ - ۱ - ۳ - ۵ - ۷ - ۹ - ۱۱ - ۱۳ - ۱۵ - ۱۷ - ۱۹ - ۲۱ - ۲۳ - ۲۵ - ۲۷ - ۲۹ - ۳۱ - ۳۳ - ۳۵ - ۳۷ - ۳۹ - ۴۱ - ۴۳ - ۴۵ - ۴۷ - ۴۹ - ۵۱ - ۵۳ - ۵۵ - ۵۷ - ۵۹ - ۶۱ - ۶۳ - ۶۵ - ۶۷ - ۶۹ - ۷۱ - ۷۳ - ۷۵ - ۷۷ - ۷۹ - ۸۱ - ۸۳ - ۸۵ - ۸۷ - ۸۹ - ۹۱ - ۹۳ - ۹۵ - ۹۷ - ۹۹ - ۱۰۱ - ۱۰۳ - ۱۰۵ - ۱۰۷ - ۱۰۹ - ۱۱۱ - ۱۱۳ - ۱۱۵ - ۱۱۷ - ۱۱۹ - ۱۲۱ - ۱۲۳ - ۱۲۵ - ۱۲۷ - ۱۲۹ - ۱۳۱ - ۱۳۳ - ۱۳۵ - ۱۳۷ - ۱۳۹ - ۱۴۱ - ۱۴۳ - ۱۴۵ - ۱۴۷ - ۱۴۹ - ۱۵۱ - ۱۵۳ - ۱۵۵ - ۱۵۷ - ۱۵۹ - ۱۶۱ - ۱۶۳ - ۱۶۵ - ۱۶۷ - ۱۶۹ - ۱۷۱ - ۱۷۳ - ۱۷۵ - ۱۷۷ - ۱۷۹ - ۱۸۱ - ۱۸۳ - ۱۸۵ - ۱۸۷ - ۱۸۹ - ۱۹۱ - ۱۹۳ - ۱۹۵ - ۱۹۷ - ۱۹۹ - ۲۰۱ - ۲۰۳ - ۲۰۵ - ۲۰۷ - ۲۰۹ - ۲۱۱ - ۲۱۳ - ۲۱۵ - ۲۱۷ - ۲۱۹ - ۲۲۱ - ۲۲۳ - ۲۲۵ - ۲۲۷ - ۲۲۹ - ۲۳۱ - ۲۳۳ - ۲۳۵ - ۲۳۷ - ۲۳۹ - ۲۴۱ - ۲۴۳ - ۲۴۵ - ۲۴۷ - ۲۴۹ - ۲۵۱ - ۲۵۳ - ۲۵۵ - ۲۵۷ - ۲۵۹ - ۲۶۱ - ۲۶۳ - ۲۶۵ - ۲۶۷ - ۲۶۹ - ۲۷۱ - ۲۷۳ - ۲۷۵ - ۲۷۷ - ۲۷۹ - ۲۸۱ - ۲۸۳ - ۲۸۵ - ۲۸۷ - ۲۸۹ - ۲۹۱ - ۲۹۳ - ۲۹۵ - ۲۹۷ - ۲۹۹ - ۳۰۱ - ۳۰۳ - ۳۰۵ - ۳۰۷ - ۳۰۹ - ۳۱۱ - ۳۱۳ - ۳۱۵ - ۳۱۷ - ۳۱۹ - ۳۲۱ - ۳۲۳ - ۳۲۵ - ۳۲۷ - ۳۲۹ - ۳۳۱ - ۳۳۳ - ۳۳۵ - ۳۳۷ - ۳۳۹ - ۳۴۱ - ۳۴۳ - ۳۴۵ - ۳۴۷ - ۳۴۹ - ۳۵۱ - ۳۵۳ - ۳۵۵ - ۳۵۷ - ۳۵۹ - ۳۶۱ - ۳۶۳ - ۳۶۵ - ۳۶۷ - ۳۶۹ - ۳۷۱ - ۳۷۳ - ۳۷۵ - ۳۷۷ - ۳۷۹ - ۳۸۱ - ۳۸۳ - ۳۸۵ - ۳۸۷ - ۳۸۹ - ۳۹۱ - ۳۹۳ - ۳۹۵ - ۳۹۷ - ۳۹۹ - ۴۰۱ - ۴۰۳ - ۴۰۵ - ۴۰۷ - ۴۰۹ - ۴۱۱ - ۴۱۳ - ۴۱۵ - ۴۱۷ - ۴۱۹ - ۴۲۱ - ۴۲۳ - ۴۲۵ - ۴۲۷ - ۴۲۹ - ۴۳۱ - ۴۳۳ - ۴۳۵ - ۴۳۷ - ۴۳۹ - ۴۴۱ - ۴۴۳ - ۴۴۵ - ۴۴۷ - ۴۴۹ - ۴۵۱ - ۴۵۳ - ۴۵۵ - ۴۵۷ - ۴۵۹ - ۴۶۱ - ۴۶۳ - ۴۶۵ - ۴۶۷ - ۴۶۹ - ۴۷۱ - ۴۷۳ - ۴۷۵ - ۴۷۷ - ۴۷۹ - ۴۸۱ - ۴۸۳ - ۴۸۵ - ۴۸۷ - ۴۸۹ - ۴۹۱ - ۴۹۳ - ۴۹۵ - ۴۹۷ - ۴۹۹ - ۵۰۱ - ۵۰۳ - ۵۰۵ - ۵۰۷ - ۵۰۹ - ۵۱۱ - ۵۱۳ - ۵۱۵ - ۵۱۷ - ۵۱۹ - ۵۲۱ - ۵۲۳ - ۵۲۵ - ۵۲۷ - ۵۲۹ - ۵۳۱ - ۵۳۳ - ۵۳۵ - ۵۳۷ - ۵۳۹ - ۵۴۱ - ۵۴۳ - ۵۴۵ - ۵۴۷ - ۵۴۹ - ۵۵۱ - ۵۵۳ - ۵۵۵ - ۵۵۷ - ۵۵۹ - ۵۶۱ - ۵۶۳ - ۵۶۵ - ۵۶۷ - ۵۶۹ - ۵۷۱ - ۵۷۳ - ۵۷۵ - ۵۷۷ - ۵۷۹ - ۵۸۱ - ۵۸۳ - ۵۸۵ - ۵۸۷ - ۵۸۹ - ۵۹۱ - ۵۹۳ - ۵۹۵ - ۵۹۷ - ۵۹۹ - ۶۰۱ - ۶۰۳ - ۶۰۵ - ۶۰۷ - ۶۰۹ - ۶۱۱ - ۶۱۳ - ۶۱۵ - ۶۱۷ - ۶۱۹ - ۶۲۱ - ۶۲۳ - ۶۲۵ - ۶۲۷ - ۶۲۹ - ۶۳۱ - ۶۳۳ - ۶۳۵ - ۶۳۷ - ۶۳۹ - ۶۴۱ - ۶۴۳ - ۶۴۵ - ۶۴۷ - ۶۴۹ - ۶۵۱ - ۶۵۳ - ۶۵۵ - ۶۵۷ - ۶۵۹ - ۶۶۱ - ۶۶۳ - ۶۶۵ - ۶۶۷ - ۶۶۹ - ۶۷۱ - ۶۷۳ - ۶۷۵ - ۶۷۷ - ۶۷۹ - ۶۸۱ - ۶۸۳ - ۶۸۵ - ۶۸۷ - ۶۸۹ - ۶۹۱ - ۶۹۳ - ۶۹۵ - ۶۹۷ - ۶۹۹ - ۷۰۱ - ۷۰۳ - ۷۰۵ - ۷۰۷ - ۷۰۹ - ۷۱۱ - ۷۱۳ - ۷۱۵ - ۷۱۷ - ۷۱۹ - ۷۲۱ - ۷۲۳ - ۷۲۵ - ۷۲۷ - ۷۲۹ - ۷۳۱ - ۷۳۳ - ۷۳۵ - ۷۳۷ - ۷۳۹ - ۷۴۱ - ۷۴۳ - ۷۴۵ - ۷۴۷ - ۷۴۹ - ۷۵۱ - ۷۵۳ - ۷۵۵ - ۷۵۷ - ۷۵۹ - ۷۶۱ - ۷۶۳ - ۷۶۵ - ۷۶۷ - ۷۶۹ - ۷۷۱ - ۷۷۳ - ۷۷۵ - ۷۷۷ - ۷۷۹ - ۷۸۱ - ۷۸۳ - ۷۸۵ - ۷۸۷ - ۷۸۹ - ۷۹۱ - ۷۹۳ - ۷۹۵ - ۷۹۷ - ۷۹۹ - ۸۰۱ - ۸۰۳ - ۸۰۵ - ۸۰۷ - ۸۰۹ - ۸۱۱ - ۸۱۳ - ۸۱۵ - ۸۱۷ - ۸۱۹ - ۸۲۱ - ۸۲۳ - ۸۲۵ - ۸۲۷ - ۸۲۹ - ۸۳۱ - ۸۳۳ - ۸۳۵ - ۸۳۷ - ۸۳۹ - ۸۴۱ - ۸۴۳ - ۸۴۵ - ۸۴۷ - ۸۴۹ - ۸۵۱ - ۸۵۳ - ۸۵۵ - ۸۵۷ - ۸۵۹ - ۸۶۱ - ۸۶۳ - ۸۶۵ - ۸۶۷ - ۸۶۹ - ۸۷۱ - ۸۷۳ - ۸۷۵ - ۸۷۷ - ۸۷۹ - ۸۸۱ - ۸۸۳ - ۸۸۵ - ۸۸۷ - ۸۸۹ - ۸۹۱ - ۸۹۳ - ۸۹۵ - ۸۹۷ - ۸۹۹ - ۹۰۱ - ۹۰۳ - ۹۰۵ - ۹۰۷ - ۹۰۹ - ۹۱۱ - ۹۱۳ - ۹۱۵ - ۹۱۷ - ۹۱۹ - ۹۲۱ - ۹۲۳ - ۹۲۵ - ۹۲۷ - ۹۲۹ - ۹۳۱ - ۹۳۳ - ۹۳۵ - ۹۳۷ - ۹۳۹ - ۹۴۱ - ۹۴۳ - ۹۴۵ - ۹۴۷ - ۹۴۹ - ۹۵۱ - ۹۵۳ - ۹۵۵ - ۹۵۷ - ۹۵۹ - ۹۶۱ - ۹۶۳ - ۹۶۵ - ۹۶۷ - ۹۶۹ - ۹۷۱ - ۹۷۳ - ۹۷۵ - ۹۷۷ - ۹۷۹ - ۹۸۱ - ۹۸۳ - ۹۸۵ - ۹۸۷ - ۹۸۹ - ۹۹۱ - ۹۹۳ - ۹۹۵ - ۹۹۷ - ۹۹۹ - ۱۰۰۱ - ۱۰۰۳ - ۱۰۰۵ - ۱۰۰۷ - ۱۰۰۹ - ۱۰۱۱ - ۱۰۱۳ - ۱۰۱۵ - ۱۰۱۷ - ۱۰۱۹ - ۱۰۲۱ - ۱۰۲۳ - ۱۰۲۵ - ۱۰۲۷ - ۱۰۲۹ - ۱۰۳۱ - ۱۰۳۳ - ۱۰۳۵ - ۱۰۳۷ - ۱۰۳۹ - ۱۰۴۱ - ۱۰۴۳ - ۱۰۴۵ - ۱۰۴۷ - ۱۰۴۹ - ۱۰۵۱ - ۱۰۵۳ - ۱۰۵۵ - ۱۰۵۷ - ۱۰۵۹ - ۱۰۶۱ - ۱۰۶۳ - ۱۰۶۵ - ۱۰۶۷ - ۱۰۶۹ - ۱۰۷۱ - ۱۰۷۳ - ۱۰۷۵ - ۱۰۷۷ - ۱۰۷۹ - ۱۰۸۱ - ۱۰۸۳ - ۱۰۸۵ - ۱۰۸۷ - ۱۰۸۹ - ۱۰۹۱ - ۱۰۹۳ - ۱۰۹۵ - ۱۰۹۷ - ۱۰۹۹ - ۱۱۰۱ - ۱۱۰۳ - ۱۱۰۵ - ۱۱۰۷ - ۱۱۰۹ - ۱۱۱۱ - ۱۱۱۳ - ۱۱۱۵ - ۱۱۱۷ - ۱۱۱۹ - ۱۱۲۱ - ۱۱۲۳ - ۱۱۲۵ - ۱۱۲۷ - ۱۱۲۹ - ۱۱۳۱ - ۱۱۳۳ - ۱۱۳۵ - ۱۱۳۷ - ۱۱۳۹ - ۱۱۴۱ - ۱۱۴۳ - ۱۱۴۵ - ۱۱۴۷ - ۱۱۴۹ - ۱۱۵۱ - ۱۱۵۳ - ۱۱۵۵ - ۱۱۵۷ - ۱۱۵۹ - ۱۱۶۱ - ۱۱۶۳ - ۱۱۶۵ - ۱۱۶۷ - ۱۱۶۹ - ۱۱۷۱ - ۱۱۷۳ - ۱۱۷۵ - ۱۱۷۷ - ۱۱۷۹ - ۱۱۸۱ - ۱۱۸۳ - ۱۱۸۵ - ۱۱۸۷ - ۱۱۸۹ - ۱۱۹۱ - ۱۱۹۳ - ۱۱۹۵ - ۱۱۹۷ - ۱۱۹۹ - ۱۲۰۱ - ۱۲۰۳ - ۱۲۰۵ - ۱۲۰۷ - ۱۲۰۹ - ۱۲۱۱ - ۱۲۱۳ - ۱۲۱۵ - ۱۲۱۷ - ۱۲۱۹ - ۱۲۲۱ - ۱۲۲۳ - ۱۲۲۵ - ۱۲۲۷ - ۱۲۲۹ - ۱۲۳۱ - ۱۲۳۳ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۷ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۱ - ۱۲۴۳ - ۱۲۴۵ - ۱۲۴۷ - ۱۲۴۹ - ۱۲۵۱ - ۱۲۵۳ - ۱۲۵۵ - ۱۲۵۷ - ۱۲۵۹ - ۱۲۶۱ - ۱۲۶۳ - ۱۲۶۵ - ۱۲۶۷ - ۱۲۶۹ - ۱۲۷۱ - ۱۲۷۳ - ۱۲۷۵ - ۱۲۷۷ - ۱۲۷۹ - ۱۲۸۱ - ۱۲۸۳ - ۱۲۸۵ - ۱۲۸۷ - ۱۲۸۹ - ۱۲۹۱ - ۱۲۹۳ - ۱۲۹۵ - ۱۲۹۷ - ۱۲۹۹ - ۱۳۰۱ - ۱۳۰۳ - ۱۳۰۵ - ۱۳۰۷ - ۱۳۰۹ - ۱۳۱۱ - ۱۳۱۳ - ۱۳۱۵ - ۱۳۱۷ - ۱۳۱۹ - ۱۳۲۱ - ۱۳۲۳ - ۱۳۲۵ - ۱۳۲۷ - ۱۳۲۹ - ۱۳۳۱ - ۱۳۳۳ - ۱۳۳۵ - ۱۳۳۷ - ۱۳۳۹ - ۱۳۴۱ - ۱۳۴۳ - ۱۳۴۵ - ۱۳۴۷ - ۱۳۴۹ - ۱۳۵۱ - ۱۳۵۳ - ۱۳۵۵ - ۱۳۵۷ - ۱۳۵۹ - ۱۳۶۱ - ۱۳۶۳ - ۱۳۶۵ - ۱۳۶۷ - ۱۳۶۹ - ۱۳۷۱ - ۱۳۷۳ - ۱۳۷۵ - ۱۳۷۷ - ۱۳۷۹ - ۱۳۸۱ - ۱۳۸۳ - ۱۳۸۵ - ۱۳۸۷ - ۱۳۸۹ - ۱۳۹۱ - ۱۳۹۳ - ۱۳۹۵ - ۱۳۹۷ - ۱۳۹۹ - ۱۴۰۱ - ۱۴۰۳ - ۱۴۰۵ - ۱۴۰۷ - ۱۴۰۹ - ۱۴۱۱ - ۱۴۱۳ - ۱۴۱۵ - ۱۴۱۷ - ۱۴۱۹ - ۱۴۲۱ - ۱۴۲۳ - ۱۴۲۵ - ۱۴۲۷ - ۱۴۲۹ - ۱۴۳۱ - ۱۴۳۳ - ۱۴۳۵ - ۱۴۳۷ - ۱۴۳۹ - ۱۴۴۱ - ۱۴۴۳ - ۱۴۴۵ - ۱۴۴۷ - ۱۴۴۹ - ۱۴۵۱ - ۱۴۵۳ - ۱۴۵۵ - ۱۴۵۷ - ۱۴۵۹ - ۱۴۶۱ - ۱۴۶۳ - ۱۴۶۵ - ۱۴۶۷ - ۱۴۶۹ - ۱۴۷۱ - ۱۴۷۳ - ۱۴۷۵ - ۱۴۷۷ - ۱۴۷۹ - ۱۴۸۱ - ۱۴۸۳ - ۱۴۸۵ - ۱۴۸۷ - ۱۴۸۹ - ۱۴۹۱ - ۱۴۹۳ - ۱۴۹۵ - ۱۴۹۷ - ۱۴۹۹ - ۱۵۰۱ - ۱۵۰۳ - ۱۵۰۵ - ۱۵۰۷ - ۱۵۰۹ - ۱۵۱۱ - ۱۵۱۳ - ۱۵۱۵ - ۱۵۱۷ - ۱۵۱۹ - ۱۵۲۱ - ۱۵۲۳ - ۱۵۲۵ - ۱۵۲۷ - ۱۵۲۹ - ۱۵۳۱ - ۱۵۳۳ - ۱۵۳۵ - ۱۵۳۷ - ۱۵۳۹ - ۱۵۴۱ - ۱۵۴۳ - ۱۵۴۵ - ۱۵۴۷ - ۱۵۴۹ - ۱۵۵۱ - ۱۵۵۳ - ۱۵۵۵ - ۱۵۵۷ - ۱۵۵۹ - ۱۵۶۱ - ۱۵۶۳ - ۱۵۶۵ - ۱۵۶۷ - ۱۵۶۹ - ۱۵۷۱ - ۱۵۷۳ - ۱۵۷۵ - ۱۵۷۷ - ۱۵۷۹ - ۱۵۸۱ - ۱۵۸۳ - ۱۵۸۵ - ۱۵۸۷ - ۱۵۸۹ - ۱۵۹۱ - ۱۵۹۳ - ۱۵۹۵ - ۱۵۹۷ - ۱۵۹۹ - ۱۶۰۱ - ۱۶۰۳ - ۱۶۰۵ - ۱۶۰۷ - ۱۶۰۹ - ۱۶۱۱ - ۱۶۱۳ - ۱۶۱۵ - ۱۶۱۷ - ۱۶۱۹ - ۱۶۲۱ - ۱۶۲۳ - ۱۶۲۵ - ۱۶۲۷ - ۱۶۲۹ - ۱۶۳۱ - ۱۶۳۳ - ۱۶۳۵ - ۱۶۳۷ - ۱۶۳۹ - ۱۶۴۱ - ۱۶۴۳ - ۱۶۴۵ - ۱۶۴۷ - ۱۶۴۹ - ۱۶۵۱ - ۱۶۵۳ - ۱۶۵۵ - ۱۶۵۷ - ۱۶۵۹ - ۱۶۶۱ - ۱۶۶۳ - ۱۶۶۵ - ۱۶۶۷ - ۱۶۶۹ - ۱۶۷۱ - ۱۶۷۳ - ۱۶۷۵ - ۱۶۷۷ - ۱۶۷۹ - ۱۶۸۱ - ۱۶۸۳ - ۱۶۸۵ - ۱۶۸۷ - ۱۶۸۹ - ۱۶۹۱ - ۱۶۹۳ - ۱۶۹۵ - ۱۶۹۷ - ۱۶۹۹ - ۱۷۰۱ - ۱۷۰۳ - ۱۷۰۵ - ۱۷۰۷ - ۱۷۰۹ - ۱۷۱۱ - ۱۷۱۳ - ۱۷۱۵ - ۱۷۱۷ - ۱۷۱۹ - ۱۷۲۱ - ۱۷۲۳ - ۱۷۲۵ - ۱۷۲۷ - ۱۷۲۹ - ۱۷۳۱ - ۱۷۳۳ - ۱۷۳۵ - ۱۷۳۷ - ۱۷۳۹ - ۱۷۴۱ - ۱۷۴۳ - ۱۷۴۵ - ۱۷۴۷ - ۱۷۴۹ - ۱۷۵۱ - ۱۷۵۳ - ۱۷۵۵ - ۱۷۵۷ - ۱۷۵۹ - ۱۷۶۱ - ۱۷۶۳ - ۱۷۶۵ - ۱۷۶۷ - ۱۷۶۹ - ۱۷۷۱ - ۱۷۷۳ - ۱۷۷۵ - ۱۷۷۷ - ۱۷۷۹ - ۱۷۸۱ - ۱۷۸۳ - ۱۷۸۵ - ۱۷۸۷ - ۱۷۸۹ - ۱۷۹۱ - ۱۷۹۳ - ۱۷۹۵ - ۱۷۹۷ - ۱۷۹۹ - ۱۸۰۱ - ۱۸۰۳ - ۱۸۰۵ - ۱۸۰۷ - ۱۸۰۹ - ۱۸۱۱ - ۱۸۱۳ - ۱۸۱۵ - ۱۸۱۷ - ۱۸۱۹ - ۱۸۲۱ - ۱۸۲۳ - ۱۸۲۵ - ۱۸۲۷ - ۱۸۲۹ - ۱۸۳۱ - ۱۸۳۳ - ۱۸۳۵ - ۱۸۳۷ - ۱۸۳۹ - ۱۸۴۱ - ۱۸۴۳ - ۱۸۴۵ - ۱۸۴۷ - ۱۸۴۹ - ۱۸۵۱ - ۱۸۵۳ - ۱۸۵۵ - ۱۸۵۷ - ۱۸۵۹ - ۱۸۶۱ - ۱۸۶۳ - ۱۸۶۵ - ۱۸۶۷ - ۱۸۶۹ - ۱۸۷۱ - ۱۸۷۳ - ۱۸۷۵ - ۱۸۷۷ - ۱۸۷۹ - ۱۸۸۱ - ۱۸۸۳ - ۱۸۸۵ - ۱۸۸۷ - ۱۸۸۹ - ۱۸۹۱ - ۱۸۹۳ - ۱۸۹۵ - ۱۸۹۷ - ۱۸۹۹ - ۱۹۰۱ - ۱۹۰۳ - ۱۹۰۵ - ۱۹۰۷ - ۱۹۰۹ - ۱۹۱۱ - ۱۹۱۳ - ۱۹۱۵ - ۱۹۱۷ - ۱۹۱۹ - ۱۹۲۱ - ۱۹۲۳ - ۱۹۲۵ - ۱۹۲۷ - ۱۹۲۹ - ۱۹۳۱ - ۱۹۳۳ - ۱۹۳۵ - ۱۹۳۷ - ۱۹۳۹ - ۱۹۴۱ - ۱۹۴۳ - ۱۹۴۵ - ۱۹۴۷ - ۱۹۴۹ - ۱۹۵۱ - ۱۹۵۳ - ۱۹۵۵ - ۱۹۵۷ - ۱۹۵۹ - ۱۹۶۱ - ۱۹۶۳ - ۱۹۶۵ - ۱۹۶۷ - ۱۹۶۹ - ۱۹۷۱ - ۱۹۷۳ - ۱۹۷۵ - ۱۹۷۷ - ۱۹۷۹ - ۱۹۸۱ - ۱۹۸۳ - ۱۹۸۵ - ۱۹۸۷ - ۱۹۸۹ - ۱۹۹۱ - ۱۹۹۳ - ۱۹۹۵ - ۱۹۹۷ - ۱۹۹۹ - ۲۰۰۱ - ۲۰۰۳ - ۲۰۰۵ - ۲۰۰۷ - ۲۰۰۹ - ۲۰۱۱ - ۲۰۱۳ - ۲۰۱۵ - ۲۰۱۷ - ۲۰۱۹ - ۲۰۲۱ - ۲۰۲۳ - ۲۰۲۵ - ۲۰۲۷ - ۲۰۲۹ - ۲۰۳۱ - ۲۰۳۳ - ۲۰۳۵ - ۲۰۳۷ - ۲۰۳۹ - ۲۰۴۱ - ۲۰۴۳ - ۲۰۴۵ - ۲۰۴۷ - ۲۰۴۹ - ۲۰۵۱ - ۲۰۵۳ - ۲۰۵۵ - ۲۰۵۷ - ۲۰۵۹ - ۲۰۶۱ - ۲۰۶۳ - ۲۰۶۵ - ۲۰۶۷ - ۲۰۶۹ - ۲۰۷۱ - ۲۰۷۳ - ۲۰۷۵ - ۲۰۷۷ - ۲۰۷۹ - ۲۰۸۱ - ۲۰۸۳ - ۲۰۸۵ - ۲۰۸۷ - ۲۰۸۹ - ۲۰۹۱ - ۲۰۹۳ - ۲۰۹۵ - ۲۰۹۷ - ۲۰۹۹ - ۲۱۰۱ - ۲۱۰۳ - ۲۱۰۵ - ۲۱۰۷ - ۲۱۰۹ - ۲۱۱۱ - ۲۱۱۳ - ۲۱۱۵ - ۲۱۱۷ - ۲۱۱۹ - ۲۱۲۱ - ۲۱۲۳ - ۲۱۲۵ - ۲۱۲۷ - ۲۱۲۹ - ۲۱۳۱ - ۲۱۳۳ - ۲۱۳۵ - ۲۱۳۷ - ۲۱۳۹ - ۲۱۴۱ - ۲۱۴۳ - ۲۱۴۵ - ۲۱۴۷ - ۲۱۴۹ - ۲۱۵۱ - ۲۱۵۳ - ۲۱۵۵ - ۲۱۵۷ - ۲۱۵۹ - ۲۱۶۱ - ۲۱۶۳ - ۲۱۶۵ - ۲۱۶۷ - ۲۱۶۹ - ۲۱۷۱ - ۲۱۷۳ - ۲۱۷۵ - ۲۱۷۷ - ۲۱۷۹ - ۲۱۸۱ - ۲۱۸۳ - ۲۱۸۵ - ۲۱۸۷ - ۲۱۸۹ - ۲۱۹۱ - ۲۱۹۳ - ۲۱۹۵ - ۲۱۹۷ - ۲۱۹۹ - ۲۲۰۱ - ۲۲۰۳ - ۲۲۰۵ - ۲۲۰۷ - ۲۲۰۹ - ۲۲۱۱ - ۲۲۱۳ - ۲۲۱۵ - ۲۲۱۷ - ۲۲۱۹ - ۲۲۲۱ - ۲۲۲۳ - ۲۲۲۵ - ۲۲۲۷ - ۲۲۲۹ - ۲۲۳۱ - ۲۲۳۳ - ۲۲۳۵ - ۲۲۳۷ - ۲۲۳۹ - ۲۲۴۱ - ۲۲۴۳ - ۲۲۴۵ - ۲۲۴۷ - ۲۲۴۹ - ۲۲۵۱ - ۲۲۵۳ - ۲۲۵۵ - ۲۲۵۷ - ۲۲۵۹ - ۲۲۶۱ - ۲۲۶۳ - ۲۲۶۵ - ۲۲۶۷ - ۲۲۶۹ - ۲۲۷۱ - ۲۲۷۳ - ۲۲۷۵ - ۲۲۷۷ - ۲۲۷۹ - ۲۲۸۱ - ۲۲۸۳ - ۲۲۸۵ - ۲۲۸۷ - ۲۲۸۹ - ۲۲۹۱ - ۲۲۹۳ - ۲۲۹۵ - ۲۲۹۷ - ۲۲۹۹ - ۲۳۰۱ - ۲۳۰۳ - ۲۳۰۵ - ۲۳۰۷ - ۲۳۰۹ - ۲۳۱۱ - ۲۳۱۳ - ۲۳۱۵ - ۲۳۱۷ - ۲۳۱۹ - ۲۳۲۱ - ۲۳۲۳ - ۲۳۲۵ - ۲۳۲۷ - ۲۳۲۹ - ۲۳۳۱ - ۲۳۳۳ - ۲۳۳۵ - ۲۳۳۷ - ۲۳۳۹ - ۲۳۴۱ - ۲۳۴۳ - ۲۳۴۵ - ۲۳۴۷ - ۲۳۴۹ - ۲۳۵۱ - ۲۳۵۳ - ۲۳۵۵ - ۲۳۵۷ - ۲۳۵۹ - ۲۳۶۱ - ۲۳۶۳ - ۲۳۶۵ - ۲۳۶۷ - ۲۳۶۹ - ۲۳۷۱ - ۲۳۷۳ - ۲۳۷۵ - ۲۳۷۷ - ۲۳۷۹ - ۲۳۸۱ - ۲۳۸۳ - ۲۳۸۵ - ۲۳۸۷ - ۲۳۸۹ - ۲۳۹۱ - ۲۳۹۳ - ۲۳۹۵ - ۲۳۹۷ - ۲۳۹۹ - ۲۴۰۱ - ۲۴۰۳ - ۲۴۰۵ - ۲۴۰۷ - ۲۴۰۹ - ۲۴۱۱ - ۲۴۱۳ - ۲۴۱۵ - ۲۴۱۷ -

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۷۵	۲۳۵ # ۳ ۲	نمط	نمن ' ن ۳ ' ۴
۱۷۶	۲۳۶ # ۴ ۲	میں	یو ' ن ۱ تا ۷
۱۷۷	۲۳۷ # ۵ ۱	معمشوق	معمشوقہ ' ن ۱
۱۷۸	۲۳۸ # ۱۱ ۱	وسعت مشرب	مشرقی و مشرب ' ن ۱ - ۷
۱۷۹	۲۳۹ # ۱۲ ۱	قد کا	قد کے ' ن ۱ ' ۶ ' ۷
۱۸۰	۲۴۰ # ۱۴ ۱	گلچ	شمع ' ن ۱ (حاشیہ)
۱۸۱	۲۴۱ # ۱۴ ۱	کسو	کسی ' ن ۱ تا ۷
۱۸۲	۲۴۲ # ۶ ۲	میں	مئے ' ن ۵
۱۸۳	۲۴۳ # ۳ ۱	فتخر میں	فتخر سوں ' ن ۳ ' ۴
۱۸۴	۲۴۴ # ۱۴ ۱	یہ گر چمن میں	اگر ' ن ۱ - کہے کہ
۱۸۵	۲۴۵ # ۱۴ ۱	کہے وہ	چمن میں ' ن ۱ ' ۳ ' ۵ -
۱۸۶	۲۴۶ # ۱۴ ۱	کہے وہ چمن میں	کہے وہ چمن میں ' ن ۲
۱۸۷	۲۴۷ # ۲ ۱	سنا	دکھیا ' ن ۳ ' ۴ - دکھا
۱۸۸	۲۴۸ # ۲ ۱	ن	ن ۲ - سارا ' ن ۸

* تیسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے —

+ تیسرا شعر رد کیا جو بجز ن ۲ سب میں ہے :- و۔ توجہ
نہیں متصور کی کینیت مستی ۱۱ اکثر خط ساغرستی صہیا یہ
لکھا ہوں :-

+ اس غزل کا تیسرا اور پانچواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے -
اور چوتھے شعر کی جگہ ن ۱ میں یہ شعر ہے :- اس ناز و اس ادا
کی خوبی کا یوں بیاں سن □ یہ خوبرو صورت پر مستانہ ہو رہا
ہوں :- غزل ۲۳۷ کسی نسخے میں نہیں ہے —
نہ اس غزل کا تیسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

لفظ متون	شعر مصرع	لفظ متون	شعر مصرع
قد تیرے سوں ہے نیت	۱	تیرے قد سگی ہے	۳
ن ۱ ' ۳ ' ۶-یو نیت ' ن ۴			
سوں عمر ' ن ۲-یے عمر	۲	میں عمر	۳
ن ۳ ' سوں عمر ' ن ۴			
لیا کہات ' ی ۲	۲	فلک نے	۴
صافی دل ' ن ۱ تا ۵	۱	صاف دہن	۶
کہا مہوں ' ن ۱-کہا مہوں	۲	کیے مہوں	۶
ن ۲ تا ۵			
بخشا ہے ' ن ۷ ' ۸	۲	بخشے ہیں	۲
سنگھار-سو سوں ' ن ۱ تا ۶-شکار	۲	مکھد سوں	۲
ن ۱			
وہ چلد کر (یا) دہ چلد تر	۳	دو چند وہ	۳
ن ۱ ' ۲			
دو چار ' ن ۳ ' ۴	۲	شکار	۴
کد آج ' ن ۱ تا ۶	۱	یے آج	۵
اپس کی ' ن ۱ تا ۴ ' ۷	۱	اپنی	۶
دل کی ' ن ۱ تا ۷	۲	دل کوں	۷
چہن بھری ' ن ۴-چہلد	۱	گن بھری	۳
بھری ' ن ۷			
جب دو یوں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴ ' ۷	۲	جب بھر وہ	۴
جب وہ بھر ' ن ۲ ' ۶-			
جب سوں بہن ' ن ۵			
قبائے ' ن ۵	۲	لباس	۴
مست بے خبر ' ن ۲ تا ۵	۱	مست و بے خبر	۲
دل رہا کا ' ن ۱ ' ۲ تا ۵	۱	دل رہا کی	۳

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۰	۲۴۲	۴	۱ رشک سوں
۵			ن ۵
۵	۴	۲	کی تاب
۵	۶	۲	گرداب و موج
۵	۷	۱	حسن آبدار
۵	۸	۲	کیفیت
۵	۹	۱	عالی کوں
۵	۱۲	۱	ایک آن
۵			ن ۵
۵	۱۲	۲	بجا آے ربابی
۵			ن ۵، ۴، ۳، ۲
۵	۱۴	۱	وہ
۵	۱۵	۱	اُسکوں
۵	۲۴۳	۲	۱ ہے اُسکے - مکہ سوں - ۲ ہے بسکے - ن ۴، ۳، ۲ - مکہ
۵			ن ۴ - مکہ پہ ن ۵
۵	۲	۲	موتی کی مثال
۵	۳	۲	اُتھا کے
۵	۴	۱	وہ سرد
۵			ن ۴، ۳
۵	۵	۱	بوجھ کے
۵	۷	۲	ہو اُسی کی
۵	۱۲۴۴	۱	۱ ہے جن نے پیو کوں - جو کوئی نبودہ کوں ن ۱
۵			ن ۲ - جو نبودہ کوں ن ۲
۵			ن ۵ - ہوں جو نبودہ کوں ن ۵
۵			ن ۷ - جس نے پیو کوں ن ۷
۵			ن ۸ - جو بیرو لال کوں ن ۴، ۸

* دسواں شعر ن ۱ میں نہیں ہے - ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

منجھہ غزل	شعر	مصرع	لفظ معنی	الفاظ نسخ
۱۸۲ ۲۴۴	۱	۱	آکر کے باغ	اکوم کے باغ' ن ۱ تا ۵ ۷
" "	۳	۱	تجھہ خط کا	تجھہ لب کا' ن ۱ تا ۷
" "	۵	۲	رات دن وہ	رات دیس' ن ۱ تا ۴ ۶ -
" "				رات و دیس' ن ۵
" "	۵	۲	وہ اسی کے	دل اسی' ن ۵ - اپس' ن ۴
" "	۱	۱	سجین	پہا' ن ۳ ۴
" "	۲	۳	رات دن میں	رات دیس' ن ۱ تا ۴ ۶ -
" "				رات درش' ن ۵
" "	۳	۲	چلتا ہوں رات دن	چلتا ہے رات دیس سہلہ' ن ۱
۱۸۳ ۲۴۶	۲	۱	پہرتا ہے ہر ہر گھر	پہرتا ہے گھر گھر' ن ۲ تا ۴
" "	۳	۱	اُس انجمن میں	اُس وقت پر کہوں کر نہ
" "			کہوں نہی	ہوئے' ن ۱
" "	۳	۲	مے ہر ادا سانی	مے ہر یک ادا سانی' ن ۳
" "				سانی کی' ن ۲ ۳
" "	۵	۱	مطلع انوار	مطلع الانوار' ن ۲
۱۸۴ ۳۴۷	۲	۱	جو کیفیت سیہ	جو جو کیف سیہ مستی
" "			مستی کی تجھہ	نہی' ن ۵
" "	۳	۱	ظالم	ظالم' ن ۳
" "	۳	۲	مستی کا	وہ مستی' ن ۱ تا ۶ -
" "				عور مستی' ن ۷
" "	۴	۱	شہر میں	روشن' ن ۱
" "	۴	۲	ڈلی	ڈلی' ن ۲ ۳ ۵

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۱۸۴ ۲۴۷ ۵ ۱	آشتابی سون	آشتائی سون 'ن' ۱ '۳
		تا ۷ (دونوں لفظ پڑھے جاسکتے ہوں)
۲ ۵ " "	بادام میں	بادام کے 'ن' ۱ تا ۴
۲ ۵ " "	دو مغز سوویں	دو مغز ہوویں 'ن' ۱ '۵
۲ ۶ " "	کوئی رنگ	ہے کئی رنگ 'ن' ۱
		۵ - ہوں میں رنگ 'ن'
		۲ - ہوں کہیں رنگ 'ن'
		۳ '۴
۲ ۷ " "	حالی	عالی 'ن' ۳ '۵
۲ ۱ ۲۴۸ " "	کہ تا جاؤں	کہ جاتا ہوں 'ن' ۵
۱ ۲ " "	نہ تھی	نہیں 'ن' ۲ '۳ '۵
۱ ۴ " "	دمن میں	دمن کی 'ن' ۳ '۴
۲ ۴ " "	رنگ یہ خوبی	رنگ و خوبی ہے 'ن' ۷
۱ ۵ " ۱۸۵	کیا چیزوں لفظ	کیا جو لفظ معنی میں 'ن' ۲ تا ۴
	میں معنی	
۱ ۱ ۲۴۹ " "	اگن میں	اگن سون 'ن' ۱ تا ۴
		۴ '۷
۲ ۱ " "	خاک سون	خاک میں 'ن' ۳ '۴ '۷
۲ ۳ " "	موم نمون	مہ کے نمون 'ن' ۱ تا ۴
		۴ '۷
۱ ۵ " "	ادھک	ادک 'ن' ۱ '۳ '۴
		۶
۲ ۵ " "	بولا-ہاتھ کون	گویا 'ن' ۲ - کے ہاتھ میں
		۱ - '۷ کے ہاتھ 'ن'

ملحقہ قزل شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۱۸۶ ۲۵۰ ۷ ۲	ہر دل کوں	یک دل 'ن ۱' ۵' ۶'
۲۵۱ ۲ ۱	تورے سقین میں	تجھ میں دیکھا میں ن ۱
۱۸۷ ۲۵۲ ۲ ۱	سنبھل کر	سنبھال کے 'ن ۱' تا ۵
۲ ۳ ۱	مجھ سے آج	آج مجھ سے 'ن ۱' تا ۵
۲ ۵۵ ۱	نرگسستاں کوں	نرگساں کوں توں 'ن ۵' دیا 'ن ۲' تا ۷
۲ ۶ ۲	دنے	کئے 'ن ۶' ۷'
۲ ۲ ۱	سجری ہو	ہوے سیر 'ن ۲' تا ۴
۱۸۸ ۴ ۲	اُترنا (نہیں)	انہوتا 'ن ۲' گزرتا 'ن ۵' (حاشیہ)
۲ ۱ ۲۵۴	اُس سے	اُس پر 'ن ۱' ۵' ۶'
۲ ۲ ۱	جان دیدہ	جان و دیدہ 'ن ۱' ۲' ۷'
۲ ۳ ۲	شکستہ حال	فریب حال 'ن ۱' تا ۵
۱ ۶ ۱	جہان میں	جہاں میں 'ن ۱' تا ۶
۲ ۷ ۲	سرد آہ	آہ سرد 'ن ۱' تا ۷
۲ ۷ ۲۵۵	خوف ورجا	خوف و رہا 'ن ۱' ۳' ۷' (حاشیہ)
۲ ۸ ۲	کہ تیرا دل	کہ دل تیرا 'ن ۱' تا ۷
۲۵۶ ۱ ۱	میرے غم کا	میرا غم 'ن ۲' تا ۴' ۷' کوں 'ن ۱'

صفحہ قبل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسف
۱۹۰	۲۵۶	۲	۱
یہ معلوم ' ن ۱ ' ۵	یوں معلوم	کہ مجھے احوال	کہ تجھے احوال ' ن ۶
۲	۲	۲	۲
کہ تیری آہ ' ن ۵			
۲	۳	۲	۲
ہمیں سے	ہمیں پر ' ن ۳ تا ۷	سامان نرک	سامان کوں ' ن ۲ تا ۵
۲	۳	۲	۲
دل کا حال ہے	دل میں حال ہے ' ن ۷		
۱	۴	۱	۴
اوپر اہ ' ن ۱			
۲	۴	۲	۴
پہنچاتا - کروں	پہنچاتے ' ن ۱ تا ۶		
۲	۴	۲	۴
کہا	پہنچاتے ' ن ۷ - بغیر از		
۲	۷	۲	۷
۷ - کوں کیا ہے ' ن ۵	کہ پہنچاتے ' ن ۱ - درد		
۲	۷	۲	۷
لجائے درد نامے	کے نامے ' ن ۱ تا ۵		
۲	۱	۲	۱
ہمیں	ہمیں ' ن ۲ تا ۴ - ہمیں		
۲	۱	۲	۱
۱۹۱	۲۵۷	۲	۱
ہوا نہیں ہے جب	ہوا ہوں جب تلک ' ن ۱ -		
۱	۴	۱	۴
تلک	ہوا جب تک نہیں ' ن ۷		
۱	۵	۱	۵
نہ دیویں	نہ دیوے ' ن ۴ ' ۵		
۱	۵	۱	۵
ملک دل میں	ملک دیں میں ' ن ۳ ' ۴		
۱	۶	۱	۶
آشیاں	آشنا (؟) ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷		
۱	۸	۱	۸
دور قم سوں	دور قم سوں ' ن ۱ تا ۴ ' ۷		
۱	۹	۱	۹
بوجھوں	بوجھوں ' ن ۵ تا ۷		
۲	۹	۲	۹
کہ جس کا	کہ اُس کا ' ن ۲ ' ۴		
۱	۳	۱	۳
دیکھتے ہیں اُسے	دیکھتے اُسکوں ' ن ۲ تا ۴		

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معن	لفظ نسخ
۱۹۲ ۲۵۹ ۴ ۱	بلند کرنے کوں	بلند کرتے ہیں عاشقان
۱۹۳ + ۲۹ ۷ ۱	دل لہجائے ہیں	عشق کے سدا چھوٹے ن ۲ ۴ لے جاوے
۲ ۷ ۱ ۱	سرو قد	گلر خاں ن ۱ ۵
۱۹۱ ۱ ۱ ۱	گل مقصد کا	گل مقصد کے ن ۱ ۷
۱ ۲ ۱ ۱	نہری پلٹاں نے	پلک تیری نے ن ۳ ۴
۱ ۳ ۱ ۱	خلفچہ کوں	خوبی کوں ن ۵
۱ ۴ ۱ ۱	کوچے سے	کوچے میں ن ۲
۱ ۲ ۱ ۱	سار قالے ہیں	تار قالے ہیں ن ۱
۱۹۴ ۲۹۲ ۲ ۱	جاناں میں	خوبیاں ن ۵ - ۷
۲ ۵ ۱ ۱	سہری ہے	سہری میں ن ۱ ۵
۱ ۷ ۱ ۱	بھلی نراقی	اچلی نراقی ن ۱ ۲
۲ ۷ ۱ ۱	آفتاب چوں	آفتاب جبیں ن ۱
۱ ۱ ۱ ۱	رکھے نہیں اپنے	رکھیں نار ن ۱ - ۱
۱ ۲ ۱ ۱	چرن	راکھے ن ۴ - ۷
۱ ۲ ۱ ۱	رنگ	لعل ن ۲

• ن ۶ میں مطلع کے مصرعے الٹ پلٹ ہیں - ارد چوتھا شعر

ن ۴ میں نہیں ہے -

+ دوسرا شعر ن ۲ میں نہیں ہے -

+ چھٹا شعر ن ۱ میں نہیں ہے -

\$ ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے -

لفظ متن	لفظ نسخ	صفحہ غزل	شعر مصرع
جب سوں نہیں	جس سوں ' ن ا ' ۲	۱۹۴	۳۶۳ ۲ ۲
	۴ تا ۷ - ہ ' ن ا ' ۲		
	۵ ' ۷		
دیکھ	مکھ کوں ' ن ا ' ۲	۲	۳
	۴ ' ۷		
ہوئے مصحف	مصحف گل ' ن ا ' ۲	۲	۳
	۴ تا ۷		
کہول کر	ہول کر ' ن ا ' ۴ تا ۷	۲	۳
بیٹھا ہے	بتھلے ' ن ا ' ۲ - ۸	۲	۲
	بستے ' ن ۵ - بتھلایا		
	۴ ن		
سختن	سجن ' ن ا ' ۲ ' ۵ ' ۴	۲	۳
حسرت	حہرت ' ن ا ' ۲ ' ۴ ' ۵ ' ۷	۱	۳
روشن کیا	کھتا ہے روشن ' ن ۲	۲	۴
	روشن کرے تک ' ن ۴		
جو مارا	جوں مارا ' ن ا تا ۵	۱	۵
توں پکڑا ہے	پکڑیا تب سوں ' ن ا -	۲	۵
	یوں پکڑا ہے ' ن ۵ ' ۴ -		
	تیوں پکڑا ہے ' ۲ ' ۴ ' ۷		
ملہ پہ	مکھ پہ ' ن ا ' ۴ -	۱	۶
حال معشوقوں	چال ' ن ا ' ۴ - معشوقاں	۱	۶
	ن ا تا ۷ - کی ' ن ا ' ۴		
۴	دراں ' ن ا تا ۵ (قدیم املا)		
۱	۲	۲۶۶	*

* تیسرا اور پانچواں شعر ' ن ۳ ' ۴ میں نہیں ہے اور یہ غزل ن
 ۲ تا ۵ میں بعنوان " بازگشت " آخر دیوان میں دیگر اصناف
 کے ساتھ ہے —

لفظ معنی	لفظ معنی	شعر مصرع	مصحح غزل
سو تونج ہے 'ن ا تا ۵	تجھ سے نہیں	۲ ۲	۲۹۴ ۱۹۵
بچن تیرے 'ن ا ۵' ۷	بچن تیرا	۱ ۳	" "
بت کوں 'ن ا تا ۲	مکھ کوں - دیکھا	۱ ۴	" "
کوہا 'ن ا (۹)			
جلیو کر کے 'ن ا تا ۴	جلو کر کے	۲ ۴	" "
جو بالوں کوں دیکھا ہے 'ن ا ۵	یہ بالوں کوں جو دیکھا	۱ ۵	" "
خیال 'ن ا ۲' ۶	خال	۲ ۵	" "
ذوق 'ن ا تا ۷	دھن	۱ ۶	" "
ہے 'ن ا ۸ - دھن 'ن ا ۸	تجھہ ذوق	۲ ۶	" "
ہوا ہوں 'ن ا تا ۵	ہوا ہے	۱ ۷	" "
سن شوق 'ن ا تا ۵	تجھہ شوق	۱ ۷	" "
جو ہرمن 'ن ا تا ۷	جو ہرمن	۲ ۷	" "
کر کے کئی جتن 'ن ا تا ۵	کو کر کے جتن	۲ ۷	" "
سجن 'ن ا ۱۰ - یو سجن 'ن ا ۱	سجن - یہ بچن	۱ ۷	۱۲۹۵ ۱۹۶
یو سجن 'ن ا ۱۰ - سجن 'ن ا ۱	یہ بچن - سجن	۲ ۷	" "
ملے 'ن ا ۷	گلے	۲ ۱	۲۹۶ ۱۹۸
وعدہ کئے تھ رات کوں 'ن ا ۲ تا ۴	وعدہ کد تھ رات کد	۱ ۲	" "

* ن ۴۰۳ میں یہ شعر نہیں ہے ۔

* یہ غزل صوف ن ۷۰۱ میں ہے اور چوتھا شعر اصل میں دوسرا مطلع ہے غزل ملدرجہ فت نوت انجمن کے کسی نسخے میں نہیں ہے ۔

صفحہ شزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخہ
۱۹۸ ۳۶۶ ۲ ۱	دیں گے صبح کو	آوں گا صبح میں
	ن ۱ تا ۷	
۱ ۵ ۲ ۱	جب لگ ہیں	جب لگ ہے ن ۱ تا ۷
۱ ۶ ۲ ۱	سجین	صلم ن ۲ تا ۴
۲ ۶ ۲ ۱	لباں کے	لبوں کے ن ۳، ۴، ۷
۲ ۳ ۲۶۷ ۱	تک	یک ن ۲ تا ۵
۱ ۳ ۱۹۹ ۱	دل میں	تم کوں ن ۲، ۵ - تجھ کوں ن ۳، ۴
۱ ۵ ۲ ۱	بتنگ	تک ایک ن ۲ تا ۴ (۹)
۱ ۲ ۲۶۸ ۱	دوجی	دوجا ن ۳، ۴
۱ ۴ ۲ ۱	پتلی	کیسی ن ۱، ۵
۱ ۵ ۲ ۱	آکے	بانگ ن ۲ تا ۴
۲ ۴ ۲۶۹ ۲	(قرش) سمن	چمن ن ۱، ۲، ۵
		نین ن ۴ - سجین
		ن ۴
۱ ۵ ۲ ۱	نمین	نمط ن ۲ تا ۵
۲ ۳ ۲۷۰ ۲	راہ کرو	چاہ کرو ن ۱ تا ۷
۲ ۳ ۲ ۱	کوں	گا ن ۱، ۴، ۷
۲ ۱ ۲۷۱ ۲	درد ملداں	درد ملداں ن ۳، ۴، ۷
		ن ۴، ۷
۲ ۴ ۲ ۱	غیر کوں درس دکھایا	بے سبب قصے میں آیا نہ
	نہ کرو	کرو ن ۲ تا ۴

* شعر ۲، ۳ نسخہ ۳ میں نہیں اور شعر ۴ کا مصرعہ ثانی شعر ۸ کا صرعہ اول بھی نہیں ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۰۱ ۲۷۱ ۵ ۱	صلم	سجن 'ن ۳' ۴
" " ۵ ۲	کوں دکھایا	یہ چڑھا یا 'ن ۷
" " ۸ ۲	بے سبب غصے میں	فہر کوں درس دکھایا نہ
" " ۹ ۱	آیا نہ کرو	کرو 'ن ۲ تا ۶
" " ۹ ۱	یا کبازاں	یا کبازوں 'ن ۱' ۲ تا ۶
" " ۹ ۱	ولی ہے مشہور	ہے مشہور ولی 'ن ۱' ۲ تا ۷
۲۰۲ ۲۷۲ ۱ ۲	چشم لوں غارت گر	چشم سوں تم غارات ایماں 'ن ۵
" " ۲ ۲	غریبوں	غریبیاں 'ن ۱' ۳' ۵
" " ۳ ۱	ہے - کا	جو 'ن ۲ تا ۴ - ہے 'ن ۲ تا ۴
" " ۴ ۱	پای	پادے 'ن ۲ - پائے دو 'ن ۵
" ۲۷۳ ۴ ۲	یشیماں	پریشاں 'ن ۱ تا ۶
۲۰۳ " ۶ ۱	ہے	ہوں 'ن ۱' ۲' ۵
" ۲۷۴ ۶ ۲	سوں	سہں 'ن ۳' ۴' ۶' ۷
" " ۴ ۱	عاشقی	عاشقان 'ن ۱ تا ۷
۲۰۴ ۲۷۵ ۳ ۱	آیا	آتا 'ن ۱' ۲' ۴' ۵' ۷

• ن ۳ میں یہ غزل نہیں ہے —

• ۳ سے بعد یہ غزل نسخہ ہے —

۱۰۰ فیصد (۲۸+) انتہائی کم سے نسبتاً زیادہ۔

صفحہ شزل شعر مصرع لفظ متن	لفظ متن	صفحہ شزل شعر مصرع
۲۰۹ ۲۸۳ ۳ ۲ اندازہ	آوازہ، ن ۲ تا ۴	لفظ نسخ
،، ،، ۴ ۱ ہوئی دل کون	ہے دل کون، ن ۳، ۴، ۵	ہوئی ہے، ن ۵ - افس، ن ۱
املگ	تا ۴، ۶	آفس، ن ۲، ۳، ۴
،، ،، ۴ ۲ آپس	پانی، ن ۱ تا ۵	پانی، ن ۱ تا ۵
،، ،، ۵ ۲ ہو تازہ	نوبادہ، ن ۳، ۴	نوبادہ، ن ۳، ۴
،، ۲۸۴ ۱ ۲ ہے برق بے قرار	ہے بے قرار بجلی، ن ۲، ۴	ہے بے قرار بجلی، ن ۲، ۴
،، ،، ۲ ۲ (چمن) کی	ن ۳ - ہے بے قرار برق، ن ۵	ن ۳ - ہے بے قرار برق، ن ۵
،، ۲۱۰ ۳ ۲ معلی	(چمن) کا، ن ۲، ۴	(چمن) کا، ن ۲، ۴
،، ،، ۴ ۱ وہ دل - جو	مانی، ن ۴ تا ۷ (؟)	مانی، ن ۴ تا ۷ (؟)
،، ،، ۴ ۱ دین	یو دل، ن ۵ تا ۷ - کہ	یو دل، ن ۵ تا ۷ - کہ
،، ،، ۷ ۲ یو (لالہ)	ن ۱ تا ۷	ن ۱ تا ۷
،، ۲۸۵ ۲ ۲ (بال) نسن	دسن، ن ۱ تا ۵ - دھن، ن ۴	دسن، ن ۱ تا ۵ - دھن، ن ۴
،، ،، ۵ ۲ جھو	درس، ن ۶، ۷	درس، ن ۶، ۷
،، ،، ۶ ۱ اگر	توں، ن ۳، ۴	توں، ن ۳، ۴
،، ،، ۶ ۲ ابروؤں پہ	نقط، ن ۱ تا ۷	نقط، ن ۱ تا ۷
،، ۲۸۶ ۵ ۱ دل	جھو توں، ن ۳، ۴ - دیکھ،	جھو توں، ن ۳، ۴ - دیکھ،
	ن ۵	ن ۵
	تجھ، ن ۲، ۴	تجھ، ن ۲، ۴
	ابرداں میں، ن ۱ تا ۷	ابرداں میں، ن ۱ تا ۷
	جھو، ن ۱، ۴، ۷	جھو، ن ۱، ۴، ۷

* ن ۵ میں حاشیہ پر یہ شعر اور لکھا ہے مگر کچھ کت گیا ہے:

دل ملے دل کون آج کرتا ہے

آتشیں خرو کا خال کچھ کا کچھ

لفظ مستن	شعر مصرع	لفظ نسج
۲۱۱ ۲۸۷ ۲ ۲ کیا ہے	کئے ہوں 'ن' ا' کیا ہے 'ن' ۱	
۲۱۲ ۳ ۱ (ستوارا) ہے	ستوارا) ہوں 'ن' ۲	
۲ ۳ خیال	جمال 'ن' ۲	
۱ ۵ یہ دیکھ کے	کوں دیکھ 'ن' ۲ - یہ دیکھ	
۲ ۵ یہ خط جوہراں	ن ۳ - تھے دیکھ 'ن' ۵	
۲ ۵ یہ خط جوہراں	خط جوہراں کے لئے 'ن' ۱	
۲ ۵ یہ خط جوہراں کے تئیں	یہ خط جوہراں کے تئیں	
۲ ۵ یہ خط جوہراں کے تئیں	ن ۲ '۴ ۵	
۲ ۵ یہ خط جوہراں کے تئیں	تالے 'ن' ۲ - تالے ہیں 'ن' ۷	
۱ ۶ تبتہ نین کی یہ	تدرے نین کی 'ن' ۲	
۲ ۷ نین کا - جو یہاں	نین سوں 'ن' ۱ '۲ '۴ ۵	
۱ ۲۸۸ ۱ ۱ گز جاری ہوں	ق ۷ - خوشبو خانہ 'ن' ۴ (۹)	
۱ ۲۸۸ ۱ ۱ گز جاری ہوں	جاری ہوئیں 'ن' ۱ - جاری	
۲ ۱ سلاب آنچھو	ہے یہ 'ن' ۲	
۲ ۱ سلاب آنچھو	سیلاب و جو 'ن' ۱ - اسکی	
۲ ۱ سلاب آنچھو	سیل آنچھو 'ن' ۲ - سیل	
۲ ۱ سلاب آنچھو	آنچھو 'ن' ۲ '۴ ۷	
۱ ۲ بالائی میں	بالائی کا 'ن' ۱	
۲ ۳ نگہ - کوں لے کر	نہیں 'ن' ۱ - قاتل لے لے 'ن' ۲	
۲ ۳ گز شب کوں شبخوں - شبکو سو شبخوں 'ن' ۲ -	گہر سوں شبخوں 'ن' ۱	
۲ ۳ گز شب کوں شبخوں - شبکو سو شبخوں 'ن' ۲ -	شب کو شب خوں 'ن' ۲ '۴ ۷	
۱ ۴ غہرت لہلہ	شک صد لہلہ 'ن' ۲ '۴ ۷	
۲ ۴ تہر سیتی	خبر سننے 'ن' ۱ - تہر میں	
۲ ۴ تہر سیتی	میں 'ن' ۲	

• یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے۔۔۔

+ ن ۴ میں یہ شعر نہیں ہے۔۔۔

‡ یہ غزل ن ۳ ق ۵ میں نہیں ہے۔۔۔

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ انسج
۲۱۲	۲۸۸ ۴ ۲	رسوائے	رسوا ہو، ن ۱، ۲، ۷
،،	،، ۵ ۱	ہماری	تمہاری، ن ۴، جو
،،	،، ۵ ۱	تیرے-ہے	تیری، ن ۷
،،	،، ۵ ۲	عجب کیا-گر تری	میرے، ن ۴، ۷، ہو، ن ۷
،،	،، ۶ ۱	(ظاہر) ہے	سری، ن ۴، ۷
۲۱۳	،، ۶ ۱	(ظاہر) ہے	(ظاہر) نہیں، ن ۱
،،	،، ۶ ۲	بلند سر-کے عرصے	۷، ۲
،،	،، ۶ ۲	بلند سر-کے عرصے	سدا بسر، ن ۱-سر بسر
۲۱۴	۲۹۰ ۱ ۱	میں آپس	ن ۷-میریقی، ن ۱
،،	،، ۱ ۲	لیا	اس نون، ن ۳
،،	،، ۴ + ۱	تو ہے	بدا، ن ۲-ستگیا، ن ۳، ۵
،،	،، ۳ ۱	لیا ہے	یو ہے، ن ۱ تا ۵-یوں ہے، ن ۷
،،	،، ۳ ۲	باندھا ہے	کیا ہے، ن ۲، ۴، ۵
،،	،، ۳ ۲	باندھا ہے	باندھا ہوں، ن ۲، ۴
۲۱۵	،، ۵ ۱	درس	دسن، ن ۱، ۲، ۴، ۶
،،	،، ۱ ۱	اُس سوں	اُس پہ، ن ۳، ۴-

• فزل (۲۸۹) انجمن کے کسی نسخہ میں نہیں ہے۔ اور

بلیغظ زبان و بلدش (ولی) کی نہیں معلوم ہوتی —

+ ن ۲ تا ۵ میں اس شعر کا دوسرا مصرعہ وہ ہے جو قمت نوت

میں درج ہے —

‡ یہ فزل ن ۳ میں نہیں ہے اور ن ۴، ۷ میں (ردیف نون

میں) ہے اورستی کی بجائے ”ستون“ ردیف ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ معنی	لفظ نسخ
۲۱۵ ۲۹۲ ۴ ۱	اِس سچن سوں	اے سچن (ہو) ن ۲
	آشلا ہے	سن آشلا پر ' ن ۲ تا ۴
" " ۴ ۱	سچن	سچن ' ن ۵
" " ۵ ۱	میں مجھ	کے بھوتہ پر ' ن ۳ ' ۴
" ۲۹۳ ۱ ۱	اپنے کوں	آپس کوں ' ن ۱ تا ۵
		۷. آپ کوں پر ' ن ۶
" " ۲ ۱	ہمن۔مل۔اِس	ہمیں ' ن ۱ ' ۳ ' ۴۔
		میں ' ن ۱ تا ۸۔ اُن
		ن ۳ تا ۵
۲۱۶ ۲ ۱	دہوے	بولے ' ن ۱ تا ۵
" " ۲ ۱	درشن	درسن ' ن ۱ تا ۷
" " ۳ ۲	تصور	تصوف ' ن ۱ تا ۷
" " ۴ ۱	نکھ۔کا	نہیں ' ن ۲ تا ۵۔ سوں
		ن ۱ تا ۷
" " ۵ ۱	سدر کرنے ہیں	نہیں ہے ' ن ۲۔ کہ آے
		ہوں سو ' ن ۳ ' ۴۔ کہ
		بھولے ہیں گئے ' ن ۵
" " ۵ ۱	اُرد	ہور ' ن ۱ ' ۵ ' ۷ تا ۷۔
		اُرد سب ' ن ۲
" " ۸ ۱	نہ یاویں۔جہاں	نہ پاوے ' ن ۱ تا ۵۔ دنیا ' ن ۱ تا ۷
" ۲۹۴ ۱ ۱	اپے	اپس ' ن ۱ تا ۸
" ۲۱۷ ۳ ۱	ہاتھوں	ہاتھوں ' ن ۱ ' ۲ ' ۴
" " ۴ ۱	بزم معلیٰ نے	ہوجہہ معنی کوں ' ن ۴
		سدا ہر بزم معلیٰ کوں
		ن ۵۔ میں ' ن ۱ تا ۳

لفظ نسج	لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ	فزل
ہمیں ' ن ۴ ' ۵	ہمیں	۱ ۱	۲۹۵	۲۱۷
حسرت ' ن ۳ تا ۵	حیرت	۱ ۲	"	"
مکمل ' ن ۱ تا ۷	مکمل	۱ ۴	"	"
مجرد رو ' ن ۱-بجز تہہ	بجز دزدی	۲ ۵	"	"
درد کے ' ن ۲ تا ۴-بجز				
دردی ' ن ۵				
کبھی ' ن ۱-کبھوں ' ن ۵	کسی	۲ ۵	"	"
کہا ' ن ۳ ' ۴-دسن ' ن ۱ تا ۴-دھن ' ن ۷-۶	کہا-دتن-کی	۱ ۴	۲۹۶	۲۱۸
ن ۳ ' ۴				
پھر تا ہے ' ن ۲ ' ۴-ہور	رہتا ہے-ار	۱ ۵	"	"
ن ۴ ' ۷				
میں تہہ لعل لب تہہ بال کی کہب ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۷		۱ ۱	۲۹۷	"
دارالضرب ' ن ۷ ' حاشیہ	دارالضرب	۲ ۱	"	"
سوں-نہیں پری کوں تے تہہ ' ن ۲-توں ' ن ۵		۱ ۲	"	"
گئی پری سوں ' ن ۱ ' ۲-۵				
دیکھی ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۴	دیکھ	۲ ۲	"	"
ہریک کا ' ن ۵-دسن ' ن ۱ ' ۲-ہیرا ' ن ۱ ' ۲	ہیرے کا-دتن-ہردا	۱ ۴	"	"
۹-آئینہ ' ن ۵				
نذر کیا ہے ' ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۷	اکے رکھا ہے	۱ ۶	"	"

لفظ متن	لفظ نسخ	صفحہ	فول	شعر	مصرع
طلب لے۔ لب یہ	(طلب) کی 'ن'۔ لٹ	۷	۲۹۷	۲۱۸	
	سوں 'ن' ۵				
کو سکے	کوں سکے 'ن' ۷، ۶	۲	۳	۲۹۸	۲۱۹
سوں۔ دے مجھ	کن 'ن' ۱، ۳۔ دے گا 'ن'	۱	۱	۲۹۹	"
	۴، ۳				
آگے خچل	دیکھ ہو 'ن' ۴، ۳	۲	۱	"	"
اتاری۔ بھونٹوں پر	اتاریاں 'ن' ۱۔ بھون پر	۱	۲	"	"
	ن ۱ سرسوں 'ن' ۳				
لانا ہے	بھانا ہے 'ن' ۳۔ آزمائی	۱	۳	۲۹۹	"
	(۹) ن ۴				
نہ کہہ تو کہو (یا۔ نہر) ن	نہ کہہ تو کہو (یا۔ نہر) ن	۱	۳	"	"
	۴، ۳				
سرھے یا ککڑی	تھری مالکڑی 'ن' ۳، ۴ (۹)	۱	۳	"	"
بغال پر فن کوں	یقین بر دن (۹) 'ن' ۳	۱	۴	"	"
اُن نے۔ عاشق	جن نے 'ن' ۷۔ ہر عاشق	۲	۴	"	"
کوں۔ بھوں	کوں 'ن' ۷، ۶۔ بھوں				
	ن ۷، ۶، ۴				
اے ولی حل ہو گز	حل اس کا عقدہ مشکل	۱	۵	"	"
	اس کا عقدہ مشکل				
سدا	دکھو 'ن' ۳ تا ۵	۱	۱	۳۰۰	۲۲۰
یوں	تو 'ن' ۵	۲	۱	"	"
یوں	ہو 'ن' ۲، ۳۔ توں 'ن' ۴	۱	۲	"	"
	۷، ۶، ۵				

• یہ فول (۱) تا ۵ میں نہیں ہے اور پانچواں شعر ن ۷، ۶ میں نہیں ہے۔ ن ۷، ۶ میں دہیف (کری) ہے اور یہی صحیح ہے۔
۱ ن ۲، ۵ میں یہ فول نہیں ہے؛

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۰ ۳ ۳+۳ ۱	تہور	تہار، ن ا تا ۶
، ، ۳ ۲	ملکوں	بھیتر، ن ا تا ۵ ۷
، ، ۴ ۱	میں ہیں	منوں، ن ۳ ۴
، ، ۳+۱ ۱	ہے قیدی	تھری ہے، ن ا تا ۶
، ، ۱ ۱	(پورا مصرعہ)	موت میری اے
		سجین تھری ہلسی،
		ن ا حاشیہ
، ، ۲ ۱	اُپر	یہ چور، ن ۳
، ، ۲ ۱	کل رکھوں	کل عالم، ن ا تا ۸
۳۲۱ ۳+۲ ۴ ۲	وہ (دل)	یو (دل)، ن ۲ تا ۴
، ، ۵ ۲	ہوا (ہے)	کیا (ہے)، ن ۳ ۴
، ، ۷ ۱	سرمہ - رنگ	سبز، ن ۳ ۴ ۷ - کوں
		ن ۵
، ، ۷ ۲	طور - میں ہے	میں، ن ۷ ۵
۳۲۲ ۳+۳ ۱+۱	آدے	پاؤ، ن ۱
، ، ۱ ۲	چھرت	حسرت، ن ۱ ۶ ۷
، ، ۲ ۱	آلود - نیاز	آلودہ، ن ۳ ۴ - بتان (۹)
		ن ۵
۳۲۲ ۳+۳ ۲ ۲	مہر فرمان	اُس اور مہر، ن ۳ ۴
، ، ۳ ۱	(عشاق) کوں	کا، ن ۲ ۳ ۷
، ، ۳ ۲	حسرت	حسرت، ن ۲ ۳ ۵
، ، ۳+۳ ۱ ۴	ذلف - ہ دل	عشق، ن ۱ ۴ ۵ -
		ہیں دل، ن ۱ ۳ منوں، ن ۲

* دوسرا شعر ن ۴ میں اور پانچواں، ن ۵ نہیں ہے۔
+ اوراق ضایع ہوئے کی وجہ سے ن ۴ میں یہ غزل نہیں ہے۔

لفظ نسج	لفظ متون	مصدقہ غزل شعر مصرع
ہند دلی کا ' ن ۵	بے سوزیا ۱	۲۳۲ ۳+۴
چہرہ ' ن ا تا ۳	چوں ۲	۲۲۳ ۳+۵
دیا ہے ' ن ا تا ۷	دیے ہوئے ۱	۲۲۳ ۳+۵
بے تصور اُن کوں ' ن ا تا ۳	کے تصور اُن کوں ۱	۲۲۳ ۳+۵
بیقراروں کوں ' ن ۴ ۵		
کھیلچے ' ن ا تا ۷	کھیلچا ۱	۲۲۳ ۳+۵
گھر ' ن ا تا ۵ ۷	گھر ۲	۲۲۳ ۳+۵
عقل ' ن ا تا ۶	عقل ۲	۲۲۳ ۳+۵
ہے ' ن ا تا ۳ ' ۶ ' ۷	ہیں - انکھار ۲	۲۲۳ ۳+۵
انکھار ' ن ا تا ۵ ' ۱		
انکھوں ' ن ۲ ' ۳ ' ۶ ' ۷		
دب عقل ' ن ۴	پائے عقل ۲	۲۲۳ ۳+۵
تب - وں ' ن ا	مجبوں ۲	۲۲۳ ۳+۵
میرے شعرا - ہوں فکر سوں	(مصرعہ اول) ۱	۲۲۳ ۳+۵
کر آئے دلی نگاہ ' ن ا تا ۵		
(۱ + سخن ' ن ا)		
ہے لذت ' ن ۲ تا ۴ ۶	لذت ہے - سخن ۱	۲۲۴ ۳+۷
- سخن ' ن ا تا ۶		
روز ' ن ۳ ۴	صبح ہو ۲	۲۲۴ ۳+۷
ہالے ' ن ۷	ہالی ۱	۲۲۴ ۳+۷
کے خال ' ن ۷	دخال ۱	۲۲۴ ۳+۷
پوچھوں ' ن ا ' ۲	پوچھو ۱	۲۲۴ ۳+۷
ہندری ' ن ا تا ۵	ہندو ۲	۲۲۴ ۳+۷
دیا مجھے ' ن ا تا ۵	مجھے ہی ۲	۲۲۴ ۳+۷

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۲۴ ۳+۸ ۲ ۲*	چھوڑی-پستکی	چھوڑیا، ن ۱ تا ۷- پستکی
، ، ۳ ۱	بلند سرو کون	ن ۱ تا ۸
، ، ۲ ۲	پائی ہے خستکی	سرو کون نہال، ن ۳
، ، ۵ ۱	جب	پایا ہے، ن ۱ تا ۷- خستکی
، ، ۲ ۵	پائی- شکستکی	ن ۱ تا ۵
۲۲۵ ۳+۹ ۱ ۱	جگ میں ہو	جوں، ن ۱ تا ۷
، ، ۲ ۱	جگ میں کر	پایا، ن ۲- گسستکی
، ، ۲ ۱	بے عزیزاں	ن ۱ تا ۵
، ، ۲ ۱	داغ الم	کھونکہ ہوئے جگ میں
، ، ۲ ۲	چنٹ	ن ۲ تا ۶- جگ میں
، ، ۵ ۲	چشم و چراغ	کھوں ہوئے، ن ۱
، ، ۱ ۲	زندگی- کھوں نہ	اے عزیزاں، ن ۷، ۹
		باغ آدم، ن ۱
		صحبت، ن ۱ تا ۷
		چشم چراغ، ن ۱ تا ۵
		روشن چراغ، ن ۲ تا ۴
		چیونا، ن ۲، پھر کے،
		ن ۱، ۲، پھر نہ، ن ۵-
		جگ میں، ن ۷، ۸

* یہ مصرعہ ن ۲، ۳، ۷ میں یوں ہے :

ن ۲- چھوڑا ترے لباس نے سہلے پہ پستکی

ن ۳- چھوڑا لباس سٹی اُن نے سہلے کی پستکی

ن ۷- چھوڑا ترے لباس سٹی پستے نے پستکی

† یہ فزل ن ۳، ۴ میں نہیں ہے —

لفظ متن	صفحہ شمل شعر مصرع
لفظ نسخ	
لگ ' ن ' ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۸	لگ ۱ ۲ ۳۱۰ ۲۲۵
پاک ' ن ' ۱ ' ۲ ' ۵ ' ۸	(ماشق) زار ۱ ۴ " ۲۲۶
دلی سوں اکر توں کرے ' ن ' ۱	دلی کوں کہے ۱ ۵ " "
کرے توں ' ن ' ۲ - سچن ' ۵	کہے تو - بچن ۱ ۵ " "
پیچ ' ن ' ۱ تا ۷	پیچ ۱ ۳ ۳۱۱ " "
کی ' ن ' ۲ تا ۴ - لانا ' ۴	سوں - لایا ۲-۱ ۵ " "
اُس کوں ہوش میں	اُس کے ہوش کوں ۱ ۱ ۳۱۲ " "
اُس کے ' ن ' ۱ - اُس کے	اُس میں
ہوش میں اُس کوں ' ۵ ' ۲	
ہو ' ن ' ۶ ' ۷ - جان ' ۴	ہوں - جامے ۲ ۳ ۲۲۷ " "
کر ' ن ' ۱ تا ۷	(نگاہ) بھر ۱ ۴ " "
کوں ' ن ' ۴ ' ۶ ' ۷	(قد) سوں ۲ ۴ " "
سچن نہاں کی ہوی	ہوئی روشن دلاں ۲ ۱ ۳۱۳ " "
ہے ' ن ' ۱ تا ۷ - طبع ' ۴ ' ۲ ' ۱	کی فکر
سرخی کوں ' ن ' ۴ تا ۷	خوبی پر ۱ ۲ " "
نہاں ' ن ' ۲ تا ۴ - ہیں ' ۳	انکھیاں - منجھہ ۱ ۵ " "

• اس فزل کا دوسرا شعر ن ۳ میں اور چوتھا ' ن ۵ میں

لہیں ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ معین	لفظ نسیم
۲۲۷ ۳۱۳ ۵ ۲ پہا		پہے ' ن ۲ تا ۴
، ، ، ۸ ۱ اور - کے		ہور ' ن ۱ ، ۳ تا ۷
۲۲۸ ، ، ۹ ۱ میں		کوں ' ن ۵ تا ۷
، ، ، ۱۰ ۲ کیا ہے		کے ' ن ۲ تا ۵
، ، ، ۱۱ * ۱ ناؤں		کیا ہوں ' ن ۱ تا ۷
، ، ، ۱۱ ۲ کہوں - رند		حال ' ن ۲ ، ۴
، ، ، ۱۳ ۱۴ ۲ آتی ہے		کہو ' ن ۲ تا ۵ ، ۸
، ، ، ۳ ۱ گرمی دل کی		ورندو ' ن ۱ تا ۴
، ، ، ۳ ۲ بے وفا		آتا ہے ' ن ۱ ، ۵
، ، ، ۴ ۱ جفا		قم کی گرمی ' ن ۱
۲۲۹ ۳۱۵ ‡ ۱ بے مثالی		دیربا ' ن ۲
، ، ، ۳ ۲ مد - ہے		وفا ' ن ۲ ، ۵ تا ۷
، ، ، ۶ ۱-۲ سوں - ہے		لاذالی ' ن ۴
، ، ، ۳ ۱ ۱۵		ہے خوش ' ن ۳ - ہر ' ن ۳
، ، ، ۱ ۲ ہو شکاری		کوں ' ن ۱ ، ۳ - اب ' ن ۱
، ، ، ۳ ۱ فہیم		قبا ' ن ۲ ، ۳
		یوستان ہو ' ن ۲ ، ۳
		یوستانی ' ن ۴
		دما دم ' ن ۲

* بارہواں شعر ن ۴ میں نہیں ہے —

+ یہ فزل ن ۳ ، ۴ میں نہیں ہے —

‡ فزل ۳۱۵ کا شعر ۲ (ن) ۴ میں نہیں ہے اور شعر ۶ ن ۲

تا ۷ میں نہیں ہے —

لفظ ممکن	لفظ متصرف	لفظ نسخ
۲۳۰ ۳۱۶ ۵ ۱	۲۳۰ ۳۱۶ ۵ ۱	جان سوز ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
" " ۵ ۲	" " ۵ ۲	کا ' ن ۱
" " ۶ ۱	" " ۶ ۱	سو ' ن ۲
" " ۶ ۲	" " ۶ ۲	کوں ' ن ۳ کے ' ن ۳
" " ۷ ۱	" " ۷ ۱	لگا ' ن ۱
" " ۷ ۱	" " ۷ ۱	کیجھوں ' ن ۱ - کیجئے ' ن ۷
" " ۳۱۷ ۲ ۱	" " ۳۱۷ ۲ ۱	ہوتا ہاں ہر ایک ست
" " ۴ ۲	" " ۴ ۲	کے ' ن ۴ (تا ۴
" " ۴ ۲	" " ۴ ۲	ہوسٹ از ملک مقام ' ن ۶ تا ۸ - بھوں سوں
" " ۵ ۱	" " ۵ ۱	ابراہیم ادھم ' ن ۱ - ۵
" " ۶ ۲	" " ۶ ۲	بھوئیوں سوں گردین ادھم ' ن ۲ - ۶ بھوئیوں کروئیوں
" " ۵ ۱	" " ۵ ۱	ادھم ' ن ۳
" " ۵ ۱	" " ۵ ۱	جا کے ایک جلوہ ' ن ۸ ' ۶ ' ۱
" " ۵ ۲	" " ۵ ۲	دیکھنے کوں ' ن ۶
" " ۶ ۲	" " ۶ ۲	ہر ایک دل سوں ہر
" " ۶ ۲	" " ۶ ۲	ایک چشمہ گرم
" " ۳ ۲	" " ۳ ۲	چشم سوں اشک ' ن ۳
" " ۲ ۱	" " ۲ ۱	ہر اک کے دل سوں یک
" " ۲ ۱	" " ۲ ۱	آہ ' ن ۲ - ہر ایک دل
" " ۶ ۱	" " ۶ ۱	سوں یکے چشمہ ' ن ۶

صلحہ غزل شعر مصرع	لفظ مکن	لفظ نسخ
۲۳۱ ۳۱۷ ۶ ۲	گر سکوں لکھنا	ہر یک دل سوں مگر چشمہ ' ن ۷
۱ ۷ " "	گر سکوں لکھنا	گر ملگوں لکھنے ' ن ۱ ۴ - گر سکوں لکھ کر ن ۲ - گر سکوں لکھنے ن ۳ ' ۵ - توں دیوانہ ہو (۹) ن ۶ -
۲ ۷ " "	تو جہوں دیوانہ	تو دیوانہ ہو سا نکل زنجیر پگ میں (سنکل ن ۱) پگ لے ہر اک قلم میں ' ن ۱ تا ۷ - نکلے باہر یک رقم ' ن ۱ - بہا ہر یک رقم ' ن ۲ تا ۴ - لے باہر رقم ' ن ۵ - لے ہر یک رقم ' ن ۷ - نمط بازید بستامی کریں دم جہوں گرم (۹) ن ۶
۳۱۸ ۴ ۱	توے مانہ کے صلادل	تری زلفاں ستی ظالم ن ۱ - تھکے کے ' ن ۵
۱ ۲ " "	(چراغاں) کوں	کی ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵ آئے ' ن ۱ ' ۷
۳۱۹ ۲ ۲ ۱	آئے	پاتا ہے ' ن ۳ ' ۴
۲۳۲ ۴ ۱	پایا ہے	

* یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے —

+ یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۱۹ ۲۳۲ ۶ ۲	نو نہالان حسن	نو نہالان کے حسن
ن ۲ تا ۴		
نہن ن ۱	نہا	
پہر تا ن ۲	پہلکا	
۲۲۰ ۱ ۱ ۱	کون۔ دل ہے آہوے	کے ن ۱ تا ۵۔ ہوا آہوے
ن ۲		
۲ ۲ ۲ ۲	ہے جب سوں جگ	کیا جب سوں جگتا
ن ۱		
۲ ۲ ۲ ۲	جگ بھوتہ	پہر جاگتا ن ۲۔ پہر حال
ن ۳ ۴۔		پہر خاک
ن ۵ (۹)		
۲۳۳ ۴ ۲ ۲	تخت	مہر ن ۲ ۴ ۵
۱ ۵ ۲ ۲	دیکھ	لوے ن ۴
۱ ۵ ۲ ۲	ہوجھ	بولے ن ۵
۲ ۵ ۲ ۲	لگی ہے	لکھ ہیں ن ۱ تا ۴
۰ ۵ ۲ ۲		۰ ۷۔ لکھی ہے ن ۵۔
۶ ۲ ۲ ۲		لکھ رہے ن ۶
۳۲۱ ۱ ۱ ۱	نہیں دی ہے	دی نہیں ہے ن ۲ تا
۱ ۵		

● چہٹا شعر ن ۲ ۵ میں 'ساتواں' ۱ تا ۳ ۵ ۷
میں 'آٹھواں' ۲ ۴ ۵ میں نہیں ہے۔ اور ن ۱ ۴ ۵ میں
یہ شعر اور ہے —

مجھے پاس سوں ست دور ہو یک لعلہ ویک آن
اے باعث جمعیت ایام جوانی —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۳	جس	تجھہ ' ن ا ' ۲
۳۲۱		۴ ' ۵
۲۳۳	احوال	حال ' ن ا ' ۷
۳۲۱	سب	مت ' ن ۴
۲۳۴	حیوان	رضوان ' ن ۶ ' ۷
۳۲۲	رنگ دیکھے	دیکھے کر مجھہ ' ن ۵
۳۲۳	تربی - چوکہ	یو ' ن ا تا ۵ - جو
۳۲۴	دیکھے - روتے	کوئی کہ ' ن ا تا ۵
۳۲۵		آکر ' ن ۲ تا ۴ - دیکھے
۳۲۶		ن ۲ تا ۴
۳۲۷	سہمیر	عشوہ گر ' ن ا
۳۲۸	انکھیاں - کی کروں -	پتلیاں ' ن ۳ ' پلنگ
۳۲۹	مسند	ن ا ' ۵ - گاکروں ' ن
۳۳۰		۱ ' ۳ ' ۵ - کی کردو ' ن
۳۳۱		ن ۴ - فرش ' ن ۳
۳۳۲	پتلی کروں بالش	پتلیاں کی کروں ' ن ۲
۳۳۳		۴ ' ۶ - ۷ - انکھیاں ' ن ۳
۳۳۴	سیدہ مست کے	کی مستی کوں یو ' ن ۵
۳۳۵	ایساں	اوساں ' ن ۵
۳۳۶	دنتن - کا	دھن ' ن ا تا ۴ - درس
۳۳۷		ن ۵ تا ۷ - کی ' ن ا
۳۳۸		۲ ' ۴ ' ۷

* اس فزل کا شعر ۴ (ن) ۷ میں نہیں ہے —
 + اس فزل کے شعر ۴ و ۷ ' ن ۲ میں نہیں ہیں —

صفحہ فزل شعر مسروح	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۳ ۲۲۴ ۱	۲	تیں تلال 'ن ۴' ۴
		ن ۱' ۸
۲۳۶ ۲۳۵ ۴	۱	لہجہ دے
۲۳۷ .. ۷	۱	نہ پارے
.. ۸	۱	عالم میں ترے ہوش
		کی
.. ۸	۲	ایسا تو نہ کر کم
		ہر یک سر توں مت
		ہل 'ن ۳' ۳
.. ۹	۱	کی کروں وصف 'ن ۵
.. ۱۰	۱	دہاں 'ن ۳' ۴
.. ۱۰	۲	دھن 'ن ۶' ۷
.. ۱۱	۱	یاد 'ن ۳' ۴
.. ۱۱	۱	ہر لفظ کے فلجے
		ہر غلطی نقطہ
		ن ۲ تا ۴
.. ۱۶	۲	گور یہ
۳۲۶ ۲	۱	تیرے
.. ۲	۱	نہ چاہوں
.. ۲	۲	خورشید
۲۳۷ ۳۲۶ ۳	۱	تاریکی
		تلہائی 'ن ۲ تا ۵' ۷

• اس فزل کا چوتھا شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

† ن ۳ میں اس فزل کا چھٹا اور ساتواں شعر نہیں ہے -

‡ یہ شعر ن ۳ میں نہیں ہے -

صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۳۸	۳۲۶	۱	سب مل خاتم مہر - مہر خاتم ملک سلہمانی
		۵	ن
	۵	۲	کھیا پچتا
	۳۲۷	۲	پوچھوں
	۲	۲	کی نی
	۳	۲	نکل کر ہر چمن سوں
			لگا لیکر چمن سوں
			ن
			گریباں چاک ہو کر
			ن
			اشارے
			ن
			کا
			ن
			تو اس
			ن
			سوں اگر
			ن
			مل
			ن
			کا
			ن
			چپل
			ن
			جب
			ن
			موجاں
			ن
			پچھل
			ن
			کہ سیرابی سوں گل جاوے
			ن
			کہ سیرابی سوں
			ن
			کہ جاوے
			ن
			کہ گل پر
			ن
			اپنے پچتاوے
			ن
			پری زاد معانی
			ن
			ہوا
			ن

* یہ شعر ۳ میں نہیں ہے۔

+ یہ غزل ۳ تا ۵ میں نہیں ہے۔ اور ساتواں شعر (۲) میں

نہیں ہے۔

مصحفہ فہرل شعر مصرع	لفظ متعین	لفظ نسیم
۲۴۲ ۳۳۳ ۳	۲ ہلا انگھو خوبیاں	پیر دریاں اگر آ' ن ۲
۲۴۳ ۳۳۳ ۶	۱ مقصد	مقصود' ن ۱' ۲' ۶
۲۴۴ ۳۳۳ ۶	۱ بے سعی سفر	میں بے سفر' ن ۱ - جلدی سے جا' ن ۲
۲۴۵ ۳۳۳ ۱۰	۱ نہیں ہرگز پہنچتا	نہ ہوئے ہرگز رسیدن' ن ۱
۲۴۶ ۳۳۳ ۲	۲ دل جلے	دل جلون' ن ۱' ۵' ۷
۲۴۷ ۳۳۳ ۲	۲ گھر	گھر' ن ۵' ۷
۲۴۸ ۳۳۳ ۳	۱ کی - جس	کا' ن ۳' ۴ - جن' ن ۱ تا ۷
۲۴۹ ۳۳۳ ۷	۱ اے (ولی) مجھ	پر' ن ۱' ۵ - کون' ن ۲ تا ۴
۲۵۰ ۳۳۳ ۲	۱ پہ دل کے	کے دل پر' ن ۵
۲۵۱ ۳۳۳ ۲	۲ نکمہ	سلیکے' ن ۱' ۵
۲۵۲ ۳۳۳ ۳	۱ سوں - کون	کے' ن ۱ تا ۵ - کی' ن ۲ تا ۴
۲۵۳ ۳۳۳ ۵	۱ اُس موہن - سوں	موہن کون' ن ۱ - سو' ن ۱' کون' ن ۶' کی' ن ۲ تا ۵
۲۵۴ ۳۳۳ ۵	۱ پردے میں	میں دل کی' ن ۱
۲۵۵ ۳۳۳ ۱	۱ مجھ کن کو اے	مجھ پاس وہ' ن ۱' ۸
۲۵۶ ۳۳۳ ۳	۱ ہمیشہ	نہایت' ن ۱ - ہنس' کون' ن ۲' ۴
۲۵۷ ۳۳۳ ۴	۲ (پردے کا)	سوں' ن ۲' ۶' ۷
۲۵۸ ۳۳۳ ۲	۲ تلوار	تروار' ن ۱' ۵
۲۵۹ ۳۳۳ ۴	۱ دوست کے	دوستی' ن ۱ تا ۷

• ن ۲ میں مصرع اول ہوں ہے :

فرہن نے مجھ پر کی کیسی دیکھی ہے جب سوں صورت

• ن ۳ میں مصرع اول ہوں ہے :

لفظ متن	شعر مصرع	صفحہ فزل	صفحہ فزل
کئی، ن ا تا ۷	سب ۲	۳۳۸	۲۴۶
دسن، ن ا تا ۶	دنتن ۱	۷	،،
جوہراں، ن ا تا ۴	گوہراں ۱	۷	،،
دیکھے ہوں، ن ۳، ۳، جو	جو دیکھے ۱	۸	،،
دیکھے ہوں، ن ۱، ۲، ۵، تا ۷			
نہاں، ن ا تا ۵	پہاں ۱	۸	،،
تن، ن ا	دل ۲	۸	،،
کئی، کیں، ن ا تا ۷	کے ۲	۹	،،
ہے یا، ن ا تا ۷	ہے کہ ۲	۱	۳۳۹
ہوا بلند، ن ا	بلندھا ہوں ۱	۲	،،
لب-سزین-ہر-کی نہیں، ن ۵ - مہوں ہر اک،	۲	۵	،،
ن ا - کا، ن ا، ۲			
لطف، ن ۳، ۴، ۵ - چشم،	نطق ۲	۶	،،
ن، ۶، ۷			
ظل، ن ا تا ۴	بال ۲	۷	۳۴۷
وعدہ دیا توں، ن ا تا ۵	توں وعدہ کیا ۱	۸	،،
چتر، ن ا، ۲، ۴، ۷	چہتر ۲	۹	،،
بال، ن ا	ظل ۲	۵	۳۴۰
وہی، ن ۴، ۵، ۷،	دلی ۱	۸	،،
(خسبہ)			
جس، ن ۲، ۵	جن ۲	۸	،،
شوخی کی کیا، ن ۲ تا ۵	خوش ادا کی ۲	۱	۳۴۱
کر، ن ا تا ۴	(فکر) سوں ۱	۲	،،
دوا، ن ۳، ۴	بجھا ۲	۳	،،
آکے، ن ۵	آہ ۱	۵	،،
مقتضا، ن ا تا ۷	اقتضا ۲	۶	،،

صفحہ فزل شعر مصروع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۴۸ ۳۴۱ ۷ ۲	پر (کب)	کوں ' ن ۲ ا ۴ ۷
۳۴۲ ۱ ۲	روا	بھا ' ن ۱ ا ۴ ۷
" "	وصل	حسن ' ن ۱ ۵
" "	رنگین	ریحان ' ن ۵
۳۴۴ ۱ ۲	نگہ نہوں	نگاہ نہوں ' ن ۱ ۲ ا
		۴ . نگاہ میں ' ن ۱ ۵
		۷ ا
۲۵۰ ۸ ۱	سے	سوں ' ن ۱ ا ۷
" "	سجالی اگر خٹ	خٹا اگر سہا ' ن ۱ ا حاشیہ
		۲ ن
۳۴۴ ۱ ۱	لطائف مہن	کی لطائف کا ' ن ۱ ۵
" "	نار کی کے آبجو	تازگی کی انجمن ' ن ۱ ۲
۳۴۵ ۲ ۱	کوں	کہوں ' ن ۳ ۳
۲۵۱ ۴ ۱	دھن	فدھن ' ن ۱ نقش ' ن ۱ ۲
		۵
" "	نشا	نشا ' ن ۱ ا ۵ ۷
" "	گھوڑوں	گھوڑوں ' ن ۱ ا ۷
" "	پھچوں	پھچوں ' ن ۱ ا ۵
" "	جل	چل ' ن ۱ ا ۵ ۷
۲۵۲ ۳ ۱	ناز خوبی	حسن ' ن ۱ ا ۷ صورت
		۵ ن
" "	صورت	جلوگ ' ن ۲ چہرہ ' ن ۵

• یہ فزل ن ۲ ۳ میں نہیں ہے ' اور شعر ۴ ن ۴ میں نہیں ہے۔
 ۵ ن ۵ میں یہ مطلع آور ہے :-
 نہ لکھا حسن خویاں دلربا ہے ادا نہیں سخن دانی بلہ ہے
 ' اس فزل کا شعر ۸ ن ۷ میں نہیں ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۵۲ ۳۴۶ ۷ ۲	یو (تلفظ)	یا، ن ۲ تا ۵
” ” ۹ ۱	رات دن جوں	جوں ولی رات دن ہے
” ” ۲ ۱	دیکھے	ن ۱ تا ۷
” ” ۲ ۱	جانب	کے دل، ن ۱
” ” ۳ ۱	تارے ستی	جلوے، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۱	تارے ستی	تاراں سوں، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۲	میری جب وہ یار	میں، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۲	مہ رخسار	میں، ن ۱ تا ۷
” ” ۴ ۱	آب	پھر، ن ۱ - نت، ن ۶
” ” ۳ ۱	کے جو	جس کے، ن ۱
” ” ۳ ۱	تھے	میں تجھے، ن ۱ تا ۷
” ” ۵ ۱	کوں	کا، ن ۲، ۷
” ” ۱ ۱	جو	جیو، ن ۱ تا ۷
” ” ۲ ۱	اُس کا	اُس کے، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۱	کر کے	کر کر، ن ۱ تا ۶
” ” ۵ ۱	عزیزاں	نجانوں، ن ۱
” ” ۹ ۱	دیکھی	دیکھا، ن ۱ تا ۷
” ” ۳ ۱	گلر خاں	خوش نین، ن ۶، ۷

* نیسرا شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور اس غزل کی ردیف ن ۵ میں ”آیا ہے“ ہے۔

† ن ۱ تا ۴، ۶، ۷ میں مصرعہ اول ثانی، اور ثانی اول ہے۔

‡ اس فزل کا ساتواں شعر ن ۳ میں نہیں ہے۔

(اس غزل کا دوسرا شعر ن ۱ میں نہیں ہے۔)

لفظ معنی	لفظ معنی	صفحہ	شعر	مصرع
خونوں 'ن' ا	بے دہن	۲۵۵	۲۵۵	۴
گہر 'ن' ا تا ۷	شہر	۲	۴	۲
حسن 'ن' ۲ ۵	اگن	۱	۱	۳۵۱
یو 'ن' ۲۔ فلک پہ جا کر 'ن' ا	جو۔ چرچا فلک پر	۱	۱	۲
۵ 'ا' ۱				
چمک 'ن' ۲	چمک	۱	۱	۲
نمک سوں تھوڑے نمک سوں 'ن' ا	نمک سوں تھوڑے	۲	۱	۲
۷ '۵' ۲				
اہلہا 'ن' ۲ اہلہا 'ن' ۳	چمک	۱	۲	۲
نہتا 'ن' ۶				
تجلا 'ن' ۲ '۲' ۶ '۷	جو نکلا	۲	۲	۲
تھن 'ن' ا 'دسن' 'ن' ۲	درس	۱	۳	۲
۷ '۶' ۳				
کے بر 'ن' ۲ ۳	چمک	۲	۳	۲
یو 'ن' ا '۲' ۶ '۷	کہ لعل جگ سوں	۱	۴	۲
جھو (سوں) لعل جگ میں	ہوا معزز			
ہے وہ منور 'ن' ۳				
جو ہے 'ن' ا '۲' ۶	ہوا	۱	۴	۲
۷				
اُس کے رنگ نے 'ن' ا	اُس نے رنگ و	۲	۴	۲
چمک چمک کر چمک چشم کی ہو ناز	چمک چمک کر	۱	۵	۲
جو ملہ دکھایا	دیکھا 'ن' ا چمک			
چمک ناز کی دکھایا				
ن ۲ '۳' چمک چمک				

• یہ غزل ن ۲ میں فریاد میں ہے 'ن' ۴ میں نہیں ہے۔ پہلا
سطح ن ۳ میں نہیں ہے اردو ن ۵ میں دو شعر لکھ کر جگہ چھوڑ
لی ہے —

ناز سوں دکھایا، ن ۶

۷

اتک، ن ۱، ۲، ۳، ۴

۲ لٹک ۵ ۳۵۱ ۲۵۵

سجین نہیں میں اتک - سخن میں اُس کوں

ہٹک لیا ہے، ن ۲، ۴ لیا ہے

سخن میں اُس کے

ٹھٹک لیا ہے، ن ۱-

سخن نے اُس کوں نیک

لیا ہے، ن ۳- سخن

میں اُس کے اتک لیا ہے

ن ۷؟

بہالا، ن ۱

۲ پیلا ۱ ۳۵۲ *

بے اثر، ن ۲ تا ۴

۴ ۱ بے نشا ۲۵۶

اُس، ن ۱ تا ۷- ہور

۵ ۱ اُن- اور

۱ تا ۷

دیکھا ہے از بس جو، ن

۵ ۱ از بسکہ دیکھا

۱ تا ۴، ۷

تو، ن ۱، ۲

۲ ۵ ۲ پیو

کوں، ن ۳، ۴

۲ ۱ ۳۵۳ یہ

ناؤں، ۲ تا ۶

۲ ۳ ۲ نام

بہار و ادا، ن ۲، ۴، ۶

۴ ۱ بہار ادا

دور، ن ۱ تا ۵

۵ ۱ عصر

* تمام نسخ موجودہ میں اس غزل کی ردیف (اے) ہے۔
بمعنی (ہے)

● چہتا شعر ن ۲ میں نہیں ہے ۔

لفظ متن	لفظ نسخ	منحہ غزل شعر مصرع
خون خوار	خون ریز ' ن ۱ تا ۷	۲۵۸ ۲ ۱
(انکھاں) کی	کا ' ن ۱ تا ۴	۲۵۷ ۱ ۲
جو - درد	جیوں ' ن ۱ تا ۷ - نام ' ن ۱ تا ۷	۲ ۵ ۱۱ ۱۱
رگ رگ	ہر رگ ' ن ۱ ' ۵ تا ۷	۲۵۸ ۲ ۱
تنہا	پا تا ' ن ۵	۲ ۳ ۱۱ ۱۱
میری	میرا ' ن ۲ تا ۷	۲ ۳ ۱۱ ۱۱
(پورا مصرعہ)	تل بناتے دیکھ اُس کون مجھے پہ یوں ظاہر ہوا ن ۱ تا ۷	۱ ۴ ۱۱ ۱۱
دل کون	دل میں ' ن ۲ تا ۴	۲ ۴ ۱۱ ۱۱
دل کون تستہیر	نرم دل کون ' ن ۲ تا ۴	۲۵۹ ۳ ۱
(پورا مصرعہ)	نکو کج دیکھ چہرا سر پہ بلدار ' ن ۲ ' ۴ - نہ پوچھو اُس کے سر پر چہرا بلدار ن ۳ ' ۵	۱ ۴ ۱۱ ۱۱
سر پر اُس کے	اُس کے سر پر ' ن ۱ ' ۴ تا ۷	۲ ۴ ۱۱ ۱۱
نوجوانی	یو جوانی ' ن ۱ ' ۵ تا ۷	۱ ۴ ۱۱ ۱۱
نور	حسن ' ن ۱ ' ۵ ' ۴	۱ ۵ ۱۱ ۱۱
نگاہوں کی ہر اک	نہیں ن ۲ تا ۴ ' نکتہ ' ن ۵ - ماشق کی ہر ' ن ۲ تا ۵	۲ ۵ ۱۱ ۱۱
نگاہوں	نگاہاں ' ن ۴ ' ۷	۲ ۵ ۱۱ ۱۱
پورا (مصرعہ)	نکلتا جب کتاری ہاتھ لے کر ' ن ۴ ' ۷	۱ * ۴ ۱۱ ۱۱

* چھٹا شعر - ن ۲ تا ۵ میں نہیں ہے - اور شعر (۷ ' ۸)

ن ۲ تا ۷ میں نہیں ہیں —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۶۰ ۳۵۹	۶ ۲	دور دھارے
۲۶۱ ۳۵۹	۶ ۲	دو دھڑ
۲۶۱ ۳۵۹	۶ ۲	کی (مڑ)
۲۶۱ ۳۵۹	۹ ۱	(پورا مصرعہ)
۲۶۱ ۳۵۹	۹ ۲	میں ولی ہو
۲۶۱ ۳۵۹	۹ ۲	موتیاں
۲۶۱ ۳۵۹	۱ ۱	میں
۲۶۱ ۳۵۹	۱ ۲	سنبھال
۲۶۱ ۳۵۹	۱ ۲	کے
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۱	کہ بھار
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۱	بھار
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۲	کی ٹھار
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۲	ن
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۳	جس
۲۶۱ ۳۵۹	۲ ۳	ن
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۲	تس
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	کے
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	ن
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	دسن
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	دھن
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	دارم
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	اے
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	کرتے
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	کیوں کر سکے
۲۶۱ ۳۵۹	۳ ۱	عشق

صفحہ غزل	شعر منصرع	لفظ متین	لفظ نسیخ
۲۶۲ ۳۶۱	۵ ۱	(خونبار) میں	پدر 'ن ۱ تا ۵' ۷
۳۶۲	۱ ۱	چھوڑ	طرہ 'ن ۲ تا ۴' ۶
۳۶۳	۴ ۱	اس کا	اس سوں 'ن ۱ تا ۷' ۷
۳۶۴	۵ ۱	جاوے	جاویں 'ن ۱' ۷
۳۶۵	۵ ۲	تلوار	تروار 'ن ۱' ۷
۳۶۶	۷ ۲	(عشق) کا	کوں 'ن ۱ تا ۷' ۷
۳۶۷	۱ ۲	انچھو	انچھوں 'ن ۱' ۷
۳۶۸	۱ ۲	بخت	بخت 'ن ۱' ۷
۳۶۹	۳ ۲	بہتر گوہر	کے تین گوہر 'ن ۵-۷' ۷
۳۷۰	۱۴*	دنیا کی سبجھا	سبجھا دنیا کی 'ن ۱' ۷
۳۷۱	۵ ۲	کہ مجھ دیوان	کہ ہر ہر شعر میرا اس میں ہر اک شعر میں 'ن ۱' ۷
۳۷۲	۱ ۱	سبجھو	بوجھو 'ن ۵' ۷
۳۷۳	۲ ۱	اجھوں	ہجوں 'ن ۱' ۷
۳۷۴	۱ ۲	کہ جس	کہ اس 'ن ۲ تا ۴' ۷
۳۷۵	۱ ۲	نور	شور 'ن ۱ تا ۷' ۷
۳۷۶	۳ ۱	دلوں	دلاں 'ن ۱' ۷
۳۷۷	۶ ۱	کیہو	کدھیں 'ن ۱' ۷
۳۷۸	۳ ۱	کدھوں	کدھوں 'ن ۳' ۷

* یہ شعر ن - ۳ میں نہیں ہے —

+ اس غزل کے شعر (۷ ' ۶) ن ۵ میں نہیں ہیں —

+ دو ورق غائب ہونے کی وجہ سے غزل (۳۶۶ و ۳۶۷) ن ۵ میں

نہیں ہیں۔ اور غزل ۳۶۶ کے شعر ۸ و ۱۲ ن ۳ میں نہیں ہیں —

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ	تسغ
۲۶۶	۳۶۶	۱	۱۱	آہ	آج ' ن ا تا ۷		
"	"	۱	۱۱	ہوئی ہے	ہوئے ہیں ' ن ا تا ۷		
"	۳۶۷	۱	۳	اگے	نرگ ' ن ۷		
"	"	۱	۳	آسکے	کر آریں ' ن ا - آسکوں ' ن ۲		
"	"	۱	۴	کرے	کرہیں ' ن ا ۴		
"	"	۱	۶	شہدا	شہیداں ' ۴ ' ۶ ' ۷		
"	"	۱	۶	سوجا	چشمہ ' ن ۲ - لچہ ' ن ۵		
۲۶۷	"	۱	۹	عزبت	عزت ' ن ا (حاشیہ)		
"	"	۲	۹	ناتوانیں	غہرت ' ن ا ۳ ' ۴ ' ۵		
"	"	۲	۹	ناتوانیں	ناتوانی ' ن ا ۷		
"	"	۱	۱۳	ہورے	نالواناں ' ن ۲ ' ۵		
"	"	۱	۱۴	جس نے	ہرویں ' ن ۳ ' ۴ ' ۷		
"	۲۶۸	۲	۳	لب	جن نے ' ن ا ۳ ' ۷		
"	"	۱	۵	کہتے ہیں	دہ ' ن ا تا ۷		
"	"	۱	۵	سن کے ہو	کہتی ہے ' ن ۲ ' ۵		
"	"	۱	۵	ستفن	اُس کا سن ' ن ا تا ۷		
"	"	۲	۵	غلجہ گل کے	خیال ' ن ۲		
"	"	۲	۵	غلجہ گل کے	غلجہ لب کے لب ن ا		
"	"				۷ ' ۶ - غلجہ لب		
"	"				کے ' ن ۲ تا ۵		

• اس فزل کا شعر ۱۲ ' ن ۳ میں نہیں ہے۔ اور یہ شعر وہ کیا

جو (ن ا تا ۱) میں ہے —

"سہر دریاے معرفت کوں سنوار کشتی دل اگر ٹاندار ہے"

' ن ۳ میں اس فزل کے اشعار ۱۴ ' ۷ ' ۹ ' ۱۱ (تا ۱۱) نہیں ہیں۔

اور شعر ۱۳ ' ن ۳ میں نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۶۹ ۲۶۸	۱ ۱	مے کے گر سینے تشنگی مے کی نہیں
۷ ۵ ۳	ن ۳ ۳	منیں
۱ ۱	۱ ۱	سینے منیں
۲ ۳	۲ ۳	جس کا سینہ یادسوں یادسوں دلدار کی جس
۷ ۱	ن ۱ ۱	دلدار کی
۲ ۳	۲ ۳	کہ وہ
۷ ۱	۷ ۱	پہنچے فزیک
۲ ۷	۲ ۷	سالک
۱ ۲	۱ ۲	ہے خبر۔ کسے
۲ ۲	۲ ۲	ستی لے پا (ٹلک) سوں لے پاواں
۲ ۵	۲ ۵	پات
۲ ۶	۲ ۶	دگ مری
۲ ۶	۲ ۶	سینے (میں)
۲ ۲	۲ ۲	سبڑے گلزار خوبی
۲ ۴	۲ ۴	آہ دل بے تاب
۱ ۵	۱ ۵	عشق
۱ ۱۱	۱ ۱۱	ہر گل
۲ ۱	۲ ۱	قول

* ن ۱ میں نہیں ہے —

† ن ۳ میں یہ شعر نہیں ہے —

ملفوظات شاعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	جھوٹا ۱ تا ۷	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	دو جے ہیں نزع ۱ ن	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	۲ تا ۴	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	کا ۱ تا ۵	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	جس ۱ تا ۵ -	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	داستان کا توں ۱ تا ۵	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	دلیں ۱ تا ۴	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	۷ تا ۹	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	بولی ۱ تا ۷	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	تیرا ۱ تا ۷	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	شوق و سرکش ۱ تا ۷	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	عہس کے ۱ تا ۴	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	نصوے میں اُس کی	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	بات رکھتی ہے	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	پریشان ۱ تا ۴	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	نہار ۱ تا ۵	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	۱ تا ۶	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	آہز ۱ تا ۵	
۲۷۱ ۳۷۲ ۴ ۲ دل	ہونے ۱ تا ۷	

* ن ۳ ۴ میں یہ شعر نہیں ہے ۔

* اس غزل کے شعر ۵ ۸ ۹ ن ۳ میں نہیں ہیں ۔

ن ۲ تا ۴ میں پہلا مصرعہ ثانی اور دوسرا مصرعہ اول ہے ۔

• یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے ۔ ن ۲ ۴ ۵ میں صرف مطلع اور دوسرا شعر ہے ۔

صفحہ	فزل	شعر	مصرع	لفظ	متن	لفظ	نسخ
۲۷۴	۳۷۹	۲	۱	خلق	عید خاطر	خلق	عید کو خلق مل
							ن ۲ تا ۷
		۲	۱	دیکھ	ہے	دیکھ	ہے
		۲	۲	ہو	تی	ہو	تی
							ن ۱ تا ۷
		۳	۱	کانور		کانور	
		۳	۱	کے	دلبر	کے	دلبر
۲۷۵	۳۷۷	۴	۱	ہے	ہم	ہے	ہم
		۷	۱	اور		اور	
		۱۴	۱	چل		چل	
۲۷۶	۳۷۸	۱	۲	صورت		صورت	
		۳	۲	ناقوس		ناقوس	
		۲	۲	بو	جھٹا	بو	جھٹا
		۳	۱-۲	پگھڑی		پگھڑی	
۲۷۷		۴	۱	کمر		کمر	
		۶	۲	مہفل		مہفل	
		۳	۱	زلف		زلف	
		۴	۲	چمن		چمن	
۲۷۸	۳۸۱	۴	۲	شنا	ساں	شنا	ساں
		۵	۱	دشک	چشم	دشک	چشم

یہ شعر ن ۵ میں نہیں ہے اور شعر ۱ ن ۲، ۳ میں نہیں ہے۔

اور مقطع ن ۵ میں نہیں ہے۔

+ اس فزل کے شعر ۳، ۱، ۱ ن ۳ میں نہیں ہیں۔

+ یہ فزل ن ۵ میں حاشیہ پر تھی۔ بالکل کت گئی ہے۔

صرف شروع مصرعوں کے ایک دو لفظ پڑھ جاتے ہیں۔ اور

اس فزل کا شعر ۴ ن ۳ میں نہیں ہے۔

صفحہ قبل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۷۸ ۳۸۱ ۷ ۱	قلب زار	از قلب ' ن ۱ تا ۷
۲۷۸ ۳۸۱ ۷ ۲	صافان	صافوں ' ن ۲ تا ۷
۲۷۸ ۳۸۱ ۸ ۲	درد سندان	درد سندانوں ' ن ۲ تا ۴
۲۷۸ ۳۸۱ ۸ ۲	از اوصاف	اوصافوں ' ن ۱ تا ۵
۲۷۸ ۳۸۱ ۱۰ ۲	چہرہ	سیلہ ' ن ۳ تا ۴
۲۷۹ ۳۸۳ ۱ ۲	خیال	جسالتوں ' ن ۲ تا ۴
۲۷۹ ۳۸۳ ۲ ۱	ہنہ	سورنہوں ' ن ۱ تا ۳
۲۸۰ ۳۸۳ ۶ ۲	سوں	کے ' ن ۱ تا ۸
۲۸۰ ۳۸۳ ۷ ۱	ہمار - دن	ناز - گوں ' ن ۱ - سوں
۲۸۰ ۳۸۳ ۸ ۱	گزر گھا	ن ۱ (حاشیہ)
۲۸۰ ۳۸۳ ۹ ۲	جہر یہ سہرے	گھا گزروں ' ن ۲ تا ۷
۲۸۰ ۳۸۳ ۹ ۲	جہر یہ سہرے	حیو سہرے پر ' ن
۲۸۰ ۳۸۳ ۹ ۲	جہر یہ سہرے	۲ تا ۷
۲۸۰ ۳۸۳ ۹ ۱	عاشق	عاشقوں ' ن ۴ تا ۶
۲۸۰ ۳۸۳ ۹ ۲	تن	جہو ' ن ۴ تا ۵
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۰ ۱	گل سو - بان حال	گلشن - ن ۶ تا ۸
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۰ ۱	سوں	برگ سو زبان ستنیں ' ن
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۰ ۲	گوں - سوں	ن ۱
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۰ ۲	سوں - گوں	سوں - کے ' ن ۳ تا ۴
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۰ ۲	یاد	عشقوں ' ن ۲ تا ۴

* غزل ۳۸۳ ن ۷ میں نہیں ہے۔ اور اس غزل کے اول تین شعر ن ۵ میں حاشیہ پر ہونے کی وجہ سے آدھے آدھے کٹ گئے ہیں —
 * یہ شعر ن ۱ میں نہیں ہے —

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۰ ۳۸۳ ۱۲ *	۱ بات یہ کہتا ہوں	زمزمہ میرا ہے اے حنجر
	اے سبجن	ن ۱ ' ۴ ' ۵
۱۲ " "	۲ تل جھون	یو دل ' ن ۲ - یو تل ' ن ۳
۱۲ " "	۲ ہلال	ہلال ' ن ۱ تا ۵ ' ۷
۲۸۱ ۳۸۴ ۲	۲ فاضل و	فاضل ' ن ۱ ' ۲ ' ۴ ' ۵
" "	۳ کون	سون ' ن ۱ تا ۵
" "	۵ و	دو ' ن ۱ تا ۴
" "	۶ جو - لیا	جن ' ن ۱ - کھا ، ن ۱
۳۸۵ ۲	۱ ادا	نہن ' ن ۱ تا ۵
" "	۱ جاتا ہے	جاتا ہوں ' ن ۱ تا ۷
" "	۲ ساتھ میں	پشت میں ' ن ۵
" "	۲ اُس کا	ظالم ' ن ۱ تا ۵
۲۸۲ " "	۱ (سرکش) کا	کی ' ن ۳ تا ۷
" "	۲ کی (تجھ)	کا ' ن ۲ تا ۵
۳۸۶ ‡ ۳	۱ (مصرعہ)	اُس باج دل میں میرے
		دو جا نہیں ہے مدعا
		ن ۱ ' ۲ ' ۵ تا ۸
۳۸۷ ۱ ۲	۲ قلام	میں نام ' ن ۶ تا ۸
۳۸۸ ۵ ۱	۱ یک رنگ ہو مل	ہر ایک سے مت مل
		ن ۱ تا ۶ ' ۸

* اس فزل کے شعر ۱۱ ' ۱۲ ن ۵ میں نہیں ہیں —

† اس فزل کا شعر ۵ ن ۵ میں نہیں ہے —

‡ یہ فزل ن ۳ میں نہیں ہے - اور اس کا تیسرا شعر ن ۴

میں نہیں ہے —

صفحہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۵ ۳۹۱ ۴ ۱	کرے گی	کرینگے ' ن ۱
۲۸۵ ۳۹۱ ۴ ۲	دل میں جا نکش	نرم دل کوں ' ن ۳
۲۸۶ ۳۹۲ ۸ ۲	صد چس	انجمن ' ن ۱ تا ۷
۲۸۶ ۳۹۲ ۸ ۲	سفن	سفتی ' ن ۱ ۳ ۴
۲۸۶ ۳۹۲ ۹ ۱	دل	محبوبہ ' ن ۲ تا ۳
۲۸۶ ۳۹۲ ۱۱ ۱-۲	نہیں۔ (بدن) بد	نہ کر ' ن ۲ تا ۴۔
۲۸۷ ۳۹۳ ۳ ۱	سوں	کوں ' ن ۲ تا ۴
۲۸۸ ۳۹۳ ۸ ۱	لالن	کوں ' ن ۱ تا ۷
۲۸۸ ۳۹۳ ۱۰ ۱	میرے سفتن	تیرے شعر ' ن ۲ تا ۴
۲۸۸ ۳۹۴ ۱ ۱	سوں۔ متواضع ہو	سوں مل ' ن ۱ ۴ تا ۷۔
۲۸۸ ۳۹۴ ۲ ۱	خیال	۷۔ بتواضع کہ ' ن ۷
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اپنے دل میں	غم ' ن ۱ تا ۷
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	دل میں	دل میں اپنے ' ن ۱ ۵
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	دل میں خوب	نا ۷۔ دل میں خوب ' ن
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اُٹھا کر	۲ تا ۴
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اُٹھا کر	اُچھا کر ' ن ۱ ۳ تا ۶
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اُٹھا کر	(اوتچھا کر)
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اُٹھا کر	مکھہ ' ن ۱ ۵ تا ۷۔
۲۸۸ ۳۹۴ ۴ ۱	اُٹھا کر	میں ' ن ۶
۲۸۹ ۳۹۵ ۱ ۱	سوں	نہیں ' ن ۵

● غزل ۳۹۰ کا دوسرا شعر ' ن ۳ میں نہیں ہے —

† غزل ۳۹۱ کا دوسرا شعر کسی نسخے میں نہیں ہے۔ اور شعر ۴

۷ ' ن ۳ میں نہیں ہے۔ پانچواں شعر ' ن ۱ میں نہیں ہے —

‡ اس غزل کے بقید اشعار اور نوٹ ضمیمہ نمبر ۱ میں ہے اور

شعر ۴ کسی نسخے میں نہیں ہے۔

صفحہ فزل	شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۲۸۹	۳۹۵	۵	۱
اے دل نہ جا اے	اے ہواں ہوس ہرگز	ن ۲	۲
دل	تا ۴	۷	
۲	۵	۲	۲
سین آفت تہاست	ہے مشعل	ن ۲ تا ۴	۴
قباحت	ن ۴		
۱	۷	۱	۷
دعا گو ہیں	دعا گویاں	ن ۴ تا ۷	۷
۲	۷	۲	۷
بے حسابی	بے حجابی	ن ۵	۵
۲	۹	۲	۹
بے عتابی	بے حجابی	ن ۲ تا ۴	۴
۱	۱۰	۱	۱۰
(ابرو) کا - (تصور) کے	ن ۱ تا ۷ - میں	ن	
کر	۱ تا ۴		
۲	۱	۲	۱
مرد	حسن	ن ۱ تا ۳	۳
۲	۳	۲	۳
انکھار کا خسار	سیلے کا غبار	ن ۵	۵
۲	۴	۲	۴
اختیار	اعتبار	ن ۷	۷
۲	۵	۲	۵
میرے دل کا	مجھ سے سیلے کا	ن ۱ تا ۷	۷
۲	۲	۲	۲
بے تباری و	بے قراروں کوں	ن ۱ تا ۳	۳
۱	۴	۱	۴
ساجن	جاناں	ن ۳ تا ۴	۴
۲	۵	۲	۵
وہ منصب	منصب میں وہ	ن ۱ تا ۷	۷
۱	۶	۱	۶
عشق بازی	عشق بازوں	ن ۱ تا ۷	۷
۱	۶	۱	۶
میں قاتل	میں قاتل کی	ن ۱ تا ۳	۳
۱	۴	۱	۴
معلوم	منہوم	ن ۱ تا ۳	۳
۱	۷	۱	۷
عشق	عیش	ن ۱ تا ۳	۳
۲	۲	۲	۲
دل بھی	دل یوں	ن ۱ تا ۳	۳
۲	۲	۲	۲
(دورا مصرعہ)	دل پہ میرے سدا آداسی	ن ۵	۵
۲	۴	۲	۴
پاس تل	تل نرک	ن ۱ تا ۷	۷

لفظ متون	لفظ نسخ	صفحہ غزل	شعر مصرع	لفظ متون	لفظ نسخ
کلونکین	کونے 'ن ا ق ا ۷ (قدیم	۲	۲۹۳		
	(۱۱)				
و (سٹن)	ہے 'ن ا	۲	۲۹۱		
سو	سوں 'ن ا ق ا ۷	۲	۳		
توں ہی ہے	نو نہیں ہے 'ن ا تو ہے	۱	۴		
	'ا 'ن ۶ ۷				
طوے 'ن ۶		۲	۴		
اور	ہور 'ن ا ۶ ۷-۷ ہے و	۲	۵		
	ن ۲ ق ا ۴ ۵				
اُس شرح سوں	سورن ملان 'ن ۵	۱	۴۰۲		
لگ کر	لگ لگ 'ن ا	۱	۲		
کہ جس کا نانوں	اُسی کاوں کی 'ن ۲	۲	۲		
	۴۰۳				
جس کا	جس کی 'ن ا ق ا ۷	۲	۴		
شان	شاہ 'ن ۲ ق ا ۷	۱	۶		
میرا	میرے 'ن ا ۲ ۵	۱	۷		
	ق ا ۷				
برنگ	مقال 'ن ۲ ق ا ۴	۲	۸		
سورن	ساجن 'ن ۷	۲	۴۰۳		
لہریز	بہر پور 'ن ۲ ۳	۱	۲		
ہوں سراپا	ہو رہا ہوں 'ن ۷	۱	۲		
سب سوں	نے 'ن ا ق ا ۷-۷ کی 'ن ا	۱	۳		
یہ کوچہ-نو خط	کے گود 'ن ۲ ق ا ۴-۴	۱	۴		
	خط 'ن ا ق ا ۷				
تھرا	تھہرے 'ن ا ۷	۲	۵		
دل جلیے-کدھی	دل جلیے 'ن ۳-۳ کیے 'ن ا	۱	۶		

منقصہ غزل شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
		(کسی نے)
۲۹۵ ۴-۳ ۶ ۱	رنگ و یو	رنگ یو 'ن ۱ '۲ '۴
۲۹۶ ۴-۴ ۷ ۱	چلنا	جانا 'تا ۵
۲ ۷ " "	(عشق) بازار	بازوں 'ن ۱ '۴ '۷
		بازی 'ن ۵
۸ " "	لچھیں	لکھیں 'ن ۱ '۲ '۴ ۵
۱ ۱ ۴-۵ " "	گرچہ - یار جانی	نازوں 'ن ۲ 'تا ۵ - گرچہ
		آئی 'ن ۲ تا ۵ - گرجوانی
		ن ۳ '۴
۳ " "	نہوں	نہوں 'ن ۱
۹ " ۲۹۷	صاف صاحب دل	صاحب دل کی 'ن ۵
۹ " "	گوهر بھر	گوہراں سلج 'ن ۲ '۴
۴ ۴ ۴-۴ " "	کہ (شب)	گرچہ 'ن ۱ - روز و
		ن ۳ '۴ یو 'ن ۱
		گر 'ن ۷
۵ " ۲۹۸	حق میں - جاں	جان نثار کے حق میں
	نثاروں کے	ن ۳ 'تا ۵
۶ " "	وجہ	وجہ 'ن ۲ '۳
۷ " "	جامہ	چیرہ 'ن ۱ '۲ '۴
۹ " "	گرہں رکھ کے	کان دھر کے 'ن ۴

• یہ غزل ن ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۲ ن ۴ میں نہیں ہے۔

+ اس غزل کا شعر ۸ ن ۲ میں نہیں ہے —

+ یہ غزل ن ۹ میں نہیں ہے شعر ۳ ن ۵ میں نہیں ہے اور

یہ مصرعہ شعر ۳ کا ن ۷ میں فت نہوت والا ہے اور شعر ۵ ن ۲

میں شعر ۶ ن ۷ میں اور شعر ۷ ن ۳ میں نہیں ہیں۔

لفظ مستعمل	لفظ مستعمل	شعر مضروب	شعر مضروب	شعر مضروب
خوش نگاہاں ' ن ۵	خوش نگاہوں	۲	۲	۲۹۸ ۴+۷
کم نگاہی میں ' ن ۱	کم نکلیے میں	۱	۳	" "
۵ ' ۴				
عشق بازوں میں ' ن ۱	عشق بازوں کی	۲	۳	" "
بلندہوا ' ن ۱ تا ۷	بلندھی	۱	۵	" "
(باندھی)				
بازوں ' ن ۱ تا ۴ - بازوں	(عشق) بازوں	۱	۹	۲۹۹ "
۷ ' ۶				
سوں ' ن ۱ تا ۷	سے	۱	۴	۴۰۸ "
آج توں ' ن ۱ ' ۲ ' ۶	آج کہ	۱	۶	" "
زلف ' ن ۱ تا ۵	پار	۲	۷	" "
دے ' ن ۱ تا ۵	میں جہوں کاں دسا	۲	۱	۳۰۰ ۴+۹
جب جا ' ن ۱ - جا کے	جب سحر اداں	۱	۲	" "
ہو ' ن ۲ ' ۴ ' ۵ -				
اے ' ن ۷				
غم ' ن ۱	غم اے	۲	۲	" "
دیا ' ن ۱ تا ۷	کیا	۲	۳	" "
کی ہوا ' ن ۱ تا ۴	کا یہ	۱	۴	" "
گردوں ' ن ۵	گرداں	۲	۴	" "
عروسی ' ن ۱ ' ۵ - اچھے ' ن ۱	ہوا	۱	۵	" "
جس نے مستراب ' ن ۲	جن نے دیوار	۲	۵	" "
مستراب ' ن ۳ تا ۷	گرداب	۲	۵	" "

• اس غزل کا شعر ۶ ن ۳ میں نہیں ہے —
 • اس غزل کا شعر ۵ ن ۳ میں ' اور شعر ۴ ن ۷ میں
 ۲ ۳ ۵

صلحہ غزل	شعر مصرع	لفظ مکن	لفظ نسج
۳۰۰ ۱۰۹ ۶ ۱	سکھا	سوکا 'ن ا' (سو کھا)	
۱۱ ۷ ۲	مہسر ہو	نصیب ہووے 'ن ا' ۳	
		نصیبیاں ہو 'ن د' نصیبہ	
		ہو 'ن ا' ۲ '۶ ۷	
۱۱ ۱۰۴ ۱ ۲	سبزی	سبزہ 'ن ا' تا ۵ ۷	
۱۱ ۲ ۱	نرگس - کبھی	سرکش 'ن ا' - کہیں	
		ن '۶ ۷	
۳۰۱ ۱۱ ۵ ۲	آیا ہے	آتا ہے 'ا' تا ۵ ۷	
۱۱ ۱۱ ۶ ۲	صلم! منکوں	سجن 'ن ا' - منکوں	
		ن ۲ تا ۴ ۵	
۱۱ ۱۱ ۸ ۲	اٹھو اسوں	گوں 'ن ا' ۳ -	
۱۱ ۱۱ ۳ ۱	نہیں	ہے 'ن ا' ۴ ۵	
۳۰۲ ۱۱ ۶ ۱	رنگ	دنگ 'ن ا' ۲ '۵ تا ۷	
۱۱ ۱۱ ۷ ۱	دھیان	ذہن 'ن ا' تا ۴ '۶ ۷	
۱۱ ۱۱ ۷ ۲	ہوشی ہے	ہوا ہے 'ن ا' تا ۴ '۶	
۱۱ ۱۱ ۱ ۱	مد ہوشی	بیہوشی 'ن ا'	
۱۱ ۱۱ ۳ ۲	سلطان نے - دیا	سلطانی 'ن ا' تا ۷	
		کا ہے 'ن ا' ۲ ۴	
۱۱ ۱۱ ۳ ۲	فیض	حاصل 'ن ا' ۲ - میل	
		ن ۳ تا ۵	
۱۱ ۱۱ ۴ ۱	تابا پر	میں - ن '۳ ۴	
۱۱ ۱۱ ۴ ۲	جس	اس 'ن ا' تا ۵	

* اس غزل کا شعر ۴ ن ۳ ۴ میں نہیں ہے —

+ اس غزل کے شعر ۳ '۶ ۱ ۳ میں نہیں ہیں اور شعر ۴ 'ن' میں نہیں ہے -

صفحہ فزل شعر مصرع	لفظ متین	لفظ نسخ
۳۰۲ ۴۱۳ ۱ ۱	حافظے	حافظاں 'ن ۳'۲
" " ۱ ۱	دکھانا ہے	دکھایا ہے 'ن ۱' ۵'۳
۳۰۳ " ۲ ۱	موج زن	سونس 'ن ۲' ۰۲ پیچ زن
" " ۲ ۱	ہر دین	ہر زموں 'ن ۲' ۰ ہر زری
" " ۵ ۱	کے ادا کرتے	کوں بچا لانے 'ن ۲' -
" " ۵ ۲	منفرت	معرفت 'ن ۲' ۴
" ۱۵۱۴ ۱ ۱	کفایت	اشارت 'ن ۲' ۵
" " ۳ ۱	نفس	نسطا 'ن ۲' ۴
" " ۷ ۱	ہوتے	ہوئیں 'ن ۲' ۴'۵
۳۰۴ " ۸ ۲	فیضیت	ات پت 'ن ۱'
" ۱۵۴ ۱ ۲	صور رنگ ہے	صور رنگ نہیں لکھتے
" " ۲ ۱	جس جلوۂ	ہوں اُس 'ن ۵'
" " ۲ ۱	ہوا اُچی	چیوں 'ن ۲' ۷۰۲ - ہوں
" " ۳ ۱	پہنچیں	پہنچاں 'ن ۱' ۷
" " ۳ ۱	اندیشہ نہیں	ہے اندیشہ 'ن ۱'
" " ۴ ۱	ہوں ہے خوش	ہوں ہوا ہے خوش 'ن ۵'
" " ۵ ۱	نکدہ تہیز	نکدہ کے تہیز 'ن ۱' ۶'۷

۱۔ اس فزل کا شعر 'ن ۳' ۰ میں نہیں ہے۔ اور شعر 'ن ۴' ۰ میں نہیں ہے۔ اور شعر 'ن ۵' ۰ میں اس طرح ہے —
 " فارغ ہے دل وہ سوز معنی سوں جس ملیں "
 ۲۔ یہ فزل 'ن ۳' ۰ میں نہیں ہے۔

صفحہ غزل شعر مروج	لفظ ستن	لفظ نسخ
۳۰۴ ۳۱۵ ۶ ۱	صفے پر خط لکھا	صفحہ اوپر لکھا ہے کاتب
	قدرت کے کاتب نے	قدرت 'ن' ۲ '۵
۳۰۵ ۳۱۶ ۴ ۱	سایہ	باعث 'ن' ۱
۳۱۷ ۴ ۱	ہے مجھ سے	مجھ سے 'ن' ۲ تا ۴
۳۱۸ ۴ ۲	توڑ	تیرا 'ن' ۱ تا ۳ '۶
۳۰۶ ۸ ۱	ہر شب - چلتی	ہر دم 'ن' ۱ - ہلستی
		'ن' ۱ تا ۸
۳۱۸ ۱ ۲	نہ کہوں ہو دل	نہ ہوے دل کہوں 'ن' ۱ -
		نہ ہوے کہوں دل 'ن'
		۲ تا ۶
۳۱۹ ۳ ۱	ہے (مجھ سے) دل	توہا میں 'ن' ۱ '۲ '۶ '۷
	(پر)	
۳۲۰ ۹ ۱	میں	ہے 'ن' ۳ '۴
۳۲۱ ۱ ۲	پگھل	سکھ 'ن' ۳ '۴ '۵
۳۲۲ ۲ ۱	کہا ہے - جو	کان ہے (کہاں) 'ن' ۱ تا ۷
		کہ 'ن' ۱
۳۲۳ ۲ ۲	دعشت	وحشت 'ن' ۳ تا ۵
۳۲۴ ۳ ۱	سوں پہلے جو کہ	ستی آگے جو ہوے 'ن' ۱ '۶ '۷
	سے	سوں جو ہوے ہیں 'ن' ۲ '۳ '۴ '۵

* یہ غزل 'ن' ۵ میں نہیں ہے اور اس غزل کا شعر ۲ و ۴ 'ن' ۳ میں نہیں ہے اور شعر ۳ 'ن' ۷ میں نہیں ہے۔
 اس غزل کا شعر ۵ 'ن' ۵ میں نہیں ہے۔
 اس غزل کا شعر ۳ 'ن' ۳ '۴ میں اور شعر ۴ 'ن' ۴ میں نہیں ہے۔

لفظ 'متن'	لفظ 'نسخ'	مصححہ 'مخمس' ہند 'مصرعہ'	۱	۲	۳	۴
دنیا 'ن ۴' ۷	جہاں	۷	۱	۳	۳۲۱	
میں 'ن ۴' ۷	ھے	۷۰	۳	۷	۷	۷
ملاہٹ 'ن ۴' ۷	ملاہٹ	۸	۲	۸	۷	۷
صد (سو'ن ۷) قیامت	سو قیامت	۸	۴	۸	۷	۷
ن ۴' ۷						
میں حال 'ن ۵	میں احوال	۹	۲	۹	۷	۷
سو'ن ۴ - تو'ن ۵	(شوق) قا	۹	۵	۹	۷	۳۲۲
۷' ۷						
آپ لے 'ن ۷	آئیے	۱۰	۲	۱۰	۷	۷
تو'ن ۴ - تھہ'ن ۷	تب	۱۰	۵	۱۰	۷	۷
کئی 'ن ۴' ۷	کے	۲	۳	۴	۷	۷
کئی دل 'ن ۴' ۷	کے دل	۲	۴	۲	۷	۷
یونہی 'ن ۴	کے بند	۲	۴	۲	۷	۷
تو'ن ۴ - ۷	تو - رکھے	۳	۱	۳	۷	۷
اے 'ن ۴' ۷						
دکھو 'ن ۴' ۷	دکھوں	۳	۲	۳	۷	۷
تو'ن ۴ - رکھے 'ن ۷	توں دکھ سوز رکھے	۳	۲	۳	۷	۷
اے 'ن ۴' ۷	رکھے	۳-۳	۴	۳	۷	۷
ہوں 'ن ۴	رکھے	۴	۴	۴	۷	۳۲۳
گن 'ن ۴' ۷	گنگن	۵	۱	۵	۷	۷
لوٹے 'ن ۴' ۷	لوٹیں	۶	۳	۶	۷	۷
کرتے 'ن ۷	کرتے	۶	۴	۶	۷	۷
سلیا 'ن ۴' ۸	سلیا	۶	۵	۶	۷	۷
کپتا 'ن ۴' ۷	کپتا	۷	۴	۷	۷	۷

"یہ خامسہ ن ۴' ۷ میں ہے " ہند اول کے مصرعے اُنت پلٹت ہوں۔

لفظ قسم	مصلحتہ مضامین، بلند، مصرع، لفظ، جن				
خوشخصصال * ن ۶	نوناہاں	۲	۱	۳۲۴	۵
دنہا * ن ۴	عالم	۱	۳	"	"
سین * ن ۴	کوں	۲	۳	"	"
دل کا راز * ن ۷	راز دل	۳	۳	"	"
دل کی * ن ۷	اُس کی	۴	۳	"	"
ک * ن ۷ - پاج * ن ۷	کی - پاج	۴	۴	"	"
دوکار * ن ۴	مطائب	۲	۶	۳۲۵	"
یو آب توں ہوئے * ن ۶	یہ اُس کوں جوئے	۲	۶	"	"
نو آب توہو * ن ۴					
جہاں میں * ن ۴	جہاں میں	۳	۶	"	"
ہو آہنگو * ن ۴	جستجو	۳	۶	"	"
ہو گئی * ن ۴	ہو گئی	۵	۶	"	"
معرفت * ن ۱	عاقبت	۲	۷	"	"
کوں * ن ۴	کی * ن ۱	۱	۸	"	"
حزم * ن ۴	عقلم	۲	۸	"	"
اُس کے جسے * ن ۲	اُن کے جنہیں	۳	۸	"	"
کہتا * ن ۷	کہتا	۳	۹	۳۲۶	"
ادب * ن ۲	خدا	۱	۱	"	"
خواہوں * ن ۲	خواہاں	۴	۱	"	"
دیکھ رہی * ن ۲	دیکھ رہی	۱	۲	"	"
سارے ہیں * ن ۲	سارے	۲	۲	"	"
اے * ن ۲	اے	۳	۲	"	"

* یہ خمسہ صرف ن ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ میں ہے۔ اور اس کے دوسرے

بلند کے مصرعے ن ۳، ۴، ۵ میں الٹ برکت ہوں۔

اس خمسہ کا بلند ن ۱، ۲، ۳، ۴، ۵ میں نہیں ہے۔

لفظ متن	لفظ نسخ	صفحہ	خطہ	نور
سب رقیبیاں ہوں	سب رقیبیاں اے نور	۱	۵	۶ ۳۲۷
کور	۲ تا ۶			
دل ہوا خوں مرا	دل مرا خوں ہوا	۵	۶	۱۱ ۱۱
	۷ تا ۶			
مدعا	مدعا کوں	۲	۷	۱۱ ۱۱
دوام	مدام	۳	۷	۱۱ ۱۱
سرکشوں	سرکشاں	۱	۸	۱۱ ۱۱
حق اگے	حق نزدیک	۴	۸	۱۱ ۱۱
	نزد حق			
ہوش	جیو	۲	۹	۱۱ ۳۲۸
راد میں	رہ میں	۳	۹	۱۱ ۱۱
چشم ظاہر ہیں	اہل پلدار	۲	۱۰	۱۱ ۱۱
میں	سوں	۵	۱	۳۳۰ ۸*
سرج - اور	سور	۱	۲	۱۱ ۳۳۱
	۶ تا ۷			
اور	ہور	۲	۲	۱۱ ۱۱
بڑھکے	جلوہ نر	۵	۲	۱۱ ۱۱
اور (والشمس) ہے	ہور	۲	۳	۱۱ ۱۱
پودا	بلدہ	۳	۳	۱۱ ۱۱
ہر (سرملاں)	سب	۴	۳	۱۱ ۱۱
چاکر دیا-گلزار	چاکی دیا	۱	۴	۱۱ ۱۱
میں	چاک کر گلزار			
پہا سدا	پایا	۲	۴	۱۱ ۱۱

* صرف ن ۶ ۷ سوں ہے - اور بلد ۶ ن ۶ سوں نہیں ہے اور

خمسہ ۷ و ۹ کسی نسخے میں نہیں ہے۔

لفظ معنی	لفظ متن	مصرعہ	خمسہ	بلد	مصرعہ	لفظ معنی
پہا ' ن ۴	نمن	۱	۳	۱۱	۳۳۶	
سوں یو ' ن ۴	سوں ٹن	۴	۳	۱۱	۱۱	
میں جوت ' ن ۴ ۷	در جوت	۵	۳	۱۱	۱۱	
لا کر ' ن ۴	لے کر	۲	۴	۱۱	۱۱	
ملیں ' ن ۴	میں یوں	۳	۴	۱۱	۱۱	
کڑے طور ' ن ۴	تھی طور	۳	۴	۱۱	۱۱	
ہور ' ن ۴ ۷	اور	۵	۴	۱۱	۱۱	
معدوں ' ن ۷ - ہور ' ن ۴	معدوں - اور	۳	۵	۱۱	۳۳۷	
خال ' ن ۴ (خیال)	جان	۴	۵	۱۱	۱۱	
غم میں جہر جہر اے	غم میں جہک	۵	۵	۱۱	۱۱	
سجن ' ن ۴	جہک سجن					
توں مجھ سوں نہیں	یک دم نہیں	۱	۲	۱۲	۱۱	
یک دم ' ن ۴	نبجہ ہوں					
نورا گلشن ہکراے (۹)	نبوی نشہ صہبائے	۱	۳	۱۱	۱۱	
ن ۲ ۴	(حسن)					
ہمت ' ن ۲ ۴ ۵ ۷	رحمت	۳	۳	۱۱	۱۱	
خوبروئی ' ن ۵	خرد سالی	۱	۴	۱۱	۳۳۸	
بیشتر ' ن ۴	معتبر	۱	۴	۱۱	۱۱	
و خال ' ن ۲ ۴ - کے	کے خال	۴	۴	۱۱	۱۱	
حال ' ن ۶						

* یہ خمسہ ن ۳ میں نہیں ہے اور مصرعہ ۲ ۲ ۲ تا ۴ ۵ ۷ میں
 مصرعہ ۳ ۳ ہے اور مصرعہ ۳ ۳ مصرعہ ۲ ہے - اور بلد ۲ کا مصرعہ ۲
 مصرعہ ۳ و مصرعہ ۳ مصرعہ ۲ ہے - اور بلد ۳ کا بھی مصرعہ ۲
 ہی ۲ ۴ ۵ میں مصرعہ ۳ ہے اور مصرعہ ۳ ۳ مصرعہ ۲ ہے -

ملکتہ اُخمسہ اہلدا مصرع	لظمتن	لظاسم
۲۳۸ ۱۲ ۵ ۲	ہنگ الی ہے	اویں ہے یو چلی ہا
	نہیں کرش	ہے مٹسلی 'ن ۴
	مٹسلی	
۲ ۵ " "	چلتا نورس	چلتا انورس 'ن ۲
بلد-شعر—	توجہ بلدا (۱)	
۲ ۲ ۶۱	مورم و مورم	اُس کن صبح و شام 'ن ۳
۲۳۹ " ۱ ۶	آر	ہاگ 'ن ۲ ۵ ۶
" ۱ ۶	شاہن خیلے	خوہے شاہی اپورے
		توجہ بلدا (۱) 'ن ۴
" ۸ ۲	تشیق میں	ہندو میں 'ن ۲ ۴
" ۲ ۲ ۲	اُس کی	چس کی 'ن ۲ ۵ ۷
" ۲ ۲ ۲	رواے	رواے 'ن ۲ ۵ ۷
" ۲ ۲ ۲	رواے	رواے 'ن ۲ ۵ ۷
" ۱ ۶ ۲	کوں	کوں 'ن ۲ ۵ ۷
" ۲ ۶ ۲	آراوی	دل کی 'ن ۲
۲۴۰ ۳ ۱ ۲	کافر	میں ہے 'ن ۲ ۵ ۷
" ۶ ۱ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷
" ۲ ۲ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷
" ۲ ۲ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷
۲۴۱ ۳ ۵ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷
" ۶ ۱ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷
" ۶ ۱ ۲	کافر	میں 'ن ۲ ۵ ۷

معتمد	بند	شعر	مصرع	لفظ	معنی	لفظ	نسخ
۳۴۱	۵	۱	۱	از دوس	از دوس	ان	۷
"	"	۱	۱	کمال	کمال	چمال	۵
"	"	۴	۱	(روز) تھا	(روز) تھا	ن	۷
"	"	۴	۲	ہرگز	ہرگز	جب	۳
						ن	۷
"	"	۶	۱	سوں	سوں	میں	۴
۳۴۲	۶	۳	۱	اس نے	اس نے	ان	۷
"	۷	۱	۱	کا	کا	پد	۷
"	"	۲	۲	یو	یو	چوں	۷
۳۴۳	"	۴	۲	آرسی شرم سوں	آرسی شرم سوں	شرم	۷
						سوں	۷

————— تہجیع بند (۲) —————

۳۴۴	۱	۷	۱	تیری ظاہری	تیری ظاہری	ظاہر	۷
						ن	۷
۳۴۵	۲	۳	۱	خبر	خبر	نقل	۴
"	"	۳	۱	تجھ میارک خبر	تجھ میارک خبر	نور کی	۷
						ن	۷
"	"	۳	۲	بے تاب	بے تاب	در	۴
"	"	۴	۱	علائق	علائق	علائق	۷
"	"	۴	۱	کہ	کہ	ن	۴
"	"	۵	۲	سے	سے	سوں	۷
"	"	۶	۲	ہوا	ہوا	ہوے	۴
"	"	۸	۱	تا قربامت	تا قربامت	حشر	۴

• ن ۴ میں سے بنائے گئے شعر کا پہلا مصرعہ اور دوسرے شعر کا پہلا مصرعہ نہیں ہے۔ اور دوسرے شعر کا دوسرا مصرعہ پہلے شعر کا ہے۔

صفحہ	پلدا	شعر	مصرع	لفظ	لفظ	لفظ
۳۴۵	۲	۹	۱	نچھہ شہ کی	شہراں میں	(۹) ن ۴
۳۴۶	۳	۵	۱	سحر	سبح	ن ۳
۳۴۷	۷	۲	۱	سوں	کوں	ن ۴
۳۴۸	۱۰	۱	۱	مرگد کوں	مرگد	ن ۴ - مرگد
۳۴۹	۴	۳	۱	(فلک) کے	مرگد	ن ۴
۳۵۰	۹	۱	۱	نچھہ سوں - ست شرف	ن ۴ - نچھہ	
۳۵۱	۵	۶	۱	اداز ہے	سوں مدام	ن ۴
۳۵۲	۵	۶	۱	اداز ہے	گزر ہے	ن ۴ - گوارے

ن ۷

قصاید : ۶۱ •

۳۴۹	۱	۴	۲	اس کوں	اس کی	ن ۶
۳۵۰	۷	۱	۱	بے ہمتا	بے ہمت	ن ۲
۳۵۱	۱۰	۱	۱	دور	دورے	ن ۵
۳۵۲	۱۰	۱	۱	عذاب	مراج	ن ۵
۳۵۳	۲	۲	۲	جل کے	جگ	ن ۲
۳۵۴	۳	۳	۳	نطاق	لفظ	ن ۲ ۴ ۶
۳۵۵	۵	۶	۱	اس کا ہے - المل عاشق ہے - اول	ن ۵	
۳۵۶	۶	۶	۲	مکہ کوں بے جاہ	سین شہیدا ہے	ن ۵
۳۵۷	۶	۱	۱	بے جا	پکڑا	ن ۷ - بھجنا
۳۵۸	۶	۲	۲	اور	ن ۴ ۵ ۷	
۳۵۹	۲	۲	۲	میں	بڑا	ن ۴

• ن ۱۳ میں کوئی تفسید نہیں ہے۔ اور ن ۴ میں کچھ
 اوراق نہیں ہیں۔ تھاپہ کے ' انداز کے سمجھ رہے تھاپہ
 صفحہ میں

لفظ تسلیح	مفصلہ قصیدہ شعر مصرع لفظ ستن				
دہن کے 'ن' ۷	دہن	۲	۸	۱	۳۵۲
طالب اس کے 'ن' ۲	طالب اس کی	۲	۱۰	"	"
عنا ۷					
نہوں ہیں 'ن' ۷ ۴ ۴	نہیں ہے	۲	۱۰	"	"
ہاتھوں 'ن' ۷	ہاتھوں	۱	۱۱	"	"
کم مل 'ن' ۷ (۹)	کسل	۲	۱۲	"	"
اڈ 'ن' ۵	سال	۱	۱	"	۳۵۳
سب — سوں 'ن' ۵	سب — سوں	۲	۱	"	"
اُس 'ن' ۷ ۵ ۴ ۲	سب (کوں)	۱	۴	"	"
دیکھ 'ن' ۵	بوجھ	۱	۵	"	"
لوئی 'ن' ۷ ۵ ۴ ۲	کھا ہے	۲	۶	"	"
چوں 'ن' ۷ ۴	جو نہ کھا	۱	۷	"	"
اُس کے گھر آکل 'ن' ۴	اُس کو آوے کل	۲	۱	"	۳۵۴
آئی اُس کے کھل					
ن ۲					
ہو 'ن' ۲	کیوں	۱	۲	"	"
اُس 'ن' ۷ ۴ ۲	اُن	۱	۶	"	"
ہوئے 'ن' ۷ ۵	ہو رہے	۱	۹	"	"
ہوا اُس شمع روئے 'ن' ۷	ہوئے اُس بدی	۱	۱۱	"	"
اُسے سوئے حواس اُپر	ہے سرا جوو اُس	۲	۱	"	۳۵۵
علی چل 'ن' ۷	اُپر بل بل				
توٹوں 'ن' ۷ ۵ ۴	تبتے	۱	۲	"	"
ہاتھوں 'ن' ۷ ۶ ۴	ہاتھوں	۱	۵	"	"
درنچھہ رہو کے 'ن' ۲	نچھہ رہو کے	۱	۶	"	"
۴ ۵ — درو کو نچھہ 'ن' ۷					
انکھے 'ن' ۷ ۴ ۵	اُپر	۱	۶	"	"
بہا ساکل 'ن' ۷ ۴ ۵	بہا ساکل	۲	۸	"	"

لفظ متون	صنعتہ تصنیفہ شعر مصرعہ	لفظ نسخ
۳۵۵ ۱ ۱۲ ۲ ۶	چو 'ن ۲' ۴' ۶	لفظ نسخ
۳۵۶ ۱ ۱ ۱ ۶	ہاؤ 'ن ۲' تا ۵	
۳۵۷ ۱ ۱ ۱ ۶	جس کے 'ن ۴'	
۳۵۸ ۱ ۱ ۱ ۶	نہیں دکھا 'ن ۴' تا ۷	
۳۵۹ ۱ ۱ ۱ ۶	کھیل 'ن ۲'	
۳۶۰ ۱ ۱ ۱ ۶	کھیلے 'ن ۲' چوں 'ن ۲'	
۳۶۱ ۱ ۱ ۱ ۶	۵' ۴'	
۳۶۲ ۱ ۱ ۱ ۶	ہوں مجھے 'ن ۷'	
۳۶۳ ۱ ۱ ۱ ۶	کیا بیکل 'ن ۷'	
۳۶۴ ۱ ۱ ۱ ۶	غم تیرے میں 'ن ۲' ۴'	
۳۶۵ ۱ ۱ ۱ ۶	تو میں 'ن ۷'	
۳۶۶ ۱ ۱ ۱ ۶	دہل ہوا 'ن ۵' گھٹا '۵'	
۳۶۷ ۱ ۱ ۱ ۶	ن ۷' پلپل (۹) 'ن ۵'	
۳۶۸ ۱ ۱ ۱ ۶	انچھو 'ن ۲' ۴' تا ۷	
۳۶۹ ۱ ۱ ۱ ۶	جس کوں 'ن ۲' ۴' ۷'	
۳۷۰ ۱ ۱ ۱ ۶	توں 'ن ۷'	
۳۷۱ ۱ ۱ ۱ ۶	تینغ و تیر 'ن ۷'	
۳۷۲ ۱ ۱ ۱ ۶	دو 'ن ۲' تا ۷	
۳۷۳ ۱ ۱ ۱ ۶	مائل مامی کے کرتی ہے	
۳۷۴ ۱ ۱ ۱ ۶	بیکل 'ن ۷'	
۳۷۵ ۱ ۱ ۱ ۶	میں شہ 'ن ۳' ۵'	
۳۷۶ ۱ ۱ ۱ ۶	کے 'ن ۲' عمل 'ن ۷'	
۳۷۷ ۱ ۱ ۱ ۶	بیلے 'ن ۲' ۵' ۷'	

* ا۔ صنعتے کے شعر ۴' ۶' ۲' میں نہیں ہیں۔
 † اس صنعتے کا شعر ۴' ۶' ۱' ۱' ۱' میں نہیں ہیں اور نہ
 آخری چار شعر ہیں۔
 ‡ یہ شعر ۲' ۲' میں نہیں ہے۔

لفظ معرب	لفظ معرب	لفظ معرب	لفظ معرب	لفظ معرب
کھیل 'ن ۵	پوسل	۱	۱۱	۱ ۳۵۸
اُس پر 'ن ۷	اُس تھار	۱	۱۱	" "
اِرا ڈال 'ن ۳	کہ ارا ڈال	۳	۳	" ۳۵۹
ہاجیوں 'ن ۵۰۲	ہاجے	۱	۶	" "
مٹل 'ن ۷۰۲	مٹل	۲	۶	" "
پڑے 'ن ۵۰۲ ۷	پڑے	۱	۱۲	" "
ہوجائیں 'ن ۲	ہوجاے	۲	۱۲	" "
گل گل 'ن ۲ جل ہل	جل جل	۲	۱۲	" "
ن ۷۰۶				
دل کے دریا کوں 'ن ۲	دریا کوں دل کے	۱	۴	۲ ۳۶۰
۷ ۷				
اور 'ن ۲ اُس 'ن ۵۰۴	لہو	۱	۴	" "
سدا جوں 'ن ۵	سو جیسے	۲	۵	" "
درد 'ن ۵۰۴ ۲	درد بڑے درد کا	۱	۶	" "
درد کوں 'ن ۲ ۴				
دوس 'ن ۵				
کوں 'ن ۵۰۴ ۲	کھلڈ	۲	۱	۳۶۱
دیوان 'ن ۷	ایوان	۲	۱	" "
پہلچے 'ن ۲	تھچے	۱	۲	" "
کے 'ن ۵۰۴ ۲	کوں	۱	۳	" "
کوں 'ن ۲ کی یوان	کے یوان	۱	۳	" "
۷۰۶				
دیکھ دیکھ 'ن ۲	دیکھ دیکھ	۱	۳	" "
ن ۲				
جو کوں 'ن ۵۰۲	جو کوں	۲	۳	" "
جو کوں 'ن ۷				

لفظ متون	لفظ نسخہ	صفحہ تصدیق	صفحہ تصدیق	صفحہ تصدیق
نان	نانوں ' ن ۲ ' ۴ - نام	۱	۱۰	۲ ۳۶۱
ن	ن ۵			
ہو خوش	ہو خوشی ' ن ۲ ' ۴ - ۵	۱	۱۰	۲ ۳۶۱
تھا	تھاؤں ' ن ۴ - تھانوں	۱	۱۱	۲ ۳۶۱
رتبہ عالی	رتبہ عالی ' ن ۲ ' ۴ - ۵	۱	۱	۲ ۳۶۲
بہت	اگر ' ن ۲	۱	۲	۲ ۳۶۲
گرتی امت	گرتی پیرا ' ن ۲	۲	۲	۲ ۳۶۲
کتابوں	کتاباں ' ن ۲ ' ۴ - ۵	۱	۵	۲ ۳۶۲
یہ	سوں ' ن ۲ - یوں ' ن ۴ - ۵	۱	۷	۲ ۳۶۲
آرم کی	میں آرم کے ' ن ۲ ' ۴ - ۵	۲	۸	۲ ۳۶۲
جان و	جان اور ' ن ۲	۱	۹	۲ ۳۶۲
لاکھوں	لاکھاں ' ن ۲ ' ۴ - ۵	۱	۹	۲ ۳۶۲
یونچہ	یونچہ ' ن ۷	۶	۵	۲ ۳۶۲
پہنلگ	پہنلگ ' ن ۶ (۹)	۱	۱	۲ ۳۶۲
لوم	لوم ' ن ۷ (۹)	۲	۲	۲ ۳۶۲
قاتل	قاتلاں ' ن ۶ - ۷	۱	۳	۲ ۳۶۲
اکلگ	یکلگ ' ن ۶ - ۷	۲	۶	۲ ۳۶۲
تنگ	بتلگ ' ن ۶ - ۷	۲	۱۰	۲ ۳۶۲
ہے	ہوں ' ن ۶ - ۷	۱	۱۱	۲ ۳۶۲
محبوبوں فقر	فقر سوں نہیں ہے ' ن ۷	۲	۱۰	۲ ۳۶۲
سوں نہیں				

لفظ منکر	لفظ نسج	مصحفہ تصدیقہ شعر مصروفہ
۳ ۳۹۵	۴ ۱۲	۲ ۱۲
۳ ۳۹۵	۱ ۱	۱ ۱
۳ ۳۹۵	۲ ۵	۲ ۵
۳ ۳۹۵	۱ ۷	۱ ۷
۳ ۳۹۵	۱ ۷	۱ ۷
۳ ۳۹۵	۲ ۸	۲ ۸
۳ ۳۹۵	۲ ۳	۲ ۳
۳ ۳۹۵	۱ ۳	۱ ۳
۳ ۳۹۵	۱ ۱۰	۱ ۱۰
۳ ۳۹۵	۱ ۱	۱ ۱
۳ ۳۹۵	۶ ۵	۶ ۵
۳ ۳۹۵	۱ ۷	۱ ۷
۳ ۳۹۵	۲ ۷	۲ ۷
۳ ۳۹۵	۲ ۱۱	۲ ۱۱
۳ ۳۹۵	۲ ۱۱	۲ ۱۱
۳ ۳۹۵	۱ ۷	۱ ۷
۳ ۳۹۵	۲ ۱	۲ ۱
۳ ۳۹۵	۲ ۲	۲ ۲
۳ ۳۹۵	۲ ۲	۲ ۲

• یہ تصدیقہ ۷۱۶ میں ہے۔ اور ۷ میں "در نصف" ہے

† صرف ۷۱۶ میں ہے —

‡ صرف ۷۱۶ میں ہے —

صفحہ قصیدہ شعر مصرعہ لفظ متن	لفظ نسخ				
۳۷۲	۶	۹	۲	۱۲۱	اتنا، ن ۶
۳۷۳	۱۱	۳	۱	۱۲۲	یو، ن ۶
۱۱	۱۱	۶	۱	۱۲۳	طبقہ، ن ۷
۱۱	۱۱	۷	۱	۱۲۴	میں، ن ۷
۱۱	۱۱	۸	۱	۱۲۵	ہر، ن ۶
۱۱	۱۱	۱۰	۱	۱۲۶	ہر مقصد، ن ۶
۳۷۴	۱۱	۴	۲	۱۲۷	گوہر، ن ۷
۱۱	۱۱	۸	۲	۱۲۸	لگ، ن ۶
۳۷۵	۱۱	۳	۱	۱۲۹	سیر، ن ۷
۱۱	۱۱	۹	۲	۱۳۰	سز، ن ۷
(مثنویات)					
۳۷۶	۱۱	۲	۱	۱۳۱	عشاق، ن ۲ تا ۷
۱۱	۱۱	۳	۲	۱۳۲	توں اُس کا، ن ۲
۱۱	۱۱	۵	۱	۱۳۳	پر کہتے، ن ۶ - برہ کی
۱۱	۱۱	۵	۲	۱۳۴	ن ۲، ۵ (۹)
۱۱	۱۱	۵	۲	۱۳۵	فیض
۳۷۷	۱۱	۱	۲	۱۳۶	آپس کے گل، ن ۵
۱۱	۱۱	۱	۲	۱۳۷	جیو، ن ۲، ۵
۱۱	۱۱	۴	۱	۱۳۸	محبہ، ن ۵
۱۱	۱۱	۴	۱	۱۳۹	کردے، ن ۵
۱۱	۱۱	۳	۲	۱۴۰	کاکل، ن ۲، ۵
۱۱	۱۱	۸	۲	۱۴۱	نبہ، ن ۷
۱۱	۱۱	۱۱	۲	۱۴۲	دل کا، ن ۲، ۵ تا ۷

* صرف ن ۱، ۳، ۴ میں نہیں ہے، اور ن ۲، ۵ میں یہ مثنوی
مناجات کے نام سے ہے۔ ن ۵ میں دوسرے شعر سے شروع ہوتی ہے۔
* اس صفحہ کے شعر ۸، ۹ و ۱۰ ن ۵ میں نہیں ہیں۔

صنعتہ 'مثنوی' شعر 'مصرعہ' لفظ متن	لفظ نسخ
۳۷۷ ۱ ۱۱ ۲ کے دج	کدج 'ن ۷ (۹)
۳۷۸ ۱ ۱ ۱ املاک و املاک	الاملاک و املاک 'ن ۲ ۵
" " ۲ ۲ جس باغ کا	روشن عیاں 'ن ۵
" " ۲ ۴ کی یار	کا یار 'ن ۲ ۵ ۷
" " ۱ ۵ دھر ہے	اچھے دھ 'ن ۲
" " ۲ ۶ اُس کے	اُس کا 'ن ۲ ۵ ۷
" " ۲ ۵۷ نیہاں	نیہاں 'ن ۲ ۵ ۷ ۹
(ابھیں صحیح ہے)	
" " ۲ ۷ دھی	دھ 'ن ۲
" " ۲ ۸ دیا	دیا 'ن ۵
" " ۱ ۹ کوئی	کوئی 'ن ۲ ۵
" " ۲ ۹ دھا	دھا 'ن ۲ ۵
" " ۱ ۱۰ داس اور داج	داس اور داج 'ن ۲ -
رسول اور داج 'ن ۵	
۳۷۹ ۲ ۴ بھولے	بھولے 'ن ۲ ۵ ۷
" " ۱ ۱ نر بک	رنگ بون 'ن ۵
" " ۱ ۲ دھ	اچھے 'ن ۲ ۵ ۷
" " ۱ ۲ جس کے	اُس کے 'ن ۵
۳۸۰ ۱ ۱ دھ	جو 'ن ۲
" " ۱ ۴ یہ جیوں	کہ جیوں 'ن ۲
" " ۱ ۷ اشدان	اقدام 'ن ۲ (۷ قیام ۹)

۱۔ اُس کے پہلے 'ن ۲ ۵ میں یہ شعر اور ہے۔

یہ دو عالم میں ہو یہ شمع تلوہو

کہ ہے اُس شمع کا سورج ہو دل گدو

۲۔ اس صنعت کے شعر ۲ و ۳ میں ۵ میں نہیں ہیں اور 'ن ۲

میں شعر ۳ ہے " تعریف شہر " کا عنوان شروع ہوتا ہے۔

۳۔ اس صنعت کے آخری شعر 'ن ۲ ۴ میں نہیں ہے۔

صفحہ 'مثلاوی' شعر 'مصرع' لفظ نسخ	صفحہ 'مثلاوی' شعر 'مصرع' لفظ نسخ	صفحہ 'مثلاوی' شعر 'مصرع' لفظ نسخ	صفحہ 'مثلاوی' شعر 'مصرع' لفظ نسخ
۳۸۰ ۲ ۸ ۱	عجب قلعه ہے	قلعه ارک وہاں	لفظ نسخ
	وہاں اک	ن ۲	
		قلعه ارک وہاں ہے	ن ۵
	میں	میں ہے	ن ۷
	انگوٹھی میں	کہ جس انگوٹھی اوپر	
	دنیا کے جیروں	نگینہ	ن ۲ ۵
	نگینہ		
	بازار	نادر	ن ۷
	کی (ہات)	کا	ن ۲ ۵ ۷
	رہے	اے	ن ۲ ۵
	نرک وہاں پر ہے	نرک رقصاں ہے	ن ۲
		ہے واں نزدیک	ن ۷
		نرک رقصاں ہے	ن ۶
	تو ہے سب ملک پر	جو سب ملکوں اوپر اُس	
	اُس کا جو سکھ	کا ہے سکھ	ن ۲
	جو	بھی	ن ۷
	کلے	کتے	ن ۲ ۵ ۷ ۹
	اتنی	تلیے	ن ۲
	اتے	ایتے	ن ۶ ۷
	عدد وہاں جن کی	عدد دار جس کی	ن ۷ ۹
	گلتی	کہنے	ن ۲ ۵

* ن ۵ میں یہ شعر اس طرح ہے —

”دوچہے اُن میں فرنگی بے عدد ہیں -

کہ لعل و قول میں مکر وہ و بد ہیں -“

لفظ نسخ	صفحہ منقولہ شعر مصرع	لفظ متن
آوے اُن کا ' ن ۲ تا ۵	۳۸۱ ۲ ۱۲ ۲	آویں اُن کے
تصویر صورت ' ن ۶	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	ان مول صورت
انمول صورت ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	ان مول صورت
اوپر صفائی ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	اوپر صفائی
اے ' ن ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	اے
جسے ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	جسے
میں ' ن ۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	میں
پیدا ' ن ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	پیدا
یہ پوائی اُن کو ' ن ۷	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	یہ پوائی اُن کو
یہ پیدا ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	یہ پیدا
تین کوں ' ن ۶	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	تین کوں
اے ' ن ۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	اے
نہوں کوں ' ن ۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	نہوں کوں
خود اللعین ' ن ۲	۳۸۲ ۲ ۲ ۲	خود اللعین
ہر اک کے لب ہیں	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	ہر اک لب ہیں
جلیں ' ن ۷	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	جلیں
اُس ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	اُس
کہ جس ' ن ۶	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	کہ جس
میں اس کے بس ' ن ۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	میں اس کے بس
جوں ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	جوں
جوں ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	جوں
اُس ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	اُس
وہ ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	وہ
کوں دیکھوں ' ن ۷ تا ۵۲	۳۸۳ ۲ ۲ ۲	کوں دیکھوں

۵۰ میں اس صفحہ کے ساتویں شعر تک ہے اس سے آگے
اور اُن نہیں ہیں۔

صفحہ مثالی شعر مصرع	لفظ متن	لفظ نسخ
۳۸۳ ۳ ۶ ۲	تجلی کے سندر	سندر میں تجلی کی
	کی	ن ۷
۳۸۳ ۳ ۶ ۲	جو	کہ (اس) ن ۲ ۷
۳۸۳ ۳ ۶ ۲	(باتاں) ہیں	سوں ' ن ۶ ۷
قطعہ	قطعہ (۶)	
۳۸۴ ۳ ۶ ۲	شکوب	شکست - ن ۶ ۷
۳۸۴ ۳ ۶ ۲	میں بے قرار ہے	ہے بے قرار مثال ' ن ۷
	مثل	
۳۸۴ ۳ ۶ ۲	لہو	کے خوں ' ن ۷
۳۸۵ ۳ ۶ ۲	سناں	دکھا ' ن ۷
رباعی	(رباعیات)	
۳۸۶ ۳ ۶ ۲	لکھ	پگ ' ن ۷
۳۸۶ ۳ ۶ ۲	جسے	جس نے - جن نے ' ن ۳ ۴

* یہ دونوں مثالیوں ' ن ۲ ۵ ۷ میں بلا فصل ایک ہیں ' ن ۵ کا حشوہ بوسیدہ ہو کر ضائع ہو گیا ہے - اس سے بہت سے اول و آخر مصرع کٹ گئے ہیں - نیز بعض شعر (ن ۲) اور بعض (ن ۵) میں نہیں ہیں اور ترتیب میں بھی اختلاف ہے —

† پہلا قطعہ صرف ن ۶ ۷ میں ہے - قطعہ ۲ ' ن ۷ کے فردیات میں ہیں - ن ۵ میں رباعیات ' فردیات ' قطعہ بالکل نہیں ہیں - ن ۶ ۷ میں تقریباً کل رباعیات ہیں - ن ۲ ' ۳ ' ۴ میں بعض ہیں —

‡ رباعیات ۲ ' ۵ ' ۱۷ ' ن ۲ تا ۴ ' میں ' رباعی ۱۵ ' ۲۵ ' ن ۴ ' میں اور رباعی ۱۸ ' ن ۳ ' ۴ ' میں ہے —

صفحہ، رباعی، شعر، مصرع	لفظ، متن	لفظ، نسخ
۳۹۰ ۱۹ ۱ ۲	یہ (چاہ)	اس 'ن ۷
۲۰ ۱ ۲	کوں	پہ 'ن ۷
۳۹۱ ۲ ۲ ۲	شاہدشہ مشرقین۔ اے بہر شہ حسین (۶)	
	کوں	ن ۶-۷ پہ 'ن ۷
۲۱ ۲ ۱ ۱	دیکھے	دیکھی 'ن ۷
۲۲ ۱ ۱ ۱	وہ (زلف)	وہ 'ن ۷
۲۲ ۲ ۱ ۱	(کس) سوں	کے 'ن ۷
۲۳ ۱ ۲ ۲	دشک (پری)	نت ہے 'ن ۷
	جمال	خیال 'ن ۶
۲۴ ۱ ۲ ۲	اور - بالا	ہور - بالا 'ن ۷
۳۹۲ ۲ ۱ ۱	کہو	یو 'ن ۷
۲۵ ۱ ۲ ۲	قضات	قزاق 'ن ۷
	ترا - بوجھ	تری 'ن ۷-۱۰ بونچھہ 'ن ۳
۲۶ ۲ ۱ ۱	ایسوں	ویسیاں 'ن ۷
	لالہ	لالے کا 'ن ۷

قرئیات (۱۴)

۳۹۳ ۸ ۱ ۱	فردا	کوی	ہے کوی 'ن ۳
۳۹۴ ۱۵ ۲ ۱	میں	کی	کوں 'ن ۳
۳۹۵ ۱۹ ۱ ۱	تجھہ	میں	ہے 'ن ۶
	نگہ	نظر 'ن ۷	
۳۹۶ ۱۹ ۱ ۱	کدھر کیں	سو کس پر 'ن ۴	
۲۴ ۱ ۱ ۱	ہے مجھہ	مجھہ 'ن ۳	
۲ ۲ ۱ ۱	تجھہ	اُس 'ن ۴	

* فرد ۶، ضمیمہ میں صفحہ ۱۵ پر آگئی ہے۔

+ فرد ۱۲، پر پوری فزل اور خمسہ بھی ہے۔ اور فرد ۱۳، کی

(میں) میں پوری فزل موجود ہے۔

انگریزی

۷۴

لفظ نسیم	لفظ مسکن	مصرعہ	فرد	صفحہ
تیرا 'ن ۲	تیرا	۲	۲۸	۲۹۶
پیا جو 'ن ۶ ۷	پس جس نے	۱	۵۲۹	"
لوں '۷	نوں	۱	۳۳	۲۹۷
چھٹا ہے تینوں جگہ (چھٹائی ہے	۲	۲۴	"
ن ۳				
سجھہ 'ن ۲	تک	۱	۵۲۶	"
نکو 'ن ۲	نہ کچھ	۲	"	"
مندیہ سیٹا ہے 'ن ۴	سیٹا ہے کہ سیٹا ہے	۲	"	"
اندر آہن دال دے وہاں	مصرعہ اول (۵	۳۸	"
تجھہ طرف 'ن ۲ تا ۴				
بود 'ن ۴	پس آوں	۱	۳۹	"

— : : —

• فرد ۱۳، ردیف (ت) میں آتا چاہئے (ت) (ملہ) کا

تالیہ ہے —

۱ ن ۳ میں یہ شعر ہوں ہے —

دوڑن کوں کہا ' ہر میں تو ہے کوہا ہے

بولی کہ نکو چھوڑ مجھہ سیٹا ہے

۲ ن ۲ تا ۴ '۶ ۷ میں ہے اور فرد ۳۱ ن ۴ میں اس طرح

ہ جس طرح تہ ہوت میں ہے —

غلط نامہ

مقدمہ کلیات ولی

صفحہ سطر غلط	صحیح
۱۵ ۳۴ انہاے	انہاے
۱۸ ۳۳ مقرض	مقرض
۱۱ ۴۸ وقعات	واقعات
۲۷ ۹۰ مین	زمین
۲۷ ۹۳ بقو	بقول
۲۰ ۹۸ ۱۹۹۸ھ	۹۹۸ھ
۱۵ ۷۷ فرض کہ	غرض کہ ہر
۱۸ ۹۲ زاہد	زہد
۱۴ ۹۷ جہہ	تجہہ
۲۱ ۱۰۰ گہ	کہے
۹ ۱۰۴ نیں	نیں
۷ ۱۰۰ دوجا	دوجا
۱۳ ۱۰۰ بچہوں	چیوں کر
۱۱ ۱۰۰ ہسونا	ہسونا

کلیات ولی

صفحہ غزل شعر مصرعہ غلط	صحیح
۲ ۲ ۲ ۲ ۲	(۲) - ۱۱ -
۳ ۳ ۵ ۱ ۴	کم
۴ ۴ ۳ ۲ ۲	اُس
۱۱ ۱۱ ۱۴ ۱ ۱	نہیں
۵ ۵ ۶ ۱ ۱	توں

صفحہ فزل	شعر مصرعہ غلط	صفحہ صحیح
۷	۸	۳
۹	۱۰	۳
۱۵	۱۹	۷
۱۸	۲۲	۱
۱۹	۲۵	۶
"	"	۷
۲۱	۲۸	۵
۲۳	۳۲	۴
۲۷	۳۵	مقطع
۲۷	۳۶	۴
۲۹	۳۸	۷
۳۰	۴۰	۱
۳۳	۴۵	۵
۴۶	۶۴	۱
۴۸	۶۷	۳
۵۰	۷۰	۵
۵۳	۷۴	۳
۵۸	۸۰	۴
۶۱	۸۴	۵
۶۲	۸۵	۸
"	حاشیہ	-
۶۵	۸۹	۳
۶۸	۹۴	۴
۶۹	۹۵	۵
۷۰	۹۷	۴
۷۳	۱۰۱	۳
۷۹	۱۰۷	۵

صفحہ فزول	شعر	مصرعہ فط	صحیح
۸۶	۱۱۴	۳	۱
۸۸	۱۱۵	۱۱	۱
۹۱	۱۱۹	۱	۱
۹۲	۱۲۰	۳	۱
۹۶	۱۲۶	۱	۲
۹۷	۱۲۹	۱	۲
۹۸	۱۳۰	۶	۲
۱۰۰	۱۳۳	۲	۱
۱۰۶	۱۴۱	۸	۲
۱۱۰	۱۴۵	۹	۲
۱۱۱	۱۴۷	۲	۲
۱۱۷	۱۴۸	صفحہ ۱۴ تا ۱۲۳	صفحہ ۱۱۷ تا ۱۲۴
۱۲۵	۱۵۴	۳	۲
۱۲۶	۱۶۴	۳	۱
۱۲۸	۱۶۵	۴	۱
۱۳۸	۱۶۷	۳	۱
۱۴۰	۱۸۱	۱	۲
۱۴۹	۱۸۳	۳	۲
۱۵۴	۱۹۵	۵	۲
۱۵۵	۲۰۲	۴	۱
۱۵۷	۲۰۳	۳	۲
۱۶۱	۲۰۴	۱	۲
۱۶۳	۲۱۳	۳	۱
۱۶۴	۲۱۶	۲	۱

75

مصنوع 1-2-2
کے جانور 1.95

مصنوع
سوی
ذرا
داروے
خمیر
کی شکن
کون
شوم
اس کے سبب
سین
کھک
سوں
پسند
بوتل
سب
نہیں
قاصد
فکرو ناموس
سین
معلوم
سین
عشق
ہوا
اول
تکلف

۳

ملحقہ غزل شعر مصرع فلفط

کی جانور	۲	۲	۲۱۹	۱۶۳
مصنوع	۱	۳	"	"
سوی	۲	۲	۲۱۸	۱۶۴
ذرا	"	"	"	"
داروے	۱	۳	۲۲۴	۱۶۷
خمیر	۳	۱	۲۲۵	۱۶۸
کی شکن	۲	۵	۲۲۶	۱۶۹
کون	۲	۴	۲۲۹	۱۷۰
شوم	۱	۶	"	۱۷۱
اس سبب	۲	۴	۲۳۱	۱۷۲
سین	"	۵	۲۳۴	۱۷۴
کھک	۱	۳	۲۳۵	۱۷۵
سوں	۱	۱	حاشیہ	۱۷۶
پسند	۲	۵	۲۳۷	۱۷۷
بوتل	۲	۳	۲۳۷	۱۸۴
سب	۲	۱	۲۵۱	۱۸۶
نہیں	"	۲	۲۵۵	۱۸۹
قاصد	"	۴	۲۵۶	۱۹۰
فکرو ناموس	۲	۱	۲۵۸	۱۹۱
سین	۲	۲	۲۵۹	۱۹۲
معلوم	۲	۲	حاشیہ سطر	۱۹۵
سین	۲۰	۱	۲۶۵	۱۹۶
عشق	۱	۵	۲۶۸	۱۹۷
ہوا	"	"	"	"
اول	۲	۱	۲۶۴	۲۰۳
تکلف	۱	۳	"	"
	۲	"	۲۶۵	۲۰۴

75

صلحتہ غزل شعر مصرع غلط	صلحتہ			
۳۳۸ ۱۲ ۴ کی خال	۴	۳	۱۲	۳۳۸
۳۴۳ ترا ' بلد ۷ صفاقی	۴	۷		۳۴۳
۳۵۲ ق' ۱ ۶ ۲ دنہیں	۲	۶	۱	۳۵۲
۳۶۱ ق' ۲ ۱ ۲ ساتوں	۲	۱	۲	۳۶۱
۳۶۲ ق' ۲ ۴ عقل ال	۲	۴	۲	۳۶۲
۳۶۳ ق' ۳ ۹ ۱ مفلسی	۱	۹	۳	۳۶۳
۳۶۴ ق' ۳ ۵ انگلی	۱	۵	۳	۳۶۴
۳۶۷ ق' ۳ ۷ ۱ سنہم	۱	۷	۳	۳۶۷
۳۸۶ قطعہ ۲ ۱ دس کی	۱	۲	۱	۳۸۶
تاریختی				
۳۸۶ ریاضی ۱ ۱ ۲ سبب	۲	۱	۱	۳۸۶

فرہنگ

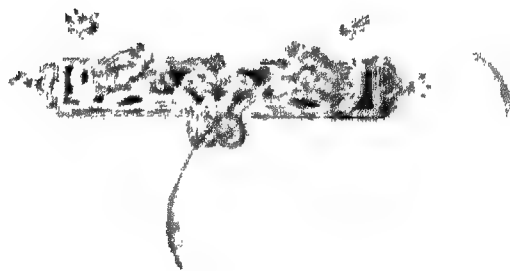
انکھوں	انکھوں	۷	د	کالم اول	سطر
بمعنی	بمعنی	۱۳	د	۱۳	
موجود ہے	موجود	۱۴	ج	۱۴	
غزل کے معنی میں	غزل معنی کے میں	۱۵	س	۱۵	
مٹھائی	مٹھا پٹی	۱۹	د	۱۹	
تو نیا	تو بدلا	۱۵	ج	۱۵	

ضمیمہ نمبر ۱

خطا ہے	خطرا ہے	۲	۴	۱۰	۸
کمر	کمر ؟	۲	۶	۱۱	۱۱
کھیلچنے	کھیلچے	۱	۵	۱۱	۹
ست	ست	۱	۸	۱۱	۱۱
فرعاد	فریاد	۱	۹	۱۱	۱۱

• تصاویر میں اعداد کی تعداد بلحاظ صلتہ ہے۔

مصحف	مصحف قبل عدد مصروف قبل
عائق	۱۵ ۲۴ ۶ ۱ عائق
نہیں	۲۲ لغت نہایت سطور یہ نہیں
آپرو ای	۲۵ ۲۴ ۳ ۱ آپرو ای
کسی دیوان	۲۵ لغت نہایت سطور دیوان
سین	۲۶ ۲۶ ۳ ۲ سین ؟
یالہ	۲۸ ۲۶ ۴ ۱ یالہ
۲۶	۳۰ ۲۶ ۲ ۲
یہ قبل غلطی سے درج	۳۳ ۲۲
ہوگئی کلہات سین	
دیوان قبل (۳۱۲)	
مصحف ۲۲۶ —	
۳۵	۳۵ ۱ ۱ ۱
لال و قبل	۳۶ ۳۵ ۱ ۱ لال و قبل



اُردو

یہ انہیں کا سہ ماہی رسالہ ہے جس میں ادبی اور
زبان کے ہر پہلو پر بحث کی جاتی ہے اور محققانہ اور
تکلفی مشامیں درج ہوتے ہیں ہندوستان بھر میں یہ
ایک خالص ادبی رسالہ ہے جو اس اہم خدمت کو خاص
جہت سے انجام دے رہا ہے۔ اُردو مطبوعات اور رسالوں
پر اس کے تبصرے امتیازی شان رکھتے ہیں۔

چند سالانہ مع محصول تاک سات روپیہ سکہ انگریزی

(آٹھ روپیہ سکہ عثمانیہ)

—————
انہیں ترقی اُردو اورنگ آہاہ۔ ۵ کن

CALL NO. 8912431 ACC. NO. 12929
 AUTHOR وکیل دکن
 TITLE کلیات وکیل دکن

43 12-12-43

SECTION

Date	No.	Date	No.	ENTERED TIME
12-12-43	12929			



MAULANA AZAD LIBRARY
 ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

RULES

1. The book must be returned to the library within the stipulated time.
2. A fine of **Re. 1-00** per day for each book is charged for overdue books. **10 Paise** per day for newspapers and **5 Paise** per day for periodicals.

